Presented by: Rana Jabir Abbas

اطلاع یہ کتاب فوائد مذہبی شیعہ کے غرض سے چھپی ہے اہلسنت نہ خریدیں نہ ملاحظہ کریں ۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بیمن مفضلات خالق الارضین والسموات درین زمان
سعادت آیات رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ متضمن جواب آیات بینات
موسوم بدفع التحریفات و رفع التلبسات وملقب بہ

رمی الجمرات

از افادات ملکی ملکات قدسی صفات قاطع اعناق الجاحدین
قامع اساس الضالین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین المقتفی لآثار
آبائہ الطاہرین جناب الخال المعظم مدظلہم تصحیح التمسک بذیل الثقلین عباد حسین

در مطبع بستان مرتضوی حیدرآباد طبع پذیرفت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ يَا مُلْهِمَ الْخَيْرَاتِ وَمُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ وَمُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنَا
لِدَفْعِ التَّحْرِيْفَاتِ وَرَفْعِ التَّلْبِيْسَاتِ عَنِ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَإِزَاحَةِ الشُّبُهَاتِ
بِتَاوِيْلِ الْمُتَشَابِهَاتِ إِلَى الْمُحْكَمَاتِ وَأَنْقَذْتَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ
بِرُكُوْبِ سُفُنِ النَّجَاةِ وَاتِّبَاعِ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ الْمُطَهَّرِيْنَ
عَنْ رِجْسِ الْخَطِيْئَاتِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ التَّامَّاتِ الزَّاكِيَاتِ
الْفَائِقَاتِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ النَّامِيَاتِ وَعَلٰى اَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ
السَّابِقِيْنَ فِي الْخَيْرَاتِ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِالثَّقَلَيْنِ فِي الْفِتَنِ الْمُضِلَّاتِ
وَالْمُفْتَحِمِيْنَ فِيْ وَرْطَاتِ الضَّلَالَاتِ الْمُخْرِجِيْنَ مِنَ النُّوْرِ
إِلَى الظُّلُمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ دُوْنَ صِدْقِ النِّيَّاتِ الْمُتَنَافِسِيْنَ
فِي الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَمَا يَحْوِيْهَا مِنَ اللَّذَّاتِ الْمُوَقِّرِيْنَ ظُهُوْرَهُمْ بِاَوْزَارِ الْاٰثَامِ
وَالتَّبِعَاتِ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ حَوْلَ الْاَرَضِيْنَ دَائِرَاتٍ ذَرَّاتِ الذَّارِيَاتِ

امابعد حمد وثنای ایزد منعام واہدای ہدایای صلوٰۃ وسلام بحضرت
خیر الانام وآلہ الکرام اوپر منصفین اہل ایمان واسلام کی مخفی ومحتجب نہیں کہ باعث
ایک رسالہ آیات بینات نام تصنیف عظیف قمقام عالی مقام والاحتشام
جناب سیّد مہدیعلی صاحب ہداہ اللہ الی سبل السلام اس عبد ستہام اقل
الانام کی نظر سی گذرا دیکھا ہے کہ تمام مملو از اتہام اور مبتنی اوپر خیالات خام اور تقریرات
مختل النظام کی ہی اور ہرگز صلاحیت اسکی نہین رکہتا کہ خدام علمای کرام
متوجہ اُسکی نقض وابرام کی ہون اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ بعد اسکی ظاہر ہوگا
کہ مصنف رسالہ فہم عبارات فارسیہ مین قاصر اور اصطلاحات علوم رسمیہ سے
مطلقا غیر ماہر ہین اور زیور علم وکمال سے بالکل عاری اور عاطل اور اپنی تئین
صاحب لیاقت منصب تصنیف سمجہنا اُنکا محض خیال خام اور ہوس باطل ہی
اور علمای فن مناظرہ وکلام اور قدمائی کملای والامقام نے فرمایا ہی
کہ ضرور ہی کہ ایسے حضرات سے مخاطبہ اور محاورہ متروک ہو چہ جای انیکہ
مسلک مجادبہ ومناظرہ مسلوک ہو مگر چونکہ یہ رسالہ اونکا بزبان اُردو موجب
فریب عوام الناس اور ہیجان وسواس اُن لوگون کا ہی جو تفاصیل دلائل اور
اصول مسائل سی آگاہ اور ماہر نہین اور طریقی تحقیق حقائق اور تنقیب دقائق کے
اُن پر ظاہر نہین اور مقاصد کلام اور غایات مرام اور مواضع اتہام اور کجی افہام
اور تخیلات خام اور اباطیل اوہام سے بیخبر ہین لہذا ضرور ہوا کہ حقیقت حال
اور کجای ہر مقال سے اُنکو آگاہی دیجاوے تا قطاع الطریقان راہ دین وایمان سے
بچین اور درمیان ضالین اور مضلین اور ہادیان راہ دینکے تمیز دین اور دین

عین نہ آوین اور بناوانی دہوکا نہاوین بدین لحاظ اس خاکپای طلاب مومنین
وتراب نعال ارباب دین ویقین نے یہ چند سطرین بسبیل فی اللہ واسطی کشف تمویہات
وتلبیسات وازالہ تلمیعات وتدلیسات صاحب رسالہ کے لکھین لیکن افسوس
دو امر کاہی ایک یہ کہ معروف ومشہور ہی کہ لطف خطاب ساتھہ مخاطب صحیح کی
ہوتا ہی اور ہماری حضرت مخاطب قطع نظر عدم استقامت فہم اور اعوجاج طبع کی
مصطلحات فن میزان ومناظرہ سے بہی بالکلیہ کوری ہین اور ماہرین فن پر بخوبی
ظاہر اور روشن ہی کہ طرح مناظرہ جیساکہ مخاطب نی کی ہی جز عوام کی تبقریر عاجزانہ
اہل علم سی نہین ہوسکتی دوسری اس زمانہ مین کوئی ایسا مرد میدان مباحثہ ومناظرہ
نہین نظر آتا کہ سختیان حملات ضربت حیدریہ اور صدمات بوارق موبقہ غضنفریہ
اور طعن رماح فرقہ جعفریہ اور کرسی چوبین صمصام اور صوارم متکلمین اثنا عشریہ کی اٹہائے
اور پہر متحمل اسکا ہو جای اور واغوثاہ واغوثاہ زبان پر نہ لائی ہان صاحب رسالہ
بسبب اسکی کہ خودبادی بدرشتی ہی شاید متحمل کو کام فرمائی اور جواب ترکی بہ ترکی
سنگریشانی شریف پر شکن نہ لائی لیکن ہم اکثر ان دشتیہای بجا سی جو صاحب رسالہ نی
شیعون کی حق مین کی ہی چشم پوشی کرتی ہین اور بمقتضای قولہ قولا لینا جواب سختی
بلائمت دیتی ہین اور امید خدا سی ہی کہ انصاف کو کام فرماکی ہدایت پادی اور
راہ باطل سے پہر راہ حق پر آوی ـــ واللہ ولی التوفیق وما علینا الا البلاغ ـــ

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم ✻ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ✻ اومید ہی

کہ ہمنی اس رسالہ کو ساتھہ دفع التحریفات ورفع التلبیسات کی اور ملقب کیا ساتھہ
رمی الجمرات کی وہ انا اشرع فی المقصود متوکلا علی فیض الخیر والجود

شارہ ۱ است بعزت
یکہ درین زمانہ حضرات
درشتیہای بجا میکنند
اگر اصدی از اہل تشیع
بمقتضای آنکہ جواب تلخ
بتلخی نشنیدہ جوابش بگلم
نرم داد چون قوت بخش
آزرد بر ایشان
ست وبای مظلومانہ
ع لبدلت می آرند
بی انصافی از بادی
چشم می پوشند ۱۲
۱۲
۱۲

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ سید المرسلین محمد

وآلہ واصحابہ وازواجہ وامتہ اجمعین ۵

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واضح رہی کہ معرکۂ مناظرہ مین قدم رکھنا اور علم کلام مین تصنیف کرنا کام اُن علمائے اعلام کا ہی جو اسکی لیاقت اور اس فن مین حذاقت رکھتی ہون نہ ہر صاحب عقل خام اور عامی عامی کالانعام کا علمای اہلسنت وجماعت سی جو اصحاب فہم وبراعت اور حاذقین فی الصناعۃ تھی اور جملہ اہل سنّت کو اُنکی فضائل اور کمالات کا اقرار اور اونکی افادات کا اعتبار اور اونکی تحقیقات اور تدقیقات پر افتخار ہی وہی لوگ مصنفین علم کلام ہین وعلی ہذا القیاس امامیہ اثنا عشریہ سی بھی اس فن کی متکفل اور حامل وہ علمای اعلام ہین جو علمای اہلسنت کی نزدیک صنوف علوم مین پیشوا اور امام ہین اور جمیع فنون کمال مین رئیس اور مقدام ہین جسطرح جناب سیّد مرتضیٰ علم الہدی جنکو امام یافعی نی اہلسنت کی ان الفاظ سی اپنی تاریخ مرۃ الجنان وعبرۃ الیقظان مین یاد کیا ہی — کان اماما فی علم الکلام والادب والشعر اور ابن بسام اندلسی نی کہ اعظم علمای اعلام اہلسنت سی ہین علی ما نقل عن کتابہ الذخیرۃ اُنکی شان مین لکھا ہی کہ امام ائمۃ العراق الیہ فرجع علمائہا وعنہ اخذ عظمائہا — اور جناب محقق نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ اونکی شان رفیع مین علامہ قوشجی اہلسنت کی یہ الفاظ آغاز شرح جدید تجرید مین لکھتی ہین — المولی الاعظم والحبر المعظم قدوۃ العلماء الراسخین اسوۃ الحکماء المتالہین نصیر الحق

والدین محمد بن محمد الطوسی قدس اللہ نفسہ وروح رمسہ اور اسی طرح بیشتر اہلسنت
اونکی کمال عدیم المثال کی معترف ہین اور اونکی بحور افادات سی آجتک متعرف
اور جو شخص کہ رتبۂ کمال کو نہ پہونچا ہو اور تحصیل مبادی اور بوادی ضروریہ نکر چکا ہو
اُسکو اس معرکہ مین قدم رکھنا اور مطالب کلامیہ اور فنون اصول اسلامیہ مین
بحث وکلام کرنا نہایت ممنوع ہی بلکہ غیر مشروع امام ہمام اہلسنت کی امام محمد غزالی
رابع اول احیاء العلوم مین فرماتی ہین ـــ یحترز الخائض فی العلم فی مبدء الامر
عن الاصغاء الی اختلاف الناس سواء کان ما خاض فیہ من علوم الدنیا او من
علوم الاخرۃ فان ذلک یدہش عقلہ ویحیر ذہنہ ویفتہ رایہ ویؤیسہ من الادراک
واطلاع الی ان قال ومنع المبتدی عن الشبہ یضاہی منع الحدیث العہد بالاسلام
عن مخالطۃ الکفار وندب القوی الی النظر فی الاختلافات یضاہی حث القوی علی
مخالطۃ الکفار ولہذا یمنع الجبان عن التہجم علی صف الکفار ویندب الشجاع الی
ان قال وتشبیہ الضعیف بالقوی فیما یری من ظاہرہ انہ ہفوۃ یضاہی عثرار
من یلقی نجاسۃ یسیرۃ فی کوز ماء ویعلل بان اضعاف ہذہ النجاسۃ قد یلقی
فی البحر والبحر اعظم من الکوز فما جاز للبحر فہو للکوز اجوز ولا یدری المسکین ان البحر
بقوتہ یحیل النجاسۃ ما لم تنقلب النجاسۃ باستیلائہ علی صفتہ والقلیل من النجاسۃ
یغلب علی الکوز ویحیلہ علی صفتہا انتہی باسقاط الزوائد والتقاط الفوائد خلاصہ آن افادات کا
باختصار واقتصار یہ ہی کہ جو شخص مبتدی ہو اُسی اختلافات مذاہب مین دخل دینا
نہ چاہئی اسلئی کہ اگر دخل دیگا تو عقل اُسکی مدہوش اور ذہن اوسکا حیران
اور رای اُسکی سست ہوجاویگی اور اُسکو یاس ہوجاویگی اطلاع وادراک

حقائق سی اور مبتدی کو جو منع کیا گیا ہی تو ویسا ہی ہی کہ جیسا نو مسلم کو کفار کی
مخالطت سی منع کرتی ہین اور قوی کو یعنی شخص کامل کو جو اجازت اختلاف مذاہب کے
دیکھنی کی دیتی ہین تو یہ مثل اسکی ہی کہ قوی شخص کو مخالطت کفار کی بھی اجازت دیجاتی ہے
اور اسی وجہ سی بودی کو مقابلہ سی کفار کی منع کرتی ہین اور شجاع کو اُس معرکہ مین
پیش قدم کرتی ہین اور اگر کوئی یہ خیال کری کہ ضعیف العقل وکم علم اگر اختلافات
مذہبی مین دخل دی تو کیا مضائقہ ہی اسلئی کہ عالمون کو اور متبحرون اور ماہرون کو
اجازت ہی تو یہ خیال ویسا ہی ہی کہ جیسا کوئی شخص ایک انبخوری مین تھوڑی نجاست
ڈال دی اور یہ کہی کہ اس سی کئی مرتبہ زیادہ اور مضاعف نجاست دریا مین پڑتی ہے
اور دریا نجس نہین ہوتا تو اگر تھوڑی سی نجاست آبخوری مین پڑگئی تو آبخورہ کا ہی کو
نجس ہوگا یہ خیال کرنیوالا نادان اور بیاہ یہ نہین سمجھتا کہ دریا ایسی قوی چیز ہی کہ
نجاست کو اپنی صفت پر کھینچ لاویگا اور آبخورہ بہر پانی اتنا بیمقدار ہی کہ خود نجس ہوجائیگا
یہی حال کم علم آدمی کا ہی انتہی محصلاً مخفی نرہی کہ حضرت مصنف رسالہ اگرچہ
عہدہ ہای جلیلہ انگریزی پر ممتاز ہین اور قانون فہمی کی لیاقت بدرجۂ کامل رکھتے ہین
مگر علوم اسلامیہ اور فنون کلامیہ سی اسدرجہ ابتلک دور ہین کہ خبر متواتر اور اخبار آحاد کی
معنی بھی نہین جانتی جو طالب علم تہذیب خوان بھی جانتا ہی بلکہ فارسی عقائد کی
کتابین جنہون نی پڑہی ہین وہ بھی اسی جانتی ہین جیسا کہ حدیث نجوم مین واضح ہوگا
اور جو کچھہ دقیقہ سنجی اور نکتہ شناسی اُنکی اس کتاب کی معائنہ سی واضح ہوئی ہی اُسکا بیان
بقدر ضرورت آئندہ ہوتا رہیگا ایسی بزرگوار کو ارباب کمال مبتدیون مین بھی شمار کرنہین
تامل فرماوینگی چہ جای اینکہ اس سی زیادہ رتبہ اُنکا بڑہا دین پس حضرت نی جو اس

استعداد علمی اور لیاقت پر ارادہ کیا کہ جو نزع اور مباحثہ فیما بین اہل سنت آور امامیہ
کی ہی اسکو طی فرماکی امور متنازعہ مین احقاق حق کرین تو حضرت کا وہی حال ہوا
جو امام غزالی نی بیان کیا ہی اور کاش بعد اختیار مذہب اہلسنت کی امام غزالی کی
کلام پر عمل فرماتی تو اس آفت سی محفوظ رہتی کہ جسطرح پہلی بقول خود شیعہ سی سنی ہوئی
ویسا ہی اب بقول فحول علمای اہل اسلام جنکی فتاوی اور افادات اخبار نور الآفاق
وغیرہ مصنفات ومنمقات مولوی امداد علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ مین مذکور
اور مسطور ہین دائرہ اسلام سی قدم اٹھاکر اس احاطہ مین رکھا ہی جسکو یہ سب علما
حظیرۃ الکفر قرار دیتی ہین بہرکیف اگر کوئی شخص شہرۂ جاہ وجلال حضرت مصنف
سنکر استبعاد اور استغراب کری کہ ایسا جلیل الرتبہ کیونکر استعداد علمی سی بی بہرہ
ہوگا تو الطاف خفیہ ربانیہ سی یہ امر ہی کہ اس شخص کو زیادہ اس کتاب کی سیر کی احتیاج
نہین یہی خطبہ یک سطری اس رسالہ کا دیکھ لے اور سمجھ جاوی کہ بیان اس اسم
ضعیف البنیان کا بلاکم وکاست صحیح اور درست ہی اسلئے کہ تعمیم صلوۃ تمام امت پر
کہ جس سی متبادر کل وہ لوگ ہین جو شہادتین زبان پر جاری کرین اگرچہ بمصداق
لما یدخل الایمان فی قلوبہم کی ہون اور داخل زمرۂ — یقولون بافواہہم مالیس فی
قلوبہم — کی ہون اور گو کہ اصحاب فسق وفجور اور ارباب شیطنت وزور سی ہون
یا اہل بدعت وغرور سی ایسی قباحت بکمال وضاحت رکتی ہی کہ اگر تھوڑا سا بھی علم
وفہم انسان رکھتا ہو تو سمجھ گا کہ مبتدیان طلبہ بھی جسارت تسطیر ایسی عبارت کی نکرینگی
اگر تحصیل دنیا لانع تکمیل وتحصیل علوم نہی تو تماش قرآن مین فقط آیہ — ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا — ساتھہ ضمیمہ اس بیان مفسرین کی کہ صلوۃ سی یہان مصطلح

شمر ہی مراد نہین بلکہ مطلقاً دعای رحمت مراد ہی ملاحظہ فرماتے اور لفظ اجمعین جو تاکید مفید
استغراق ہے نہ لاتی اور منافقین امت کو قابل صلوۃ نہ ٹہراتے اور اگر فوج یزید اور
قاتلان امام مظلوم شہید کو کہ سب امت سول سی سعدو ہین اور اونہین کی شان مین
جماعۃ من امتی لایالہم اللہ شفاعتہ وارد ہی مورد صلوۃ اور مرجع تحیات ٹہراتا
حضرت مصنف پر کمال تسنن تازہ سے شاق نہو تو کوئی جائی استعجاب نہین ہے
اسلئی کہ امام غزالی نے بہی یزید کی بارہ مین لکہا ہی علی ما نقل عنہ فی حیوۃ الحیوان للدمیری
تحت لغۃ الفہد اما الترحم علیہ فجائز بل مستحب بل داخل فی قولنا اللہم
اغفر للمومنین والمومنات فانہ کان مومنا یعنی رحمت بہیجنا یزید پر جائز ہی بلکہ مستحب
ہی بلکہ یزید داخل ہے ہماری اس قول مین کہ خداوندا تو مغفرت کر سب مومنین اور مومنات
کی اور یہ بات محقق ہی کہ یزید مومن تہا تمام ہوا کلام امام غزالی کا حالانکہ یزید وہ پلید ہی
کہ جسکی حق مین جناب علامہ لاثانی سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفیہ مین ارشاد فرماتے
ہین کہ ومنہا ان الذی ثبت بالتواتر انہ امر بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واہانتہ اہل البیت
النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل
فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ یعنی حق یہ ہے کہ یزید
کا خوش ہونا امام حسین کو قتل کر کے آنحضرت اس فعل پر راضی ہونا اوسکا اور اہانت کرنا اوسکا
اہلبیت نبوی کی اون امور سی ہے کہ جسکی خبر متواتر معنوی ہے اگرچہ تفاصیل احادیث
سی معلوم ہوئی ہون ہم نہین توقف کرتی اوسکی شان مین بلکہ اوسکے ایمان مین لعنت
خدا اوسپر اور اوسکی اعوان اور انصار پر انتہی لیکن قیامت بپا ہوئی ہی کہ قاتلان
حضرت عثمان بن عفان اور شجاع الدین ابولؤلؤ قاتل حضرت عمر ابن الخطاب سب

Presented by: Rana Jabir Abbas

سورہ رحمت ٹھہر گئی معلوم نہین کہ اگر حضرات مقتولین مقبولین اہل سنت زندہ ہوتے
تو اونکی قاتلون پر رحمت اور صلوٰۃ بھیجنی پر حضرت مصنف سی کس طرح پیش آتی غالباً
فرماتا امام غزالی کا وہ مہم منتصب لابی بکر الصدیق و لو سراۃ لکان اول عدو لہ
صادق آجاتا اور تعجب یہ ہی کہ یہ فقرات معمولی ہین ہزارہا مصنفین و مسج کتب خطب
کرتی ہین مگر یہ ترقی و اضافہ و تسلیم صلوٰۃ جو حضرت نبی کے ہی کسینے بھی نہین کے
حضرات اہل سنت کا عجب حال ہے کہ کبھی تو صلوٰۃ مین ایسا مضائقہ ہوتا ہے
کہ آل محمد پر بھی نقطے پر اعتراض ہوتا ہی چنانچہ مناظرہ بعض علمای شیعہ کا ساتھہ بعض فضلاے
اہلسنت کی کہ مدعی سیادت تھی مشہور اور بعض کتب مین بطور لطیفہ مذکور ہی کہ عالم
شیعی نے آل محمد پر صلوٰۃ بھیجی فاضل سنی نے فرمایا کہ کیون صلوٰۃ بھیجتی ہو کیا دلیل
ہی واسطے جواز صلوٰۃ کی غیر انبیا پر عالم شیعی نے کہا کہ دلیل آیۂ کریمہ اذا اصابتھم
مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ
ہی فاضل سنی نے از راہ کمال عناد بلا لحاظ عقوق آبا و اجداد کی کہا کہ علی ابن ابیطالب
اور اونکی اولاد کو کیا مصیبت پہونچی جو مصداق اس آیہ کی ہو سکین عالم شیعی نے ذکر
مصائب اہلبیت کو نظر بشہرت ترک کر کے واسطے زیادتی تخجیل مناظر کی فرمایا کہ اس سے
زیادہ کیا مصیبت ہو گی کہ تم سے ناخلف فرزند اونکی اولاد مین پیدا ہوا ہی کہ بعض مناقب
کو اون پر ترجیح اور تفضیل دیتا ہی اور اپنی آبا و اجداد پر صلوات بھیجنی کا بھی روادار نہین
ہوتا ہی اہل مجلس اس لطیفی پر ہنسے اور فاضل سنی منفعل اور خفیف اور خجل ہوئی اور
بعض شعرانی جو حاضرین مجلس تھی یہ اشعار تضمین کیی اذا العلوی تابع ناصبیا ... فما ھو من ابیہ و ان الکلب خیر منہ طبعا ... فان الکلب یلبع ابیہ فیہ ... او کہی بلحاظ اسکی کہ شیعہ

صلوۃ آلِ محمدؐ پہنچتی ہین یہ امر ایسا ناگوار خاطر ہوا کہ حضرت مصنف نی استدراد سکو ازالہ
اور بی حقیقت کردیا کہ قاتلان جگر گوشہای رسولؐ خدا بلکہ کشندگان مقتدایان باغوا علا
حضرت مصنف کی بہی اوسمین دخل ہوگئی اور یہ بہی لطیفہ قابل ملاحظہ ہی کہ وہان
جو صاحب مانع تصلیہ آل رسولؐ تہی وہ بہی مدعی سیادت تہی اور یہان جو صاحب صلوۃ
کو اس درجہ بی قدر اور ارزان کرتے ہین وہ بہی ادعای سیادت رکہتی ہین الحاصل
یہ عبارت فصیح و بلیغ جو مخاطب نی تحریر فرمائی مخدوش ہی بچند وجہ اول یہ کہ آلہ کو صحابہ
پر مقدم کرنا خلاف مذاق جمہور اہل سنت وجماعت ہی اسلئی کہ اونکی عقیدی مین تو بعد
جناب رسولؐ خدا کی کل خلایق پر من حیث الثواب والرتبہ تفضیل شیخین کو ہی جیسا کہ
عقائد نسفی مین جو معتبر کتاب اہل سنت کی ہی موجود ہی افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق
ثم عمر الفاروق انتہی بلکہ ظاہر عبارت تفضیل انبیای اولی العزم پر بہی ہی فما ظنک بغیرہم
اور ہرگاہ مخاطب نی دامن آل کا چہوڑا اور صحابہ ثلثہ کا محکم پکڑا ہی تو لازم تہا کہ
لفظ آلہ کو صحابہ پر مقدم نکرتا تاکہ زبان ساتہہ قلب و جنان کی موافق اور مطابق ہوتی
یہ نہین کہ فریب عوام کی لئی دلمین کچہہ اور زبان پر کچہہ دوسری لفظ صحابہ عام ہی
شامل ہی کل صحابہ کو کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین سے تاکید شمول کر کی سبکو
گہیر لیا حالانکہ بعض صحاب ایسی ہین کہ جنکی حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا کہ
من الاصحاب من لایراانی بعد ما یفارقنی یعنی بعض صحاب ایسی ہین کہ بعد اسکی
مجہسی مفارقت کرینگی پہر مجکو نہ دیکہینگی اور حضرت خلیفہ ثانی حضرت ام سلمہ سے
پوچہتی تہے کہ آیا مین بہی اونہین مین سے ہون جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ معتبر کتاب
اہل سنت کی ہی موجود ہے اور بہی اصحاب مین ہین وہ لوگ جنکا ذکر حدیث حوض

ین سے یعنی فرشتے اونکو حوض کوثر پر سی دور کردینگے جیسا کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور
دیگر صحاح مین ہے اور محصل بعض طرق حدیث کا یہ ہی کہ بعض صحابہ کو ذات الشمال
یعنی فرشتگان عذاب گرفتار کرلین گے پس جناب رسول خدا اون ملائکہ سی فرمائینگے
کہ اصحابی اصحابی یا اصیحابی اصیحابی یعنے یہ اصحاب میری ہین پس ملائکہ عرض کرینگے
کہ جس روز سی آپنے انسی مفارقت کی اوسی روز سی یہ مظہر ارتداد ہوئی اور الٹی پاؤن
راہ کفر پہیری پس رسول خدا اون اصحاب کی حق مین سحقا سحقا فرمائینگے یعنی رحمت
خدا سے انکو دوری ہو اور یہی معنے ہین لعنت کی بالجملہ اگر ان سب صحابہ پر حضرت
مخاطب صلوات بھیجتی ہین تو اونکو اختیار ہی اور اگر کچھ لوگونکو مستثنے کرتی ہین تو یہہ استثنا
کالمعنی فی بطن الشاعر ہوگا تیسری لفظ ازواجہ شامل ہی جمیع ازواج کو شیعون کو
آمین اور کچھ جای کلام نہین ہے مگر اسیقدر کہ بعض ایمن سی جو مصداق آیۂ فقد صغت
قلوبکما ہین یعنی ای عائشہ وحفصہ تم دونون کی دلون نی میلان بہ بدی کیا ہی پس کوئی
خبر مثل خبر قرآنی کے اوپر حسن حال اور حسن مآل انکی قائم کرنے چاہیئی حالانکہ حسن حال
ومآل مخالفت نص قرآنی وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ سی ظاہر ہی کہ خدا نی تو حکم کیا کہ گہر سی
باہر نہ نکلو اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ مجتہدہ تا بصرہ کہ مدینہ سی منزلون دور
ہی تشریف لیگیین اور درمیان فوج کثیر کے معرکہ آرا ہوئین اور سگہای دنیا کی حمایت
مین حدیث تنبحها کلاب جوآب دایاک ان تکونی یا حمیرا پر عمل نہ فرمایا اور فریب شیاطین کہایا محصل حدیث علی ہذا فی النہایہ یہ ہی کہ جناب رسول خدا
فرماگئی تھے کہ ایک زن میری ازواج سی لڑنی کو نکلی گے اور کتی حواب کی کہ وہ
ایک مقام ہی درمیان مدینہ اور بصرہ کی اسکو دیکھکر بھوکین گے پہر او حضرت

نی خود حضرت عائشہ سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ ڈراس بات سی کہ وہ تو ہی ہوای حمیرا
لیکن باین ہمہ باغوای طلحہ وزبیر قدم معرکہ جدال وقتال مین رکھا اور نفس رسول سے
جنکی شمایمین خرمکت حزبی مشہور ومعروف ہی لڑین یہانتک کہ قیس ہزار مسلمانون کو
قتل کرواڈالا اور بعد خرابی بصرہ مدینہ کو پھیرین اور عذرات اہل سنت اسمقام پر قابل
تماشای اہل انصاف ہین کبھی کہتے ہین کہ یہ معرکہ عظیم لاعن قصد وشعور برپا ہوا کہ جسکی
بانی صبیان تھے وھذا ممایضحک علیہ الصبیان کبھی عذر خطا فی الاجتہاد بیان فرماتے
ہین اگرچہ یہ اجتہاد مخالف نصوص قرآن وحدیث ہو کہ بالاتفاق جائز نہین اور کبھی عذر
توبہ وندامت پیش لاتی ہین اور کلام اولاً اوسکے ثبوت مین ہے اور ثانیاً اوسکی مقبولیت
مین خصوصاً نظر بحقون ناحق مسلمانان کہ متعلق بحقوق الناس ہی چوتھی لفظ امتہ جو ایجاد
طبع زاد مخاطب ہی اسمین جو قباحتین ہین پیشتر اس سے معرض بیان مین آئین کہ منافقین
امت اور قاتلین ذریت حضرت رسالت بلکہ قاتلین بنقتہ ایمان سنیان مثل قاتلان عمر و
عثمان سب اسمین داخل ہین کسیکو استثنا نہین کیا بلکہ لفظ اجمعین نے سبکو گھیرلیا اب ہمین
مقام پر بطور لطیفہ یہ گذارش ہوتا ہی کہ خود ہی حضرت مخاطب نی بعد چند سطرون کی
اشارہ طرف حدیث متفرق امتی کی فرمایا ہی یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میری
امت کی تہتر فرقہ ہونگی اور جزا ایک کی کلہم فی النار ہین پس جب لفظ امتہ اجمعین سے یہ
کل فرق امت مورد صلوۃ ہوی تو شیعونکو شکر گذار اسکا ہونا چاہئے کہ حضرت مخاطب
فی ہمکو بھی قابل صلوۃ جانا لیکن مقام افسوس یہ ہی کہ ہم اسکی مقابلہ مین بجز اون صلواتون
کے جو مقابل صلوۃ ہین کچھ کہہ نہین سکتے اسلئے کہ مخالف کلہم فی النار ہوجاویگا اور
ایسان بحدیث نبوے مثل مخاطب کی ہاتھ سے جاویگا پس امید ہے کہ

کہ اس بارہ مین ہمارا عذر قبول ہو ۔ ۔ ۔ والعذر عند کرام الناس مقبول +

فقال المخاطب المقام ہذا وانا للہ سبل السلام بعد حمد وصلوٰۃ کی جانا چاہیے

کہ خدای عزوجل نی ہماری ہدایت کیواسطے اپنا محبوب پیغمبر بھیجا اور اپنا خاص کلام اسپر

نازل کیا اور چراغ رہنمائی کا اوسکی ہاتھہ مین دیا اور اپنی کمال مہربانی سی شرک اور کفر

کی تاریکی سے نکال کر ہماری دلونکو نور ایمان سی روشن کیا پس ایمان اور اسلام

ایک ایسی اوسکی نعمت ہی کہ ہم اوسکا شکر ادا نہین کرسکتی لیکن شیطان نی بعد ایمانکے

اکثر مسلمانون کو بہکایا اور اونکے دلون کو طل عقیدون سے پہر تاریک کردیا اور

مسلمانون مین ایسا تفرقہ ڈال دیا کہ بہتر فرقے گمراہ ہوگئی جنکی نسبت ہمارے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی ہی سی خبر دی تہی پس ہم لوگون کو فقط اسلام

کے نام پر خوش ہونا اور صرف توحید اور نبوت کی اقرار پر اپنی آپکو ناجی سمجہنا نہایئی

بلکہ ہر عقیدی کے تحقیق کرنا اور ہر اعتقادی مسئلہ کی تطبیق کتاب اللہ اور کتاب

الرسول سی دنیا ضرور ہی اور یہ ممکن نہین ہے کہ جو شخص اپنی سمجہی اور صاف دل سے

صرف اپنی نجات کی امید پر خدا کی کتاب کو دیکہی اور تعصب اور عناد کو دخل نہ دے

وہ حق اور طل مین تمیز نکر سکے اور ایسی حق کے طالب کو خدا گمراہی مین پڑا

رکہی ہان جو کوئی پہلے ہی سی سچائی کا طالب نہو اور مذہبی تعصب مین گرفتار ہو اور

سوای مجادلہ اور مکابرہ کی اوسی اور کچہہ منظور نہ ہو اور اپنی آبائی دین اور مذہب

کو تقلید اہی جانتا ہو اور انا وجدنا اٰباءنا علی امۃ وانا علی اٰثارہم مقتدون

کہتا ہو وہ بیشک اپنی گمراہی مین پڑا رہی گا اور دل کو طل عقیدون سی کبہی پاک

وصاف نہ کرسکی گا بقول کمہتک بولا یہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جب خدا نے چراغ رہنمائی اپنے پیغمبر کے ہاتھہ مین دیا تو اوسکی روشنی سے
لوگ تین قسم پر ہوئے ایک تو کافر محض جنکی بصر بصیرت پر عصبیت کی پردی پڑے
ہوی تھے پس اس چراغ ہدایت سے اونکو کچھہ نفع نہ ہوا اور وہ لوگ محض ضلالت
وغوایت وجہالت مین پڑی رہ گئی جیسے اشال ابوجہل وابولہب وغیرہ دوسری مومن
محض کہ جنہون نے اقرار بالسان اور تصدیق بالجنان بلکہ عمل بالارکان بھی کیا
اور ظاہر اور باطن اونکا از سر تا پا نور ایمان اور ضیاء ایقان سے منور ہو گیا اور جنکو
یقین اعتقاد جازم ثابت مطابق للواقع ہے پس ممکن الزوال نہوگا تیسری وہ لوگ
کہ جنکی زبان پر کلمہ ایمان جاری ہوا لیکن تصدیق جنانی سے عاری تھی پس ظاہر
اونکا تو نور ایمان ظاہری سے منور تھا مگر باطن اونکا ظلمت کفر وشک وریب سے
تیرہ وتار رہا اور یہ لوگ مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء
رہے چنانچہ ابتدای کتاب خدا مین ان تینون قسمون کی لوگون کا ذکر ہی اور مثل
مین اس قسم ثالث کی جو مصداق فی قلوبھم مرض کی تھی جناب باری نے
نہایت مبالغہ فرمایا ہی اور اونکے توضیح حال کی لیئے مثالین لطیف اور نادر بیان
کی ہین چنانچہ فرمایا ہی مثلھم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذھب اللہ
بنورھم وترکھم فی ظلمات لا یبصرون پھر فرمایا او
کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق تیسری آیہ فرمایا یکاد البرق یخطف
ابصارھم کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا الطف ان تمثیلون کی تفاسیر مین مثل بیضاوی
وغیرہ کی بوجہ احسن مذکور ہین کہ جس سی ثابت ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کا نور ایمان
ناقص ہی کو بسبب ایمان ظاہری کے فوائد ایمانی ودینوی سے متمتع ہوی اور مال غنیمت

وزکوٰۃ کو پایا اور جان و مال اپنا بچایا کہ حقیقت مین ظلمات ضلالت اور غوایت
مین گرفتار رہی پس یہہ اصحاب ایمان ناقص منافقین امت تہی کہ داخل زمرہ اصحاب
رسول اللہ تہی جیسا کہ بعد اسکی امام نووی سی شرح مسلم مین نقل ہوگا کہ انہم کانوا
معدودین فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیۃ او لطلب الدنیا یعنے منافقین
امت اصحاب رسول خدا مین معدود اور محسوب تہی اور آنحضرت کی ساتہہ
جہاد و غزا مین شریک ہوتی تہی یا بحمیت یا بطلب دنیا پس ایسی ہی لوگ سبب اور
اوینکا کل فسادات کی ملت اسلامیہ مین ہوے اور انہین لوگون کی شبہات
شک و ریب سی ایک فرقہ کی تہتر فرقی ہوی کہ جنکی شان مین کلہم فی النار الا
واحدۃ ہی جیسا کہ اوائل کتاب اہل انجیل مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہی بیان
شبہات ملت اسلامیہ مین مذکور ہی ان شبہاتہا فشأت کلہا من شبہات
منافقی زمن النبی اذ لم یریضوا بحکمہ فیما کان یامر وینہی یعنے کل شبہات ملت اسلامیہ
منافقین زمانہ رسول خدا ہی پیدا ہوی جسوقت کہ وہ منافقین حکم جناب رسول خدا پر
راضی نہوی اور اونکی امر و نہی کو نہ مانا بعد اسکی چند مثالین ذکر کرین کہ منجملہ اوسکی جملہ
اوس منافق کا ہی کہ جسنی جناب رسول خدا کو تقسیم غنائم مین عیاذاً باللہ بے انصافی
متہم کیا اور کمال وقاحت سی برروے آنحضرت کی کہا اعدل یا محمد فانک لم تعدل
یعنی انصاف کرو ای محمد کہ تمنی تقسیم مین بی انصافی کی ہے اور اوسکو آنحضرت نے
کمال خلق سی جوابمین اسیقدر فرمایا ویحک فمن یعدل اذا لم اعدل یعنی اوی وای تجہہ پر
اگر مجہے سی بی انصافی ہوگی تو پہر دنیا مین کون انصاف کریگا صحیح مسلم و بخاری
مین ہے کہ بعض صحابہ نی اجازت چاہی کہ اوس منافق کو قتل کرین پس آنحضرت

نی فرمایا دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی چھوڑدی اسکو تاکہ
لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین بعد ذکر اس منافق کی صاحب ملل
فرماتی ہین کہ اس منافق لعین کا معترض ہونا جناب رسول خدا پر نہ تہا مگر اس راہ سی کہ
اپنے قیاس اور استحسان عقلی کو مقابل مین نص کے جاری کیا یعنی جسطرح شیطان
نے مقابل حکم خدا بسجدہ آدم اپنی عقل کو دخل دیا اور حکم خدا نہ مانا اوسیطرح منافقین بہی
حکم رسول خدا پر راضی نہوتی تھے اور مقابل نصوص صریحہ اپنی عقلون کو دخل دیتے
تہی یہانتک کہ فرماتی ہین کہ فہذا ما کان فی زمانہ وہو علی شوکتہ وقوتہ وصحتہ والمنافقون
ینخادعون فیظہرون الاسلام ویبطنون النفاق یعنی بس یہ تہا حال منافقین صحابہ کا آنحضرت
کی زمانہ مین جسوقتمین وہ حضرت اپنی شوکت اور قوت اور صحت بدنی پر تہی کہ یہ منافقین
خدع وفریب کرتی تہی اور اسلام کو ظاہر کرتی تہے اور نفاق کو دلونمین چہپای ہوئی
تہی انتہی الحاصل جب حال منافقین کا آن حضرت کی حالت صحت اور قوت مین یہ تہا
کہ سرتابی اونکی احکام سے کرتی تہی تو قیاس کرنا چاہئی کہ حالت ضعف اور مرض مین
اور بعد اونحضرت کی بدرجہ اولی سرتابی کی ہوگی اور کیا فرق ہی درمیان ان
منافقون کی اور راون منافقون کی جو مانع کتابت وصیت نامہ ہوئی اور جب آنحضرت
نی کاغذ ودوات واسطی لکھنے وصیت نامہ کی طلب فرمایا تو لانی مذیا اور نسبت
ہذیان العیاذ باللہ اونکی طرف دی اور کہا کہ اس شخص پر درد نی غلبہ کیا ہے اور
کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور اسیطرح جب اون حضرت نی فرمایا کہ جہزوا
جیش اسامۃ لعن اللہ من یتخلف عنہا یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کی ساتھ
جانیکا خدا لعنت کری اوسپر جو لشکر اسامہ سی پیچہے رہجاے پس اس باب مین

اونحضرتؐ کی حکم کی تعمیل نہ کی اور اپنی عقل وقیاس کو مقابل نص کے جاری کیا چنانچہ جناب
ملل سنے اون مخالفتونکا بھی ذکر بعد اسکی کیا ہی اور بسبب حسن ظن کی اپنی خلفا رسی
اسکو اختلافات اجتہادی قرار دیا ہی حالانکہ یہ اجتہادات بھی مثل اجتہادات سابقہ
کی مقابل نص صریح کے تھی بہرکیف جو کچھ حضرت مخاطب اسمقام پر ارشاد فرماتی ہین کہ
مسلمان بعد ایمان کی راہ ایمانی سی منحرف ہوگئی اگر غرض یہ ہی کہ اصحاب ایمان
ناقص منحرف ہوگئی تو مسلم ہی لیکن اونکی دل تو کبھی نور ایمان سے منور ہی نہین ہوئی
تھی بلکہ ظلمت وشک وریب سی ہمیشہ تیرہ وتار رہتے ہان زمانۂ اول وآخر مین بیقدر
فرق ہوا کہ حالت قوت اور شوکت اور صحت جناب رسولؐ خدا مین مجال سرتابی کم
تھی اور بعد اونحضرتؐ کی بالکل خلیع العذار اور گسستہ مہار ہوگئی اور بی خوف وخطر
مطابق اپنی خواہشہای نفسانی کی کاربند ہوی قولہ لیکن شیطان نے بعد ایمان
کی اکثر مسلمانونکو بہکایا اقول ہم آپکی بہت تعریف کرتی ہین کہ یہ بات آپنے
خوب تحریر فرمائی ہے یہ فرمانا خیال مین رہی انشاء اللہ آگی کام آویگا ہم یہ
کہتی ہین کہ بہت لوگ ایمان لائی اور بعد اغوای شیطان منحرف ہوگئی اور انجام
منجر بارتداد ہوا اور ظاہر ہی کہ شیطان کا بہکانا مخصوص ساتھ کسی وقت کی نہین
ہی بلکہ از عہد آدمؑ تا ایندم جاری ہی جیسا کہ سابق مین لوگ راہ ایمان سے بہکی
ویسا ہی اب بھی راہ حق چھوڑکر راہ باطل اختیار کرتے ہین قولہ اور صرف توحید
اور نبوت کی اقرار پر اقول صفحہ ۹ کی آخر مین آپ اپنی کتاب کی لکھتے ہین کہ
جب پیغمبرؐ صاحب نی نبوت کا دعوا کیا اور اسلام کی دعوت فرمائی اوسوقت خدا
کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی تھی موضع المحاجہ پس جب

ایمان کی علامت صرف اقرار شہادتین ٹھرا تو اس مقام پر یہ لکھنا کہ صرف توحید اور
نبوت کی اقرار پر اپنے آپکو ناجی نہ سمجھنا چاہیئے اسکی کیا معنی ہین ؎
این تناقض در تکلم کی روا ست ٭ قولہ کتاب اللہ اور کتاب الرسول
اقول کتاب اللہ تو ہم بھی مگر کتاب الرسول کی کیا معنے ہین اگر مراد وہی کتاب اللہ
ہی تو تکرار بیکار ہی اگر مراد اہلسنت کی صحاح ہین تو شیعون کے نزدیک اسقام ہین
اور اگر مراد وہ کتاب ہی کہ جسکی لکھنے سی حضرت عمر مانع ہوئی تو وہ لکھی ہی نہین
گئی اوسکو کوئی کیا جانے چنانچہ صحیحین وغیرہ مین تفاوت الفاظ موجود ہی کہ آنحضرت
نے فرمایا ائتونی بدواۃ وقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابدا
یعنی آنحضرت نی وقت وفات فرمایا لاؤ میری پاس دوات و کاغذ کہ لکھون مین
واسطی تمہاری ایک کتاب کہ نہ گمراہ ہو بعد میری کبھی پس حضرت عمر نی ان الرجل
لیھجر و ما نی سناہ فرمایا اور حسبنا کتاب اللہ کہا یعنی اس شخص کو معاذ اللہ ہذیان ہے
ہمکو کتاب اللہ کافی ہے آری اگر کتاب اللہ کو مقارن باقوال عترت طاہرہ کرتی
تو البتہ حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی کے
مطابق ہوتا یعنی آنحضرت نی فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین بزرگ چھوڑی جاتا ہون
ایک کتاب خدا اور دوسری اہلبیت میری ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی
کہ اگر ان دونون کی ساتھہ تم متمسک ہوگی تو بعد میری گمراہ نہوگی فانھما لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض پس تحقیق کہ یہ دونون آپس سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے
پاس حوض کوثر پر آئین لیکن جب خود حضرت عمر نے حسبنا کتاب اللہ فرمایا اور عترت سے
ہاتھہ اوٹھایا تو اتباع اونکی کتاب نے کیونکر کرنی قولہ سچی اور صاف دل سی

اقول تعجب ہی کہ سچائی اور صاف دلی کو آپ واسطی احقاق حق کے ضرورے
سمجھتے ہین اور پھر خود اوسکی مطلقاً کاربند نہوے اور تحریفات اور تلبیسات اور خیانت فی
نقل العبارات عمل مین لائی جیسا کہ آیندہ واضح ہوگا علاوہ اسکی محض سچائے اور
صاف دلی کافی نہین ہے بلکہ لیاقت فہم مقاصد عبارات قرآنی اور خطابات
یزدانی بھی ضرور ہی جو بمراحل آپ سی دور ہی اور اگر محض تبدیل مذہب پر مدار ہے
تو ہزارون سنی سے شیعہ ہوجاتی ہین بلکہ بہت مسلمان کرسٹان بھی ہوجاتی ہین خدا
سمجھے کہ آپ بھی اونہین سی ہون قولہ تمیز نکرسکی اقول لاریب تمیز مین ایسی والبال
ہر ذی عقل کو لازم ہی ورنہ حجت خدا تمام نہو اور لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ غلط ہوجاوے
گر جَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ کا کیا علاج ہی قولہ آبائی دین ومذہب کو
تقلیداً سچ جانتا ہو اقول الحمد للہ فرقہ حقہ شیعہ اپنی مذہب کو تقلیداً سچ نہین جانتا
بلکہ تحقیقاً سچ جانتا ہی اسلئی کہ اول مسئلہ انکی کتب کلامیہ کا یہی ہی کہ تقلید مسائل
اصول دینیہ مین جائز نہین ہے اور بالاتفاق اسمین تقلید باطل ہی پس ایسے
فرقہ کی سامنے ذکر اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا کا محض لغو اور بیکار ہی برخلاف اون لوگون
کے جنہون نی تقلید علما کی فی الاصول جائز رکھی ہی اونکی سامنے اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا
وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا پڑہنا چاہئی اور اگر حضرت مخاطب کو معلوم نہو کہ
تقلید فی الاصول کسنی جائز رکھی ہی تو ہم سی سنین کہ وہ ائمہ اہلسنت اور سلف صالح
اونکی ہین جنہون نی فرمایا ہی کہ اَلنَّظَرُ فِيهَا مَظِنَّةُ الْوُقُوعِ فِي الشُّبْهَةِ وَالضَّلَالِ لِاخْتِلَافِ
الْأَفْكَارِ بِخِلَافِ التَّقْلِيدِ فَإِنَّهُ طَرِيقُ أَمْنٍ فَوَجَبَ احْتِيَاطًا وَلِوُجُوبِ الِاحْتِرَازِ عَنْ مَظِنَّةِ
الضَّلَالِ اِجْمَاعًا یعنی اصول عقائد مین فکر وغور کرنیسی احتمال ہی کہ آدمی ضلالت وشبہ

مین پڑجائے اسلئی کہ نظرین مختلف رہتی ہین برخلاف تقلید کی کہ وہ ایک امان کا
طریقہ ہی واضح رہی کہ یہ استدلال ان بزرگوارون کا بعینہ وبعبارۃ شرح مختصر الاصول
علامہ تفتازانی مین مذکور ہی اور اوسی سی ہمنی نقل کیا ہی اور ائمہ اربعہ اہلسنت کیطرف
یہی مذہب منسوب ہی اور اکابر محدثین اور ائمہ متقدمین سی یہی الفاظ ماثور ہین بخوف
تطویل نقل اونکی عبارتونکی نہین کی گئی تفصیل اسکی ملاحظہ کنا قواعد العقائد احیاء العلوم
امام غزالی سی معلوم ہوسکتی ہے بلکہ خود امام غزالی بہی اسیطرف مائل ہین چنانچہ احیاء العلوم
مین فرماتی ہین کہ اعتقاد العامی فی الثبات کالنظر والشامخ لانہ کہ اللہ وما ہنے
والصواعق وعقیدۃ المتکلم المحارس اعتقادہ تشبہات الجدل کخیط مرسل فی الہواء
یصیبہ الریاح مرۃ ہکذا ومرۃ ہکذا الا من سمع منہم معتقدہ تقلیدا کما یتلقف عض العقاد
یعنی عامی جاہل کا اعتقاد ثبات مین ایسا ہی جیسا کہ ایک پہاڑ کہ جسکو کوئی ہٹا
نہین سکتا اور متکلم کا اعتقاد جیسی ہوا مین ایک ڈورا لٹک رہا ہی کہ ہوا سی اوڑکر
ادہر ادہر ہوجاتا ہی مگر یہ کہ متکلم دلیل کو تقلید سے اعتقاد کرے جیسا کہ اصل مسئلہ
کو عامی نے تقلید سی اعتقاد کرلیا ہی انتہی خلاصۃ کلام الغزالی قال المخاطب
الفقہ ہداہ اللہ سبل السلام بعد اس تمہید کی بندۂ گنہگار مہدی علی بن سید ضامن علی
غفر اللہ ذنوبہ اپنی بہائیون کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ منجملہ مذاہب مختلفہ مسلمانون
کے دو مذہب زیادہ جاری ہین ایک اہل سنت وجماعت دوسرا امامیہ دونون
اپنی مذہب کو حق اور دوسری کی مذہب کو باطل کہتے ہین اور اپنی اپکو ناجی اور دوسرے
کو ناری سمجھتے ہین ہزارون کتابین تالیف ہوگئین اور صدہا رسالی تحریر ہوئے
مگر یہ جھگڑا ابتک طی نہوا جسکا جو عقیدہ تہا وہ اوسپر قائم رہا بہت کم ایسے ہین جنہون

غضبت فاطمة ولم تكلمه حتى ماتت او سارة للفاطمة بضعة مني من اغضبها فقد
اغضبني ومن اغضبني فقد اغضب الله کی کما فی البخاری وغیرہ ملا کرو تیجہ نکالتے
ہین کہ جسپر بطلان خلافت ایکطرف بطلان ایمان ہی ہوا جاتا ہی اور بعد اسکی رکوع اول
سی وہی الناس من یقول امنا بالله وبالیوم الاخر وما هم بمؤمنین یخادعون
الله والذین امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون فی قلوبهم
مرض فزادهم الله مرضا ولهم عذاب الیم الایات لیکر تا من الجنة والناس
جتنی آیات منافقین کی شان مین ہین اوسکا راس ورئیس حضرات ثلثہ کو ثابت کرتی
ہین اور جتنی آیات مؤمنین کی شان مین ہین سبکا راس ورئیس امیر المومنین اور اولاد
طیبین اونکی کو سمجھتی ہین تو صورتمین آپکا مخالف یا موافق سمجھنا شیعونکی کیا کام آتا ہی ہان آپکی
ہم مذہب حاکمین اور علماء اور دلالین جنکو ہر ورق مین تمیز نہین ہی آپکی باتین سنکی
البتہ خوش ہونگی اگر آپ بڑی مدعی موافقت کتاب اللہ مین تو ایک مختصر بات قصہ
غصب فدک ہی جو صحاح اور غیر صحاح سب مین موجود ہی آپ اوسکو مطابق آیات
کلام اللہ کر دیجئی اسلئی کہ جب جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا طالب میراث رسول اللہ
ہوئین کہ اوسمین باغ فدک بھی تھا جیسا کہ کتاب الجہاد صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین ہی
جبکہ موجود ہی بعد اسکے کہ اولاً دعوای ہبہ کیا تھا چنانچہ شرح مواقف مین اور صواعق محرقہ
اور دیگر کتب معتبرۂ اہلسنت مین موجود ہی کہ ابوبکر نی شہادت علی وحسنین وام ایمن کو
اس بارہ مین رد کیا تب اوس معصومہ نی وراثۃً دعوی کیا اور فرمایا کہ ای ابوبکر کتاب اللہ
کے خلاف ہی کہ تو وارث ہو اپنی باپ کا اور مین نہ وارث ہون اپنی پدر بزرگوار
کی تب خلیفہ صاحب سے بجز اسکی کہ جواب مین ایک جھوٹی حدیث بنائی اور کچھ نہ بن پڑی فرمایا

کہ جناب رسول خدا نی ارشاد کیا ہی کہ نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث یعنی ہم گروہ
انبیاء نہ ورثہ لیتی ہین نہ ورثہ دیتی ہین اب آپ اس جھوٹی حدیث کو مطابق کلام اللہ کرکے
حالانکہ قرآن مجید مین خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنی
وارث ہوئی حضرت سلیمان پیغمبر حضرت داؤد پیغمبر کی اور بیضاوی نی اپنی تفسیر مین
لکھا ہی کہ حضرت سلیمان نی ہزار گھوڑی ورثہ مین پائے تھی کیون حضرت لانرث
ولانورث دونون باطل ہوگئی یا نہین اور اسیطرح اور بہی آیات ہین مثل رَبِّ
هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ چنانچہ صنادید مفسرین السنت
مثل ابن عباس وحسن وضحاک وسدی ومجاہد وشعبی بلکہ خود امام فخر رازی کہا
فی التفسیر الکبیر قائل بوراثت مالیہ ہوئی ہین الغرض عدم وراثت انبیا محض کذب
اور دروغ بیفروغ ہے کہ کسیطرح مطابق کتاب اللہ نہین ہوسکتی اور لاف و
گذاف بدعویہای لسانی اور بات ہی اور اثبات اوسکا اور بات قولہ اپنی آبائے
دین کی چھوڑنے مین اقول مشیریہ امر گذارش خدمت شریف ہوا کہ آپ خود معترف
ہین کہ آبائی دین تقلیداً اختیار کیا تھا پس تقلید دینی جو مثل کفار مصداق اِنَّا وَجَدْنَا
اٰبَاءَنَا کی تھے ہماری نزدیک بہی قابل چھوڑنی کی تھے لیکن افسوس ہی کہ ایک تقلید
کو چھوڑکی دوسری تقلید مین پڑی کہ جس سے اَلْفَرَارُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْوُقُوفُ تَحْتَ الْمِيزَابِ
صادق آیا اور ظاہر اباعث اسکا انہماک مشاغل تحصیل دنیای دنی مین ہوا کہ بغور و
فکر و تامل صادق کلام مغالطہ فرجام شاہ عبدالعزیز دہلوی اور تقریرات نوساختہ مولوی کا
موسوم بنگار ملا حیدر علی فیض آبادی مین نظر نہین فرمایا اور ظاہر کلام عوام فریب انکا دیکھکر
دہوکا کہایا چنانچہ کل تقاریر مختلفہ آپکے ماخوذ انہین دونونکی کتابون سے ہین بہرکیف

کو کہ دین آبائی آپنے چھوڑا اور زبان حال آپکی گویا مترنم باین مقال ہی ؎

در جہان جملہ ناخلف پسرند　　من بیچارہ ناخلف پدرم

لیکن لحاظ و پاس رتبت آبا و اجداد من حیث الدنیا بمقتضای صاحبنہما فی الدنیا معروفا

لازمۂ تہذیب اخلاق تھا مگر کچھ آپنی اسکا بھی لحاظ نکیا اور شیعونکی حق مین مطلقا علاوہ

سخریہ اور استہزا کی درشت زبانی کی چنانچہ صفحہ ۲۰ مین اسی کتاب کی عبداللہ بن سبا

یہودی ملعون کو جملہ شیعون کا دادا بنایا ہی اور منجملہ شیعون کی جناب والای والد ماجد

بھی ہین تو بدین لحاظ وہ ملعون یہودی آپکا پردادا ہوا بالجملہ مثل اسکی بہت ہی کہ اوسکی

مقامون پر ناظرین دیکھ لین گے اور انشاء اللہ جواب بھی سن لینگے افسوس ہی کہ

آپکو تو عقوق ابا کا کچھ لحاظ نرہا لیکن بعید نہین ہے کہ شفقت پدری آپکی بعض آبا کی

مقتضی اسکی ہو کہ آپکو سفینہ نوح سے کہ عبارت اتباع اہلبیت سی ہے دست بردار

دیکھکر نا اہلی اراکب معنا سکارین اور خدا سی ان ابنی من اہلی کہین اور

وہان سے جواب انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح کا ملے ؎

پسر نوح با بدان بنشست　　خاندان نبوتش گم شد

بالجملہ جزای آخرت تو موقوف بر آخرت ہی لیکن پاداش اسکی کچھ دنیا مین بھی

ہمکو نظر آتی ہی کہ مسبب الاسباب نے اخبار تہذیب الاخلاق اور نور الآفاق کو آپکی آوپر

اوستاد کی فضیحت اور رسوای کا ذریعہ از شرق تا غرب ہندوستان گردانا ہی اور شیعونکا

کیا ذکر ہی اہلسنت بھی آپکو لامذہب جاننی لگی اب وہی مثل صادق ہی کہ ازین در دامنے

وازان در دامنے نہ گہر کی نہ گہانگی لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء وہی اللہ للموفق

الہتال قولہ مخالف عقائد ائمہ کرام ہی اقول یہ عجب کل العجب اس زمانکی سینون سے

کہ بلا وجہ مدعی متابعت ائمہ کرام علیہم السلام ہین اور بی حجت ودلیل امامیہ کو طریقۂ
ائمہ سی منحرف کہتی ہین اہلسنت اپنی اصول کو تو ماخوذ ابو الحسن اشعری سی اور
ابو المنصور ماتریدی وغیرہ سے کرین اور فروع کو ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل
اور امام مالک سی لین اور پھر مدعی اس بات کی ہون کہ اہلسنت پیرو ائمہ ہین
اور امامیہ کہ کل مسائل اصولیہ وفروعیہ کو بجز آئمہ علیہم السلام کی کسی دوسرے سے
ماخوذ نکرین وہ مخالف ائمہ ہین کسے عاقل کی سمجھہ مین یہ بات نہین آسکتی ہے
کہ کوئی شخص کسیکا اپنی تئین تابع کہے اور پھر متبوع کی ہزارون مسائل اصولیہ
اور فروعیہ سی کسے مسئلہ پر عمل نکری برلے خدا ذرا آنکھون کو کھولکر دیکھیے کہ یہ
صحاح اور غیر صحاح اور اصول اور فقہ اور تفسیر اہلسنت موجود ہین آیا کسی مقام مین
کسے قول پر کسی امام کے عمل کیا ہی اور کتب شیعہ بہی موجود ہین دیکھو سوائی
ائمہ معصومین کی کہین اور کسیکا قول بہی لیا ہے ایک اسی بات پر صدق وکذب
دعوی فریقین ظاہر ہو جاتا ہی بہلا ایک بہی مسئلہ ایسا فرما دیجئی کہ جسمین اہل سنت
نے دامن ابو حنیفہ اور امثال اوسکی کا چھوڑا ہو اور کسی امام کا اتباع کیا ہو یہ
اسماعیل بخاری ہی کہ جسنی ایک حدیث بہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی نہین
روایت کی ہی صحیح بخاری کہ اہلسنت کی نزدیک بعد بلکہ قبل کتاب باری ہے
اوسکو نکال کر ورق ورق دیکھیے کہ ایا کوئی حدیث بہی امام جعفر صادقؑ سے نقل
کی ہی حالانکہ چار ہزار راویون نی اونحضرتؑ سی اخذ احادیث کیا حافظ شمس الدین
ذہبی نی کتاب مغنی مین ذکر اونحضرتؑ کا ضعفا اور مجاہیل مین کیا ہی اور کہا ہے
لم یخرج لہ البخاری اور سیوطی نی کتاب میزان الاعتدال مین ترجمہ مین اونحضرتؑ کی

کہا ہے لم یحتج بہ البخاری وقال یحیی ابن سعید القطان تیخ البخاری اجدفی نفسہ
شیئا وکان مالک لا یروی عن جعفر حتی لقیہ الی احد یعنی بخاری نی حضرت
امام جعفر صادق سے کوئی روایت نہین کی اور اونکی روایت کو قابل احتجاج نہین
جانا بلکہ اوستاد بخاری نے کہا کہ مین اپنی دلمین اونکیطرف سی کھٹکا پاتا ہون اور
مالک نی بھی اونسے روایت نہین کی جبتک کہ کسی دوسرے کو اونکی ساتھہ منضم نکر لیا یعنے
خطا اونکی روایت کو قابل اعتبار نہ سمجھا اور امام رضا علیہ السلام کی ترجمہ مین یہ عبارت
لکھی ہے قال ابوطاہر یاتی عن ابیہ العجائب یعنی ابوطاہر نی کہا ہی کہ وہ اپنے
باپ سی عجیب عجیب باتین نقل کرتے ہین اور پہر لکھا ہی کہ قال ابوالحسن الدار
قطنی اخبرنی بن حیان فی کتابہ قال ان علی بن موسی الرضا یروی عن ابیہ
عجایب یہم وخطلی یعنے کہا ابوالحسن دارقطنی نی کہ ابن حیان نی مجھی خبر دی کہ علی بن
موسی الرضا اپنی والد سی عجائب نقل کرتے تھی اور وہم کیا کرتی تھی اور خطا کیا
کرتی تھی انتہی اور مراد عجائب سی وہ باتین ہوتی ہین جو محل تعجب ہون اور قابل
اعتبار نہون اور وہم وخطا کی نسبت تو تصریح صریح ایسی امام عالیمقام کی نسبت
موجود ہی اور ابن الجوزی اور سیوطی نی اپنی تصانیف مین جو موضوعات حدیث
ہین ہین اور علی بن محمد عراق مدنی نی کتاب تنزیہ الشریعہ مین اور شیخ رحمہ اللہ سندی
نے مختصر تنزیہ الشریعہ مین امام حسن عسکری علیہ السلام کی نسبت لکھا ہی کہ لیس
بشیعی یعنے العیاذ باللہ وہ کچھ نہین ہین اور عقیلی نی کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے
امام موسی کاظم علیہ السلام کو کتاب الضعفا مین ضعفای رواۃ مین داخل کیا ہے اور
اونحضرت کی تہمین کیا ہی کہ حدیثہ غیر محفوظ ہے ای خدا جای انصاف ہی کہ آیا ثابت

اما سنوں کی کرنیوالی وہ لوگ ہین جو اماموں سے کمتی ہین اور اونکو متہم اور ضعیف
جانتی ہین اور لیس بشئے اونکی حق مین کہتے ہین اور اونسی روایت کرنا جائز نہین
جانتی بلکہ خوارج اور نواصب کی روایات کو تالی کتاب خدا جانتی ہین یا وہ لوگ
کہ جنکی بضاعت دین اور ایمان روایات ائمہ علیہم السلام ہین اب بیان حضرت
مصنف رسالہ اور اونکی ہم مذہبون کو مناسب ہی کہ فائدہ ملقبہ بسعادۃ الدارین
فی شرح حدیث الثقلین ہین کہ جزو تحفہ اثنا عشریہ کا ہی اور ہامین باب پنجم و ششم تحفہ
کی واقع ہی اس عبارت شاہ عبدالعزیز صاحب کو جو مقتدا کل حضرات اہلسنت کی
ہین ملاحظہ فرماوین جسکو ضعف العباد یہان بالفاظہا نقل کرتا ہی اور پھر دیکھین کہ
خود بگواہی شاہ صاحب حق کس فرقہ کی جانب ہی شیعہ کی یا سنی کی اور
عبارت مشار الیہا یہ ہی آبید و انست کہ باتفاق شیعہ و سنی این حدیث ثابت
ست کہ پیغمبر فرمودہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی، پس معلوم شد کہ در متعلقات دینی و احکام
شرعی ما را پیغمبر صوالہ این دو چیز عظیم القدر فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این
دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً و عملاً باطل و نامعتبر است و ہر کہ انکار این دو بزرگ نماید
گمراہ و خارج از دین باشد انتہی آب منصفون کو دیکہنا چاہئی کہ باعتراف شاہ عبدالعزیز
صاحب کی حضرات اہلسنت جو ائمہ کرام علیہم السلام کی شان مین ایسے الفاظ لکہتی
ہین گمراہ و خارج از دین ہوئی یا امامیہ اثنا عشریہ جو اصولاً و فروعاً قرآن اور احادیث
ائمہ کو کہ مفسرین قرآن اور عالمین علوم قرآن ہین اپنا ملجا اور ماوا جانکر کل اصول و
فروع اونہین سے اخذ کرتے ہین علاوہ اسکی خود علمای اعلام اہل سنت اقرار

کرتے ہین کہ طریقہ ائمہ اہلبیت غیر طریقہ ائمہ اہلسنت وجماعت ہی چنانچہ شارح
منہاج لکھتا ہی کہ انکار قیاس مسائل دینیہ مین مذہب اہلبیت ہی جیسا کہ عمل اوپر
قیاس کی مذہب ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہی ملا حامی نفحات مین سمنانی سے
ناقل ہی کہ مذہب امام جعفر صادق علیہ السلام حرمت خرگوش ہی ثعلبے ناقل
ہی کہ مذہب علی عدم جواز المسح علی الخفین ہے وفی شرح الشرح عن الامدی مذہب علی
جواز بیع امہات الاولاد ولم یزل علیہ الشیعۃ علامہ تفتازانی شرح مختصر الاصول عضدیہ
مین فرماتی ہین کہ اصحاب نی اختلاف کیا ہی جواز بیع امہات الاولاد مین اور مذہب
علی جواز بیع ہی چنانچہ یہی مذہب شیعونکا ہی اور شیعہ اونحضرت کی مذہب کو
بہتر جانتی ہین اب ہم حضرات اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ قیاس پر عمل کرنا تم جائز
جانتی ہو کہ ہم خرگوش تم کہتی ہو کہ ہم مسح علی الخفین تم جائز جانتی ہو کہ ہم جواز بیع امہات
الاولاد کی تم منکر ہو کہ ہم کہو کسنی مذہب اہلبیت کو چھوڑا ہی ملا جلال دوانی شرح
عقائد عضدیہ مین فرماتی ہین کہ فرقہ ناجیہ تہتر مین سے طائفہ اشعریہ ہی اسلئے کہ
عمل اونکا اوپر اون احادیث صحیحہ کی ہے کہ جناب رسولخدا اور اونکی اصحاب سے
منقول ہین اور ظواہر احادیث سی تجاوز اور اپنی عقول پر اعتماد نہین کرتے مثل
معتزلہ کی اور نہ احادیث غیر اصحاب پر عمل کرتے ہین مثل شیعونکی کہ متابعت
کرتے ہین اوسکی جو اپنی اماموں سی روایت کرتے ہین بسبب اسکی کہ معتقد اونکی
عصمت کی ہین مولوی عبدالعلی صاحب شرح مسلم الثبوت مین فرماتی ہین کہ اجماع
اہلبیت حجت نہین ہی خلافا للشیعۃ بلکہ اہلبیت جائز الخطا ہین قد یصیبون وقد یخطون
ویجوز علیہم الزلۃ وہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء من ہجرانہا

خلیفہ رسول اللہ حین منعہ فدک انتہی موضع الحاجہ یہی اعتقاد اہلسنت کا در بارہ ائمہ اہلبیت
کہ رتبہ امامون کا کہین کم رتبہ اصحاب ہی سمجھتے ہین اور اصحاب کی قول کو قابل
اعتبار جانتی ہین اور قول امامونکا محل اعتماد نہین تصور کرتے اور شیعون پر
طاعن ہین کہ قول پر امامونکی عمل کرتے ہین اور اونکو معصوم سمجھتی ہین اسی سبب سی خطبہ
کتاب مین معروض ہوا کہ لفظ اصحابہ کو آلہ پر بمذاق اہلسنت مقدم کرنا ضرور ہے
آپ فرمائیی کہ متمسک باہلبیتؑ شیعہ ہین جو باعتراف تمہاری علما کی اقوال ائمہ پر
عمل کرتے ہین اور اہلبیتؑ کو بہ نص آیہ تطہیر معصوم جانتی ہین اور اونکی اجماع
کو حجت سمجھتی ہین بلکہ ایک کی قول کا انکار بھی کفر جانتی ہین یا متمسک باہلبیتؑ وہ
لوگ ہین جو اونکو خاطی سمجھتے ہین اور اونکا قول قابل اعتبار نہین جانتی اور صدور
ذنب اور معصیت اونسی عمداً نہی جائز بلکہ واقع سمجھتے ہین اور جناب تجویل بضعہ رسولؐ کو معاذاللہ
دعوای فدک مین کاذب اور گنہگار کہتی ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا
خرافات کا کتاب سیف ماسخ اوطعن الرماح مین تخریج کیا گیا ہی اس مقام پر ہمکو فقط اسقدر
بیان کرنا منظور ہے کہ باعتراف علماے سنیہ امامیہ اپنی امامونکی مذہب
پر ہین شرح مواقف مین شریف جرجانی فرماتی ہین کانت الامامیہ اولاً علی مذہب
ائمتہم حتی تمادی الزمان فاختلفوا اور شہرستانی بھی کتاب ملل ونحل مین ضمن ذکر امامیہ
مین لکہتی ہین کانوا فی الاصل علی مذہب ائمتہم فی الاصول ثم اختلفت الروایات عن
ائمتہم وتمادی الزمان اختار کل فرقۃ طریقۃ خلاصہ کلام یہ ہی کہ امامیہ ابتدا مین تو
اپنے امامونکی مذہب پر تھی بعد اسکی زمانہ زیادہ گزرا پس بسبب اختلاف روایات
کی متفرق اور مختلف ہوی اس سی صاف ثابت ہی کہ شیعہ مذہب ائمہ اثنا عشر پر

تھے ولو فی الماجد لیکن اہلسنت پس کبھی مذہب ائمہ پر نہ تھی ورنہ ذکر خصوصیت
ائمہ باامیہ محض لغو ہوتا ابن اثیر کہ علمای اعلام اہلسنت سی ہے کتاب جامع الاصول
مین جسمین احادیث صحاح ستہ کے کئی ہین ذیل حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِہٰذِہِ
الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَہَا دِیْنَہَا یعنی خداوند تعالیٰ ہر سیکڑے کے
سر پر ایک مجدد دین پیدا کرتا ہی فرماتی ہین کہ ضرور نہین ہے کہ مجدد دین ایک
ہی شخص ہو ونحن نذکر الآن المذاہب المشہورۃ فی الاسلام التی علیہا مدار
المسلمین فی الاقطار الارض وہی مذہب الشافعی وابی حنیفۃ ومالک
ابن حنبل ومذہب الامامیۃ یعنی اب ہم ذکر کرتے ہین مذاہب مشہورہ فی
الاسلام کا جسپر مدار مسلمین ہی اطراف روی زمین مین اور وہ چارون مذہب اہلسنت
کی ہین اور پانچوان مذہب امامیہ کا بعد سکی مجدد دین ہر مذہب کا ذکر تمام بنام
شروع کیا ہی یہانتک کہ کہا ہی کہ مائۃ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ علی بن
موسی الرضا ہین اور مائۃ ثلثہ مین محمد بن یعقوب کلینی اور مائۃ رابعہ مین سید مرتضی
علم الہدی تھے اور بدیہیات جلیہ سی ہی کہ کل اہلبیتؑ کا ایک مذہب تھا پس
جس مذہب کی مرقج اور مجدد علی بن موسی الرضاؑ تھی وہ ہی مذہب کل امامونکا
تھا پس باعتراف علمای اہلسنت ثابت ہوگیا کہ مذہب امامیہ وہ مذہب ہے کہ جو کل امامونکا
مذہب ہی نہ مذہب اہلسنت کہ وہ مذہب معاویہ اور جس بات کی خود علمار متقدمین
ومتاخرین اہلسنت معترف ہین تعجب ہی جلالسی اس زمانہ کی کہ کیونکر انکار کرتے
ہین اور کہتی ہین کہ مذہب امامیہ برخلاف امامونکی کی ہے اجملہ اگر کل شواہد
ودلائل لکھے جائین تو ایک کتاب ضخیم ہو لہذا اشتے نمونہ از خروارے چیز تحریر مین

آیا ہی قولہ برعکس نہند نام زنگی کافور اقول واقف ہین مصداق اس مصرعہ کی اہلسنت
معاویہ ہین جنہون سنے خلاف عرف و خلاف تصریحات اہل سنت مثل مجدالدین
فیروزآبادی وغیرہ اپنا نام شیعہ رکہا ہی شروع تحفہ اثنا عشریہ سے آپکو
اسکا پتہ لگا ہوگا کہ اوس مرد عزیز نے اپنا نام شیعہ اقوی رکہا ہی پس اگر اول سے
مراد خلیفہ اول حضرت ابی بکر ہین تو شیعہ ابی بکر نام رکہنا مناسب تہا و
حدیث مین شیعتہ علی ہم الفائزون ہوا اور اگر مراد شیعہ علی ہی
تو وہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس مقام پر صادق آتا ہی قولہ مجہی گمراہ جانتی
ہین اقول حقیقت یہ ہی کہ آپ ہمیشہ سی ایسے ہی تہی کبہی شیعہ تہی کبہی سنی اب
کرسٹان ہوئی آگے دیکہیئے کیا رنگ بدلتی ہین قولہ دلائل عقلی کو ظاہر کرتا ہون
اقول دلائل عقلی و نقلی آپ کی سب مبنی اوپر خلل دماغ کی ہین کما ہو مقتضی عنقریب
انشاء اللہ قولہ اہل سنت کی مذہب کی خوبیون مین اقول مین بہی یہ رسالہ
فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی مذہب کی خوبیون مین لکہتا ہون خدا کرے کہ آپکے سنتے
بہائی اسکو نظر انصاف سی دیکہین اور اپنی باطل عقیدون کو چہوڑدین اللہم آمین
ثم آمین قال المخاطب المتقام ہداہ اللہ سبل السلام تمہید یہ سب پر ظاہر
ہی کہ دونو مذہب کا اصل اختلاف فی مسئلہ معاملہ بصحابہ کرام رضوان اللہ تعالے
علیہم ہی کہ اہلسنت اونکو اچہا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا کہتی ہین بلکہ جس طرح
اہل سنت اونکو تمام امت محمدی مرتبہ مین اعلی اور افضل اور ایمان اور اسلام مین
سب سی بہتر اور کامل جانتی ہین اوسیطرح پر شیعہ اونکو سب سی زیادہ تر برا اور
خراب حتی کہ کافر و منافق بہی ہین پس درحقیقت یہی مسئلہ ایسا ہی جسپر دونو مذہب

کی حقیت اور بطلان کا مدار ہی تھے اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی صحابہ
کا ایمان اور اسلام مین کامل ہونا اور مرتے دم تک اونکا اوسپر ثابت قدم رہنا
ثابت ہو تو بلا شبہ سنیونکا مذہب حق اور شیعون کا مذہب باطل اور اگر بخلاف
اسکی اونکا کافر اور مرتد ہونا نعوذ باللہ من ذلک معلوم ہوا تو شیعونکا مذہب سچا
اور سنیون کا مذہب جھوٹا ہی اسواسطے ہم اول صحابہ کی فضائل بیان کرتے
ہین پھر خلافت راشدہ کو ثابت کرینگے پھر جواب مطاعن کا جو صحابہ بنسبت امامیہ
کرتی ہین دینگے یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
اصل اختلافی مسئلہ ماخذ دین وایمان ہے بعد جناب رسول خدا کی امامیہ کل
اصول وفروع کو ماخوذ کرتے ہین اہلبیت طاہرین سے کہ بموجب حدیث متفق علیہ
مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح سفینہ نجات ہین اور بموجب حدیث متفق علیہ
انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اونکا حکم ہر کہ جسکو
خدا سے جدا نہین ہوتا اور سابقا شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت نقل ہوئے
ہی کہ فرماتی ہین کہ در مقدمات دینی واحکام شرعی مارا پیغمبر حوالہ باین دو چیز عظیم القدر
فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً وعملاً باطل
وناعتبر ست پس شیعونکا عمل قولاً وفعلاً اسی بات پر رہا جسکو چارو ناچار
شاہ صاحب کو بھی دلو لسانا قبول کرنا پڑا ہی اور شیعون نے انہین کا دامن
تھاما اور از توحید تا معاد اور از طہارت تا دیات انہین کی قول وفعل پر عمل کیا اور
انہین کی احادیث کو اپنا دین وایمان جانا اور اہلسنت نی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کو ماخذ اپنی مسائل دین وایمان کا ٹہرایا اگرچہ بعض اخیر سی تابعین

عداوت اہلبیت طاہرینؑ اور قاتلین ذریت سید المرسلینؐ اور ناقصین اور مبطلین
اور ناکثین سے ہون جیسا کہ ملاحظہ رواۃ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت سی ظاہر
ہے ہر چند جہال زبانی مدعی تمسک باہلبیتؑ بھی ہوتی ہین مگر علمای اعلام
اونکی فخر کرتے ہین کہ ہم فقط منقولات صحابہ پر عامل ہین نہ مثل شیعون کے
منقولات ائمہ پر عامل ہین جیسا کہ ابھی اقوال ملا سعد تفتازانی اور سید شریف جرجانی
اور ملا جلال الدین دوانی اور حکیم شہرستانی وغیرہ سی بخوبی ظاہر کیا گیا اب ان دونون فریق
اختلاف پر نظر کرنا چاہئی کہ اصول مین از توحید تا معاد اختلاف کثیر ہی اور اسیطرح
فروع مین از طہارت تا دیات اختلاف کثیر ہی پس اپنے جو اصل اختلافی مسئلہ فقط معاملہ
صحابہ ٹہرایا ہی سو یہ بھی اسلئے کہ اگر بفرض محال مثل شریک الباری سب صحابہ عدول
ہی ٹھہر جائین اور برخلاف احادیث متواترہ مثل حدیث حوض وغیرہ کے اور
سیکڑون دلائل عقلیہ ونقلیہ کی جسمین کتب ضخیمہ تصنیف ہوئی ہین ناجی ہونا کل
صحابہ کا ثابت ہوجائے تو اس سے ماخذ مسائل اصولیہ وفروعیہ ہونا اونکا
ثابت نہوگا اسلئے کہ عدم عصمت انکی اتفاقی بین الامۃ ہی اور شیعونکے
نزدیک بجز اہلبیتؑ معصومین کی کوئی ماخذ اصول وفروع نہین ہوسکتا پس کیونکر
ہوسکتا ہی کہ اسی ایک مسئلہ صحابہ کی طی ہونیسی رفع اختلاف لاکہون مسائل کا از قبیل
تادیات ہوجاوی اور اگر غرض آپکی اثبات حقیت احد المذہبین بلزوم خرق اجماع
مرکب ہی تو تخصیص مسئلہ صحابہ بیوجہ ہی بلکہ ایک ادنی مسئلہ کا ثبوت مسائل مختلفہ
سی آپ کردیجی تو قصہ طی ہوجائیگا بسم اللہ ایک ترکیب وضو ہے کی
اب اسطرحسی ثابت کردیجی کہ آپکے خصم کو جاوی کلام نرہی بلکہ ایک جزو ہی

وضو کا ستے بطلان مسح اور وجوب غسل پانا ہی آپ ثابت اور ہیچی، تو
آپکے اور آپکے امثال کی کلمت یہ بات خارج ہے کہ ادنی بات کا سب
ثبوت کر سکین فیا ظنک باصول المسائل وغوامضہا یہ آپ ناحق زق زق و
بق بق کر کے اپنا سہرا تی ہین اور دوسرونکی اوقات کو ضائع کرتے ہین قولہ
معاملہ صحابہ کرام ہے کہ اہلسنت اونکو اچھا جانتی ہین اور شیعہ اونکو برا سمجھتی ہین
اقول اگر لفظ کرام صفت احترازیہ ہی اور مقصود اس سے احتراز ہی صحابہ لیام
سے تو حاشا وکلا کہ شیعہ صحابہ کرام کو برا سمجھتے ہون بلکہ اپنی زعم میں جن لوگونکو
لیام جانتی ہین اور اونکا لیام ہونا کتب فریقین سے ثابت کرتی ہین اونہین کو
برا سمجھتی ہین اور اگر لفظ کرام کو مخاطب فی صفت کا شفہ ٹہرایا ہی اور مقصود یہ ہے
کہ جملہ صحابہ کہ کلہم کرام ہین اہلسنت اونکو اچھا اور شیعہ کلہم کو برا سمجھتی ہین تو یہ
بہی غلط ہی اسلئے کہ ہر چند مذہب جمہور اہلسنت کا یہ ہی کہ صحابہ کلہم عدول ہین
جیسا کہ صاحب فتح المغیث علی ناقل فرماتی ہین کہ الصحابۃ کلہم عدول وعلیہ الجمہور
کما قال الامدی وابن الحاجب انہم عدول کلہم مطلقاً وحکی ابن البر فی الاستیعاب
اجماع اہل الحق من المسلمین وہم اہل السنۃ والجماعۃ علی ان الصحابۃ کلہم عدول
انتہی ملخصاً یعنے کل صحابہ عادل ہین اور یہی مذہب جمہور اہلسنت کا ہی اور
امدی اور ابن حاجب نی بہے یہی کہا ہی کہ کلہم مطلقاً عدول ہین اور ابن برنی
استیعاب مین بہے کہا ہی کہ عدول ہونا کل صحابہ کا مجمع علیہ اہلسنت وجماعت
ہی اور صفحہ ۱۱ مین حضرت مخاطب کی کلام سی بہے سمجہا جاتا ہی یعنی سب ایمان
لانیوالی کامل الایمان سب تہی نہیں یہ بات کو شیعونکی سر تحریک غلط ہے

ولنعم ما قال مولانا ومقتدا الناس السید عباس الشستری ادام اللہ ظلالہ ؎

ان الصحابة منهم المجهول ٭ والهالکون المهلکون الغول

ومنافقون نفاقهم مقبول ٭ عجبا من الثقاب کیف تقول

ان الصحابة کلهم لعدول ٭ مگر یہ مسلم ہی کہ یہ مذہب اہلسنت ہی

لیکن شیعہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا کل صحابہ کو برا نہین سمجھتی بلکہ بعضے ہی

کو برا جانتے ہین خدا خیر کری آپ نی ابتدای تمہید سی فریب دیہی عوام شروع کی

اور ایسے گول باتین کہتی ہین جس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے

ہین حالانکہ صفحہ ۲ ہ مین اسی کتاب کی آپ خود مقر اس بات کی ہین کہ امامیہ کی

نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ نی قبول

کیا ہے پھر صفحہ ۳ ۲ مین فرماتی ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات کی

صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سی تمام مہاجرین اور انصار ہین یا نہین بلکہ خلفای

ثلثہ اسمین داخل ہین یا نہین انتہی موضع الحاجۃ پس اسصورت مین مناسب یہ تھا

کہ استمام پر بجای لفظ صحابہ کرام کی ثلثہ عظام اور خلفای نیک نام آپ فرماتی تا فریب

عوام اور تطرق ابہام اور اوہام سے آپکا کلام دور رہتا قولہ تمام امت سے

مرتبہ مین اعلی اور افضل اقول شیعہ بھی صحابہ بقبولین کو تمام امت ہی

من بعض الوجوہ اعلی اور افضل اور کاملتر جانتی ہین لیکن ویسا ہے بعض دیگر کو جو

اہل نفاق وشقاق سی تھے یا بعد ایمان کی شیطان نی اونکو طمع ریاست اور

حب دولت دنیا مین ڈالکر بمصداق اضواثم کفروا ثم ازدادوا کفرا

کی راہ دین وایمان سے پھیرا گو بظاہر مصلحۃً زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہتی ہے اونکو بہت برا اور بہت خراب جانتی ہین بلکہ کسی عاقل کی مجال نہوگی
کہ ایسونکو برا آہی بھی باقی رہا کلام تعیین اور تشخیص ابرار و فجار مین تپس بھی امر معرکۃ الآرا
بین الفریقین ہے بہت سی لوگونکو اہلسنت برا جانتے ہین اور شیعون کے
نزدیک اونکی برائی ثابت نہین ہے جیسی امثال مالکِ نویرہ کہ خنکو خلیفہ اول
نے زبردستی اہل ردہ ٹھہراکر قتل کرواڈالا اور امثال سعد عبادہ جنکی حق مین حضرت
خلیفۂ ثانی قتل اللہ سعداً فانہ صاحب فتنۃ فرماتے تھی کما فی النہایہ اور بہت
سی لوگ بالعکس اسکے ہین یعنی شیعونکی نزدیک اونکی برائی ثابت ہی اور اہلسنت
اونکو اچھا جانتی ہین قولہ درحقیقت یہی ایک مسئلہ اقول درحقیقت کل مسائل
مختلفہ فی مابین الفریقین کہ ضروریات ہر ہر فرقہ سی ہون ایسے ہی ہین تخصیص
اس ایک مسئلہ کی نصوصیت ہی کما بیناہ سابقاً اول مسئلہ مسائل دینیہ سی توحید
ہے آسمین دیکہیئے کہ کسقدر باہم اختلاف ہی اہلسنت صفات کو زائد بذات سمجھتی
ہین اور لزوم تعدد قدما سے کچھ پروا نہین کرتی اور شیعہ اسکو عین شرک جانتی
ہین اہلسنت خلافاً للنص الصریح لاتدرکہ الابصار رویت خدا کی قائل ہین اور کہتی
ہین کہ ہم خدا کو کما تقرء فی لیلۃ البدر دیکہین گی شیعہ اسکو منافی لیس کمثلہ
شیء کہ جانتے ہین اہلسنت خالق عادل کو جابر اور بندونکو مجبور سمجھتی ہین شیعہ
اسکو ظلم قبیح جانتے ہین الغرض اصولاً و فروعاً ہزارون مسئلہ مختلف فیہ ہین کہ مدار
حقیت اور بطلان ہر ایک پر ہو سکتا ہی کل حزب بالدیہم فرحون تخصیص مسئلہ صحابہ
پیکار ہی نہ شیعہ کہی تبعیت اہلبیت نبوی سے جنکو معصوم جانتے ہین اور انہین
کے منقولات پر کہ ناقلین اوسکے ہر ہر طبقہ مین ہزارہا سنی رہتے ہین عمل کرتی ہین

دست بردار ہونگی نہ سنی تعبیت ابو الحسن اشعری اور ابو حنیفہ اور امثال اونکی سے
ہاتھہ اوٹھاوینگی سے یظہر اللہ حجتہ المنتظر صلوات اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام باتیوالی
اللیالی والایام اللھم عجل ظہورہ واتمم نورہ ولو کرہ المشرکون انتہم یرونہ بعیداً ونراہ
قریباً قولہ اگر موافق اصول مذہب اہلسنت کی اقول اگر غرض اس عبارت
سے یہ ہی کہ ثبوت ایمان حضرات ثلثہ بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے
ہو جائی تو شیعہ اوس اصول کو غیر معقول اور غیر مقبول جانتی ہین اور اگر غرض
یہ نہین ہے تو عبارت کی تصحیح فرمائیے کہ ابہام خلاف مقصود اوس سے رفع
ہو جاے قولہ سو اسطی اول ہم صحابہ کی فضائل اقول بنا بر اسکی ہمکو بھی ضرور
ہوگا کہ بمقابلہ اونکے ہم حضرات ثلثہ کی رذائل بیان کرین پھر خلافت غیر راشدہ
کو طایل کرین پھر وہ جواب مطاعن کا جو اہلسنت دیتی ہین کر دینگے الغرض وہ پردہ
دوستی اہلسنت آپنے سنیونکی ساتھہ بڑا سلوک کیا کہ اونکی پیرون کو فضیحت کرنیکا
ارادہ کیا جہال تو قبل ظہور تضرآپ سی بہت خوش تہی مگر شاید علمائے اہلسنت اسکو
پسند نہ کرتی ہونگی سے چو سنگ انداختی بر روی دشمن حذر کن کندرا ہست نشتے
قال المخاطب تہمقام ہدا اللہ سبل السلام دلائل عقلی صحابہ کی فضیلت مین
پہلی دلیل یہ بات سب جانتی ہین کہ جب پیغمبر خدا کو خدا نی عرب مین مبعوث کیا اور
معظمہ مین اول حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا تو اوسوقت مین سب لوگ کافر اور
مشرک تہی اور آپکی عشیرہ اور قریب اور رشتہ دار اور بہائی بند اس خبر کو سنتی ہے
آپکی دشمن ہو گئے تہی اور آپکی تکذیب کرتے تہی کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بتاتا
تہا نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ برس تک باوجود دعوت اور اظہار معجزات کی

صرف چند آدمی جو چالیس سے کم تھے مسلمان ہوئے مگر تین برس کے بعد کسی قدر
جماعت مسلمانوں کی ہوئے اور دعوت عام اسلام کی علانیہ پھیلی اور ارکان دین کو
حضرت نے علی رؤس الاشہاد ظاہر کرنا شروع کیا تب انہی مکہ نے یہانتک تکلیف اور
ایذا دینی شروع کی کہ آخرکار کو چھوڑنا اور مدینہ کو ہجرت کرنا پڑا اور بعد آہستہ آہستہ
دین اسلام کی ترقی ہونی شروع ہوئی اور یہانتک قدر جلد اسلام پھیلا کہ چند سال کے
عرصہ میں سیکڑون سے ہزارون کی اور ہزارون سے لاکھون کی نوبت گئی اور جو جماعت
کی جماعت اور فوج کے فوج دین خدا میں داخل ہوگئی پس غور کرنیکا مقام ہے کہ
جن لوگون نے ابتدا دعوت میں اسلام قبول کیا اور سب سی پہلی پیغمبر خدا کی کہنے کو
سچ جانا اور اول ہی اول آپکی نبوت کو تصدیق کیا اور بلا توقف اور بلا تامل کلمہ شہادت
پڑہا اور بغیر صلاح اور مشورہ اپنی عزیزون اور رشتہ دارون کی قدیمی دین کو چھوڑ دیا
اور اپنی بھائی بندون سی علیحدہ ہوکر اول ہی اول آپکا دامن رحمت پکڑا اور اپنے
دوست آشناون سے مخالفت کرکی غایت اطاعت نبوتی اپنی دوش پر رکھا تو
ایسے لوگون کی اسلام کا جواب نہ نانک وقتمین اپنی باپ دادا کی دین کو چھوڑ کر
نئی دین مین آئے کوئی نہایت قوی سبب ہوگا ورنہ یہ بات سب جانتی ہین کہ
اپنے قدیم دین کا چھوڑنا اور نیا دین اختیار کرنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے اور اپنے
عیش و آرام کا ترک کرنا اور مصیبت اور ایذا مین پڑنا اور تکلیفین اوٹھانا بلا کسے
خاص سبب کی کسیکو گوارا نہین ہوتا پس اگر ہم اون اسباب کو سوچین جن سے
اول اول صحابہ نی دین قبول کیا تو صرف دو سبب معلوم ہوتے ہین یا دین کی خواہش
اور نجات کی امید یا دنیا کی طمع اور مال و دولت کا لالچ اگر پہلی سبب کو ہم تسلیم کرین

اور اونکو مانین کہ صحابہ نی اپنی نجات کی امید پر دین اسلام قبول کیا تہا اور صرف
خدا کی خوشنودی کے لئی اپنی گہر بار کو چہوڑا تہا تو ہماری وہم مین نہی یہ بات
نہین آتے کہ پہر ایسی لوگ کسیوقت مین اوس دین سی پہر گئی ہون اور کہے
اونہون نی اوس محبت کو جو ایمان اور اسلام کی ساتہہ تہی دل سی نکال دیا ہو بلکہ
ہم یقین کر سکتے ہین کہ جن لوگون نی صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنیکی لئے
اسلام کو مصیبت اور تکلیف کیوقت اختیار کیا ہوگا اور برسون اوسی کی لئے
رنج اور دکہہ اوٹہائی ہونگی وہ کبہے اوس دین سے نہ پہری ہونگے بلکہ
مرتے دم تک اوسپر ویسے ہے ثابت قدم رہین
ہونگی اور اگر ہم دوسری سبب پر نظر کرین کہ وی لوگ دنیا کی طمع پر اور مال و
دولت کی لالچ سے مسلمان ہوئی ہون تو یہ اسے بات ہی کہ جسکی نسبت ہم وہمی
خیال ہی نہین کر سکتے اور نہ کوئی شخص جسکو ایمان اور عقل اور شرم کا پاس ہوگا
اسکو خیال کر سکتا ہے اسلئی کہ ابتداء اسلام مین جو کچہ دنیا کی طمع تہی وہ ظاہر جو کچہ
دولت و مال کے حرص تہی وہ معلوم پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان
ہونا صرف نجات آخرت کی امید پر تہا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت
ہوا تو پہر اوس سے پہرنا اونکا غیر ممکن تہا یقول المتمسک بولایۃ علی بن
ابیطالب علیہ السلام جو شخص کہ متمذہب بمذہب اشعریہ ہو کیونکر وہ متمسک
بدلائل عقلیہ ہو سکتا ہی اسلئے کہ اونکو تو حسن و قبح عقلی سی انکار رہتا ہی پس اگر
آپکی عقل ناقص نے کچہہ دلایل مزخرف ایجاد بہی کئے تو بنا بر اصول المذہب قابل
اعتنا نہین ہو سکتی فوضع تقطع النظر عن ذالک پس شخص اس طول تقریر کا یہی ہے

کہ جو اصحاب اوائل زمان دعوت مین ایمان لائے ضرور ہی کہ واسطی آخرت ہی کی ایمان لای ہون
و جو لوگ کہ واسطی آخرت ہی کی ایمان لائی ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک اوہ دین سے پھرین
پس اگر یہ تقریر تمام ہو تو دلالت نکریگے مگر اوپر حسن وخوبی بعض صحابہ کی ولا نیکہ احقیت اور
خوبی کل صحابہ کی جیسا کہ دعوی اپکا ہے کہ کل صحابہ عدول ہین باقی رہے گفتگو
اسمین کہ ثلثہ اہل سنت اول زمانہ دعوت مین ایمان لانیوالون سے تھی پس
شیعہ اسکو مسلم ہی نہین رکھتے خصوصًا سابق الاسلامی حضرت خلیفہ اول تو کتب
شیعہ سی بالکل باطل ہے بلکہ کتب مخالفین بہی اوسکی خلاف پر شاہد ہین
شیعہ اہلبیت عصمت وطہارت سے کافی الامالی ناقل ہین کہ سات برس
تک جناب رسول خدا کی پیچھے بجز علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب کے
کوئی نماز پڑہنے والا نتہا پہر ایمان لانیوالی سوا حضرت ابیطالب اور علانیہ حضرت
حمزہ اور عبیدہ اور ابوذر غفاری اور عمر ابن عبسہ سلمی اور زید بن حارث اور جناب
ابن الارث اور خالد بن سعید وغیرہم تھے جب اسلام کو یوما فیوما ترقی شروع
ہوئی تب اہلسنت کی شیخین نے بہی بظاہر قبول اسلام کیا اور عقل کسی عاقل
کی اسکو مستبعد نہین جانتے کہ اگر کوئی اولوالعزم کمر اوپر اولوالعزمی کی باندہے
اور اوسکا امر یوما فیوما ترقی پذیر نظر آوی تو بعضے عقلا بہی بطمع حصول مدارج
دنیوی اوسکا ساتہہ دیتے ہین بدین امید کہ ہرگاہ اوسکو کوئی ثروت اور دولت
ہاتہہ لگی تو ہمارا بہی کچہہ بہلا ہو جائیگا چنانچہ ابتدای ریاستون اور سلطنتون
مین ہمیشہ ایسا ہے واقع ہوا جیسا کہ اہل تواریخ پر مخفی نہین ہے اور
جبکہ حال عقلا کا یہ ہو فما ظنک باستفتاء الفقراء کتب مخالفین کے

خلیفۂ اول وثانی سے ہی نقل ہے کہ اوسنے کہا کہ جمہور المحدثین لم یذکروا ان
ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی بن ابیطالبؑ وجعفر اخوہ وزید بن حارثہ
وابوذر الغفاری وعمر بن عبسہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وحباب ابن الارت
وغیرہ انتہے اب ہم بحث کرتی ہین آپکے صغریٰ اور کبرے دلیل ہین کہ دونون
ممنوع ہین لیکن صغریٰ پس اسوجہ سی کہ آپ فرماتے ہین کہ جو اوائل دعوت
اسلام مین ایمان لائے ضرور ہی کہ واسطی آخرت ہی کے لائی ہون ہم
کہتے ہین کہ لانسلم یہ ہرگز ضرور نہین بلکہ جائز ہے کہ بعضے آخرت کی واسطے
ایمان لائے ہون اور بعضی بطمع اوس دنیا کی کہ حصول اوسکا زمانۂ آیندہ مین
مرجو تھا علی الخصوص جو لوگ کہ علاوہ قرائن حال اولوالعزمی صاحب دعوت اور
حمایت رئیسان قوم وقبیلہ مثل ابوطالب اور امیر حمزہؓ وغیرہ موافقین سی بلکہ بحمیت
قومیت امثال ابولہب تک مخالفین مین سے جیسا کہ شعب ابوطالب مین کل بنی
عبدالمطلب اور کل بنی ہاشم شریک حراست جناب خاتمی آب تھی کوئی امر خارجے
بھی باعث اونکی طمع اور امید کا ہو جیسا کہ شیخین اہلسنت کیواسطے ہوا کہ کاہنین
اور منجمین یہودی اونکو خبر دے تھی کہ قریب ہی کہ ایک شخص مدعی نبوت ہو اور
امر اوسکا ترقی پذیر ہو اور جو لوگ کہ اوسکا ساتھ دین اور اوسکے دین مین درآئین
وہ معزز اور مکرم اور مخالفین اوسکے خوار اور زار ہون اور بھی حضرت شیخین کو
بشارت دی تھے کہ اگر تم دونون ایمان لاؤ گے تو تمکو ایک سلطنت مسمٰے
بخلافت حاصل ہوگے یہی وجہ ہوئی کہ شیخین کے ایمان ظاہرے لانیکے

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible] اوس نے ہم اپنا یہ مضمون ہماری سمجھنے ہی
اوپر منع کلیت صغریٰ کے اب ہم یہ تقریر آخر کہتے ہین کہ صغریٰ مین لفظ ایمان جو
مستعمل ہوا اگر مراد اوس سے ایمان حقیقی ہے اور غرض یہ ہے کہ جو
لوگ اوائل دعوت مین ایمان حقیقے لائی وہ ضرور ہے کہ آخرت کیواسطے
لائی ہون تو یہ کلیہ تسلم ہے مگر خصوصیت اوائل دعوت کی نغو ہے بلکہ اوائل اور
اواخر سبکا حال یکسان ہے اور آپکی ثلثہ کیواسطے یہ کلیہ کچھ نفع نہین پہنچاتا اسلئے
کہ ایمان حقیقے اونکا اول بحث ہی شیہ اونکی ایمان کو بجز ایمان ظاہر کے
کبھی ایمان حقیقے ہونیکی قائل ہی نہین ہین اور اگر کہیئے کہ ایمان ظاہری انکے
کیا وجہ تو ہم کہین گے وہی طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین جو بقرائن حال اور قبول
کاہنین ملحوظ نظر کرامت اثر تھے جیسا کہ آپ خود حملہ حیدری سے قائل ہین ؎

دگر وعظ وارشاد برین نسق	در ابطال اصنام و اثبات حق	نمودی حبیب خدای جہان
نکردی ولی کار در مشرکان	بخواندی مدام از کلام مجید	بر آن قوم آیات وعد و وعید
نمودی اثر گفتہ اش گاہگاہ	کہ بگذاشتی یک دو کس پا براہ	ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
یکی بہر دنیا یکی بہر دین	نباوان رسد گر بگیرد خطا	کہ دنیا کجا بود با مصطفیٰ
چنین است در نیا نہ بود آزمان	ولی بود آیندہ منظور شان	خبر دادہ بودند چون کاہنان
کہ دین محمد بگیرد جہان	ہمہ پیروانش بعزت سند	تمام اہل انکار ذلت کشند
یکی کردہ ایمان ازین رہ قبول	یکی شخص بہر خدا و رسول	اورا گر صغریٰ مین ایمان سی

مطلق ایمان مراد لیا ہے اعم اس سی کہ ظاہری ہو یا حقیقے تو ایسی ایمان عام کا اخرت
کی لئے ہونا ایسا بدیہی البطلان ہے کہ قابل ضحک صبیان اور نسوان ہے

لیکن کبریٰ آپکے دلیل کا پس آپ کہتی ہین کہ جو لوگ واسطی آخرت کے ایمان
لائے ہون ضرور ہی کہ مرتے دم تک راہ دین سے نہ پھرین ہم کہتے ہین
کہ یہی کلیتہً آپکا حیز منع مین ہے کیون نہین جائز ہے کہ ایک زمانہ مین عقل اوسکی
درست اور مزاج اوسکا صحیح ہو اور ایمان للآخرۃ لایا ہوا اور بعد اوسکے بوجوہ واسباب
خارجیہ یا داخلیہ مثل صحبت ہای بد یا غلبہ حرص وحسد یا مستی دولت وثروت یا طمع
حکومت وریاست یا عجب وکبر وغرور یا قلت صبر بر نوائب دہور یا غلبہ شہوات
نفسانی یا خنوع وفریب شیطانی طریقہ استقامت کو چھوڑکر راہ اعوجاج اختیار کری
الغرض انسان کے ایک طریقہ پر تا دم مرگ رہنے کی لئے کوئی دلیل نہین
قایم ہو سکتے ابھی چھٹی سطر صفحہ اول مین آپ خود ہی فرما چکی ہین لیکن شیطان
فی بعد ایمان کے اکثر مسلمانونکو بہکایا کیون حضرت کیا آپ جلد بات بھول جاتی
ہین نہین معلوم اس اختلال حواس کے کیا وجہ ہی اور اسقدر تناقض اور تہافت
کلام کا کیا باعث ہی اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ آیا شیطان کا بہکانا مخصوص
آپ ہی کے سی لوگون کیواسطے ہی یا صدر اول مین بھی شیطان کو مدخلیت
تھی اگر تھی تو آپ کا کلیہ باطل ہو گیا اور اگر نہ تھے تو ان کی شیطانا یعتر ینے
فان زغت فاستقیمو نے کی کیا معنی ہین کما اعترف بہ فضل ابن روزبہان نے
کتابہ ابطال الباطل افسوس ہے کہ جسوقت حضرت صدیق اکبر بر سر منبر یہ ارشاد
فرماتے تھی کہ اوس شخص پر شیطان سوار ہوتا ہے تو اوسوقت مین کھڑے
آپکے دوستدارون مین سے حاضر مجلس معلی نہ تھا کہ آپکی تحقیقات کو سن کر زار
خلیفہ صاحب کرتا اور دست بستہ بصد ادب عرض کرتا کہ خلیفہ صاحب آپ غلط

فرماتی ہین ہمارے دوست سیان مہدی صاحب نی تحقیق اسکے کی ہی کہ
صدر اول کے پاس جو کلتہم فقط ایمان واسطے آخرت کی لائے ہین
شیطان کہان مداخلت سے ہے اور اسصورتمین فرمانا جناب رسول خدا کا
حق حضرت عائشہ مین قد جاءك شیطانك اور من هنا یطلع قرن
الشیطان کماے صحیح مسلم محض غلط ہوا جاتا ہے اسلئی کہ شیطان کو
وہان کیا دخل تہا اور حدیث ان الشیطان یفر من ظل عمر بھی بیکار ہے
اسلئی کہ جب کسے کی پاس شیطانکو دخل نہ تہا تو تخصیص عمر کے لغو ہوگئی اور
اگر فقط عمری سے شیطان ڈرتا تہا تو اور حضرات کی خدمتمین مشرف ہوتا ہوگا
تو بہی تخصیص صدر اول بعدم مداخلت شیطان باطل ہوگئی اور خود
مداخلت شیطان کو صدر اوّل مین بیان فرمانا ہے حیث قال فی قصة
احد حین انهزموا وتركوا الرسول ان الذین تولوا منكم یوم التقی
الجمعان انما استزلهم الشیطان ببعض ما كسبوا اور اسمین کچہ شک نہین کہ روز احد کی
فرارین مین حضرت عمر بہے تہی بلکہ خود فرماتی تہے لقد رایتنی یوم احد وانا
اعدو فی الجبل منهزما مثل اروية یعنے مین مثل مادہ بز کوہی پہاڑ و نیچے اوچکتا تہا
کما فی الدر المنثور للسیوطی ونقل عن کنز العمال لما کان یوم احد هزمنا وفررت
حتی صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانی اروی یعنے روز احد ہزیمت کہائی
سبہنے اور بہاگا مین یہانتک کہ پہاڑ پر چڑہ گیا مین پس پایا مینے اپنی تئین
اوچکتا ہوا مثل بز کوہ کے انتہی پس آیہ شریفہ سی کذب حدیث ان الشیطان
یفر من ظل عمر سے ثابت ہوگیا اب ہم جواب اجمالی دیچکی پس مناسب معلوم ہوا

کہ آپکی فقرات سے شکنے بہی کرین قولہ سب لوگ کافر اور مشرک تہی اقول اس
قصہ خوانی حضرت مخاطب لاثانی سے بجز اظہار تاریخ دانی اور کوئی مطلب
نہین ظاہر ہوتا خصوصًا مقام استدلال مین بے سند باتین کہنی بجز نکسارے
کی کس چیز پر محمول ہو عالیجاہ ہو سکتا ہے کہ یہ کلیہ آپکا کہ کل آدمی کافر اور مشرک
تہے کوئی منع کرے اور کہی کہ اشال جناب امیر علیہ السلام جنکو اہل سنت
کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین سے یعنے خداوند تعالی انی اونکی وجہ مکرم کو سجدۂ اصنام سی
بچایا مثل شیوخ کبار کی نہ کافر تہی نہ مشرک تہی اور عذر خوردسالی غیر مسلم ہے
اسلئی کہ تکلیف اعتقادی غیر تکلیف اعمالی ہے اور باوجود اسکی بعض روایات
معتبرہ دال ہین اسپر کہ سن شریف اونحضرتؑ کا پندرہ برس کا تہا اور نابر مذہب
حق ابوطالب بہی ویسی ہے تے کہ وصایای انبیائی سابقین کو تفویض جناب
رسولؐ خدا فرمایا پس علمار آل محمدؐ نہ انکو کافر جانتے ہین نہ مشرک بلکہ احادیث مین
اونکو تشبیہ بمومن آل فرعون کہ جسکی حق مین جناب باری نے یکتم ایمانہ فرمایا
ہے دلیلی ہی اور اسیطرح علمای نصاری جو مشرف باسلام ہوئی کہ جنکے
شان مین جناب باری نے فرمایا منهم قسيسين ورهبانا وانهم
لا يستكبرون ٥ واذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما
من الحق ہم اونکو اپنے دین کا مومن سمجہتے ہین آپ چاہین کافر کہین چاہین
مشرک کہین شاید کہ حدیث سیدالثقلین سے فی الجنۃ حق عم حضرت خدیجہ مین آپکے
نظر سبارک سی نہین گذرے الغرض کلیہ آپکا باطل ہے ہر چند ہمکو تعرض کرنا اشال
ایسے مقامات کا کچہ ضرور نتہا اسلئے کہ اصل مطلب سے ہماری ان قصہ خوانیونکو

کچھ علاقہ نہین ہے لیکن بنظر اسکی کہ آپکی لغو بیانی سب پر واضح ہو جاے بعض تقاطات
پر ہمنے تعرض اسکا کر دیا ہی قولہ اپ کی دشمن ہو گئے اقول یہ قول بہی مثل
قول سابق کے لغو ہی ہرگز سب دشمن نہین ہوئی جناب امیر علیہ السلام مثل عمر کی
کب دشمن تہے حضرت ابوطالب جو حافظ اور حارس جناب رسول خدا تہے
کب دشمن تہے حضرت امیر حمزہ جسنے امثال ابوجہل کے موچھون مین شیمہ لموایا
کب دشمن تہے حضرت سلامت ذرا بہی تو شہاب تیز گام زبان کو لگام دیجیے
شتر نے مہار ہونا مناسب نہین ہی اپنے خصم کی سامنی بات سمجہہ بوجہہ کے
مونہہ سی نکالیے قولہ کوئی مجنون کہتا تہا کوئی دیوانہ بناتا تہا اقول مجنون اور
دیوانہ کہنے والی خود مجنون اور دیوانے تہی عقلا اوس زمانی کی حجت ہی شافیہ
کو سنتی تہے اور معجزات کو دیکہتی تہے اور ایمان بصدق دل لاتی تہی کو لیے
لوگ قلیل ہون مثل سلمان اور ابوذر و مقداد و عمار تا سر و غیرہم کے قلیل من
عبادی الشکور قولہ دعوت عام اسلام کی علانیہ ہوتی اقول اس تقریر دلپذیر
صاف ثابت ہی کہ بیشتر اس سے دعوت علانیہ نہ تہی بلکہ باستار من الاشرار
سیاسن اشد الکفار تہے اور یہی اخفا اور استتار مثل استتار فی الغار کی قسمے
از تقیہ ہی جسکے نام سی آپ کی طبیعت جل بن کر خاک ہو جاتی ہے اور چند
نیز واویلا اوچہل کے آپ زمین پر گرتے ہین اگر یہ بات مینی سچ کہی تو برا مانیے
کہ آپ نی مونہہ کی مہل شوکر کہائی اور اگر آپ کی سمجہہ مین خلاف واقع ہے تو
قصور معاف کیجیے کہ اپنی اپنی سمجہہ ہے قولہ بلا تامل کلمہ شہادت پڑہا اقول
ظاہرا یہ ایمان لانا اون بزرگون کا بہی مثل فلتہ بیعت بکری واقع ہوا تہا

جسکے حق مین خود حضرت عمر جوانی اس فلتہ کی سے تھے فرماتی ہین فمن عاد الے
مثلہا فاقتلوہ کما فے صحیح البخاری والنہایہ والملل والنحل وغیرہ ورنہ بی غور و تامل
کسے امر کا اختیار کرنا دلیل سفاہت ہی خداوند تعالی حکم فرماتا ہے کہ حقیقت
دین مین غور و فکر کرو قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ثم
تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ فکر و تامل موجب ایمان تحقیقے ہی کہ وہ زوال پذیر نہین ہی
اور جو شخص کہ دین تحقیقے نہین رکھتا ہو اوسکو مثل حضور والا کی ایک دین سے
طرف دوسری دین کے بدل جانا کچھ بات نہین ہے ظاہر اصحابہ مرتدین کا
ایمان مثل آپ ہی کی ایمان کی ہوگا کہ اونہون نے بلا تامل و فکر اختیار کیا تہا ہی
وجہ سی وہ راہ دین سے بہت جلد پھر گئی کونکی تشخیص اور تعیین مین ہمارے
آپکی اختلاف ہی آپ اہل ردہ کو کہتے ہین اور ہم دوسرون ہی کو کہتے ہین
والعاقل تکفیہ الاشارہ قولہ کوئی نہایت قوی سبب ہوگا اقول قوت اور
ضعف سبب سو قوف اوپر استعداد کی ہی جیسی استعداد ہے ویسا ہی اوسکی لئے
سبب چاہئی اور وہ بہی ہر شخص کیواسطی مختلف ہی کیسکو ہتیاس بت جیسی اکثر متصرین
کو کسیکو طمع مال و منال دنیا کسیکو طمع عزت و منزلت کسیکو طمع ریاست و حکومت
کسیکو طمع آخرت پس جیسا مادہ اور جیسی استعداد قوی ہوگی ویسا ہی سبب ضعیف کافی
ہوگا اور جسقدر کم ہوگی اوسیقدر سبب قوی کی احتیاج ہوگی پس ہر شخص کی لئے
سبب قوی کی ضرورت نہین ہی یہ بہی فرمانا آپکا غلط ہوا قولہ نہایت ہی مشکل ہوتا ہے
اقول مگر آپکی سی متلون المزاج کو تو کچھ مشکل نہین نظر آتا ہی بہت سی سفہا کو دیکہا کہ دن
رات مثل گرگٹ کی رنگ بدلتی رہتے ہین جسطرف کچھ بہی منفعت دنیا اور خواہش

نفسانی کے موافقت پائی اوسطرف تعالی کے یکین کیطرح جھک پڑی ہرچند
زبانسی نکالنا ترک ادب ہی مگر شیعونکا گمان جو آپکی نزدیک سراپا باطل ہے
حق خلفای راشدین مین ایسا ہے ہی چنانچہ خطبۂ شقشقیہ مین کہ باقرار مجدالدین
فیروزآبادی وابن اثیر وغیرہ کلام جناب امیر علیہ السلام ہے بیان عہد عمری مین
مذکور ہی فمنی الناس لعمر اللہ یحیط بقولی ویتمایس وتلون واعتراص آور بہی مشکوۃ شریف
اور نہایہ ابن اثیر اور ازالۃ الخفا مین حدیثین میلان حضرت خلیفۂ ثانی کی طرف
یہودیت ونصرانیت کی مذکور ہین کہ ایک نسخہ من التوراۃ لاتی تھے اور جناب رسول خدا
کو پڑہکر سناتی تھے کہ جس سی رنگ چہرۂ مبارک غیظ وغضب سی متغیر ہوجاتا تہا اور
فرماتی تہی والذی نفس محمد بیدہ لو بداء لکم موسی فاتبعتموہ یعنی قسم ہے
اوسکی کہ جان محمد جسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر حضرت موسی علیہ السلام تمہاری
واسطی ظاہر ہون تو ہر آئینہ تم متابعت اونکی کروگی اور کبہی خدمت اقدس مین
عرض کرتی تھے کہ ہمکو احادیث یہود بہت پسند آتی ہین اگر آپکی رای مبارک مین
آئی تو ہم اسمین سے کچہ لکہین اور جناب رسول خدا جواب مین فرماتی تہی انتہوکون
انتم کما تہوکت الیہود والنصاری بعد ما جئتکم بیضاء نقیۃ
ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی فی النہایۃ التہوک کالتہور ہو الدخول
فی امر بغیر روئیۃ یعنی بے سمجہی اور بی سوچی کسے باتکو اختیار کرنا وقیل التہوک
التحیر ویقضون فی تفسیر تہوک بہ تحیر کی ہے الحاصل وہ حضرت فرماتی تہی کہ تم لوگ
مثل یہود ونصاری متحیر ہو یا بی سمجہی بوجہی سے چلتے ہو آیا مین تمہاری واسطی طریقہ پاکیزہ
روشن نہین لایا ہون اور اگر حضرت موسی آج زندہ ہوتی تو بجز پیروی اطاعت ومتابعت

کی اونکو چارہ نہوتا و فی النہایۃ فی حدیث آخران عمر انی لصحیفۃ اخذتہا من بعض اہل
الکتاب فغضب رسول اللہ وقال امتہوکون فیہا یابن الخطاب بالجملہ متزلزل الایمان
ہونا خلیفہ ثانی کا اسی سبب سی تہا کہ بی فکر و تامل ایمان لای تہی اگر ایمان مین
ثابت القدمی ہوتی تو ہزار موسیٰ آتے تو اونکا قدم نہ ہٹتا حالانکہ جناب رسول خدا
بقسم شدید فرماتے ہین کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتی تو تم بیشک ملت اسلام بیضا نقیہ
کو چھوڑ دیتی او یہودیت کو اختیار کرتے علاوہ اسکی تزلزل ایمانی حضرت
خلیفہ ثانی تو ماجرای روز حدیبیہ سی علی مانے الصحاح والسیر خود اونکی اقرار
سی ثابت ہی کہ فرماتی تے کہ جیسا کہ شک آج مجکو نبوت مین ہوا ایسا کبھی
نہین ہوا اس سی صاف ظاہر ہی کہ شک ہمیشہ تہا مگر اوس روز زاید بڑہ گیا تہا
کما نقل عن زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم اور عجب تر شارح نووی سی ہے کہ قول
عمر کو نقلت است رسول اللہ فرماتی ہین کہ یہ کہنا از راہ شک نہ تہا بلکہ از راہ غیظ و
غضب بہ رد دین تہا سبحان اللہ خود قایل تو اقرار کری کہ مجکو شک ہوا اور اونکے
مخیین فرماوین کہ شک نہین ہوا وہی مثل صادق ہی کہ مدعی سست گواہ چست
کیا دینداری ہے کہ فعل رسول اللہ موجب غیظ و غضب ہو بہر کیف اب خدا کو
حاضر و ناظر جانکی فرمایئے کہ ایسی طبیعت اور مزاج والونکو ایمان لانا اور ایمان سے
پہر جانا کون مشکل بات ہی کہ جسکی لیے سبب قوی کی آپ خواہان ہین قولہ تو صرف
دو سبب معلوم ہوتی ہین اقول کوئی دلیل عقلی او نقلی انحصار پر قایم نہین ہوتی
کیون نہین جائز ہے کہ سفاہت اور تلون طبعی باعث اسکا ہوا ور کیون نہین جائز
ہے کہ دیگر اسباب خارجیہ یا داخلیہ سبب ہون کما مر قولہ صحابہ نی اقول

اگر مراد صحابہ سی کامل الایمان مثل ابوذر و سلمان ہین تو ایمان لانا اونکا اور انکار اسطی آخرت
کی مسلم مبنی الغیر یقین سے ہے اور اگر مراد وہ اصحاب ہین جو ہمیشہ متزلزل الایمان رہے
اور مصداق امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم و لما یدخل الایمان فی قلوبهم
کی تھے تو اصل ایمان ہی اونسی منتفی ہی فضلا عن کونه للاخرة قولہ تو ہمارے
وہم مین بھی یہ بات نہین آتے اقول واہمہ خلاق صور باطلہ ہی اور یہ توہم اپکا
سراسر باطل ہے عقل عقلا حکم کرتی ہے اسبات کا نہ فقط حکم صحیح امکانی بلکہ حکم
وقوعی اتفاقی کہ اکثر ہوا کہ ایمان لانیوالون اور ایذائین اوٹھانیوالون نی بخواہشہاے
نفسانی و بخوای شیطانی ۔ او ایمان کو چھوڑا اور طریقہ خبث سی مونہہ موڑا اور
مستحق دخول نار او وسایین دار البوار سی ہوئے ففی صحیح المسلم عن ابی ہریرة
ان رسول اللہ قال ان الرجل لیعمل الزمن الطویل لعمل اہل الجنة ثم یختم عمله بعمل اہل
النار و ان الرجل لیعمل زمن الطویل لعمل اہل النار ثم یختم عمله بعمل الجنة کبھی شیاطین عین
باعث اسکی ہوئے کہ تمام عمر کی مخلصین اور متقین اور عبادتین مرتے دم بی کار
ہوگئین چنانچہ قصہ برسیسا اسپر شاہد ۔ ل ہی اور کبھی شیاطین انس باعث اسکی
ہوئے چنانچہ بنی اسرائیل کہ ایذائین اوٹھانا اونکا حضرت موسیٰ کیواسطے
اوذیا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا سی ظاہر ہی ایک فقرہ
سامری سے کہ ہذا الھکم و الہ موسیٰ ففسے دین حضرت موسیٰ سے یکبارہ برگشتہ
ہوگئی اور حضرت ہارون کے قتل پر مستعد ہوگئی جیسا کہ جناب باری نی فرمایا ہے
یا بن ام ان القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی پس اگر اسیطرح جناب امیر
علیہ السلام کہ صاحب منزلت ہارونی تھے فرماوین یا بن ام ان القوم استضعفونی

تو کونسا امر خلاف عقل و نقل لازم آتا ہے حالانکہ آپکی صحاح مین موجود ہی یکون
سے فی ہذہ الامۃ کلما کان سے فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین یون ہے لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و
ذراعا بذراع حتے لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یارسول اللہ الیہود والنصاریٰ
قال فمن و فی النہایۃ لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
ای کما یقدر کلو احدۃ من ریاش السہم علی قدر صاحبتہا و تقطع فیضرب مثلاً
للشیئین یستویان لاتفاوت بان سے خلاصہ جو بنی اسرائیل مین واقع ہوا اور جو اگلی
امتون نی کیا وہ سب یہ امت بہی کریگے یہانتک کہ اگر وہ لوگ داخل سوراخ سوسمار ہونگی
ہونگی تو یہ امت بہی داخل ہوگے الغرض اگلی امتون کے ساتہہ یہ امت ایسی
مساوی ہے جسطرح ایک جوتی کے مقابل دوسرا جوتہ ہوتا ہی اور ایک پر تیر کی
برابر دوسرا پر تیر ہوتا ہے اور حذو النعل بالنعل اور حذو القذۃ بالقذۃ ایک مثل
ہی کہ دو شی مساوی مین بولے جاتی ہی جسمین کچہ تفاوت نہو اور بعض طرق حدیث
مین ہے غیر انی لا اعلم اتعبدون العجل من بعدی ام لا یعنی جو بنی اسرائیل
نی کیا وہ تم سب کروگی بجز اسکے کہ مجکو معلوم نہین کہ تم بعد میری گوسالہ پرستی بہی
کروگی یا نہین حضرت سلامت گوسالہ پرستی کا حال تو معلوم نہین مگر ہمین کچہ شک
نہین کہ اس امت نی گاو کہن سالہ پرستی کے باغوای سامری اس امت کی اور
صفدر کا لڑنا حضرت یوشع سے معروف اور مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہے
مثل جنگ جمل کے کہ مفضح جمال باکمال افعال مخدرات حجال اور مشبرجات علی الجمال
ہے فقط و تذکر قولہ اور برسون اوسکی پیچہے رنج اور درد کہہ اوٹہائی اقول ان

برسونکی مدت کبھی اون برسونکی مدت سی نہین شیطان نے رنج وتعب عبادت خدا
مین اوٹھای ہین نہین بڑے ہوگی رنج بمشقت حضرات ثلثہ اگر بارہ برس تک
تہا تو شیطان کا رنج وتعب عبادت بارہ ہزار برس کا تہا تو یہ بات آپکی توہم
مین سنے نہ گذرتی ہوگی کہ شیطان کبھی فرمان خالق انس وجان سی جسکے
رضامندی کیواسطی ہزارون برس کے عمر عزیز کو رنج وتعب عبادت مین ضایع
کیا ہو پھر کیا ہو قولہ مرتی دم تک ثابت قدم رہی اقول اسبات مین ہم بھی آپکے
موافقت اسکتی ہین کہ جسقدر دین کو اونہون نے دنیا کیواسطی اختیار کیا تہا مینے
بظاہر کلمہ شہادتین پڑہنا اوسپر مرتی دم تک باقی رہی اور کیونکر نہ باقی رہتی حالانکہ
حصول سلطنت مسمی بخلافت اوسی پر موقوف تہی لیکن کلام اوس ایمان سی تعلق
مین ہے جو موجب نجات آخرت ہوتا اوس ایمان مین جو موجب حصول دنیا
ہو بہ اتفاق مفسرین اہلسنت رئیس مرتدین وغاصب الدنیا کی حضرت
خلیفہ اول سے تھے کہ جنکی تجہیز مبارک سی اسارای بدرسی ہدیہ لیا گیا گور واہ کفن مین
سے واسطی چھپانی عیب خلیفہ صاحب کی جناب رسول خدا کو بھی سمیٹ لیا ہوگا
تمیز دینی والی نیک وبد مین جھوٹہ اور سچ کو بخوبی سمجھ لیتے ہین پس جس شخص کی
طمع مال دنیا پر خدا گواہی دے تو اگر آپکی ایسے لوگ ہزار شہادت علی الفور
اوپر عدم طمع دنیا کی دین تو ہم کب انمین سے ومن اصدق من اللہ قیلا
قولہ فرضی خیال بھی نہین کرسکتے اقول ہم بھی ہرگز فرضی خیال نہین کرتے اور
نہ کوئی شخص جسکو ذرا بھی عقل وایمان وشرم کا پاس ہوگا وہ فرضی خیال کرے گا
بلکہ صاحبان عقل وایمان واقعی خیال کرتے ہین کہ ایمان حضرات ثلثہ فقط بہ طمع

بیضہ دنیا تہا اور جو شخص کہ فقط ماجرائی روز شقیفہ کو بنظر انصاف صحیح بخاری وغیرہ مین دیکھی
اوسپر صبح صادق سے روشن تر ہوگا کہ یہ تخالف اور تشاجر صحابہ کا باہم تہا مگر
مگر بطمع حرص دنیا کہ ایک کہتا ہی مین امیر ہونگا دوسرا کہتا ہی کہ نہین مین امیر ہونگا
تیسرا کہتا ہی تمکم امیر و منا امیر اور کوئی کہتا ہی نحن الامرآء وانتم الوزراء کچہ لوگ
کہتے ہین کہ ہم انصار مستحق خلافت ہین کچہ لوگ کہتی ہین کہ ہم مستحق ترہین کہ مہاجرین
اور قریشے ہین آپس مین لڑنا اور منصوص خم غدیر کا کچہ ذکر بہی نکرنا اور باوجود اوس
لیاقت اور اہلیت و علم و فضل و زہد و ورع و شجاعت اور جانفشانیونکی رواج دین
مین اونکو خبر تک نکرنا اور نعش مطہر جناب رسولخدا کو بی غسل و کفن چہوڑنا اور شریک
دفن و کفن نہونا اور قبل اسکے تخلف جیش اسامہ سی کرکے اپنی تئین مورد لعن خدا
اور رسولؐ کرنا اور بعد اسکی غصب فدک کرنا اور بضعۂ رسولؐ کو ستانا اور جہٹلانا جیسا
کہ اکثر کتب معتبرۂ صحاح اور غیر صحاح اہلسنت مین مذکور ہی اور کسی قدر ابتدای کتاب
ملل و نحل مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سی ہے اسکا ذکر ہی الغرض یہ سب حالات
شقاوت دلالات نہتی مگر وہ اہلی طلب زخارف دنیویہ کی اور بطمع ریاست و حکومت
اور نہ تہا یہ مگر تکالب اور حیفۂ دنیا کی کمال حرص جیسا کہ جناب رسولؐ خدا نے پیشتر سی خبر
اسکی دی تہے اور فرمایا تہا ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیمۃ
کما فی صحیح البخاری یعنے قریب ہی کہ تم لوگ امی صحابہ حرص امارت کی کروگی اور وہ
امر تمہاری لئی روز قیامت موجب سراسر ندامت ہوگا انتہی حال قیامت تو روز قیامت
معلوم ہوگا مگر ثمرۂ دنیاوی تو آپ خود دیکہتی ہین کہ زبان ایک خلایق کثیر کی جنکے عدد
لاکہون سی متجاوز ہین جن نفوس نے اونکی حق مین گویا ہی آپ پر مخفی نہین ہی قولہ

اسلئی کہ ابتدا اسلام مین اقول اگر یہ غرض ہے کہ ابتدای اسلام مین جمع مال و دولت
دنیای موجودہ تھے تو مسلم ہی لیکن انحصار طمع کا طمع دنیای موجود مین غیر مسلم ہی سبب
جناب والا حفظ قانون تحصیلداری او ڈپٹی کلکٹری مین اوقات عمر عزیز کو ضائع
کرتے تھے او سوقت مین یہ تحصیلداری موجود تھی نہ ڈپٹی کلکٹری اور اگر غرض یہ ہی کہ
طمع مال و دولت دنیائی مرجودہ الحصول سے نہ تھی تو غیر مسلم ہی بسا ہی کہ انسان
اپنے تئین تعب اور مشقت مین ڈالتا ہی بطمع حصول دنیا زمانۂ آیندہ مین کو وہ قطعی
وطنی نہو بلکہ موہوم ہو پس اس امید پر کیا کیا زحمتین اوٹھاتا ہے اور مشقتین کھینچتا ہی
فما طلتک اذا کان نظرنا بقرائن الحال و تقرونا بمقالات الکہنۃ المخبرین عن تمایطمع
فی المآل من الاموال کما مر قولہ پس ثابت ہوا کہ صحابہ کا ایمان لانا اقول
ہمنی جو تقریر دلائل مخاطب مین بیان کی اوس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان
ظاہری ثلثہ کا اور شہادتین زبان پر جاری کرکے بظاہر مسلمان ہونا فقط بطمع حصول
دنیا زمانہ آیندہ مین تھا جب اس امید پر ایمان ظاہری لانا ثابت ہوا تو پھر
اوس سے پھرنا اونکا غیر ممکن تھا اس لئے ایمان ظاہری نہ طرف ایمان حقیقی کی
پھری نہ طرف کفر ظاہری کے فتامل حتی یتبین الیقین والحمد للہ رب العالمین ۔

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل جبکہ ہم خلفائی راشدین اور مہاجرین و انصار کی حالات پر نظر کرتے
ہین اور اونکی چال و چلن پر خیال کرتے ہین تو اوس سے ہمکو یقین کامل ہوتا
ہے کہ وہ قدم بقدم اپنی پیغمبر کے چلتی تھی اور حرص و ہوا کو کسی کام مین دخل
نہ دیتی تھے اور شب و روز خدا اور اوسکی رسول کے رضا کی طالب رہتی تھی

اونکی دشمن بھی اس سے انکار نہین کرسکتی کہ اونہون نی حضرتؐ کی رفاقت کا حق نہایت
خوبی سے ادا کیا اور اپنی جانون اور مالون کو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا
کونسی مصیبت تھی کہ جو کفار نی اونکو نہین دی کونسی تکلیف باقی رہگئی کہ مشرکین
نی اونکو نہین پہنچائی جب کفار نی پیغمبر خدا کو ستانا اور ایذا دینا شروع کیا اوسوقت اصحاب
نبیؐ نے کیسی حمایت اور رفاقت کی اور دعوت اسلام مین کیسے سعی بلیغ فرمائی
جب عرب عامۃ اور قریش خاصۃ حضرت کی ایذا دہی پر مستعد ہوگئی اوسوقت یارون نے
خود اسپر وی ساختہ از شرب عشق چہ بادہا کہ نخوردند و چہ مستیہا کہ نکردند و ہرگاہ کہ آنجناب
بہجرت و ہبلد ما مور شد اصحاب وی در مقابلہ کفار چہ رنجہا کہ نہ کشیدند و چہ غمہا کہ نہ چشیدند
پس اگر خدا اور اوسکی رسول کی محبت اون لوگون کو نہ تھی تو کیون اپنے جانون
اور مالون کو تلف کرتی تھے اور کیون نقصان اور مصیبتین اپنی اور پر اوٹھاتی تھی
سوچنا چاہئی کہ مہاجرین کو کسکے عشق نے گھرون سی نکالا انصار کو کسکی محبت نی
دیوانہ کیا آخر اے رنگین کہ کردی پنجہ مژگانم انچنین لعل و گہر کہ ریخت بدامانم انچنین +
مین حضرات شیعہ سی پوچھتا ہون کہ صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار مصیبت اور رنج
کیوقتین حضرت کی شریک ہوی یا نہین اور مال اور جان اور عزت اور آبرو کو آپ
پر نثار کیا یا نہین حضرت کی پیچھے اونہون نے اپنی عزیزون اور قریبونکو چھوڑا یا
نہین اسلام کی پھیلانی مین اونہون نی تکلیف اور ایذا پائی یا نہین پس یا ایسے
بدیہیات سی انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار ہی نہین سکتی اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین
اور اگر اونکی محنتون اور کوششون کا اقرار کرین تو پھر ذرا انصاف بھی کرین
کہ جسکی پیچھے اونہون نے یہ تکلیفین گوارا کی ہونگی اوسکی نگاہ مین کیا کچھ بے

قدر و منزلت اونکی نہوئی اور جسکی خاطر اونہون نے اپنی گہر بار کو چھوڑا ہوگا اوسکے
دلمین کچھ بھی محبت اونکی نہوگی آہی یا تو کما حقی و تنہی سے کی تم سے کہ اگر
مصیبت کیوقتون کوئی تمہارا شریک ہوا اور دکھہ درد مین کوئی تمہارا
ساتھہ دی اور اپنی جان سے بندونکو پیاری تمہاری ہووے اور اپنے
جان و مال کو تمہاری سپر بنا سکے تو تمہاری نگاہ مین اوسکی کیا عزت اور
تمہاری دل مین اوسکے لئے کیا محبت ہوگی یا نہین اگر ہوی تو بھی مہاجرین و انصار
کی نسبت حضرت کیطرف سے سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چاروطرف سے
یا ساحر یا مجنون کہکر آپکا دل دکھاتی ہونگے اوسوقت جو لوگ یا رسول اللہ اور
یا حبیب اللہ کہکر آپ کو پکارتی ہونگے اور بابہ خویش و اقارب آپکی آپکو ستاتی
اور تکلیف دیتی ہونگے اوسوقت جو لوگ اپنا سینہ سپر کرتی اور حضرت کو بچاتی
ہونگی اونکی اس اعانت کی کیا کچھہ قدر و منزلت آپکی نزدیک ہوتے ہونگے
آہی یا رو انصاف کی آنکھہ سے دیکھو تو صحابہ کرام کے مرتبہ کی کوئی انتہا نہین ہی
کون شخص اس دنیا مین ایسا ہی کہ اب اونکی مرتبہ پہنچی اور اونکی سا درجہ پاسکی
کہان ہین اب رسول خدا کہ وہ دعوت کرین اور اونکی کنبہ قبیلہ کے لوگ اونکو
جھٹلاوین اور ہم مین سے کوئی سامنے آکر صدقت یا رسول اللہ کہکر آپکی دل کو
خوش کرے کہان ہی وہ وقت کہ پیغمبر مدینہ ہجرت کرین اور غار مین جاکر چھپین اور
کوئی ہم مین سے اوسوقت ساتھہ ہوئی اور یا رغار کہلاوے کہان ہی وہ زمانہ
کہ فقط آہ مہاجرین کو لیکر حضرت مدینہ مین پہنچین اور مدینہ والی اپنے اوپر مصیبت
گوارا کرکی اونکو اپنی گہرونمین ٹہرائین اور انصار کہلاوین کیا اب پھر وہ دن

مل سکتے ہین کہ پیغمبر خدا بدر کی لڑائی پر جاوین اور ہم لوگ حضرت کی ساتھ
ہون اور ہماری مدد کے لئے خدا ملائکہ کو بھیجے اور لقد رضی اللہ عنہم کہکر
اپنی رضامندی ظاہر فرماوی اسے بائیسوہ زمانہ گذر گیا وہ وقت باقی
نہین رہا جنکو یہ نعمت ملنے والی تھی اونکو مل گئے جنکو یہ دولت حاصل
ہونیوالی تھی وہ مہاجرین مین داخل ہوگئے انصار مین شامل ہونیوالے تھے
وہ انصار مین شامل ہوچکے اب ہزار جان نثار کو کیسے نثار کری مگر والسابقون
الاولون من مہاجرین والانصار کی فضیلت پا نہین سکتا تمام جہان کے
دولت کوئی اٹھا وی مگر اصحاب بدر یا یاران بیعت الرضوان مین داخل نہین ہوسکتا
ان دولتون کو لینے والی تھی ان نعمتونکو تمنوالے لوٹ لی گئے ہے
حریفان باد اخورہ ندورفتند ہے تہی خمخانہا کردند ورفتند
ی یارنبی لوگون نے بلاواسطہ پیغمبر خدا سے تعلیم پائی اور جن شخصون نی خود
صاحب شریعت سی ہدایت حاصل کے کیونکر تمہاری دلمین اونکی محبت اور
تمہاری نظر مین اونکی قدر ومنزلت نہین ہی کیا تمہاری عقل اسکو قبول کرتی ہی کہ
امون ہزارون لاکھون آدمیونمین جو برسون پیغمبر صاحب کی صحبت اور رفاقت
مین رہے کیسکی دل پر ایمان کامل کا اثر نہوا اور اون بیشمار آدمیون مین جو نمازون
اور جہادون مین حضرت کی شریک رہی کوئی اسلام پر ثابت قدم نرہا باوجودیکہ حضر
اور سفر مین آپکی ہمراہ رہی شب وروز اپنی کانون سے وعظ ونصیحت سنتی رہی
اپنی آنکھون سے جبرئیل کا آنا وحی کا لانا دیکھتے رہی لیکن اپنی نفاق اور کفر سی
العیاذ باللہ منہ باز نہ آئی کوکہ حضرت نی طرح طرح کے معجزے اونکو دکھلائے

انواع انواع کے دعائین اونکی حق مین فرمائین لیکن نہ کسے معجزہ کا اثر ہوا نہ کوئی دعا اونکے حق مین مقبول ہوئی بلا انصاف کرو کہ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا اور اپنی پیغمبر کی شانمین داغ لگاویگا اور اوسکی تمام شاگردون اور کل مریدونکو کافر اور مرتد کہیگا ذرا تو سوچو کہ اگر کسی عالم کے تمام شاگرد جاہل رہین اور کسے امیر کی مصاحب سب کی سب بدچلن ہون اور کسی ولی کے مرید کلہم اجمعین فاسق و فاجر ہون تو کیا اوس سے کچھ بدظنی اوس عالم اور اوس امیر اور اوس ولی کی نسبت لوگونکو ہوگے بیشک ضرور ہوگی پس اسیطرح پر تمام صحابہ کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکھنا در پردہ حضرت کی نبوت مین داغ لگانا ہے نعوذ باللہ من ذالک نقول التمسک بولایۃ علی بن ابیطالب یہ دلیل عجیب و غریب دلیل ہی کہ جسکا صغری و کبری و نتیجہ کا پتہ نہین ملتا ہے تقریر عاسیانہ ہی سنتے اور اقناعیات امر دعاوی بلا دلیل کی کاش صغری و کبری منطق کے بھی دیکھہ لی ہوتی کہ ایسے تقریر مختل النظام واقع نہوتے بعد بہت فکر و غور کے محصل تقریر یہ معلوم ہوا کہ بدیہیات سی ہے کہ ثلثہ اور کل مہاجر و انصار تربیت جناب رسول خدا مین کامل تھی اور نہایت سختیان اور شقتین راہ خدا مین اوٹھائین اور خود رسول خدا سے تعلیم پائی اور جو ایسے ہون وہ منافق اور مرتد نہین ہوسکتی نتیجہ یہ کہ خلفای ثلثہ اور مہاجر و انصار مرتد اور منافق نہین ہوسکتے جواب اجمالی یہ ہی کہ بداہت نہین ہے مگر بداہت وہم کہ جسکا منشا سفاہت یا غباوت فہم ہے جس مسئلہ مین آج بارہ سو برس سے ہزارون عقلا اختلاف کرتے چلی آتے ہین اگر وہی بدیہی ہے

تو پھر نظری کس جانور کا نام ہے خطاب والا شیعہ کسی مقدسہ کو اپکی مقدسات دلیل
سے مسلم نہین رکھتے نہ تو اسکو مانتی ہین کہ آپکے تلمذ متابعت جناب رسولؐ خدا
مین کامل سمجھتے بلکہ اونکو متابعت حرص و ہوس مین کامل سمجھتے ہین نہ اسکو
مانتی ہین کہ اونہون نے راہ خدا مین کچھ اذیتین اوٹھائین بلکہ جو اذیتین اوٹھائین
راہ طلب جیفۂ دنیا مین اوٹھائین چنانچہ جناب رسولؐ خدا کی سامنے اموال
غنائم سے متمتع ہوئے اور بعد اونکی بہ تکرامی حق اونکی اولاد کا چھینا اور نہ اونمین
تعلیم جناب رسولؐ خدا کا کچھ اثر ہوا اور نہ اونہون نے مثل ابوجہل و ابولہب کے
معجزات کی دیکھنے سے ہدایت پائی و نعم ما قال الجامی سے آنکہ اورا وحی بہ بہبودی
ننداشت ۔ دیدن وی ہیچ سودی نداشت ۔ اور نہ شیعون کا اعتقاد بہ نسبت کل
مہاجر و انصار کی ایسا ہے کہ کالہم سوء مجیر و خوف و حسن عاقبت ہین کما قال
التفتازانی فی شرح المقاصد لیس کل صحابی معصوما و لا کل من لقی النبیؐ بخیر
موسوما اری بعض کی بہ نسبت ایسا سمجھتے ہین کہ وہ مدارج عالیۂ ایمان اور ایقان
پر فائز ہوئے ولاکن قلیل ما ہم لیس لثلاثتکم منہا نصیب پس اگر مراد موضوع کبریٰ
سے ایسی لوگ ہین تو البتہ وہ منافق اور مرتد نہ تھے لیکن اس صورت
مین صغریٰ غیر مسلم ہے اور اگر مراد ویسی لوگ ہین یعنے طالبین جیفۂ دنیا تو کبریٰ
غیر مسلم ہے اور اگر محمول صغریٰ مین ایسے اور موضوع کبریٰ مین ویسی یا بالعکس مراد
ہین فلم تتکرر الاوسط اب ہم آپکی فقرات شکنی سے فقرات پشت اعادی اہلبیتؑ کو
توڑتے ہین قولہ جبکہ ہم خلفاے راشدین اقول جبکہ ہم خلفائی غیر راشدین
اور اکثر انصار و مہاجرین سکے حالات پر نظر کرتے ہین اور اونکی چال و چلن پر

جو خود جناب رسول خدا اور اونکی اہلبیتؑ کے ساتھہ کیا خیال کرتے ہین تو اور کے
ہمکو یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ ہر ہر قدم راہ مخالفت پر چلتے تھے اور اپنے
حرص و ہوا کو ہر ہر کام مین دخل دیتے تھے اور شب و روز خدا و رسول کے راہ
رضاے بارب اور جیفۂ دنیا کی طالب رہتے تھے اور اونکی دوست بھی جب اپنے
صحاح کو بنظر انصاف دیکھین تو اس سے انکار نہین کرسکتی اور بہت سی آیات
اور روایات اسپر شاہد ہین بمقتضاے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض کیطرف اشارہ
کیا جاتا ہی پس مہاجرین و انصار مین سے ہین وہ طالبین دنیا جنکی شان جلالت
نشان مین تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ خداوند عزوجل فرماتا ہے
یعنی اے صحابہ پیغمبر تم لوگ خواہان مال دنیا ہو اور خدا چاہتا ہی ثواب آخرت کو
کما مرت الاشارۃ الیہ آنفا اور پھر فرماتا ہے منکم من یرید الدنیا و منکم
من یرید الاخرۃ یعنی ای صحابہ تم سے بعض طالبین دنیا ہین اور بعض طالبین
آخرت ہین اب ہم آپ سی پوچھتی ہین کہ جن لوگون کے آپ مدعی کمال دیندار
ہین اونکے حق مین خدا گواہی دیتا طلبی کی دیتا ہے پس یا اپنی تئین آپ
سچا کہیے یا اپنی خدا کو سچا کہیے خدا کو تو معاذ اللہ جھوٹا کہے نہین سکتی تو لازم
ہوگا کہ اپنے تئین جھوٹا فرمائی اور دعوی بے سر و پا سی ہاتھہ اوٹھائی
اور سنی اونہین مہاجر و انصار مین سے ہین وہ لوگ جنکی شان مین خدا فرماتا ہے
تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل خلاصہ یہ ہی کہ اے صحاب پیغمبر تم لوگ دوستی
کفار و لونمین پہچانتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا ایک نہین ہے اور مین حسب

جانتا ہون جس چیز کو تم چھپاتے ہو یعنی کفر کو تم چھپاتے ہو اور ایمان کو ظاہر
کرتے ہو یا محبت کفار کو چھپاتے ہو اور محبت مومنین کو ظاہر کرتی ہو اور جو
شخص تم مین سے ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سے انتہے
محصلاً کیون صاحب یہی قدم بقدم پیغمبر کے چلنا اور جس میں ہوا کو دخل نہ دنیا اور
سب ورد خدا اور رسول کی رضا کے طالب رہنا ہی کہ دشمنون سی ملیے اور
خدا اور رسول کے راز کو فاش کیجیے ہم نہین سمجھتے کہ اگر دینداری و دین طلبی
اسے کا نام ہی تو بیدینی کسکو کہتے ہین اور اونہین مہاجر و انصار مین سے
ہین وہ لوگ جنکی شان مین ہے واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا و ترکوک
قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو و من التجارۃ یعنی جب دیکھتی ہین صحابہ
کسے تجارت کو یا لہو ولعب کو تو جاتی ہین طرف اوسکی اور چھوڑ دیتی ہین
تجھکو کھڑا ہوا نماز مین کہہ اے پیغمبر کہ جو کچھ خدا کے نزدیک ہی وہ بہتر ہی لہو
اور تجارت سی انتہے کیون حضرت دینداروں کی ایسے حال اور چلن ہین کہ پیغمبر
کو تنہا نماز مین چھوڑ کر نماز کو توڑ کر عبادت خدا سی مونہہ موڑ کر ہیطی سنتی صدای
دف و طبل کے دوڑ کر جائین اور تجارت کو عبادت خدا پر مقام جانین کاش
پیغمبر کو تنہا نماز مے مین چھوڑ کر اکتفا کرتے یہ حضرات تو پیغمبر خدا کو نرغہ
کفار مین تنہا چھوڑ کر رو بفرار ہو جاتے تھی اور مصداق فولیتم مدبرین کے
ہو جاتی تھے اگر تب مہاجر و انصار کا چلن اچھا تھا تو کیون مصداق فقد باء
بغضب من اللہ و ماوہ جہنم و بئس المصیر کی ہوتے کیون فرار من الزحف
کرتے اور خلفای راشدین کا بھاگنا احد اور حنین مین تو متفق علیہ بین الفریقین

ہی پس جب تک جناب رسول خدا کا فرارین معاذ اللہ پیش قدم ہونا ثابت
کیجیے گا تب تک خلفائی راشدین کا قدم بقدم چلنا ثابت ہوگا اب دو
ایک حدیثین سنے سن لیجیئ کہ جس سے کامل الاتباع ہونا خلفاء کا اور کل مہاجر
وانصار کا بخوبی واضح ہو جائی صحیح مسلم مین اور تفسیر درمنثور مین حذیفہ سے
روایت ہی واللفظ للاخیر کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسول خدا کی ساتھ تھی و
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم ار قبلہ ولا
بعدہ برد اکان اشتد منہ یعنی جناب رسول خدا نماز شب پڑہتی تھی اور وہ رات
ایسے سرد تھی کہ مینے کبھی ایسی سردی نہ پیشتر اسکے دیکھی تھے نہ بعد اسکے
فقال الا رجل یذہب الی ہولاء فیاتینا بخبرہم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ یعنی آیا کوئے
شخص ایسا ہے جو لشکر کفار کیطرف جاوی اور اونکی خبر لاوی اور جو شخص ایسا کریگی یعنی خبر
کفار لائی تو عوض مین اسکے خداوند عزوجل اوسکو روز قیامت کی میری ساتھ
کریگا قال فما قام منا انسان ثم قال فسکتوا ثم عاد فسکتوا حذیفہ کہتے ہین پس ہم مین
سے کوئی شخص نہ اوٹھا اور سب نی سکوت کیا پہر حضرت نی مکرر اسی سخن کا اعادہ
فرمایا مگر کسے نی جواب نہ دیا تب اونحضرت نی فرمایا یا ابا بکر فقال استغفر
اللہ ورسولہ یعنی بالخصوص یار غار کا نام نامی لیکر پکارا تب بھی خلیفہ صاحب نہ اوٹھے
اور پڑی ہے پڑی فرمانیلگے کہ خدا اور رسول خدا مجکو معاف رکہین ثم قال
ان شئت وہبت پہر جناب رسول خدا نی فرمایا کہ اگر تو چاہتا تو جا سکتا تہا فقال یا عمر
فاستغفر اللہ ورسولہ ثم قال ان شئت وہبت جب حضرت ابو بکر
نہ اوٹہی تب اونحضرت نی بالخصوص نام نامی خلیفہ ثانی لیکر پکارا اونہون نے بہی

پڑی ہی پڑی کہا کہ مجکو بہی معاف کیجیی اونحضرت نی فرمایا تو بہی اگر چاہتا تو جا سکتا تہا
ثم قال یا حذیفۃ فقلت لبیک فقمت حتے اتیت پہر حضرت نی فرمایا
ای حذیفہ پس مینے کہا لبیک اور اوٹہا اور حاضر خدمت بابرکت ہوا الحدیث
لیون حضرت یہی تربیت کامل اور رضا طلبی خدا و رسول اور خدمتگاری اور ادا
حق رفاقت تہا کہ وہ حضرت پکارا کرین اور کوئی صاحب جواب تک ندین اور
وم چرای پڑے رہین اور جب نام بنام پکارین تب بہی حاضر خدمت نہون اور
قبل اسکے کہ وہ حضرت تکلیف کسے کام کی دین پڑے پڑی ایک کہی مجہی
معاف رکہئے دوسرا کہی مجہے معاف رکہئی سبحان اللہ کیا محبت تہی اور کیا
اطاعت تہی جسپر حضرات اہلسنت کو ہزار جان سے قربان ہونا چاہئی اور اگر
کاش کہین سے مال غنیمت یا زکوۃ آیا ہوتا تو بہت جلد اوٹہکر دوڑتے کیا
خوب گنواری مثل یاد آئی ہے کا، چور نوالی حاضر اور حدیث سنئی صحیح بخاری
بعد کتاب الباری نکالے اوسمین حضرت صدیقہ فرماتے ہین کہ ایک روز
جناب رسول خدا نے برسر منبر فرمایا من یعذرنی فی رجل قد بلغنی اذاہ فی
اہلی یعنی کون شخص ہے کہ مجکو معذور رکہی سزا دہی مین اوس شخص سے
کہ پہنچی ہے میری تئین اذیت اوسکی دربارۂ اہل میرے کی فقام سعد ابن معاذ
الانصاری فقال یا رسول اللہ انا اعذرک منہ ان کان من الاوس ضربت عنقہ و
ان کان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک فقالت فقام سعد ابن
عبادۃ الانصاری وہو سید الاوس وکان قبل ذالک رجلا صالحا ولکن احتملتہ الحمیۃ
فقال لسعد کذبت لعمر اللہ لا تقتلہ ولا تقدر علی قتلہ فقام سید ابن حضیر وہو ابن عم

سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادہ کذبت لعمر اللہ لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن
المنافقین فتشاور الحیان الاوس والخزرج حتی ہمو ان یقتتلوا ورسول اللہ
قائم علی المنبر فلم یزل رسول اللہ یخفضہم حتی سکتوا وسکت انتہی حاصل یہ ہی کہ سعد
بن معاذ انصاری اوٹھہ کہڑا ہوا اور کہا کہ مین سعد ورکتا ہون آپکو اوس
موذی سے اگر وہ قبیلۂ اوس سے ہی تو مین اوسکی گردن مارونگا اور اگر
ہمارے برادران خزرج سے پس جو آپ اوسکی بارہ مین حکم فرمائینگے
ہم آپکی امر کے تعمیل کرینگی حضرت صدیقہ فرماتی ہین پس اوٹھا سعد بن عبادہ
انصاری اور وہ سردار اوس تہا اور قبل اسکی مرد صلح تہا لیکن برانگیختہ کہ نکو
حمیت جاہلیت نی پر کہا سعد بن معاذ سے قسم بخدا تو نی جہوٹ کہا تو اوسکو نہین
قتل کرسکتا ہے اور نہ تیری مجال اوسکی قتل کرنے کی ہے پس اوٹھا سیدن
حضیر ابن عم سعد معاذ اور کہا سعد عبادہ سے قسم خدا کی تو جہوٹ کہتا ہی ہر آئینہ ہم اوسکو
قتل کرینگے اور تو خود منافق ہی کہ منافقون کی جانب داری کرتا ہی پس جوش و
خروش مین آئے دونو قبیلی اوس اور خزرج اور قصد کیا باہم قتال کرنے کا
درحالیکہ رسول خدا منبر پر کہڑی ہوئے ہین پس اونحضرت نی دونونکی شور و
شغب کو بند کیا یہانتک کہ اونہون نے سکوت کیا اور حضرت بہی ساکت
ہوئے انتہی اب ملاحظہ فرمایی اس حدیث صحیح بخاری کو کہ اس سی صاف
ظاہر ہی کہ بعض صحابہ کس قدر بی باکے اور بی اعتنائی اور وقاحت اور بیحیائی
مین کامل تہے کہ جنکو جناب رسول خدا کا مطلق پاس ولحاظ نہ تہا اور کسقدر
نفسانیت اونپر غالب تہی کہ دین و ایمان کا بہی لحاظ نہ تہا اور سوء ظن رسول خدا کے

جانب داری پر کمر بانہتی تھے کیون حضرت صحابہ کا روز و شب طالب رضائی
خدا اور رسول ہونا اسے نام ہی اور اپنی ہوا و ہوس کو مداخلت نہ دینا اسے کہ
کہتے ہین او قدم بقدم پیغمبر کے راہ پر چلنی کے یہی معنی ہین یہ تہا حال اون
صحابہ کا جو بشہادت صادقہ صدیقہ صالحین مین سے تہی فما ظنك بالطالحین
منهم و لاكن اذا لم تستحی فقل ما شئت اور حمیدی نی جمع بین الصحیحین مین روایت
کی ہے ان اناسا من الانصار قالوا یوم حنین حیث افاء الله علی رسوله من اموال
ہوازن ما افاء و طفق رسول الله یعطی رجالا من القریش المائة من الابل فقالوا
یغفر الله الرسول صلعم یعطی قریشا و یترکنا و سیوفنا تقطر من دمائهم و قال الحمیدی عن
انس ان الانصار قالت اذا کانت الشدة فنحن ندعی و یعطی الغنائم غیرنا فخلا صاحب
رسول خدا نے غنیمت مال ہوازن عنایت کی تو جناب رسول خدا نی اوسمین سے
کچہ قریشون کو سو سو شتر دی پس کہا انصار نے کہ خدا مغفرت کری رسول کی کہ وہ
قریش کو دیتی ہین اور ہمکو نہین دیتے حالانکہ ہماری تلوارون سی خون قریش
ٹپکتا ہے حمیدی کہتا ہی کہ انس نے یہ بہی روایت کی ہے کہ انصار نی کہا کہ جب
وقت شدت ہوتا ہی تو ہم پکاری جاتے ہین اور اموال غنایم ہمارے غیرون کو
دیی جاتے ہین انتہی اس حدیث سی کتنا دنیا طلبی صحابہ کے معلوم ہوتی ہی
کہ جناب رسول خدا کی معاذ الله متہم بخیانت اور عدم عدالت کرتی تہی بلکہ جیسا کہ صحیح بخاری
اور بیضاوی مین ہے بعضی کمال وقاحت سی بر رواون حضرت کی کہتے تہی
اعدل یا محمد اور وہ حضرت اپنے خلق عظیم سے جواب مین اسیقدر ارشاد
فرماتی تہے ویحك ان لم اعدل فمن یعدل افرض جو مین ہمیشہ طالبین دنیا کے

جب حیات رسول خدا مین بایین مرتبہ ہو کہ موجب اِن بی باکیونکی ہو یہانتک کہ خدا
بھی اونکی شان مین فرمائے منهم من یلمزك فی الصدقات فان اعطوا
منها رضوا وان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون پس اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ بعد وفات اونحضرت کی حرص وہوا سے کیا کیا نہ اونسی سرزد ہوا ہوگا یہ تہا
مختصر حال حضرات ثلثہ اور اکثر مہاجرین اور انصار کا جو سامنے جناب رسول خدا
کے تہا کہ اگر بتفصیل لکہا جائے تو ایک دفتر طویل بہی گنجایش نکری لیکن
حال مابعد کا اونحضرت کی پس اوسکا احصا تو ممکن ہے نہین ہی اور کیونکر ایسا
ہوتا حالانکہ خود جناب رسول خدا فرما گئے تہی انی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوها کما فی البخاری یعنی
بعد اپنی تم سے اسبات کا ڈر مجہی نہین ہے کہ تم لا الہ الا اللہ چہوڑ کر پہر مشرک
ہو جاؤگے لیکن مین ڈرتا ہون اسبات سی کہ حرص دنیا تمکو گمراہ کریگی اور تم
بالکلیہ طالب دنیا ہو جاؤگے جیسا کہ یہ حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے
اور یہ بہی اوسی صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا انکم ستحرصون
علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ یعنی قریب ہی کہ تم حرص امارت
وریاست کروگی اور یہ امر تمہاری لئے روز قیامت موجب ندامت ہوگا قولہ
اور اپنی جانون اور مالونکو نہایت خوشی سے حضرت پر فدا کیا اقول حضرات
ثلثہ کے مال فدا کرنیکا حال جہان آپنے ایمان کو زبردستی اونکی گلی نہ ملا ہے
علی التفصیل معرض بیان مین آویگا بالاجمال یہ ہے کہ ہمیشہ اباعن جد مفلس
مفلوک اور قلندر معلوک تہے جب صاحب ذوالفقار حیدر کرار کی جوتیون کے

حسد قہ سنی کہ استطاعت ہم پہنچا نی تو طنت و بخل اس قدر وا منگیر ہوا کہ روز نزول
آیہ بخوبی اتفاق سی ایک دہم کے بہی مونہہ چرایا یہانتک کہ حضرت سائب ذما
عثمان سنی کو دیکہکر آیہ یوم تکوی بہا جباہہم وجنوبہم پڑہتی تہی جیسا کہ
علامہ قوشجی نے کہا ہی اور فی الجملہ اسکے پڑہنی کی شاہ جی دہلوی نے
اثبات خرافت ابی ذر مین مقرہین اور یہی سبب ہوا اونکی اخراج بلد کرنی کا
حالانکہ یہ وہ بزرگ ہی جسکے حق مین جناب رسول خدا نی فرمایا ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء علی اصدق لہجۃ من ابی ذر یعنی نہین اوٹہا یا زمین
نے اور نہین سایہ ڈالا آسمان نے کسی پر کہ صادق اللہجہ تر ہو ابی ذر سے
باقی رہا جانون کا خدا کرنا پس ثم والیتم مدبرین سی بہت ظاہر ہے
حالانکہ خداوند عزوجل نے کس تاکید سی فرمایا تہا فلا تقل لہما الا دبار ومن
یولہم یومئذ دبرہ الی ان قال فقد باء بغضب من اللہ ماواہ
جہنم وبئس المصیر یعنی اے مسلمانو جب صف جنگ مین کفار سی
ملاقات کرو تو اونکو پشت نہ دو اور جو شخص کہ پشت دیگا وہ گرفتار غضب خدا ہوگا اور
جگہہ اوسکی جہنم ہی اور کیا بری بازگشت ہی مگر صحابہ کبار و یاران جان نثار کو بروقت کار
ہمیشہ جز فرار کے کچہہ نہ سوجہتا تہا بہلا فرمائیے تو کس شخص کو کفار نابکار سی آپکے
حضار عالی وقار نی زیر شمشیر آبدار کیا اور جز فرار کی کہان ثبات قدم اختیار کیا ہے
رسول خدا بااعلای ندا فرماتے تہی الی این یا معشر المسلمین مگر کوئی صاحب مسلمانون
مین سے نہ سنتی تہی کیسے فرماتی تہی یا اصحاب البقرۃ مگر اونکو جرگہ وتازی اور
دغابازی کے کچہہ نسوجہتا تہا یار غار نہین معلوم کہ کس غار تیرہ وتار مین چپ جاتی تہی

کہ سورہ برأت کا بھی اونکا پتا نہ پاتی تھے حضرت آقای نامدار اطلح شہسوار خود
اپنی تعریف فرامین زبان گہربار سے اقرار فرماتی ہین کہ لمّا کان یوم احد ہزمنا فحزرت
حتے صعدت بجبل فقد رایتنی انزوکانتی ارویۃ کما رواہ السیوطی فی الدر المنثور
یعنی بھاگا مین اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور اسطرح اوچکتا تھا جیسے ماوہ بز کوہی اوچکتے
ہے حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھے کہ تین تین روز اونکا پتا نہ ملتا تھا اور جناب
رسول خدا فرماتی تھے کہ لقد ذھبت عریضا یا عثمان کما فی الاستیعاب
افسوس کیا جان نثار اور کیا رفاقت شعار تھی کہ رسول ایزد غفار کو مجمع فرار نا بکار
مین تن تنہا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتی تھی آپ اگر اس فرار کا انکار کیجئی تو انکار کلام اللہ
ہوگا پس لا ریب کہ اقرار کیجئی اور غایت اعتذار اپکا یہ ہوگا کہ ایزد کردگار نے بخشش دیا تو ہم کہین کی
کہ اگر کسی بار بخشش دیا تو بخشش دنیا کا رایزد غفار تہا آپکی خلفا کا اوسمین کیا کردار تھا
اور بار بار بخشدینی کا بھی ثبوت کہان سے ہوسکتا ہی احد مین خیبر مین حنین مین
ہمیشہ انکی سیہ اطوار رہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا تو آپ جانتی ہی ہونگی کہ
کون خطا ہی قولہ اوسوقت یاران وی خود راسپر ساختہ از شرب عشق اقول
ابھی تو آپ ہندی مین باتین کرتے تھی دور از حال کو فنا احتلال فراحی موت
زوال اعتدال ہوا کہ موجب تبدیل مقال ہوگیا اور آپ فارسی چھانٹنی لگے شاید
زبان پر لفظ مشرب کی جاری ہونے نی ہم مشربونکی یاد دلائی اور از خود رفتگی
غالب آئی حالت صحو سے عالم سہو و محو مین جاتی رہے اور عالم سکر و مستی
مین عشق اللہ پاک ذات اللہ تک پہونچنے لگی حالانکہ اطلاق عشق عرف قرآن و
حدیث مین بھی خارج آو مفہوم لغوی مین خروج اوسکا از حد اعتدال داخل ہی اسی سبب سے

حکما نے اسکو قسمی از جنون و مالخولیا ٹہرایا ہی اور بقول ابن جوزی اطلاق اسکا
عرف و لغت مین علی ما الصحیح بہ اجماع کی آیا ہے آری آپکے اولیاء اللہ نے
کہ یہ احادیث مفتعلہ اس باب مین بناے المجاز مقطرۃ الحقیقۃ ٹہرایا ہی لیکن مشرب
متشکلمین اونکی مشرب سی جداگانہ ہی آپ کہان سے کہان جاتی ہین ذرا ہوش
مین آیئے اور سنیئے کہ سپر جناب رسول خدا کی حقیقت مین حفظ حافظ حقیقی تھا
معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ اور ظاہر مین حفظ و حمایت
کرنیوالی اونکی اجلاے قوم تہی مثل ابیطالب اور علی بن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب
اور حمزہ اور عبیدہ و امثالہم نہ اذلای قوم پرانی جوتیان کہانیوالی ابن ربیعہ کے
کہ ایسے لوگون کے جان تو خود اونحضرت کی نعلین مبارک کی صدقہ سی بچتے
تہی پس وہ حضرت بخلق عظیم خود سپر انکی تھے نہ لہکس کما ستعلم عقریب قولہ چہ بادہا
کہ نخورندہ چہ مستے ہا کہ نکردند اقول ذکر مستی و بادہ خواری در امثال این مقامات
مشعر از رندی و بے باکی ہست و یا دوہ از شرب و نوش پیر مغان شماست کہ شراب
تہمتی نوش می نمود و اضرب بہ الشیطانہ بالما میفرمود اگر پیر و صادق او ہستند
البتہ در عالم مستی و بیہوشی و حالت نوشانوشی و گرم جوشے و ہوای ہم آغوشی ساقی
ساغر کشے لذت چشی ترکمان وشی اقلا منشے بہم رسانیدہ باشید کہ پایہ گردن
صراحی و پیالہ و آہو کحل سالہ را حوالہ کند و نخون ارغوانی لعل گون تا زیر دامن رنگین
و دامان تہمتے را بیواقیت و لآلے سنی گہر آگین سازد آنوقت در عالم از خود رفتگی
میگفتہ باشید ے رنگین کہ گرد دامن تہمتنم ازین چنین لعل و گہر کہ ریخت بدامانم ازین
قولہ من حضرات شیعہ سی پوچہتا ہون اقول من حضرات اہلسنت سی پوچہتا ہون

کہ آپکے ثلثہ کبار اور اکثر مہاجر اور انصار بہت بڑی - بچ وغیبت کیوقت مومنین
جب جان وآبرو پر آنبی اور رسولؐ ایذد کردگار نرغہ کفار مین گھر گئے بلکہ زخمی
بھی ہوئے تب تنہا اوس جان جہان کو چھوڑ کر اپنی اپنے جان بچا کر بھاگی یا
نہین اور بجز معدودی چند کے جنکو آپ صفا بلکہ نسبہا پا مین سمجھتے ہین آپکی
کبار بھی شریک ہوئے یا نہین اور مال اور بیوی آبرو کو اپنی جان عزیز پر نثار
کیا یا نہین اور اپنی جان اور اپنی زن وفرزند کی دہیان مین اور محبت زندگانی
دنیای فانی کے پیچھے اور نحضرتؐ کو بلکہ دین وایمان کو چھوڑا یا نہین اور ایسی
نازک وقتون مین اور ایسے معرکہای مرد آزما مین نام اسلام کی مٹا دینی مین کچھ
کوتاہی کے یا نہین پس یا ایسے بدیہیات کا انکار کیجئے یا اقرار چونکہ انکار کہی
نہین سکتے اسلئی لازم آیا کہ اقرار کرین اور اگر اونکی دغابازیون اور نمکحرامیون کا
اقرار کرین تو پہر ذرا انصاف بہی کرین کہ جسکے ساتھہ انہون نے ایسی برے
وقتونمین دغا کی ہوگے اور ایسی تکلیفونمین اوسکا ساتھہ چھوڑا ہوگا اوسکے نگاہ
مین کیا کچھ بہی بید ینے اور بی ایمانی اونکے نہ ثابت ہوئی ہوگے آئی یار وبگو
اپنی عمر عزیز ہی کے قسم ہی کہ اگر کوئے تمہاری نوالے پیالی مین حاضر اور وقت
مصیبت کی تمہارا شریک نہوا اور دکہہ درد کی حالت مین تمہارا ساتھہ ندی اور بدروغ
واسطی حصول دنیا کی اپنے تئین تمہارا فدائی کہے اور باطن مین اپنے بہائی
بندون سے جو تمہاری دشمن ہون ملا ہی اور اپنی جان یا مال کو بری وقتونمین
تمسے عزیز کری تو تمہاری نگاہ مین کچھ کو رنگی اوسکے اور ذلت وخواری اور
تمہاری دل مین کچھ اوسکی بیدینی اور بے اعتباری ہوگے یا نہین اگر ہوئی تو

وہی مہاجرین فارّین اور انصار بے اعتبار کی نسبت حضرت صلعم کیطرف سی
سمجھو اور انصاف کرو کہ جسوقت لوگ چار و نطر فسے ہزار در ہزار کفار ستم شعار
اقتلوا الساحر و المجنون کہکر آپکا دل دکھاتے ہونگی اور درپی قتل و جرح ہونگے
پس جب اون لوگون نے جنسے امید ایسی وقت مین ساتھہ دینی کے تھی ساتھہ
ندیا ہوگا اور کچھ ادای حق رفاقت نکیا ہوگا بلکہ اسنے اپنی جان بچا کر بہاگ کھڑی ہوئی
ہونگی اور اونحضرت کو تنہا درمیان تشنگان خون کے چھوڑیا ہوگا تو اونحضرت
کے دلمین ایسی کمینون کے کیا قدر و منزلت رہی ہوگی یہ اطوار تو اونحضرت
کی سامنی کی تھی اور بعد اونحضرت کے جو کچھ کیا وہ عیان ہی کہ نعش مطہر کو بیگور و
کفن چھوڑا اور تجہیز و دفن بادشاہ دین و دنیا سے سونہہ موڑا اور خود مثل نادرشاہ
کے بادشاہ بن بیٹھے اور اسپر بھی راضی نہوئی فدک تک چھین لیا اور اونکی
اولاد کو نان شبینہ کا محتاج کردیا اور ایسی حالت ذلت و خواری مین چھوڑدیا
کہ ہر ایک حجر اور مدر کی نیچے اونکا خون بہایا گیا فالی اللہ المشتکے اور بفرض محال
مثل شریک الباری اگر اونحضرت فی روز غدیر اور بمقامات کثیر نفس اوپر خلافت
کسی کے نکی ہوتی اور اونکی اہلبیت مین معاذ اللہ کسیکو لیاقت خلافت بھی
نہوتے تو مقتضای نمک حلالی و وفاشعاری یہ تہا کہ خلافت کو خاندان نبوت
سے نہ نکالتی کو انتظام کار اپنے قبضۂ اقتدار مین رکہتے مگر خلافت کو مخصوص
باہلبیت کرتے تب بہی اونحضرت کی اولاد کو ایک عزت و تعظیم وقت رہتے
اور ہر سلسلہ و دودن کو ادعای خلافت نہوتا اور ہر فاسق و فاجر مثل بنی امیہ
اور بنی عباس کے طمع خلافت نکرتے اور گر عقد خلافت بہیت چند اجلاف نکرتی

تعاہل تمام معاویہ اور یزید کی متابعت کرنے مین نمتہارنہوتی اور نوبت اسکی نہ
پہنچتے کہ معرکۂ کربلا مین کل بہتر دیندار اور لاکہون بنافم مسلمان اور درحقیقت بہتر از
کفار ہم پہونچتی اور یہ خرابیان جو سبب بدم بنیان ایمان و اسلام ہوئین نہ پڑتین آی
یارو اگر انصاف کی آنکہہ بند نکرو تو صحابہ کرام کی تعاوت کی انتہا نہین ہی کہ اونہون
نے خاندان نبوت کو مٹا دیا قولہ صدقت یا رسول اللہ کہکر آپ کی دلکو خوش
کری اقول جن لوگون نے صدقت تصدیق جنابی کہا اونکی رست تعریفین
ہین جو آپ اشقیا کی کلے منڈستی ہین او جن لوگون نے فقط لسانی کہا وہ
لوگ مصداق قالوا نشہد انک لرسول اللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون — کی ہین قولہ یار غار کہلاوی اقول ؎

بس کن حدیث غار کہ عارست نزد عقل — آن حزن و بیقرار ی شیخ مسلم ؎

یار غار سے عوا دیتین اونحضرت کو پہنچین اوسیکا چرچا آتک زبانون پر ہے
اہلسنت سیکڑون تاویلین کرکے چپاتی ہین اور بی سر فہاتین بناتی ہین ولاکن
لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر حقیقت مین بجای یار غار اگر کوئی مار زہردار
ہوتا تو خلیفہ صاحب کی زہر لونے سی اوسکا ضرر کم ہی ہوتا و نعلم ما قال السعدی ؎

ترا از دہا گر بود یار غار — ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

قولہ لقد رضی اللہ عنہم کہکر اپنے رضامندی ظاہر کری اقول یہ بات کبہی
گوش زد ہماری نہین ہوئے کہ بالخصوص اہل بدر کی شان مین خدا نے
کہین لقد رضی اللہ عنہم فرمایا ہے بلکہ اس کلام اللہ مین جو اہلسنت و اہلی پڑہنے
تراویحون کے ازبر کرتے ہین اوسمین تو کہین لقد رضی اللہ عنہم موجود ہے

نہین ہے آری اون قرانون مین جنکو حضرت عثمان محرق القرآن نے جلایا
شاید کہین موجود ہو اور آپکو شاید کوئی نسخہ جلا ہنا اونمین سے مل گیا ہو لیکن
مشکل یہ ہی کہ کوئی مفسر اور محدث بھی تو نہین لکھتا ہے کہ لقد رضی اللہ عنہم
اہل بدر کی شان مین نازل ہوا خباب والا جو سابقین اہلسنت فی اہل بدر کے
شان مین بنایا تہا وہ خود کیا کم تہا کہ آپکو نے تصنیف کی احتیاج اونکی شان مین
پڑہی اس سے بڑہکر کیا ہوگا کہ خدا نے اونکو بقول اہلسنت اجازت تامہ عامہ
کل فسق وفجور کے علی کر الہ ہو رومرا لشہور دی ہی اور فرمایا کہ اعملوا ما شئتم فانی
قد غفرت لکم بعد از بدر کی جو اونکا جی چاہتا زنا اور لواطہ اور شرب خمر اور
قتل نفوس کرتے اور خایع العذار اور گسستہ مہار رہتی اس سے بڑہکر اور کیا فضیلت ہوگی
کہ اپنی زاد نعمۃ علی الطنبور کیا اور لقد رضی اللہ عنہم بھی اوسپر کہہ دیا آری مومنین کی
شان مین رضی اللہ عنہم مثل لقد رضی اللہ عن المومنین کی وارد ہی پس وہ مخصوص
مومنین ہے آپکی تلمیذ کو جنکا ایمان ہی ثابت نہین اور اسیطرح منافقین اور مرتدین
کو اس سے کچہہ بہرہ نہین ہے فاسئل به خبیرا لعلک ما کنت بہ
نضیرا اولیضحک قلیلا ولیبک کثیرا قولہ والسابقون الاولون
من المہاجرین والانصار اقول یہ آیہ شریفہ مثل آیہ سابقہ المتبہ باخصوص فضیلت پر
اون مومنین کے دلالت کرتا ہی جو سابقین اولین مین سے تہی خواہ مہاجرین
مین ہون خواہ انصار مین سے نہ منافقین مہاجرین اور انصار خواہ سابقین سی
ہون خواہ لاحقین سے اسلئی کہ اونکی مذمت پر ہزارون آیتین اور حدیثین دلالت
کرتے ہین بالجملہ تعریف اوسمین مہاجرین اور انصار کے ہی حو شہ فی اللہ ایمان لاے

اور اوس ایمان پر مرتے دم تک قایم رہی آپ تا حق منافقین اور مرتدین کو ائمین
داخل کرتے ہین آپ اپنی تلمثہ کی خبر کیجیے اور اونکا ایمان ثابت کیجیئی آپکو مومنین
مہاجرین اور انصار سے بحث کرنا لغو ہی اسلئے کہ شیعہ جملہ مومنین خالص الایمان
کو خواہ سابقین سے ہون خواہ لاحقین سے خواہ مہاجرین سی ہون خواہ
انصار سی اچھا سمجھتی ہین وَلو قل عددھم وقلیل من عبادی الشکور قولہ
اصحاب بدر یا یاران بیعت رضوان اقول اصحاب بدر اور بیعت رضوان مین بھی
تعریف مومنین ہے کی ہی نہ منافقین کے وسیظھر علیك نبئھم بعد
حین فکن من المنتظرین قولہ ان دولتونکی لینے والی لگیئے اقول جس طرح
دولت دین کے لینی والی اوسکو لگیئے اوسیطرح دولت دنیا کی لینے والی
ہے دنیا کی فری لوٹ لگیئی یا یران بے وفا اور حریفان پر دغا نی جس تمنا مین
ایک عمر صرف کی تھے اور جسکی واسطی محنتین اور مشقتین اور اذیتین اوٹھائین
تھین بعد جناب رسول خدا کی اوسکا موقع ملا اور نفاق باطنے کا راز پوشیدہ کہلا
مریضون نے بیخوف وخطر نردد غا کیلیے اور حسب خواہش دلی مئی مقصود حاصل
پی لی ہے حریفان باوہ خورد مند ورفتند لیکن جب زمانہ مین آپ ایسے لوگ
سرمی مردونکی جلانے والی اور سنت خلفای جور کی تہانے والی موجود ہین
تو کہہ سکتے ہین ہے ہست محفل بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ
ہنوز قولہ آی یار وجن لوگون نے بلاو اسطہ پیغمبر خدا سی تعلیم پائی اقول
جن لوگون نے تعلیم پائی بین سنے کہ تعلیم پذیر ہوئے اور ہدایت پائی اور
اوس ہدایت پر باقی بھی رہی ہماری دلونمین اونکے نہایت محبت ہے

اور ہماری نظر و نمین اونکی بڑی قدر و منزلت ہی مگر جن لوگونمین باوجود تعلیم اور
ہدایت کی کچہ اوسکا اثر نہین ہوا ہم اونہین کو بُرا سمجھتے ہین اور مہتدی ہونا اونکا
نقص تعلیم اور نقص ہدایت نہین ہے بلکہ نقص قابلیت اور نقص لیاقت بسبب
سوء اختیار غیر مہتدین کی ہے جیسا کہ عدم تاثیر قدرت قادر علی الاطلاق ایجاد
شریک الباری مین نقص قدرت نہین ہے بلکہ نقص اس ماہیت کا ہی کہ
قابلیت اور لیاقت خلعت وجود ہی نہین رکھتے اسلیے نہ مہتدی ہونا فرعون
اور ہامان کا نقص ہدایت و تعلیم حضرت موسیٰ و ہارون نہین ہی اور نہ مہتدی
ہونا ابوجہل اور ابولہب کا اور فرعون اور ہامان اس امت کا نقص تعلیم و ہدایت
جناب رسولخدا نہین ہی ولنعم ما قیل ؎ ہرکہ او روی بہبودی ندہشت ۔ دیدن
روی نبی سودی نداشت ۔ وکذا قال الآخر ؎ دون شو از قرب نزرگان خراب
جیفہ و ہر بوی بدار افتاب ۔ قولہ ان ہزارون لاکھون آدمیونمین الی قولہ کسیکی دل پر
ایمان کامل کا اثر نہوا اقول اس اضطراب کلام کا باعث غرفریب وہی علوم
کاذبہ اور کچہ نہین معلوم ہوتا ہی کبھی مدعی حسن و خوبی مطلق صحابہ ہوتی ہین کبھی
تخصیص صحابہ کیا کرتی ہین کبھی مطلق مہاجر اور انصار کہتی ہین ایک صفحہ مین
آپ کتنی رنگ بوقلمونی بدلتی ہین اب یہان پوچھتی ہین کہ کیا کسیکی دل پر ایمان کامل
کا اثر نہوا کون کہتا ہی کہ دنیا مین کوئی مومن کامل نہا ہماری آپکی فرق اسیقدر ہی
کہ آپ کل کو مومن کامل ٹہراتی ہین بدین طمع کہ سبکی صدقہ مین کچہ آپکی تلشہ کو بھی حصہ
ملجائیگا ہیہات ہیہات یہ تمنای محال ہی آپ خود صفحہ اولی مین مکرر کہہ چکے ہین
کہ تہتر مین سی ایک ناجی ہی پس وہی ایک کامل الایمان تہا اور شیعونکی نزدیک وہ ایک نہین ہے

مگر علی و شیعته فانهم ثم الفائزون نہ ابوبکر و اہل سنت فانهم الخاسرون و قولہ
جو نماز و نمین اور جہاد و نمین حضرت کی شریک ہے اقول منافقین کا نماز و نمین شریک ہونا
مصداق یراؤن الناس تہا یعنی بریا و سمعہ تہا اور جہاد و نمین لطمع مال غنیمت تہا
پس ایسی نمازین اور ایسی جہاد کہان موجب ثبات قدم ہوسکتی ہین قولہ لیکن اپنے
نفاق اور کفر سے باز نہ آئے اقول کفار اور منافقین تو کہے معتقد الوہیت اور نبوت
نہ تہی سفر اور حضر مین ساتہہ رہنا اور شب و روز وعظ و نصیحت سنا اگر انکو مفید نہوا اور
معجزات کو اونہون نے سحر پر محمول کیا اور ان ہوا لا سحر یوثر کہا اور جبرئیل
کی تشریف لانیکو اور وحی پہنچانیکو افتری علی اللہ کذبا ما یہ جملہ سمجہا تو یہ کچہ جائے
تعجب نہین ہے کہ یہ سنت قدیمہ کفار اور منافقین کی بہ نسبت انبیای سابقین
کی چلے آتی ہے آری کسیقدر آپکو تعجب کرنا ہی تو اس سے کیجئی کہ جو لوگ کسی
زمانی مین ایمان بخدا اور رسول لائے تہی پہر وہ کیونکر ثابت قدم نرہی اور مصداق
ثم قست قلوبکم بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ الآیہ کی ہوئے
لیکن یہ بات بہی چندان جای تعجب نہین ہے آپنی خود صفحہ اولی مین فرمایا ہے
لیکن شیطان نی بعد ایمان کے اکثر مسلمانون کو بہکایا انتہی جناب والا شیعہ بہی
یہی کہتے ہین کہ اکثر کو بہکایا تو قلت ہے ایمان پر باقی رہی اور اکثر نے اون اقلت
کو ایسا ضعیف کردیا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما ینبغی نکر سکتے فصار اہل
الحق مستضعفین مشارق الارض و مغاربہا و اہل الباطل تملکوا مداخلہا
و مناحلہا و مشاربہا قولہ کسی معجزہ کا اثر اونپر نہوا اور نہ کوئی دعا اونکے حق
مین مقبول ہوئے اقول آری منافقین اور کفار کی حق مین ایسا ہی ہی کہ نہ کسی

معجزہ کا اثر ہوا نہ کوئے دعا کا اثر ہوا اور یہ بھی ایک سنت قدیمہ ہی اہلسنت
کیون نہین نظر کرتے کہ تسع آیات موسوی کو کب ذوعیونین اثر ہوا اور دعاے
ابراہیمی کو مغفرت آذر مین بقولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین کب اثر ہوا اور
دعای حضرت نوحؑ کو نجات مین اپنے بیٹی کی بقولہ ان ابنی من اہلی کب اثر
ہوا اور بطرح دعای جناب رسولخداؐ کو کفار اور منافقین کے بارہ مین بمقتضاے
ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم اگر اثر نہوا تو کیا جاے تعجب ہی
قولہ کوئے مسلمان ایسا عقیدہ رکھیگا اقول سنای آپکی سے مسلمان کے
کہ جنسی مسلمانی کو چھوڑ کر غیر اختیار کیا ہی سب مسلمانونکا یہی عقیدہ ہی کہ کفار اور
منافقین مین معجزات کی اثر نہونے سی کسی پیغمبر کے پیغمبری مین داغ نہین
لگتا ہی بعثت پیغمبران اور تعین حافظان شرع واسطی اتمام حجت خدا کی ہی تاکہ اہل
دنیا یہ نکہین کہ لو لا ارسلت الینا رسولا پس اگر اہل دنیا سی کوئی شخص
ایمان نہ لاوی تو پیغمبر کے پیغمبری اور وصی کا وصی ہونا نہین باطل ہوتا ہے
حجت خدا بمقتضای ولله الحجه البالغة تمام ہوجاتی چنانچہ کتب سیر مین
منقول ہے کہ خطلیہ پیغمبر نے بمجرد اسکی کہ اظہار نبوت کیا اشقیای لیام نے
اونکو قتل کیا تو اس سے کچھ داغ اونکی نبوت مین نہین لگ گیا مگر منتصرین و داغ
لگانیکی کہ واسطی اسلام مین جو چاہین سو کہین قولہ اوسکی تمام شاگردون اور کل مریدون
کو کافر اور مرتد کہیگا اقول اگر تمام اور کل سے معنی حقیقی اوسکے مراد ہین یعنے
کل الافراد بحیث لا یشذ منہ فرد تو یہ کذب محض اور افترے بحت ہی اسلئے کہ
باتفاق امت شیعہ علیؑ و اصحاب کسی زمانہ مین از ابتدا تا انتہا کافر و مرتد نہ تھے

آری امت مین اختلاف ہی تو اہل سنۃ ابی بکر و عمر و احبا ہم مین ہی کہ بعضے اونکو کافر
اور منافق سمجھتے ہین مثل شیعونکی اور بعضی اونکو مومن سمجھتے ہین مثل اہل سنت
کی اور اگر تمام اور کل سے معنی مجازی اوسکی مراد ہین یعنے اکثر تو خود آپ صفحہ
اولی مین فرما چکے ہین کہ شیطان نے بعد ایمان کی اکثر مسلمانونکو بہکایا پس
اگر اتنا ہی امر آپکے لئی موجب بدظنی اور پیغمبری مین داغ لگنے کا ہوا ہے تو
آپکی ایمان کا خدا حافظ ہے اور شاید یہی بدظنی موجب آپکی تضرر کی ہوئی لیکن اسکو
خوب جانئی گا کہ اگر مثل آپکے اور آپکی اوستاد کے ہزار در ہزار بگڑ جائین اور
گردن مڑوڑی مرغیان کہائین تو دین اسلام مین کچہ خلل نہ پڑی گا بلکہ آپ خود
اسلام سی خارج ہوجائین گے قولہ اگر کسی عالم کی تمام شاگرد جاہل اقول علم
عالم او۔ ولایت ولی اور امیری امیر اگر بحیثیت شاگردون اور مریدون اور مصاحبونکی
ہی جیسا کہ مشہور ہی کہ پیران نمے پرند مریدان می پرانند تو البتہ شاگردونکے
جہالت اور مریدون اور مصاحبونکی نالائق اور فاجر و فاسق ہونی سی عالمیت
اور ولایت اور امارت مین بے شک بٹہ لگیگا اور اگر علم او ولایت او امارت
اوسکی فی نفسہ ہی اور صفت ذاتی اوسکی ہے اور بمقتضای آنکہ مشک آنست
کہ خود ببوید نکہ عطار گوید شاگردون اور مریدون پر موقوف نہین ہی تو اگر تمام
شاگرد جاہل ہوئے اور تمام مرید مرتد ہوئے اور تمام مصاحب فاسق
ہوئے تو اوس عالم اور ولی اور امیر کو کیا ضرر ہی قولہ پس اسیطرح تمام صحابہ
کی کفر اور ارتداد پر اعتقاد رکہنا اقول کفر اور ارتداد قوم حضرت موسیٰ سے بکو سالہ
پرستے آپکی نزدیک حضرت موسےٰ کی نبوت مین کیا داغ لگ گیا

نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد الفاسد اور درحقیقت حضرت موسیٰ کی نبوت
مین داغ لگانا جناب رسول خدا کے نبوت مین داغ لگانا ہی اسلئے کہ
وہ حضرت مصدق اونکی تھے فنعوذ باللہ من ذلک بلکہ اسی تقریر سے حضرت
عیسےٰ کی نبوت مین بے داغ لگے گا کہ وہ بھی مصدق حضرت موسیٰ
کی تھی تو آپکو کسے مفرط تقصر کی بھی نرہے گا بلکہ نبوت کل انبیا مین داغ
لگ جائیگا لان کلّھم مصدقون لمن مضی ومبشرون بمن یاتی فنعوذ
باللہ من ذلک اور اگر کوئی کہے کہ داغ نبوت حضرت موسیٰ بسبب رجوع قوم
کی اسے الحق مت کہا تو ہم کہین گے کہ اسیطرح جب قوم نی رجوع طرف
جناب امیر علیہ السلام کے کی تو داغ نبوت جناب رسولخدا بھی مٹ گیا یہ تقریر
بنا برآنکی تخیل فاسد کی ہے ورنہ ہمنی سابق مین بیان کیا کہ مومنین کاملین اپنی
ایمان پر تبحبک باقی ہین اور چند منافقین امت نی دنیا طلبونکو بطمع مال و دولت
اور بوعدہ ہای حکومت و ریاست فراہم کرکی مومنین کو بقہر و تعلا تضعف
کردیا تو اوس سی نبی کی نبوت اور امام کی امامت مین کچہ داغ نہین لگتا اسلئی
کہ ثبوت نبوت و امامت بدلائل باہرہ و معجزات قاہرہ متواترہ ہوتا ہی کہنی سی
چند دنیا طلبونکی جنکے کفر و ایمان سے مین ما بین اہل الاسلام جھگڑے پڑے
ہوئے ہین پس اونکی حسن و خوبی سی نہ نبوت اونکی مخالفین ملت کے
نزدیک عیب بن جاتے ہی اور نہ اونکی بگڑنی سی بگڑ جاتے ہی الغرض کفر اور ارتداد
حضرات ثلاثہ و اخر ابہم سے داغ نبوت جناب رسولخدا مین لگانا آپ ہے
کی ہنسے با ایمانون کا کام ہے فنعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذلک

مقال المخاطب تفہام ہداہ اللہ سبل السلام تیسری دلیل اسکا کوئی انکار نہین
کرسکتا ہی کہ پیغمبر خدا ایسے وقت مین مبعوث ہوئی کہ لوگ توحید سی منکر ہوگئی تھی
عبادت اور استعانت مین شرک کرنیلگی تھے معاد پر یقین نرکھتی تھے عبادت
کی طریقہ کو بھول گئے تھی دین ابراہیمی مین تحریفین کرنیلگی تھے جانورونکی
طرح آپسمین لڑتی اور وحشیونکی مانند باہم جھگڑتے تھی علم اور حکمت سی بی بہرہ ہوگئے
تھے اخلاق حسنہ کو چھوڑکر جاہلانہ رسمونکی پابند ہوگئے تھی چنانچہ اللہ جلشانہ نے
توحید کی تبلا نے شرک کی چھوڑانی عبادت کی طریقی سکھلانی دین ابراہیمی کی
جاری کرنے اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے کی لئی حضرت کو نبوت اور رسالت کا
مرتبہ دیا اور تمام بنی آدم کی ہدایت کا بار آپکی اوپر رکھا اور چونکہ بعد حضرت کے
خدا کو دوسرا نبی بھیجنا منظور نہ تھا اور سلسلہ نبوت کا آپکی ذات پر ختم کرنا منظور
تھا اسلئے جو فضائل اور کمالات اور معجزات جدا جدا اور انبیا علیہم السلام کو
دئی گئے تھی وہ سب حضرت کو دئی گئے اور جو طریقی ہدایت اور تعلیم کی علیحدہ
علیحدہ اور پیغمبرونکو سکھلائے گئی تھی وہ سب حضرت کو سکھلائی گئے بلکہ اس نظر
سی کہ کوئے فرقہ کوئی گروہ آپکے فیضان نبوت سی محروم نرہی اور آپکے
ہدایت اور تعلیم شامل بعض امتیونکے بی اثر نہوجاوی اور کسیکو کوئی عذر ایمان اور
اسلام لانی پر باقی نرہی اور کسیکو موقع آپکی نبوت کی انکار کرنیکا نہ ملی وہ معجزات حضرت
کو دئی گئے جو اور کسی پیغمبر کو نہین دئے گئی اور اون باتون کی اجازت آپکو
دیگئی کہ اور کسی پیغمبر کو نہین دیگئے اسیواسطی آپکے ہدایت کا اثر جلد اور کامل ہوا
اور کچھ ایک ہی ذریعہ سی نہین بلکہ مختلف ذریعون سے لوگون نی ایمانکو قبول کیا

جو لوگ فصحا اور بلغا مشہور تھی وہ قرآن مجید کی فصاحت دیکھکر قائل ہوگئی اور جو لوگ
علم اور حکمت کا دعوی کرتے تھی وہ آپکی تعلیم حکیمانہ دیکھکر معتقد ہوگئی جو شخص معجزہ
کی طالب تھی وہ معجزات دیکھکر ایمان لائے جو لوگ شجاعت و مردانگی مین مشہور
تھی وہ میدان جنگ مین مقابلہ کی تاب نلاسکی آخر مغلوب ہوکر مطیع بن گئے
اور جو غرض اللہ جل شانہ کی آپکے نبوت سی تھے کہ دین اسلام تمام دنیا مین
پھیل جاوی اور سب اہل دینون پر غالب ہوجاوی وہ حاصل ہوگئی لیکن یہ فائدہ
جو بعثت نبوی سے ہوا صرف اہل سنت کی اصول کی مطابق ثابت ہوتا ہی
اور موافق اصول مذہب شیعہ کی ہرگز ثابت نہین ہوتا اسلئی کہ جو لوگ حضرت کی
سامنی ایمان لائے جب اونکی نسبت یہ اعتقاد کیا جاوی کہ وہ ایمان اور اسلام مین
کامل تھے اور دل سے حضرت کی نبوت کی معتقد تھی اور مرتے دم تک اوسپر
ثابت قدم رہی تو یہ امر البتہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت کی ہدایت سی جو غرض
تھی وہ حاصل ہوگئی مگر جبکہ اون لوگون کے نسبت یہ گمان کیا جائی کہ وہ ظاہر
مین مسلمان تھے اور باطن مین عیاذا باللہ کافر تھے حضرت کی وفات کی بعد ہی
مرتد ہوگئی تو کسکے مونہہ سی یہ بات نکل سکتے ہی کہ حضرت کی ہدایت سی کچھ فائدہ
ہوا حقیقت یہ ہی کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کی ہی اوسپی الزام آپکے
نبوت پر آتا ہی اور شیعہ کے کو مذہب اسلام پر شبہہ ہوتا ہی اسلئی کہ جب کوئے
اس امر پر یقین کری کہ جو لوگ حضرت پر ایمان لائے اونکی دلون پر کچھ اثر ایمان
اور اسلام کا نتھا اور وہ صرف ظاہر مین مسلمان اور عیاذا باللہ باطن مین کافر تھی یا
حضرت کی انتقال کرتے ہی وہ اوس سے پھر گئی وہ حضرت کی نبوت کے

تصدیق کرنہین سکتا ہی اور کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرت سچی ہی نہوتے تو کچہ نہ کچہ اونکے
ہدایتہین تاثیر ہوتے اور کوئی نہ کوئی دل سے اونپر ایمان لایا ہوتا اور منجملہ ہزارہا
لاکہون آدمیونکی جو اونپر ایمان لائے سو دو سو آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتے
اگر صحابۂ کرام تمہاری عقائد باطلہ کے موافق اسلام اور ایمان مین کامل نہ تہے
تو پہر وہ لوگ کونسے ہین جن پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا اور وہی لوگ کتنی
ہین جنکو حضرت کی نبوت سی فائدہ ہوا اگر اصحاب نبوی سوای معدودی چندکی
بقول تمہاری سکے سب عیاذاً باللہ منافق اور مرتد تہی تو دین اسلام کو کسنی قبول
کیا اور پیغمبر صاحب کی تعلیم اور تلقین سے کسکو نفع پہنچا کن لوگون نے حضرت
کی کہنے سی شرک چہوڑکر توحید پر اعتقاد کیا کن شخصون نے عبادت کی طریقون
کو سیکہا کس گروہ نی دین محمدی کو جاری کیا کس فرقہ نے ایمان کو پہیلایا آی
یاروتکو تو اسلام کا نام لینا اور پیغمبر صاحب کی نبوت کا اقرار ظاہری سنے کرنا
نہ چاہیئے اگر پیغمبر صاحب کی ایمان لانیوالون مین سے سو دو سو ہزار دو ہزار کو
تم کافر کہتے یا اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم منافق جانتی تو
صبر آتا مگر فہموں تو اسی بات پر آتا ہے کہ تم اونہین لوگون پر اعتراض کرتے ہو
جو سب سی پہلے ایمان لائی اور اونہین کو منافق بتاتے ہو جنہون نے خدا
کی دین کو جاری کیا اور اون ہزارون لاکہون آدمیون مین سی جو حضرت پر ایمان
لائے تہی سوای چار چہ شخصونکی کسے کو اچہا نہین کہتے ہو بہلا کیونکر لیے
عتید و تجب نہ آوے آور کیونکر تمہاری اس گمراہی پر افسوس نہ ہووے
یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس تیسری دلیل کا

محصل بعد از قصہ خوانی گویا کرسٹانے کی نشانی ہے یہ معلوم ہوا کہ غرض خدا
کی مبعوث کرنے سے خاتم الانبیا کی سے تھی کہ کل بنے آدم ہدایت پاوین اور
ایمان لاوین پس اگر کل صحابہ بظاہر ایمان لانیوالے مرتے دم تک کامل الایمان
ٹہرجاوین جیسا کہ مذہب اہل سنت ہی تو غرض خدا کی حاصل ہوگی اور پیغمبر بے
سچے پیغمبر ہونگے بلکہ اگر سو دو سو بے ایمان پر باقی رہجائین گی تو بے
مخاطب کو صبر آجائیگا اور آنسو پونچھ جائینگی لیکن غضب تو یہ ہی کہ بنا بر مذہب شیعہ
کی کل چار ہی پانچ سو مومن کامل رہتے ہین تو خدا کی غرض بالکل نہ حاصل ہوئے
اور پیغمبر کا بھیجنا بالکلیہ لغو ہوگیا پس ایسے پیغمبر کے بھیجنے سے کیا حاصل کہ جسکی
ہدایت کا کچھ اثر ہے دنیا مین نہ پایا گیا سبحان اللہ ہی فہم و ہی دانش و خبی
حدت ذہن رسا ہزار حکمای یونان اس طریقہ برہان پر قربان آور جان بوعلی سینا
بلاگردان ایسے دلیلین سوای مخاطب کی بھلا کسے کو کب سوجھتی ہین اہل علم
کو نہایت افسوس ہوتا ہی کہ ایسی دلیلہائی لاجوابی جو ہمین اپنے عزیز چند روزہ کو ضایع
کرین سے آنست جوابش کہ جوابش مدہی + لیکن کیا کیجے کہ عوام
کالانعام نہین سمجھتی اور ترک جواب کو محمول عجز پر کرتے ہین لہذا بالاجمال کچھ
گزارش خدمت شریف کیا جاتا ہے کہ یہ دلیل نامربوط آپکی از قسم تخئیل اوہام
اور اضغاث احلام ہی اسلئے کہ لاریب کہ خداوند عزوجل نے اپنی فضل و کرم
اور مقتضای مصلح و حکم سی بنی آدم کو جس جس چیز کے حاجت و اسطی اصلاح حال
اور حسن مآل کے ضروری تھے سب عنایت فرمائی پہلے عقل ممیزین الخیر
و الشر عطا کی فالهمها فجورها وتقوىٰها کہ یہ جبت بالمنیٰ خداوند

بعد اوسکی حجت ظاہری باسمال رسل وانزال کتب اور نصب اولیا تمام کے تاکہ
ممکن ہو کہ کافۂ الناس ہدایت پاوین اور راہ راستی پر اوین پس جو کچھ بمقتضای فیض
ازلی اور جود لم یزلی تہا اوسکی طرف سی وہ سب عمل مین آیا اور یہ سخن قابل انکار
نہین اور اسیطرح انبیا اور اوصیا پر جن جن باتونکو خدا نے درباره صلاح احوال
عباد واجب کیا تہا حتی المقدور وہ بہی عمل مین لائے وما ارید الا الاصلاح
ماستطعت کی کاربند رہے اور انتہای درجی کے کوششین اور محنتین اور
مشقتین ہدایت ناس مین کین اور اذیتین اجرای دین مین صابر اور محتسبا اوٹہائین
اور انکی ثبات قدم مین کبہی لغزش نہین آئے اور یہ امر بہی الطاف جلیلہ
جناب باری سے تہا کہ اہلسنت اسکو امر تفضلی بجہت کہتی ہین اور شیعہ نظر اوسکی
عنایی ذاتی کے تفضلی اور نظر حکم ومصلح کے سبب واجب کرتی ہین پس
بعد اسکی کہ خداوند عزوجل سنے تکمیل مدارج لطف ممکن ومقرب فرمایا بعضی لوگون
نے بحسن اختیار مقتضای عقل ونقل پر عمل کیا اور اونہون نے ہدایت پائے
وما ہم الا قلیل وقلیل من عبادی الشکور اور اکثر لوگ بمقتضای واکثرہم
لا یعقلون ولتجدن اکثرہم فاسقین خواہشہای نفسانی اور اغوای شیطانی
بمقتضای عقل ونقل سی بسوء اختیار دست بردار ہوکر راہ دین سی درگذرے
اور متاع عاجل دنیای فانی کو بعوض ثواب آخرت باقی کے خرید کیا اور
حکمت اور مصلحت خدا تقتضی اسکی نہین ہوئی کہ ایسی لوگون کو بہ مشیت الجائی
بجبر واکراہ راہ دین پر لاوے ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا

ولو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعاً پس بندونکو للاختیار اوپر حال اختیار کی
چھوڑا چنانچہ خود فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور فرمایا
من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر پس اگر فرض کیا جاوی کہ کل نبی آدم
کافر ہوجاوین تو جب خدا اور رسولؐ نے جو انپر لازم تھا وہ عمل مین لاچکی ہین تو نہ
خدا پر کوئے الزام عائد ہوسکتا ہی نہ اوسکی رسولؐ پر آری چونکہ حجت خدا تمام
ہوچکی ہے پس سراپا الزام عائد طرف عباد کے ہوگا اسلئی کہ اونپر لازم تھا
طلب اتقیاد انبیاء اور اونہون نے نکیا نبرا سکے اب ضرورت ترتب
ہونے اشہدایت کی نہی اور اگر کوئی خوش فہم مثل مخاطب کے کہے کہ
جب اثر ہدایت مترتب ہوا ضرور نہوا تو ایسے نبی کا بھیجنا عبث اور بیکار ہوا تو ہم
جواب دینگی کہ ہرگز عبث نہین ہے اسلئی کہ حجت خدا بسبب مبعوث کرنے
نبی کے تمام ہوگئی اور کسیکو مجال اسکے نہی کہ کہی لولا ارسلت الینا
رسولاً فنتبع ایتک من قبل ان نذل ونخزی فللہ الحجۃ البالغۃ آپ آئی ایسے فیہ ینا اور
فرمائی کہ اگر سو دو سو صحابہ سے ایمان پر باقی نہی اور دس ہی پانچ ایمان پر
باقی رہگئے گو یہ معتقد شیعہ نہین ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا مگر اسمین کیا
قباحت لازم آئے اوپر پیغمبر کی پیغمبری اور خدا کی خدائی مین کیا خلل پڑا اگر چند
اسباب ہدایت کی پیدا کرنے اور نبیؐ ادای رسالت اور تحمل بار نبوت مین کچھ
تو ماہی فرماتا تو آپ کا جو جی چاہتا سو فرماتے تو اب اہل انصاف ذرا انصاف
کرین کہ خداوند تعالی کے اسباب ہدایت پیدا کرنیسے اور نبیؐ کی ادای رسالت
کرنیسے اور اکثر صحابہ کی منافق رہنی اور مرتد ہوجانے سی کیا علاقہ ہے اور

کیون ناقص پایا گیا ہے کہ ایک کا وضع مستلزم رفع آخر ہو اگر اسباب ہدایت اور
ادای رسالت خواہی نخواہی مستلزم ایمان ہوتے تو اشال ابولہب اور ابوجہل
کیون کافر رہتے اور منافق اپنی نفاق پر کیون باقی رہتے اور اہل ردہ کیون
مرتد ہوجاتے پس اسیطرح کیون نہین جایز ہے کہ مثل قوم حضرت موسےٰ
ایک زمانہ مین اکثر صحابہ مرتد ہوجاوین گو پھر بعد چندے راہ پر آوین اور جب
خود ایمان لازم ہدایت نہو تو بقا علی الایمان کب ضرور ہوگی آپ نے خود صفحہ اولیٰ
مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد ایمان کی بہکایا ہے اور
اونکی دلونکو عقائد باطلہ سے بہر دیا اگر بتقریر آپکی کوئی کہے کہ خدا اور رسولؐ
کی اہتمام نے کچھ فائدہ نہ بخشا کہ تہتہ فرقہ مین سے بہتر فی اثنا ہوئے
اور فقط ایک ہی فرقہ ناجی ٹہرا تو پیغمبرؐ کے ہدایت اور خدا کی کفالت کا کیا اثر ہوا
اگر کاش دس پانچ بے بہشتی ہوتے تو کچھ صبر آتا نہ یہ کہ فقط ایک ہی
بہشتی ہو تو آپ کیا جواب دیجئی گا فماھو جوابکم فھو جوابنا قولہ اسکا کوئی
انکار نہین کرسکتا اقول لفظ اسکا مشار الیہ اگر کل کلام مختل النظام ہے
تو اپکا خصم اوسکا منکر ہے اور اگر بعض کلام دون بعض مراد ہے تو اوسکے
تشخیص کرنے ضرور تھے اور اگر فقط فقرہ اولی مراد ہے تو ایک کلام
کے تحت مین کل کلام کو لکھنا عوام کو دام فریب مین لانا ہی تا لوگ سمجھین کہ
کل کلام مسلم الثبوت مین الفریقین ہے قولہ لوگ توحید سی سنکر
ہوگئی تھے اقول اگر مراد لوگ سی اشال آپکی ثلاثہ واحدہ ابراہیم ہین تو
مسلم ہے کہ وہ بت پرست تھے پس بت پرستی سی طرف خود پھرتے

کی رجوع کرنے مین کچہ استبعاد نچاہئی افریت من اتخذ الہہ ہواہ اور اگر مراد کل دنیا
کی لوگ ہین فلا نسلم والمدعی مطالب بالبرہان اور یہی حال فقرات مابعد سمجہنا چاہئی
قولہ تمام نبی آدم کی ہدایت کا بار آپکے اوپر رکہا اقول مراد ہدایت سی اگر
ارادۃ الطریق ہے تو مسلم ہی کہ وہ حضرت اسی لئے بہیجے گئی تہی اور انحضرت
نے اس بار کو باحسن ماکان فی خیر الامکان اپنے سر سی اوتارا اور رسالت
قد ابلغوا رسالات ربہم کی ہوئے لیکن اس ارادۃ الطریق کو ایصال
الی المطلوب لازم نہین ہے وہو بین وبین فی فواتح کتب المیزان پس
ایمان لانا اسکو لازم نہوا فما ظنک بالتقاعس علی الایمان اور اگر مراد ہدایت سے
ایصال الی المطلوب ہی فیکذبہ قولہ تعالی انک لا تہدی من احببت فما ظنک
بالاغیار ولو کان صاحب الغار قول آپکے فیضان ہدایت سی محروم نرہی
اقول لاریب کہ جناب رسول خدا کی موصوف ہونے سی باین صفات
جلیلہ امکان فیضان ہدایت واعطی کل شی خلق آدم کی ہوا لیکن ہر
ممکن الوقوع کے لئی وقوع لازم نہین ورنہ ہزارون لاکہون بلکہ کرورون
کفار اس فیض سے محروم نرہتی بلکہ خود حضرت کی قوم وقبیلہ کی لوگ مثل
ابوجہل وابولہب کی بلکہ حضرت کی ہر وقت کی صحبت مین رہنی والی اور ایمان
ظاہر کرنیوالی اور کفر چہپانیوالی اسے منافقین تو البتہ محروم نرہتے بالجملہ
فیض یا بے ہدایت فقط وجود ہادی سے نہین ہی بلکہ موقوف ہی اسپر
کہ لوگ بہی بحسن اختیار ہادی کے ہدایت کو مانین اور اوسکی ہدایت پر چلین
پس جو لوگ للہ وفی اللہ راہ ہدایت پر چلی وہ فیضیاب ہوئی وقلیل

اور جن لوگون نے اونحضرت کے کہنی کی تصدیق نکی اور اونکو معاذ اللہ ساحر
اور کاہن اور مجنون اور شاعر سمجھا کئے یا زبان سے فقط صدقت یا رسول اللہ
صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے اور دل مین سنکر رہے اور ہمیشہ
اسکی فکر مین رہے کہ وہ حضرت جلد وفات پاوین تو مطالب دلی برآوین
اور ہمیشہ محروم فیض ہدایت سے رہے **قولہ** اور ایکی ہدایت اور تعلیم مشل
بعض اور نبیونکی سے اثر نہو جانے **اقول** آپکا آخر کا یہ دلیل بنا کی دلالت کرتا
ہے اس بات کے اوپر کہ جس نبی کی تعلیم اور ہدایت اور صحبت اور رفاقت
اور معجزات اور دعوات مین اثر نہوا اسکے نبوت ہے مین داغ لگتا اور اسی دلیل
مین آپ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ اگر حضرت عیسے نبی نہوتے تو کچھ نکچھ اونکی
ہدایت مین تاثیر ہوتے اب عرض خدمت شریف مین یہہ ہے کہ یہان
جن نبیونکی بہ نسبت آپ فرماتے ہین کہ اونکے تعلیم اور ہدایت بے اثر ہوگئی
کیسی داغ اونکے نبوت مین لگا یا نہین وہ جھوٹے بنا برا یکے افادہ کے
ٹھہری یا نہین پس یہ عقیدہ اپ ہی کی ایسے متنصرین کا ہوگا ورنہ کل
اہل اسلام خواہ شیعہ خواہ سنی سب نبیون کو برحق سمجھتے ہین
اور بسبب نہ پاے جانے اثر ہدایت کے کہ حکما منشا سوء اختیار
عباد ہی ہے اون پیمبرون کے پیغمبری مین داغ لگاتے ہین نہ اونکو
معاذ اللہ جھوٹا سمجھتی ہین اور اگر فرمائی کہ ہماری غرض نفی اثر تعلیم
اور ہدایت سی بہ نسبت بعض انبیاء کے نفی بقاے اثر ہے تو ہم فیہ
مین بھی ہم ایسا ہی کہین گے کہ فی الجملہ اثر ہدایت اور تعلیم کا مرتدین

کو ہوا تھا مگر باقی نرہا بلکہ یہان فی الجملہ باقی بھی رہگیا کہ ارتداد من حیث الاسلام
بعد جناب رسول خدا کے واقع ہے نہین ہوا یا ہوا تو شاذ و نادر ہوا بلکہ جو واقع
بکثرت ہوا وہ ارتداد من حیث الایمان و ارتداد من حیث الاعمال تھا
چنانچہ خود آپ نے صفحہ اول مین فرمایا ہے کہ اکثر مسلمانونکو شیطان نے
بعد ایمان کے بہکایا اور اونکی دلونکو انعقاد باطل سے بھر دیا اور ہمارے
نزدیک اصل اصول اون عقائد باطلہ کا یہہ تھا کہ لوگون نے اعتقاد اسکا کیا
کہ متابعت اہلبیت کچھ ضرور امر نہین ہے اور کتاب خدا ہمکو کافی ہے
اور حدیث ثقلین کو بالاے طاق رکھدیا اور حسبنا کتاب اللہ
پکارنے لگے یہانتک کہ پیمبر کو لیھجر کہا اور وصیت نامہ تک جسکی شنا نہیں
لن تضلوا بعدے تھا نہ لکھنی دیا ہر چند بادی اسکے منافقین ہوے مگر اثر
اوسکا مرتدین مین ہوا کہ راہ سفینہ نجات سے پھرے اور مآل کار اوسکا یہ ہوا
کہ ذریت رسول مقبول تحت کل شجر و حجر مقتول ہوے فجزاھم اللہ شر الجزا و یہہ تھا حال
منافقین اور مرتدین کا لیکن کاملین فی الایمان اپنے ایمان پر باقی رہے ولو
کانو اقلیلین مستضعفین فی الارض قولہ کوئی عذر اور اسلام لانے پر باقی
نرہے اقول واقع مین خدا اور رسول نے ایسا ہے اتمام حجت
کیا کہ کوے عذر باقی نرہا مگر نفس امارہ نے بمقتضاے
وکید الملک سولت لہ نفسہ اور
شیطان نے بمقتضاے لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم
المخلصین یون سامریان امت کو گمراہ کیا کہ لوگون سے بجاے گوسالہ پرستی

کی گا وکہن سالہ پرستی کرائی ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا
فریقا من المومنین قولہ اور جو غرض اللہ جلشانہ کی آپکی نبوت سی تھے
کہ دین اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے اقول اولاً سابق مین بیان ہوچکا ہی
کہ غرض خدا کے تمام کرنا حجت کا کل اہل دنیا پر تہا و مبعوث کرنے نبی
سی اور موید کرنے اوسکی سی آیات بینات باہرہ اور معجزات قاہرہ بجوبے
عمل مین آیا اور حجت خدا کل مخلوقات پر تمام ہوگئی خواہ اسلام ساری دنیا
مین پھیلتا یا نہ پھیلتا لیکن آپکے نزدیک تصدیق حقیت نبوت اسلام کی
پھیلنی پر موقوف ہی پس یہ عجب تحقیق ہے کہ جس سی تصدیق نبوت مصدقین
اولین مین خلل آتا ہے آئی کہ جنکو آپ مصدقین اولین کہتے ہین اور اونکی
بلا تامل صدقت یا رسول اللہ کہنی پر فخر کرتے ہین اونکو بجز تصدیق لسانی
کے تصدیق جنانی نہ حاصل ہوئے اور کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ اوسوقت
تک تو دین اسلام قبیلہ بنی ہاشم مین بھی نہین پھیلا تہا فضلا عن القبائل
الاخر اور بقول آپکی تصدیق حقیت بغیر پھیلنے اسلام کی ہوتی ہے نہین
یہ کیا تحقیق آپکی ہے کہ جس سی آپ اثبات ایمان ثلاثہ کیا چاہتے تھے
اوسی سے اونکا ایمان ہی باطل ہوا جاتا ہے ثانیاً اسلام کا پھیلنا مستلزم
ایمان کے پھیلنی کو نہین ہے آئی کہ اسلام فقط اقرار بشہادتین ہی بقولہ
تعالیٰ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان فی قلوبھم فاسلمنا کہ اسلام و ایمان سب پھیلا لیکن پھیلنی
اسکی سے لئے بقا علی الایمان سے فی کل عہد و فی کل ان کچھ ضرور

نہین جائز ہی کہ ایک وقت خاص مین اکثر لوگ ایمان سے پھر جائین گو بعد
چندی پھر راہ راست پر آوین کما دفع فی قوم موسے ویؤیدہ قولہ
علیہ السلام لترکبن سنن بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
والقذہ بالقذہ بعدی کما مر من صحاحکم قولہ اور سب اہل دینونپر غالب
ہو جائی اقول مراد غلبہ سی اگر من حیث الحجۃ ہے تو مسلم ہی ولن یجعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا وقال البیضاوی المراد بالسبیل الحجۃ
قال السدی والزجاج وللخبی لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا بالحجۃ وان
جاز ان یغلبوہم بالقوۃ لکن المومنین منصورون
بالدلالۃ والحجۃ انتہی لیکن اسکو پھیلنی اور نہ پھیلنے دین
سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر مراد غلبہ ہی تسلط تام ہی پس حصول اوسکا
ابتک محل کلام ہے قال الضحاک تحت قولہ تعالی لیظہرہ علی
الدین کلہ اراد عند نزول عیسے بن مریم لا یبقی اہل دین الا اسلم
او ادی الجزیۃ وقال السدی ذلک یکون عند خروج المہدی من آل محمد فلا
یبقی احد الا اقر بمحمد وہو المروی عن الباقر وقال الکلبی لا یبقی دین الا یظہر
علیہ الاسلام ویکون ذلک ولم یکن بعد ولا یقوم الساعۃ حتی یکون ذلک
محصل سب اقوال مفسرین کا یہ ہی کہ تسلط تام اسلام کا جو مصداق
لیظہرہ علی الدین کلہ ہو ہنوز ظہور مین نہین آیا بلکہ اسکا ظہور زمانہ صاحب الامر
علیہ السلام مین ہوگا باقی رہا تسلط فی الجملہ پس لاریب جاسے کلام
نہین ہے کہ عہد خاتم رسالت مآب مین حاصل ہوا لیکن یہ مستلزم عدم تحقق

بعض صحابہ اور بقای علی الایمان فی کل الاحیان کل صحابہ کا نہین ہے
فلا یتم التقریب قولہ جو لوگ حضرتؐ کے سامنے ایمان لائی اقول متفق علیہ
بین الفریقین ہے بلکہ صدہا آیات اور احادیث صحاح اور غیر صحاح کے اسپر
دلالت کرتی ہین کہ حضرت کی سامنی ایمان لانیوالے دو قسم کے لوگ
تھی ایک وہ جو للہ فی اللہ حقیقت مین ایمان لائی اور دوسرے وہ جو
بطمع دنیا بظاہر ایمان لائے امنوا بافواھھم و لم تؤمن قلوبھم
پس اگر ان سبکو آپ ایمان و اسلام مین کامل کہتی ہین تو فائدہ بعثت نبویؐ
مطابق اصول اہلسنت بہت درست ہو گیا ہمکو کچھ جای بحث نہین ہے
لکم دینکم ولی دین ہ قولہ اور دل سی حضرت کی نبوت کے معتقد تھے
اقول منافقین صحابی دل و زبان کا باہم مختلف ہونا اجلّے بدیہیات
سی ہے گو آپ اسمقام مین لسانا کل ایمان لانیوالونکو مصدق نبوت فرماتی ہین
مگر لاریب کہ قلب آپکا مکذب اسکا ہی یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم
قولہ مرتی دم تک اوسپر ثابت قدم رہے اقول کل کا ثابت قدم ہونا
بھی اتفاقیات سی ہے اسلئے کہ اہلسنت بھی مرتدین صحابہ کو ثابت قدم نہین
کہتے اگر اختلاف ہی تو اونکی تعیین اور تشخیص مین ہے کہ ماذا لوا مرتدین
بعد فارقتھم کے مصداق کون صحابہ ہین بہر کیف ہمکو اس
سی انکار نہین ہے کہ حقیقت مین مومنین اور ظاہر مین منافقین
بھی تا عہد حیات جناب رسالتمآب اوس دین پر جسکو جناب
ختمی مآب فی پھیلایا تھا قایم رہے لیکن بعد او نحضرت کی منافقین

امت نبی وہ فتنہ وفساد برپا کیا کہ جس سی اکثر مومنین کو جادۂ ایمان سی لغزش
ہوئی گو اسلام مین باقے رہے اسلئے کہ شہادتین کا زبان سے انکار نہین
کیا اور مصداق اسکا خود آپکا فرمانا ہے کہ اکثر مسلمانون کو شیطان نے بعد
ایمان کے بہکایا اب فرمائی کہ اس بہکانے نے دین اسلام کو باطل کر دیا
یا قائم رکھا اگر رکھا تو بنا بر مذہب شیعہ کے بھی دین اسلام قایم رہگیا اور اگر باطل ہوگیا
تو بنا بر مذہبین کے باطل ہوگیا پھر آپکا ارشاد کہ سنیون کے اصول کی موافق
یہ ہے اور شیعونکی اصول کے موافق یہ ہے محض غلط ہوا قولہ
حضرت کے ہدایت سے جو غرض تھے وہ حاصل ہوگئی اقول مرارًا
گزارش ہوا کہ غرض ہدایت خلق سے تمام کرنا حجت خدا کا تمام خلق پر تھا
وہ غرض جب حضرت نے ادائے رسالت فرمائی تو بہر کیف حاصل ہوگئی
خواہ کفار ومنافقین کفر ونفاق پر باقے رہین یا نہین خواکثر مومنین بطمع
زخارف دنیویہ وبفریب شیاطین جن وانس ایک زمانہ مین راہ ارتداد
عن الایمان پر جاوین یا نہین علاوہ اسکے جب نفاق بعض صحابہ کا اور ارتداد
بعض دیگر کا مختلف فیہ نہین ہی گو اونکے تعیین وتشخیص مین اختلاف
ہو تو اگر تقریر آپکے تمام ہی تو اعتراض مشترک الورود علے الفریقین ہوگا
فما ہو جوابکم فہو جوابنا غایت الاعتذار آپکا یہ ہوگا کہ شیعہ اکثر کو اہل نفاق اور
ارتداد سی جانتی ہین اور ہم اقل کو تو ہم کہین گے کہ قرآن اور حدیث اور
تواریخ سی بھی ثابت ہوتا ہے کہ از عہد آدمؑ تا خاتمؐ ہر ہر زمانے مین کاملین
فی الایمان اقل قلیل ہین اور دنیا طلب اور کفار وفجار اسے یوں ہذا

کثیر مین یہانتک کہ کئی ہزار بلکہ نبابر بعض روایات کی گئے لاکھ مین جناب
سید الشہداؑ کا ساتھ دینی والی بہتر ہے نکلی قولہ تو کس مونہہ سے یہ بات
نکل سکتے ہی کہ حضرتؑ کی ہدایت سی کچہ فائدہ ہوا اقول آپکی مونہہ سے
یہ بات نکل سکتی ہے کہ موذیان عترت رسولؐ اور قاتلان ذریت بتولؑ
فائدہ مند ہدایت خدا اور رسولؐ خدا سے تھی ہم کیونکر کہین قولہ حقیقت
یہ ہی اقول حق حقیق فوق کل حقیقۃ کے یہ ہی کہ جو اعتقاد سنیون کا لسانے
بہ نسبت کل صحابہ اور اونکی اوناکے ہی جنکو تابعین اور تبع تابعین کہتے ہین اور
جنکی حق مین حدیث خیر القرون بنائی گئے ہی جب کوئی اونکی شنائع اعمال اور
قبائح افعال پر بہ نسبت ذریت رسولؐ رب متعال کی صحاح اور غیر صحاح و نیز
و تواریخ اہلسنت سی نظر کری اور غصب حقوق اور قتل نفوس بناحق کو دیکہی
اور جانی کہ کیسے ظالمین بے سلمانون کی نزدیک خدا اور رسولؐ کے
ہدایت سی بہرہ یاب ہین تو الزام اونحضرتؐ کی نبوت پر بلکہ خدا کی خدائی پر دیکہا
کہ یہ کیسا فائدہ ہدایت ساری دنیا مین پہیلایا کہ جسکا نتیجہ یہ فساد فی الارض ہوا
اور البتہ منتہی ہوا لیکو شبہ مذہب اسلام کی حقیت پر ہوگا کہ جب اسلام مین ایسی
مفسدین فی الارض اچہی کہلاتے ہین تو ایسی اسلام سی کفر ہی بہتر ہے
پہر حضرت کی نبوت کی تصدیق کیونکر کر سکتا ہے قولہ کہہ سکتا ہی کہ اگر حضرتؐ
سچے نبی ہوتی تو کچہ نہ کچہ اونکی ہدایت مین تاثیر ہوتے اقول اولاً سابق
مین توضیح بیان ہوچکا ہے کہ ہدایت واسطی اتمام حجت خدا کی ہے تاثیر
ہو یا نہو ثانیاً اگر تاثیر ہونا ضرور ہے تو اگر ایک آدمی مین تاثیر ہو تو وہ بھی

تاثیر ہی کیا حدیث صحیح مسلم کے آپکی نظر سے نہین گذری ومن الانبیاء من
لایصدقه الا رجل واحد چہ جای اینکہ ہزارونمین تاثیر ہوئی ہو گو بقول
آپکی نزدیک شیعونکی بقای تاثیر اسکو وقت خاص مین چار سے ہے پانچ مین رہی
ہو اس سے انتفای تاثیر فی کل حین نہین لازم آتا ہے ثالثاً عدم تقای
تاثیر بہتر فرقونمین مسلم بین الفریقین ہے پس اگر ایک فرقہ مین تاثیر کا باقے
رہنا کافی فی تصدیق النبوۃ ہے فذاک علی المذہبین وا لا فالاعتراض
مشترک اور اسکا مدعی ہونا کہ ضرور ہی کہ قرن اولی مین تاثیر کل مین باقے
رہی اور قرن ثانی مین اسکی ضرورت نہین ہے یہ بعینہ وہی دعوی ہی
کہ شیطان کو صدر اولی مین مداخلت نہ تھی وقد منعناہ اشد المنع
فھو محتاج الی البیان و المدعی مطالب بالبرہان رابعاً آنحضرتؐ کی
ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ آپکی سے لوگ باوجود میلان سبقلی کے
الی التفتر اتبک اور ظاہری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہا کرتے ہین خامساً آنحضرتؐ کی ہدایت ہی کی تاثیر ہی کہ سب سنے
الی الایمان اقرار آنحضرتؐ کے نبوت کا کرتی ہین گو اونکے اثبات
خطا وغیرہ بطبیعۃ الانبیاء کہتے ہین اور اونکی طرف ایسی رزائل کی نسبت
کرتے ہین کہ سنی والے کو معاذ اللہ موجب تنفر ہوتا ہی مثل اسکے کہ بی
لوکا ندر ہے پر چڑہا کی ناچ دکھلایا کیسیجے انشاء اللہ ساداتا آنحضرتؐ
کی ہدایت ہی کا یہ اثر ہے کہ ہر ہر دیار وامصار مین ہزارون بلکہ لاکھون
شیعہ حقا مذہب پر ثابت اور قایم ہین اور آنحضرتؐ کو منزہ جمیع عیوب اور

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رزائل سے بچتی ہین رابعاً تاثیر کے لئے ضرور ہے لیاقت
موثر بالفتح جیسے آگ کی تاثیر جلانا ہی مگر گیلے لکڑی نہین جلتے پانی کا کام
ڈبونا ہے مگر سوکھی لکڑی نہین ڈوبتے اسمین موثر اور تاثیر کا عدم تاثیر مین کچھ
نقص نہین ہے پس اگر بسبب عدم لیاقت فریق من الصحابہ کی اونمین ہدایت
کی تاثیر نہ پائی جائے یا بقا اوس تاثیر کے لئی نرہی تو موثر کا کیا قصور ہی
تامتا تاثیر کا اطلاق تاثیر ناقص اور کامل دونو پر ہوتا ہی پس مطلق تاثیر ہی
شیعونکو انکار نہین ہے اور شیعہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہزارون مین تاثیر
ہوئی مگر حسب لیاقت اور استعداد کی ہر شخص بہرہ یاب ہوا لیکن اکثر مین تاثیر
ناقص ہوئی کہ فقط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی قائل رہی گو منافقین
لساناً سہی اور قتل مین تاثیر کامل ہوئی کہ وہ طالب حیفۂ دنیا نہوئے
اور راہ دیانت پر قایم اور ثابت قدم رہی اور ادای حقوق اہلبیت رسالت
مین بتقصیر قاصر نہین ہوئے وانکانوا اقل قلیل وقلیل من عبادی
الشکور تاسعاً جب وہ حضرت خود اسکی خبر دیگئی ہون کہ تاثیر کلی میرے
ہدایت کی بعد میری باقی نرہیگی اور اکثر صحابہ بعد میری طالب حیفۂ دنیا
ہونگی اور حرص طرف ریاست اور امارت کی ہونگی اور مال زکوۃ اور غنیمت
کہا جائین گے طمع دنیا مین ایک دوسری کی گردن پر سوار ہوگا تو اگر ایسا
نہوا ہو اور کل ایمان لانیوالی اثر تامہ ہدایت پر باقی رہگئے ہون جیسا کہ مذہب
اہلسنت کا ہی تو تصدیق نبوت اونحضرت کی ہو ہی نہین سکتے اور کوئی کہہ
سکتا ہے کہ اگر سچی نبی ہوتی تو کچھ نہ کچھ اونکی کلام کا اثر پایا جاتا

بخلاف مذہب معتقد شیعہ کی کہ جب کوئی منافقین اور مرتدین کی حالات
کو دیکھی گا تو کہیگا کہ وہ بیشک نبی برحق تھے کہ جیسی جسنے خبر غیب دیگئی
تھی ویسا ہی واقع ہوا جاتے رہا اخبار آنحضرتؐ کا پس اہلسنت
کے صحاح اور غیر صحاح سے بخوبی ثابت ہی ففی الصحیح البخاری انکم
ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست
الفاطمۃ وفد قرتینی سے اے صحابہ عنقریب تم حرص امارت کروگی اور وہ امر تمہارے لئے
بروز قیامت موجب ندامت ہوگا وفی الرشکوۃ عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ کیف انتم وائمۃ بعدی یاثرون بذا الفی تقلت اما والذی
نفسک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب حتی القاک
قال افلا ادلک علی خیر من ذالک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد انتہی
یعنے اے ابوذر کیا کروگے تم جسوقت کہ بعد میری ائمہ جور ہونگے اور
اور مال زکوۃ کو اپنی واسطے اختیار کرینگے کہا اسنے قسم ہے
خدا کی کہ مین اپنے تلوار کو کندھی پر رکھونگا اور اون اشقیا کو مارونگا یہانتک
کہ آپ ہی ملاقات کرون فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مین تمکو اس سے بہتر
بات بتلاتا ہون تم صبر کرو یہانتک کہ مجھسی ملاقات کرو اور شیخ عبدالحق دہلوی
نے ترجمہ مشکوۃ مین تصریح کے ہی کہ انتقال ابوذر زمانہ عثمان مین ہوا
پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون ائمہ جور تھے جسدا بوذر مین کہ جناب
رسولؐ خدا نے جنکی ظلم پر صبر کرنے کو ابوذر سی حکم فرمایا تھا وفی
صحیح المسلم عن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر

فنحن فيه فهل من وراء هذا الخير شر قال نعم قلت هل وراء ذلك الخير شر قال نعم قلت هل وراء ذلك الشر
شر قال نعم قلت قال تكون بعدي ائمة لا يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي و
سيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان انس
قال قلت كيف اصنع يا رسول الله ان ادركت ذلك قال تسمع وتطيع وان ضرب
ظهرك واخذ مالك فاسمع واطع صحیح مسلم مین حذیفہ سی منقول ہی کہ مینے
عرض کے خدمت رسول خدا مین کہ ہم لوگ ایک شر مین تھی کہ خداوند
تعالی بعد اوسکے ایک خیر لایا یعنی ضلالت سے راہ ہدایت دکھلائی
اب آیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہی حضرت نی فرمایا کہ ہان پس
حذیفہ نی تعجبانہ یہ سوال تین دفعہ کیا اور اونحضرت نی ہر مرتبہ یہی
فرمایا کہ ہان بعد اس خیر کے شر ہی پس پوچھا حذیفہ نے کہ کیونکر ہوگی وہ
شر فرمایا اونحضرت نی کہ ہونگی بعد میری ائمہ ضلالت کہ میری ہدایت
پر نہین گے اور میری سنت پر نچلین گے اور قریب ہی کہ قائم ہون
تجکو مسجد مسلمانون کے ایسی آدمی کہ دل اونکے شیاطین کی
ہونگی اور صورت اونکے آدمیون کی ہوگے کہا حذیفہ نی کہ عرض کی
مینی کہ اوسوقت مین کیا کرون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ مناسب
یہ ہے کہ تو اونکی بات سنے اور اونکے اطاعت کری اور اگر تجکو
مارین اور اگر تیرا مال چھین لین تب سنے تو سن اور اطاعت کر تیرے
حدیثین مسطح سے خلفای جور کے ضلالت پر دلالت کرتی ہین اور مسطح
اور حکم بہ تقیہ کی سے دلالت کرتے ہین فلا تغفل عاشر الاریب کچھ نکچھ

اثر ہدایت اونحضرتؐ کا ہوا مگر یہ امر مستلزم عصمت مہتدین نہین ہے ولا
معصوم الا من عصمہ اللہ پس ممکن ہے کہ مہتدین بعد ہدایت گمراہ ہوجائین
خصوصًا بعض عقائد مین مثل عقیدۂ لزوم اتباع اہلبیتؑ ہین اور گمراہی اگر بعد
ہدایت ممکن نہوتی تو خدا کیونکر فرماتا افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن
ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئًا اور کیونکر فرماتا فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ اسلئے کہ اگر انقلاب اور نکث ممکن نہ تہا تو ذکر نا امر محال
کا ایک امر لغو اور باطل تہا تعالی اللہ عن ذلک پس لاریب کہ ممکن بہتا اور
ممکن وہی ہے جسکی فرض وقوع سے کوئی محال نہ لازم آوی اور بنا بر تقریر
مخاطب کی اسکے فرض وقوع مین پیغمبر کی پیغمبر سے بلکہ خدا کی خدا سے
باطل ہوئی جاتے ہی کہ جسکی معاذ اللہ ایسا پیغمبر سکا رہیجا پس اس سے
محال تر کون امر ہوگا اور جب ممکن کی وقوع سے محال لازم آیا تو ممکن ممکن
نرہا فہا خلفؑ فقالک عشرۃ کاملۃ قولہ اور کوئے نکوئی دل سے
اونپر ایمان لایا ہوتا اقول صاحبان انصاف اس تہافت اور تخبط تقریر مخاطب
کو ملاحظہ فرماوین کہ خود بعد دو سطر کے ارشاد فرماتی ہین حکایۃ عن اعتقاد
الشیعۃ علی زعمہ کہ سوائی معدودی چند کی سب کی سب منافق اور مرتد
تہی سنتے پس آیا یہ معدودی چند مصداق اون کوئی نکوئے کی کہ جو ویسے
ایمان لائے تہی نہ تہی اور جب یہ معدودی چند بقول تمہارے نزدیک
شیعون کی ویسے ایمان لائے تہی تو پہر یہ کہنا تمہارا کہ کوئی نکوئے
ویسے ایمان لایا ہوتا تمہاری ہے زبان سی طل ہوگیا یا نہین قولہ سو دو سو

Presented by: Rana Jabir Abbas

آدمی تو ایمان پر ثابت قدم رہتی ا قول ۲ شیعون کے نزدیک سو دو سو سے
زیادہ صحاب مقبولین سے ہین کو ایمین کامل اور اکمل اور اکمل در اکمل ہین
مارو سو دو سو درمیان ہزارون دنیا طلب کی ویسے ہی مغلوب ہوئے
جیسی کہ بہتیرے صحاب جناب سید الشہدا کے لاکھون مین ہان فرق اتنا ہی ہی
کہ بنا بر عقیدہ شیعہ انکو مقتضای مصلحت وقت خدا اور رسول کیطرف سے
اجازت جہاد فی سبیل اللہ ملی تھے اور اونکو حکم صبر و تقیہ ملا تھا جیسا کہ حدیث
ابی ذر مین گزرا تصبر حتی تلقانی اور حدیث حذیفہ مین گزرا تسمع وتطع وان
ضرب ظهرك فاسمع واطع اور تصدیق اسبات کی کہ شیعہ سو دو سو کو
صحابہ مین مقبول کہتے ہین کتب رجال شیعہ کی طبقۂ اصحاب مین نظر کرنی
سے معلوم ہو جاتی ہے اگر اور کسی کتاب کتب رجال سی نہ ملے تو
فقط مجالس المومنین جو زمانہ مین ہمارے اور سائر ہی سے کی طبقہ صحابہ کو دیکھیگا
کہ سو دو سو کا پتا اوسے سی لگ جائیگا قولہ تو پھر وہ لوگ کونسے ہین جن
پر حضرت کی ہدایت کا اثر ہوا ا قول وہ لوگ تو ہزارون ہی ہین کہ جن پر
ہدایت کا اثر ہوا مگر اوس ہدایت پر باقی بروجہ کمال رہنی والی فقط وے
سو دو سو ہین اور اونکو خدا نی اثر پر استقامتی بانے رکھا کہ آپ ایسی لوگون کو
کچھ عذر تصدیق نبوت جناب رسول خدا مین نرہے اور عند اللہ اس تقصیر پر
بنا بر مذہب شیعہ کی بے آپ معجوج رہین قولہ اور وی لوگ کتنے ہین
ا قول وہ ہے سو دو سو قولہ تو دین اسلام کو کسنے قبول کیا ا قول قبول
کرنیوالی بہت ہین مگر اوسکے مقتضا پر باقی رہنے والی ایکو قت خاص مین

وہی سود و سوتھی کو بعد مراجعت کرنیکی طرف جناب امیر علیہ السلام کی پہر ہزار دن
ہوگئی قولہ کسکو نفع پہونچا اقول الجواب الجواب قولہ کن لوگون نے قولہ
کن شخصون نے اقول الجواب ہوالجواب قولہ کس گروہ نی دین محمدؐ سے
کو جاری کیا اقول اعتقاد شیعہ مین دین محمدؐ سے کسی گروہ کی جاری کرنی
سے جاری نہین ہوا بلکہ خود خدا نے اوس دین کو بقوت یدالٰہی جاری
کیا قال امیرالمومنینؑ ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ
وہو دین اللہ الذی اظہرہ اور آپکے عقیدہ مین یہ ہی کہ دین محمدؐ سے چند
نالایقون بزدلونکی جاری کرنیسے جاری ہوا شیعہ ایسی عقیدونسی پرہیز
کرتے ہین قولہ ای یارو تمکو تو اسلام کا نام لینا اقول ای یارو تمکو تو اسلام
کا نام لینا نچاہیے اسلئی کہ تمنے منافقین اور مرتدین کو اپنا پیشوا بنایا ہے اور
کلاب جیفۂ دنیا کو اپنا امام ٹہرایا ہی کیون نام اسلام کو ایسے اماسون سے
ہنسواتی ہو اور ظلمہ بنی امیہؓ اور بنی عباس سے بیعت کرکی اونکو خلیفۃ اللہ
بناتے ہو یہ جتنی خلفا جو رہین اونکو خدا نے خلیفہ بنایا تھا یا رسول نے یا
بیچاری شیعون نے بنایا تھا تمہین نے اسلام مین خرابیان ڈالین
جس فاسق و فاجر کو جانا کہ اوس سے کچہ دنیا حاصل ہوگے اوسی سے
بیعت کرکی اوسکو خلیفہ بنالیا شیعون نے بجز ائمۂ اہلبیتؑ کی کسکو امام اور خلیفۂ
برحق سمجہا اور شیعونکی کس امام کی ذات سے خرابیان دنیا مین پیدا ہوئین
کہ جس سے زبان طعن یہود اور نصاے حسن و خوبی اسلام پر دراز ہوئی
قولہ نبوت کا اقرار ظاہری سب بھی نکرنا چاہیئے اقول سوای منافقین

کے ہم سب مسلمانونکو جناب رسول خدا کی نبوت کا مقر ظاہری اور باطنے
سمجھتی ہین گو بعضے عرفان مدارج نبوّت مین قاصر ہین مگر اس زمانہ کے
مسلمانان متقدمین کو البتہ مثل منافقین صحابہ کی فقط اقرار ظاہری پر جانتے
ہین ہم نہین سمجھتے کہ کس جرم پر شیعونکو آپ حکم انکار نبوت دیتی ہین فقط اتنی
ہے جرم پر کہ ثلاثہ کو دوست نہین رکھتے آپ کیون اسقدر برہم ہوتی
ہین مثل وجوب ولای اہلبیتؑ کی بالخصوص دوستے ثلاثہ کے
واسطے کوئی آیت یا حدیث نکالتے یا خلافت کو مثل شیعون کے
اصول دین سے کہتی تو البتہ شیعون پر کسی قدر برہمی بجا تھی و
ان لیس فلیس پیچ پوچ تو نہین کہ مناسب ہے کہ جناب رسولخدا کی
نبوت کا انکار کرین اسلئے کہ جو نبی پناہ بجد ایسا مبتذل ہو کہ بی بی کو کندہی
پر چڑہا کے ناچ دکہلاتا پہری اور احکام شریعت مین ٹھوکرین کہاوے
اور خطائین کرے اور حضرت عمر کے اتالیقی سے اوسکا کام چلے
تو ایسی سے نبی کی نبوت کا اقرار کرنا کیا ضرور ہی بلکہ مناسب ہی کہ حضرت
عمر کی نبوت کا اقرار کرین قولہ سو دو سو ہزار دو ہزار کو تم کافر کہتی اقول
ہم نہ ایک کو نہ سو کو نہ ہزار کو بکفر اسلامے کافر کہتے ہین یہانتک کہ کفر
نفاقے والون کو بہی بکفر اسلامی نہین کافر کہتے آخری بعد جناب رسولخدا
کے اکثر کو بکفر ایمانے اور بکفر طاعتے کافر کہتے ہین لیکن تاہم سو دو سو
کو آپکی سی لوگون کے تسکین خاطر کو واسطے سو من بہی کہتے ہین
قولہ بعد غلبۂ اسلام کے مسلمان ہوئی اقول محبت دنیا مین جو بعد غلبۂ

اسلام کے اور جو قبل غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے سب مساوی تھے اور
ہوای نفسانی اور اغوای شیطانی کو سب مین مداخلت تھی الاّ من عصمہ اللہ
وانما ہم قلیل فی کل عہد وفی کل عصر یہ آپکا زعم باطل ہے
کہ صدر اولی مین طمع دنیا اور ہوائی نفسانی اور اغوای شیطانی کو
دخل ہی نہ تھا ہم سابق مین نرید ون عرض الدّنیا اور انّما استزلھما
الشیطان سی ہم آپکی مزعوم کو باطل کر چکے ہین فتذکر قولہ تو صبر آتا اقول
جب جناب والا کے خواہش درونی کے مطابق شیعہ عمل کرتی تو
بیشک آپکو صبر آتا اور آپکی جگر مین ٹھنڈک پڑتے لیکن حق تابع خواہشہای
نفسانی نہین ہے کیونکر آپکی خوشنودی کے لئی کوئی حق کو ناحق اور
ناحق کو حق کرے قال اللہ تعالیٰ ولو اتّبع الحقّ اھوائھم لفسدت
السّموات والارض ومن فیھنّ پس شیعہ بیچارونکو آپ معاف رکھئی
کہ بجز سید ہی کے ٹیڑہی بات نکرینگی قولہ جو سب سی پہلے ایمان لائے
اقول کچھ ضرور نہین ہے کہ جسکو آپ سب سی پہلے ایمان لانیوالا جانین
ہم بہی اوسیکو جانین شیعیان علی ابن ابیطالبؑ سب سی پہلی ایمان لانیوالا
بروایات فریقین سے علے ابن ابیطالب کو جانتی ہین اور اونپر کوئے اعتراض
نہین کرتے بلکہ معترض کو خارجی کہتے ہین قولہ جنہون نے دین کو جاری
کیا اقول بفرض تنزلی اگر کسے منافق سے بہی دین خدا جاری کیا ہو تو
مصداق ان اللہ یؤید ہذا الدین برجل فاجر کی ہوگا کما فی الصحیح البخاری
حقیقت یہ ہی کہ جو لوگ فقط آپکے عقیدہ مین مجرے دین ہین وہ شیعہ نہین

اعتقادمین مخرب دین ہین ورنہ شیعونکو اونکی بُرا سمجھنے سی کیا حاصل تہا اور
ظاہر ہی کہ باعث اسکا دین سے ہے نہ کوئی غرض دنیاوی برخلاف اہلسنت
کی کہ اونہون نے ہمیشہ اہل ظلم وجور کو خلیفہ بنا کی اور اونکے مدح وثنا
کرکے کیسی کیسے فری دنیا کی لوٹے قولہ سوای چار پہ شخصون کے
کسیکو اچا نہین کہتے اقول یہ عوام فریبی اور افترا پردازی شاہ جی دہلوی
ہی آپ ناحق اونکی دہوکے مین آتے ہین کتب رجال شیعہ تو موجود ہین
طبقہ صحابہ مین دیکہ لیجئی کہ شیعہ کتنونکو اچا کہتے ہین اور جن چار پہ کو اپنی
نکنون خاطر عاطر کیا ہی البتہ شیعہ اونکو ایسے درجی مین اکمل الکملا جانتے
ہین کہ طرفہ عین جادۂ ایمان کامل سے اونکو لغزش نہین ہوئی اور ایک
آن بہی ذہن اونکا مسبوق بہ شبہ نہین ہوا یہانتک کہ درجۂ عالیۂ سنا
اہل البیت تک اونہون نے ترقی کی اس سے لازم نہین آتا کہ جو مدارج
کمال ایمانی مین اونسے کم ہون ہم اونکو برا سمجہین اور واضح ہو کہ جسطرح کفر
کی لئے معانی مختلفہ ہین مثل کفر اسلامی اور کفر ایمانی اور کفر طاعتی اور کفر نعمتی
اوسیطرح ارتداد کی لئے بہی معانی مختلفہ ہین کہ وہ سب بمعنی تحت معنی لغوی
مندرج ہین کہ عود ہی جسکا پہر جانا ایک حال سے طرف دوسری حال
کے ہی پس جو شخص شہادتین سی پہرا وہ بہی مرتد ہی جیسا کہ یہی معنے مشہور
ہین اور طبقہ صحابہ مین ایسے لوگ شاذ ونادر ہین جیسے روایت درحق
کاتب الوحی صحاح اہلسنت مین سے ہے اسیطرح جو شخص اصول ایمان سی
پہر جاوی اوسپر بہی اطلاق ارتداد کیا جاتا ہی وہذا کثیر فی الصحابہ بلکہ جو ضروریات

اور مقتضیات اوسکی سی پہرے یا درجہ یقین کامل سی مدارج ناقصہ کی طرف رجوع کری
یا ذہن اوسکا کسی وقت مین مسبوق بشک و شبہہ ہو جای وہ بہی مصداق
اسکا ہی اور اسیطرح سے جو حسن حال اور محاسن افعال سی پہری اور حال
زہد و تقوی سے طرف حال فسق و فجور اور طمع اور حرص دنیا کی جاوے
ان سب پر اطلاق ارتداد کا کر سکتی ہین پس کفر اور ارتداد کا اطلاق نسبت
صحابہ کی جہان کلمات علمای امامیہ یا اونکی احادیث مین پایا گیا ہے
کہین مراد اوس سے معنی اوّلین کفر اور ارتداد کی نہین ہین بلکہ کوئی معنے
معانی دیگر سی حسب قرائن مقام مراد ہوتے ہین اور اسیطرح سے ایمان
اور اسلام کبہی مترادف ہین اور کبہی آپسمین نسبت عموم و خصوص ہے
اور فسق و کفر مین بہی نسبت عموم و خصوص ہے پس چاہیئے کہ اسبات کا
مومنین کو خیال رہے کہ رفع تلبیسات عامہ مین کار آمد ہی قولہ کیونکر ایسی
عقیدہ پر تعجب نہ آوی اقول جای تعجب عقائد اہلسنت ہین کہ نیک کو بہی
تمیز نہین دیتی اور سب صحابہ کو عدول کہتی ہین حالانکہ خود ہی اونکی فسق و فجور
کی تصریحات کرتے ہین کہ فلان صحابی پر فلان خلیفہ نے حد زنا جاری
کی اور فلان پر حد شرب خمر جاری کی کتاب احیاء العلوم مین آپکے
امام غزالی فرماتے ہین ما ترک الناس الزنا جمیعہم کما ترکوا شرب الخمر
وسائر المعاصی تھے روی ان بعض اصحاب النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ
فلانا ہو اول من سن بیع الخمر اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء مین فرماتے ہین
عن ابن عباس ذکر لعمر ابن خطاب ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ

سمرۃ ان رسول اللہ قال لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوہا وباعوہا انتے
محصل یہ ہی کہ لوگون نے ربا نہین چہوڑا جسطرح شرب خمر اوسائر معاصی کو
نہین چہوڑا یہانتک کہ بعض اصحاب نبی نے شراب بیچی پس کہا عمر نے خدا
لعنت کرے فلان پر کہ وہ اول جاری کرنیوالا طریقہ بیع خمر کا ہی اور ابن عباس
نے روایت کی ہی کہ عمر ابن خطاب سے کسی نے کہا کہ سمرہ نی شراب بیچی
عمر نی کہا قاتل اللہ سمرۃ قاتل معنی لعن کے ہی کما صرح بہ اہل اللغۃ الحاصل
باین ہمہ فسق وفجور پر کل صحابہ عدول مین آپ حضرات اہلسنت تمہاری
ایسے عقیدون پر کیونکر تعجب نہ آوی اور کیونکر تمہاری اس کمرا ہے پر افسوس نہو
اور واقعان رموز اسرار کہ چشم اروسی سے بحقیقت کار لیجاتی ہین بمقتضای
ان العیون لبتدی فی قبلہا ما فی الضمائر من ود ومن حنق خوب
جانتے ہین کہ اصل غرض قایل ہونی عدالت کل صحابہ ہی نہین ہی مگر حفظ
حریم ثلاثہ ارتداد ونفاق سے پس جو ثلاثہ کو اچھا کہی تو اگر کل صحابہ کی فسق وفجور
کو ثابت کری تو اہلسنت بطیب خاطر اوس سے راضی ہین بلکہ اوسکو اپنا امام
اور پیشوا بناتے ہین آی حضرات ذرا تو غور کرو اور کچہ تو خدا سے ڈرو کہ
اون ہزارون لاکہون کرورون درکرورون آدمیون سے جو حضرت پر
ایمان لائے سوای تین شخصونکے دلمین تم کسیکو اچھا نہین سمجہتی ہو بلا کیونکر
ایسے عقیدۂ باطنی تمہاری پر تعجب نہ آوے اور کیونکر تمہاری اس کمرا ہے
پر افسوس نہو قال المخاطب المقہام ہداہ اللہ سبل السلام
چوتے دلیل ہم لوگ کیا شیعہ اور کیا سنی پیغمبر صاحب کی زیارت کو افضل ترین

سعادات اور بہترین قربات سی سمجھتی ہین اور چونکہ اب زمانہ آپکی حیات کا نہیں
ہے اسلئی آپکی قبر مبارک کی دیکھنی کو اور آپکی روضۂ انور کی خاک آنکھونمین
لگانیکو غنیمت جانتی ہین اور اسیکو بہترین سعادات سمجھتے ہین اور اگر کوئے
شخص خواب مین آپکے زیارت سی مشرف ہوجاتا ہی تو وہ بڑے
بزرگونمین شمار کیا جاتا ہی اور حقیقت مین جبتک کوئی شخص نہایت ہی نیک اور
مخلص اور پرہیزگار نہین ہوتا وہ خواب مین بہی سعادت زیارت سی مشرف
نہین ہوسکتا ہے پس نہایت افسوس کا مقام ہی کہ ہم اون لوگون کے
بزرگے اور فضیلت کا کچہ بہی اعتقاد نکرین جو برسون حضرت کی زیارت کرتی
رہی اور رات دن آپکی صحبت مین حاضر رہے اور ہر لحظہ اور ہر ساعت
آپکے دیدار سی مشرف ہوئے اور ہمیشہ آپسے ہمکلام رہی اور نہ صرف
زیارت اور صحبت کی سعادت پائی بلکہ حضرت کی غم اور خوشی مین شریک
رہے اور آپکی یاری اور مددگاری اعلاء کلمۃ اللہ مین کرتے رہی ؎

از وطنہا مہاجرت کردند　　برالہا مصابرت کردند　　در سفر ہمرکاب او بودند
در حضر ہمخطاب او بودند　　ہمہ آثار روے دیدہ ازو　　ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو
با نبی در شدائد و اہوال　　بذل ارواح کردہ و اموال　　پایہ دین بلند از ایشان شد
کار شرع ارجمند از ایشان شد　　رضی اللہ عنہم از سوی حق　　بہر ایشان بشارت مطلق

غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے
ایسی فضیلت ہی کہ کوئے بزرگی اوسکو نہین پاتی نہ کہ جب اوسکی ساتہہ اور
فضایل فراتی سے صحابہ مین موجود ہون تو پہر اونکی مراتب اور مدارج کی کیا انتہا ہی

یقول التمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
تو دلیل اول دلیل ہے اور اجنبیت مخاطب کی طرف استدلال سے چاہئے
ہی کہ ثواب زیارت وزائرین سے عدم نفاق او رعدم ارتداد منافقین اور
مرتدین صحابہ ثابت ہو حالانکہ ثواب کل اعمال مشروط بایمان ہے
شاید آپ نے کلام خدا من مشالین عمال کفار کے نہیں دیکھے قال اللہ
تعالیٰ والذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتی اذا
جاءہ لم یجدہ شیئا الایہ پھر فرماتا ہے مثل الذین کفروا بربہم اعمالہم
کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف خلاصہ اعمال
کفار کے مثل سراب بیابان کی ہیں کہ پیاسا او ہو پانی گمان کرتا ہی یہانتک
کہ جب اوسکے پاس آیا پایا وسکو کوئی شے اور مثل تودہ خاکستر کی پایا کہ ہوا
نے اوسکو اوڑا دی پس جب بسبب کفر نفاق او رفرار تدادی کے ایمان
ہی نہیں ہوا اعمال آئے کہاں سے آئے ہیں ہی تو اب فی ایمان حضرات
ثلاثہ ثابت ہی نہیں کیا ہے شرف اسلامی ۔ نیکی کی ثابت ہوتی ہے کار آپ
یہ نہیں سمجھتے کہ اگر آپ کو کی حسن اعمال ۔ ہو یکا ایمان اور اوسکے
بزرگی ثابت کرین گے تو پھلی ہم اہل نفاق کے اعمال کو بہ ثبت خاص
ہو ہسلم ہے نکرینگی او مرتدین کے اعمال او ہو اعمال اونکے کہین
گے اور حبطہ ۔ اولہین و اخل کرینگی او ثانیا اونکی فضائل اعمال
اور شایع افعال کو باطل او رنکے کفار و فرار عن الاسلام و ارتداد سے
کردینگی چونکہ فی الجملہ تفصیل حالات مشاورالیہ واقوال مابعدین

مناسب ہر مقام کی آوے گی لہذا بیان بالاجمال اشارہ طرف بعض کے
بموجب مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مناسب معلوم ہوا پس وہ اوصاف جمیلہ
اس قسم کے ہین طالب دنیا بموجب ترید ون عرض الدنیا ہونا
نبوت مین ہمیشہ شک کرنا اور روز حدیبیہ اوسکا ظاہر کر دینا افعال خباب
رسولخدا پر معترض رہنا ترک ادب رسالت کرنا یہانتک کہ دامن شریف کو
مثل کتون کے پکڑ کر کھینچنا اور آنحضرت کا دیکھنا لڑائی مین آنحضرت
کو تنہا چھوڑ دینا اور اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑی ہونا مانند ثابت وقت سے
ہونا نسبت بنیان طرف آنحضرت کی دیکھنا اجلبنا اور علی طالب ایت
دنیوی کے سقیفہ بندی کرنا نعش مطہر کو غسل و کفن چھوڑنا غصب
خلافت کرنا منصب فدک کرنا بضعہ رسول کو آزار دینا وقتے دم تک وہکو
غضبناک رکھنا قصد احراق خانہ نبوت کرنا بگرد ازدحام و جلانا بضعۃ الرسول
بر بعض اشقیا کا ثابت یدہ ہاتھ اوٹھانا مال خمس و زکوۃ بغیر حق لینا مانا ثابت
لسانا خزانہ جمع کرنا مطرود بن رسول اللہ کو بلا مال خدا وہنکو لانا آنکو
جلانا اصحاب خاص عدل اللہ کو مارنا نے عزت کرنا جلاے وطن کر دینا
الغرض بیان حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی لئے دفاتر طوال چاہئی کتب
کلامیہ فرقہ حقہ اونکی مطاعن سے بھری ہوئے ہین طرفہ یہی کہ یہ جلالت
شرافت دلالات حضرات اہلسنت کی کتب ہی لکھی گئے ہین من شاء
فلیرجع الی تشیید المطاعن وغیرہ من کتب الکلام قولہ پس نہایت افسوس
کا مقام ہے کہ ہم ان لوگون کے بزرگے اور فضیلت کا کچھ بھی نہ اعتقاد

کرین اقول آپکو اپنے اعتقاد کا اختیار رہے مگر شیعہ تو سونین کے نہایت
فضیلت اور بزرگے کا اعتقاد کرتے ہین آری منافقین اور مرتدین کو البتہ
کافر بکفر ایسا نے سمجھتی ہین قولہ جو برسون حضرت کی زیارت کرتے رہی
اقول برسون کفار ہی مثل ابولہب و ابوجہل کے زیارت کرتے
رہی اور راتدن منافقین بھی صحبت مین حاضر رہی آور ہر لحظہ ور ہر ساعت دیدار
سے مشرف رہی مگر ہمیشہ مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا
الی ھؤلاء رہے اور باوجود اتہاے سلوکات کی جو خاندان رسالت سی
اونکی حق مین عمل مین آئے وہ اپنی مقتضای بدطینتی سے باز نہ آئے
آور وہ بکھرا سیان کین کہ تا قیامت یادگار زمانہ رہگئین ولنعم ما قیل ؎ درختی
کہ تلخ ست ویرا سرشت گرش بر نشانی بباغ بہشت وگر باغبانش شود جبرئیل
دہد آبش از چشمہ سلسبیل ؎ سرانجام تلخی بکار آورد ہمان میوہ تلخ بار آورد
قولہ غم اور خوشے مین شریک رہی اقول منافقین صحابہ خوشے مین
تو البتہ شریک رہی کہ تر حلوے زہر مار کرنیکو ملے مال غنیمت بمصداق من جاء
گفت ہاتھہ لگا لیکن وقت غم پس شراکت آپکی امثال ثلاثہ کی غیر مسلم ہی اسلئے
کہ قرآن اور احادیث اور سیر اور تواریخ سے ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر مقام تنگے
اور ترشی مین بھاگ کھڑی ہوتے تھی اور وقت ضیق اور شدت جان
بچا جاتی تھے پس جو ایسے تہی وہ آپکی یارے اور مددگارے
کیا کرتے تھے وفاداری اور جان نثاری کام آوری لوگون کا تھا جنکو شیعہ
اپنا پیشوا سمجھتی ہین نہ پیشوایان سنیان کہ کل کام اونکی بمکر و خدع و فریب

تھی اور غرض اصلی اونکے تحصیل حیفہ دنیا تھی قال اللہ عزمن قائلہ ومن
الناس من یقول امنّا باللہ و بالیوم اخر وما ھم بمو منین یخادعون
اللہ والذین اٰمنوا ومایخدعون الّا انفسھم و مایشعرون فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضًا ولھم عذابٌ الیم بما کانوا
یکذبون الآیات الی اثنا عشر آیات من اول البقرۃ اور یہی بارہ آیتین آگی
بارہ مصرع کے جواب مین کافی اور وافی ہین اور شعریات کو کہ تخیلات
بحت ہین برہانیات سی کچھ علاقہ نہین ہے خصوصًا ایسی اشعار کہ آیات
قرآنی جسکے مکذب ہین اگر حقیقت واقعی بیان کیجاتے تو مناسب تھا کہ
اشعار آگی باین الفاظ ہوتے کما قال بعض الاحبار الظرفاء الاذکیاء

الاصفیاء	ازوطنہا مہاجرت کردند	سوی دنیا سبادرت کردند
ہمہ دم در رکاب او بودند	چون عسس گرد قاب او بودند	ہمہ آثار وحی دیدہ ازو
وقت نصرت نگر رسیدہ ازو	از نبی در شدائد و اہوال	جستہ مانند ارولیہ بجبال
پست دین بلند از ایشان شد	کافری ارجمند از ایشان شد	بعد خیر الوریٰ حکایتہاست
از ثلاثہ بسی شکایتہاست	طمع ملک داشتند آنان	مصطفےٰ را گذاشتند آنان
بکفن بد بنہور خیر ورا	منعقد گشت صحبت شورا	آن یکی غاصب خلافت شد
رخنہ در دین فتاد و آفت شد	آفت و فتنہ و فساد از اوست	روز آغاز ارتداد از اوست
این خلافت اگر بگویم راست	سبب قتل سید الشہداءست	پس ازان بر دل زہرا
بہ ستم خورد حق زہرا را	داد رنج و الم بہ بنت رسول	بخدا از جہان گذشت ملول
وان دگر یار رسول رب جہان	بخدا داد نسبت ہذیان	مصطفےٰ خواست چون کند تحریر

ایک کتابی بحکم رب قدیر تازہ است شود دگر گمراہ گفت او حسبنا کتاب اللہ

دید چون ہر دور اولیر خیان سوش سوخت مصنف یزدان ہست بس المصیر سوی حق

بہر ایشان بشارت مطلق قولہ غرضکہ صرف زیارت اور صحبت ہی ایسے

فضیلت ہی کہ کوئے بزرگی اوسکو نہین پاتے اقول حال زیارت اور

صحبت پیشتر گذارش ہوا کہ بدون ایمان مفید نہین ورنہ ابوجہل اور ابولہب

اور کل منافقین صاحبان بزرگے ہوجائین اب یہ عرض ہی کہ یہ صحبت

کفری اور نفاقی اون لوگونکی لئے موجب زیادتی وبال وعذاب ونکال ہوئی

فضلاً عن الفضیلۃ ولنعم ما قیل ؎ دون شو واز قرب بزرگان خراب

چیفہ دہ بوی بداز آفتاب اور ظاہر ہی کہ جو صحبتین خلوات اور جلوات کے

تہین جیسے صاحبات صحابیات کی اونکے بدونکی حق مین تو خدا نے

یضاعف لہا العذاب ضعفین فرمایا پس مصاحبین بدکیو اسطی لاقل ایک

ضعف کا ہونا تو ضرور ہی پس ثبوت اس فضیلت اور بزرگی کا کہ عذاب

اونکا المضاعف ہی کلام اللہ سے واجب التسلیم ٹہرا باقی دیگر فضائل ذاتی

کا حال سے آپ سن چکی تو ہر ترقی معکوس کے مراتب اور مدارج کی کیا

انتہا ہے قال المخاطب افہمتم ہداہ اللہ سبل السلام پانچوین

دلیل اس امر کو سب مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ مکہ اور مدینہ اسلام کی ابتدا اور

ترقی کی مقام ہین اور انہین دو جگہونکو سب دنیا سی بڑہ کر عزت ہی

ایک خدا کا گہر اور رسول کا مولد ہی دوسرا حضرت کا شہر اور آپکا مدفن ہی

مکہ معظمہ مین بنیاد اسلام کی قایم ہوئے اور مدینہ منورہ مین اوسکی ترقی ہوئی

اور ان دونون جگہونکی بزرگے ایسی ہے کہ کبھی کوئی مذہب باطل
انمین پھر جاری نہوگا اور دجال ملعون کا بھی گذر اونمین نہوگا پس ہمکو عذر کرنا
چاہیئے کہ ان دونون شہرونکی رہنے والی ابتک صحابہ کی نسبت کیسا
اعتقاد رکھتے ہین جو کچھ اونکا اعتقاد ہو اوسیکو اصل ایمان سمجھنا چاہیئے
پس خدا کے فضل سی اون دونون شہرونکی رہنے والی بلکہ تمام عرب
کی باشندون کا جو اعتقاد صحابہ کے نسبت ہی وہ ظاہر ہی اگر ہم موافق
شیعونکی یہ کہین کہ وہ سبکے سب گمراہ ہین اور باطل اعتقاد پر اب تک
قایم ہین تو اس سے اصل مذہب اسلام پر بڑا الزام آتا ہی کیونکہ خداوند
عالم نے جہان اپنے نبی کو پیدا کیا اور جہان اپنے پیغمبر کا مدفن بنایا
اور جن جگہون کو عرش و کرسی کے برابر رتبہ دیا اور جہانسی اسلام
اور ایمان جاری کیا اونہین جگہونکے رہنی والونکو خدا ابتک باطل
اعتقاد پر قایم رکھا اور اون لاکھون کرورون آدمیونکو جو اس بارہ سو
برس کے عرصہ مین وہان پیدا ہوئے اور وہان رہی گمراہ رکھا اور گمراہی
پر اونکا خاتمہ کیا اور ایک مومن کا گذر بھی وہان نہونے دیا اور ابتک خدای
عزوجل کو وہی اصرار ہی کہ اونہین بد اعتقادون سے مکہ اور مدینہ بھرا ہوا ہی
اور وہی گمراہی ہے اور ضلالت ابتک تمام عرب مین پھیلی ہوئی ہے اور
باوجود گذر جانے اسقدر عرصہ دراز کے اب بھی کوئے مومن پاک بغیر
تقیہ کے وہان جانی نہین پاتا اور اپنے ایمان اور اعتقاد کو بخوف اپنے
عزت اور جان کے ظاہر نہین کر سکتا قیامت تو قریب آگئے اس دنیا

کے ختم ہونیکی دن نزدیک ہوگئے لیکن خدا اون ظالمون اور بداعتقادون
سے اپنی گھر اور اپنی رسول کے گھر کو پاک نہین کرتا اور مومنین سی اون
شہرونکو آباد نہین فرماتا اور گمراہون کو اپنے پاک جگہون سے نہین نکالتا
اگرچہ جسقدر زمانہ نبوت کا دور ہوتا گیا اور اسلام مین ضعف آتا گیا مذہب شیعون
کا ترقے پاتا گیا اور اونکی حق اور باطلہ کو رواج ہوتا گیا اور اکثر شہرون اور
ملکونمین اونکی حکومت بھی ہوگئے اور پادشاہت اور سلطنت بھی نصیب ہوئے
لیکن باینہمہ مکہ اور مدینہ اور عرب مین جو دین پیغمبر خدا کے وقت مین تھا وہی
جاری ہے اور جو مذہب رسول مقبول کی سامنی تھا وہی اب بھی ہی ؎

ہست محفل بر آن قرار کہ بود ❊ ہست مطرب بر آن ترانہ ہنوز ؎

ہم حیران ہین کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اس تیرہ سو برس کے
عرصہ مین ایک مسلمان پاک اعتقاد نہوا اور ایسے پاک جگہ مین کسی مومن
پاک کا گذر نہوا تو پھر کونسا مقام ہوگا جہانکے رہنی والی مومن اور مسلمان
ہونگے اور خدا کی گھر کو اور رسول کے گھر کو چھوڑکر کسکے گھر مین ایمان والے
رہتی ہونگے ای بھائیو بغیر اسکے کہ یہ امر قبول کیا جاوی کہ اصل دین اور مذہب
وہے ہی جو مکہ اور مدینہ کے رہنی والون کا ہے کوئی دوسرا علاج نہین ہے

یقول لتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل عقلے آپکی نہایت معقول ہے کہ حسن وخوبی صحابہ کا بلکہ ثلاثہ اعتقاد اہل
مکہ ومدینہ سے ثابت ہی کہ وہ لوگ اونکو اچھا سمجھتی ہین اور چونکہ اہل مکہ ومدینہ
کا اعتقاد باطل پر ہونا محال ہے پس ضرور ہی کہ صحابہ اچھے ہون کیون

حضرت کیا خود صحابہ منافقین اور مرتدین بلکہ آپکے ثلاثہ اہل مکہ اور مدینہ سی
سنتے پس جب شیعہ خود اونہین کے ضلالت وگمراہی بدلائل عقلیہ ونقلیہ
آپ ہی کے کتابون سے ثابت کرتی ہین تو اونکی اخلاف اور اذناب
کو بدرجۂ اولیٰ فاسد الاعتقاد کہینگے اور خدمت شریف مین کمال عجز وانکسار
اس مثل واردوسائر کو عرض کرینگے کہ مارضینا بالشیطان فکیف بنذراریہ
ایک بات ہی دوسری بات یہ ہی کہ جہان اپنے صفحۂ اولیٰ مین فرمایا تھا
کہ شیطان نی بعد ایمان لانیکے اکثر مسلمانونکو بہکایا اور اونکی دلون کو
باطل عقیدون سے بھردیا وہان اپنی اہل مکہ ومدینہ کو مستثنے نہین کیا تھا
کہ اونکو کہے شیطان نے نہین بہکایا اور اونکی دلون تک اعتقاد باطلہ کا گذر
نہین ہوا اور جبکہ ہمنی مداخلت شیطان کی قرن اولیٰ مین پیشتر آیات وروایات بجزمی
ثابت کی اور لاریب وہ لوگ بھی اہل مکہ ومدینہ ہی سے تہی پس قرون مابعد
مین کہ بقول آپکے اسلام مین ضعف آیا بدرجۂ اولیٰ شیطان نی عقائد
باطلہ کا القا کیا ہوگا تیسری بات یہ ہی کہ اپنے صحاح اہلسنت مین ملاحظہ فرمایا
ہوگا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا
اور نہایہ ابن اثیر مین بین لفظ ہے ان الاسلام بدء غریبا وسیعود
کما بدء فطوبے للغرباء اور اوسکے معنون مین فرمایا ہے یعنی جیسا
کہ اسلام اول ابتدا مین مثل اوس غریب اور وحید کے تہا کہ جسکے
اہل نہ تھے بسبب قلت مسلمین کے اوسیطرح قریب ہی کہ پھر ہوجاے گا
اور مسلمان کم ہونیکے پس بنابرین معنے کے بڑی محقق اہلسنت

نے فرمایا ہی البتہ خلو مدینہ از دین حق اسلام لازم ہے اور سیعود مین
چونکہ سین قرب وقوع پر دلالت کرتا ہی اور بلا ضرورت معنی حقیقی ہی معنی مجازی کیطرف
جانا نچاہئی پس ضرور ہی کہ محمول کیا جاوی اوس ارتداد پر جو بعد عہد رسولخدا کی واقع
ہوا اور تائید بلکہ تخصیص اسکی حیث لازالوا مرتدین سند فارقتہم کرتی ہی اسلئی کہ مدینہ
واسطی ابتدای مدت کی ہی یا واسطی جمیع مدت کی بنا بر اولی وثانی مدت ارتداد کی ابتداء
روز مفارقت رسول خدا ہوگا اسلئے کہ جمیع مدت ارتداد ابتدا سی انتہا
تک جمیع مدت مفارقت رسول اللہ ہوگے اگرچہ من حیث النحو
یہان جمیع مدت کی معنے نہین ہوسکتے مخفی نرہے کہ دین اور اسلام
سے مراد یہان دین اور اسلام خاص ہے کہ ہم معنی ایمان ہے جیسا کہ
ایمان کہے ہم معنی اسلام ہوتا ہی چنانچہ ایمان منافقین کا بے معنی اسلام
ہے جیسا کہ ہمنے سابق مین اشعار کیا کہ دونو کہے مترادف بہی آتے
ہین قولہ انہین دو جگہون کو سب دنیا سے بڑہکر عزت ہی اقول ہر شے
کے عزت اور حرمت کی لئے وجوہ مختلفہ ہین جائز ہی کہ بعض کی عزت
بعض وجوہ سے ہو اور بعض دیگر کے بہ بعض وجوہ دیگر مثلاً مکہ معظمہ باین
جہت کہ ہمیشہ سے عبادتخانہ خدا اور مولد محمد مصطفیٰ ہے
مدینہ سے افضل ہی اور مدینہ اس راہ سی کہ ہجرتگاہ خاتم انبیاء اور مدفن اشرف
مخلوقات خدا ہے مکہ سے رتبہ مین فضیلت رکھتا ہی الغرض وجوہ فضائل
پر نظر کرنے سی معلوم ہوتا ہے کہ مراد اپسے مقامونمین فضیلت من جمیع الوجوہ
نہین ہوسکتے پس کیون نہین جائز ہی کہ بعض وجوہ سے زمین کربلا کو زمین

بیان فضیلت کربلا و مکہ

مکہ پر ترجیح ہو بلکہ خود زمین کعبہ پر ترجیح ہو چنانچہ بعض احادیث ائمہ اہلبیت مین
اسطرح کا مضمون صداقت مشحون وارد ہوا ہے لیکن آپکے امثال تو
ایسی باتونکو سنکر کمال سخریہ اور استہزا شروع کرینگے اور ستم ظریفیان کرینگے
اور کیونکر نہو کہ اگر ایسا نہو تو قول خداوند جل وعلا اتخذناهم سخریا ام زاغت
عنهم الابصار محض غلط ہو جائے لیکن چونکہ خدا نے سوسنین کو
کافرین پر بحجت غالب کیا ہی اسلیے ضرور ہوا کہ ہم ترجیح ارض کربلا کو ارض
کعبہ پر ایسے حجت قاہرہ سی ثابت کردین کہ ہر منکر عرق خجالت مین نہاے
اور ہر حاسد کی دانتون تک پسینہ آجائی بیان اوسکا بمقدمات جلیہ بدیہیہ یون ہے
کہ اسمین کسے شخص کو اہل اسلام مین سے جای کلام نہین کہ سرور کائنات
اور مفخر موجودات اشرف ممکنات وافضل مخلوقات من الارض والسموات
ہین اور اس امر بھی کو کچھ ضرورت نہین ہے کہ باستدلال لولاک لما خلقت
الافلاک سے مستدل کرین اور اسمین سے کچھ شک نہین ہی کہ ابعاض
جسم شریف اور ہر پارہ جسد منیف شرف وعزت مین مثل کل کے ہے
جیسے ہر ہر پارہ قرآن مجید عزت واحترام مین بعینہ حکم قرآن مجید رکھتا
ہے اور کافہ علماء کا انعقاد اجماع ہے اسبات پر کہ جو موضع قبر شریف
اونحضرتؐ کا ہے جمیع بقعہاے دنیا پر ترجیح رکھتا ہے چنانچہ تصریح
اسکی شاہ عبدالحق دہلوی نے کتاب جذب القلوب مین بیان حال
مکہ ومدینہ مین کے ہی حیث قال در ترجیح یکے ازین دو بلدہ معظمہ بر دیگری
اختلاف واقع شدہ بعد از انعقاد اجماع کافہ علما بر تفضیل انچہ ضبط

اعضای شریفہ سید کائنات کردہ از موضع قبر شریف بر سائر اجزای ارض حتی الکعبۃ
المشرفہ وبعض علما گفتہ اند بلکہ بسائر سموات حتی العرش العظیم انتہی اور بعد اثبات
ترجیح کے سائر سموات پر فرماتی ہین پس محصل کلام چنان آید کہ قبر شریف حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات افضل واکرم بود علی الاطلاق
والعموم چہ بر بلدۂ مکرمہ مکہ وچہ بر خانہ کعبہ مشرفہ انتہی موضع الحاجۃ اور یہ امین بے
کوئی مسلمان سوای یزیدیونکی شک نہین کرسکتا کہ جناب سید الشہداء شہید کربلا
روحی لہ الفدا پارۂ جگر حضرت رسول اللہ ہین اور بسبب اس حدیث صحیح حدیث حسین منی اس پر
گواہ ہین اور گوشت اور خون اونکا ایک جزو ہی گوشت وخون آنحضرت صلعم کی
وہو بعض منہ وبضعۃ من جسدہ الشریف ان الفاطمۃ بضعۃ منہ کما فی الصحیح البخاری وبضعۃ
بمعنے آور سقدمۂ ثانیہ مین بیان ہو چکا کہ عزت اور توقیر مین بعض کل کی ساتھہ مساوی ہی پس
ثابت ہوگیا کہ ارض کربلا بسبب وضع قبر شریف حضرت سید الشہداء کہ بعض من رسول اللہ ہین
ارض مکہ پر بلکہ کعبہ پر بلکہ سموات پر ترجیح رکھتی ہی حتی العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین
واضح ہو کہ یہ تقریر نہ بر مذاق اہلسنت کی ہے ورنہ وجوہ ترجیح بنا بر مذاق
اہل عرفان اور صاحبان ایقان کے دیگر ہین کہ اگر مخاطب کی سامنے
بیان کئے جاوین تو خلاف کلموا الناس علے قدر عقولہم کی ہوگا حکمت کا
تقاضا ہوئے نہ بیان کرنا مصایای حکماء سے ہی قولہ ان دونو جگہونکے
بزرگی ایسے ہی کہ کبھی کوئی مذہب باطل انمین پھر جاری نہوگا اقول یہ بات
ہے یا از قبیل خرافات ہی دعواہای باطل بی حجت ودلیل کرنا اور
تحت سلمات کلمات کل مسلمین بکذب وخدع اوسکو داخل کردینا کام

مخاطب عالی مقام کا ہے اگر اس دعوی مین سچا تھا تو کوئی جھوٹے سی
سنے دلیل اوپر قایم کے ہوتی کہ مقتضای شرافت مکانی یہ ہی کہ کعبہ
وہانکی مکین نالایق نہو سکین اور مکینون کے نالائق ہونیسے شرف
مکانے باطل ہو جائیگا کیون حضرت یہ بات آپکو معلوم ہی یا نہین کہ شرف
کعبہ عہد قدیم سے ہی از آدمؑ تا خاتم ہمیشہ یہ مکان معزز رہا ہے حرمت
اسکی عہد ابراہیمیؑ سے تو منصوص علیہ مصحف مجید ہی کہ حسبین کے مسلمان
کو جای گفتگو نہین ہو سکتے اور حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کے حلج یا متعمر
ہونیکی حدیثین جذب القلوب مین موجود ہین بہر کیف ایسی مکان معزز اور محترم
مین جسکی شان مین خدا الطھر ابیتی للطّائفین و العاکفین و الرکع
السجود فرماوی مشرکین نجس العین جبر اونکو داخل کرین اور تین سو
ساٹھ بت اوسمین رکھین اور کل اہل مکہ الا من عصمہ اللہ اوسکو پرستش کرین
پس اگر عزتِ مکانے باعث عدم مداخلت اہل باطل ہوتی تو چاہیئے تھا
کہ کعبہ مین کبھی بت پرستی نہوتے فضلا عن المکانیہ تھا ذکر قبل اسلام کا اب آیئے
بعد اسلام کے ابھی چند سطر پیشتر اس سے آخر دلیل ثالث مین آپ خود ہی
فرما چکی ہین کہ اگر اون لوگون کو جو بعد غلبۂ اسلام کی مسلمان ہوئے تم
منافق جانتے تو صبر آتا اتنی پس ظاہر ہی کہ اہل مکہ نہین ایمان لائے مگر
روز فتح مکہ اور وہ روز لاریب روز غلبۂ اسلام تھا پس اگر شیعہ ایمان اہل مکہ
کو ایمان نفاقی کہین تو آپکو حسب اپنی اقرار کے ضرور ہی کہ اسپر ادل
خواستہ یا ناخواستہ صبر کیجیے اور پھر ایمن کچھ چون و چرا زبان پر نہ لائیے ورنہ

اقوارِ عصبہ کی خدمت ہو بائیگا اور جب آپ قرنِ اولیٰ کے بی دینی اور
نفاق پر راضی ہوگئے تو ضرور ہی کہ اس قرن کے لوگونکی بیدینے
پر بدرجۂ اولیٰ راضی ہونے اسلئے کہ بعد گذرنے قرونِ ثلاثہ کے
البتہ بقول آپ ہی کے اسلام ضعیف ہوگیا اور شیطان نے بعد ایمان کی مسلمانونکو
بہکایا اور انکے دلون کو عقائد باطلہ سے بھر دیا پھر اگر اس زمانہ کے لوگونکو آپ
بیدینی سے بری کرینگے تو ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح لازم آویگا اور جب
حال اہل مدینہ کا یہ ہے کہ انکی بیدینی پر آپکو جب اقرار اسپر مجبور ہی کہ کتب بسبب
رضی ہونا پڑا تو حال اہل مدینہ کا اسے پر قیاس کرسکتے ہیں کہ اصل شرف
وعزت بین دونو مکان مساوی ہین گو بعض کو من بعض لوجوہ اشرفیت ہو
اور اگر اس مساوات پر آپکو صبر نہ آوے تو آئیے بیدینی اہل مدینہ کے ہم
بالخصوص سے آپکی لئی ثابت کردین اور وہ اسطرح پر ہی کہ کتب سیر مشل
روضۃ الاحباب وغیرہ کے دیکھنی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بسعاشان
چند اہل مصر سے کہ جنکی افسر بڑی خلیفہ صاحب کی صاحبزادی محمد ابی بکر
تھی واسطی قتل حضرت قتیل الدار کے جمع ہوئی اور چھوٹی صاحبزادی سے
بڑی خلیفہ صاحب کی آواز بلند فرمانیلگے کہ اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً
کما فی نہایۃ ابن الاثیر وفی السیر ایضاً اوسوقت اہل شہر مدینہ فی کہ اولین
مہاجر اور انصار اور بدریین اور صاحبان بیعت رضوان بھی تھے شریک
بدمعاشونکی ہوگئے آری بعض اعیان مہاجر اور انصار بی اپنے دروازونکو
بند کرکے بیٹھ رہی لیکن اہم اجماع سکوتی مین تو سنے شبہہ شریک ہوئی

ولا اقل اجماع کل صحابہ بلکہ کل است اور پر عدم نصرت کی تو بیشک وشبہ
ہوا اسلئے کہ مقتول ہونا حضرت قتیل الدار کا مثل فلتہ بیعت بکر ہی ایک
امر ناگہانی نے نہ تھا کہ وقتی اللہ مین بہتیرہا ایسین پایا جاتا اور مثل شہادت
عمری کے بھی چوری چھپے ہی نہ تھا کہ شجاع الدین ابولولوء فی دھوکے
دھڑی مین شکم مبارک چھرا چلا دیا بلکہ علانیہ علی رؤس الاشہاد بہتا
یہانتک کہ باتفاق مورخین تیین دن سے زیادہ تک محاصرہ رہا اور
آب ودانہ بند کیا گیا تھا مگر بہتارفقوت ومردمی پسران ساقی کوثر کہ اپنے
دشمن کو بھی پانی دیتے تھے بہرکیف اس مدت دراز مین
کوئی ایسا مسلمان نہوا کہ جسکو خلیفہ صاحب کی محصوری ہونیکی خبر نہ پہونچے
ہوگے مگر کسی نے خلیفۃ اللہ کے اعانت پر کمر نہ باندھی یہ ہزارون
صحابہ اور مہاجر اور انصار خصوصًا اہل مدینہ کہ جنکے بدمعاشونکی دفع پر طاقت
نہ رکھتے تھی بیشک کہتی تھے مگر بنا بر اصول اہلسنت کلہم لی محض بیدینے
اختیار کرکے اور خلیفۃ اللہ کو مارا اور دیا یہانتک کہ لاش مبارک کی
پاؤنین رسن بانده کی ہر ایک کوچہ اور گلی مین پھرایا آخر کار ایک ذلیل پیشہ
یہودیا اہلسنت کی کیا مقام کمال رفعت تو یہ ہی کہ تین روز تک لاش مطہر
اوس حوض نجاست مین پڑے رہی یہانتک کہ کتون نے اوس شخص
نے نہایت گستاخی کے اور ایک ٹانگ کھا گئی کچھ لوگ یہانتک پہونچے
حسرت زدان سا گئے تھی مین لیکن ہمکو اس سے کیا مطلب ہا ایمان
اسے تعجب کہ اگر اوسوقت مین اہل مدینہ عدم نصرت خلیفۃ اللہ مین مذہب

حق پرستے تو نہ ہوری کہ اب مذہب باطل پر ہون اسلئے کہ ابتو اونکا برہمجہا کف
جاستے مین چہ جائی اینکہ اونکی قتل اور غارت پر رضی ہون اور عدم
نصرت اونکی سباح جانین اور اگر اوسوقت مین مذہب باطل پر رہتے اور
اجماع اوپر عدم نصرت کی اجماع باطل تہا تو اسیطرح اجماع خلافت بکری
سے اجماع علی الباطل ہوسکتا ہے گو متقدمین اوس اجماع کا ابتک
باقی رہتے وکیف ماکان کبہی جاری نہوا مذہب باطل کا اہل مدینہ مین
بہرتقدیر باطل ہوگیا اور اگر مخاطب کو اسپر بہی تسکین نہوا ویسر نہ آوی اور دوسرے
دین باطل سے تناولین لاوے تو ہم ایک دیگر مذہب باطل کی جاری
ہونیکا نشان سبہے مخاطب کو دیتی ہین کہ آیا مین کچہ شک نہین ہی کہ کل
مسلمانان ہند سواد یابیون اور افغانیونکے کہ بہ تقلید امام غزالی سے
لعنت نکڑا بر یزید + کہتے ہین سب یزید پلید اجن ولد الزنا مدمن الخمر کو
اکفر کفرہ وافجر فجرہ دشمنتے ہین پس اس سے باطل تر اور کون مذہب ہوگا
کہ سوائی اہلبیت نبوی کی کل اہل مکہ اور مدینہ نی ایسی شقی ترین اولین و آخرین سہی
بیعت کی اور اوس لعین کو امام اور پیشوا اپنا سمجہی اور ازانجملہ خلیفہ زادہ صاحب
عبداللہ بن عمر تہے کہ ایک رات بہی سنے بیعت ایسی امانونکی رہنا
اونکو گوارا نہ تہا اور سے بیعت کی مرنا موت جاہلیت سمجہتی تہے کما
فی شرح ابن ابی الحدید اور جبکہ بعض اہل مدینہ سنے بعد شہادت
خامس آل عبا کے نقض بیعت یزیدی کرنا چاہا تو خلیفہ زادہ صاحب کو
بہت ناگوار گزرا چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی

کتاب الفتن میں مذکور ہے لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معویۃ جمع ابن
عمر حشمہ وولدہ فقال انی سمعت النبی یقول ینصب لکل غادر
لواء یوم القیامۃ وانا قد بایعنا ہذا الرجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
وانی لا اعلم غدرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیعۃ اللہ ورسولہ
ثم ینصب لہ القتال وانی لا اعلم احدا منکم خلعہ ولا تابعہ فی
ہذا الامر الا کانت الفیصل منی وبینہ کا نے محصل یہ ہے کہ جب اہل
مدینہ یزید ابن معویۃ کو خلافت سے معزول کرچکے تب ابن عمر نے
اپنے اولاد اور اقربا کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے سنا ہی جناب رسول خدا
کو کہ فرماتے تھے کہ روز قیامت ہر غادر کیواسطے ایک جھنڈا کھڑا کیا
جائے گا اور ہم نے بیعت کی ہے اس شخص کے یعنی یزید
بن معویہ کے بیعت خدا اور رسول پر اور میں نہیں جانتا کوئی
عذر اس سے زیادہ کہ جس سے ہمنی بیعت خدا و رسول پر
بیعت کی ہو پھر اوس سے قتال وجدال برپا کریں پس جو شخص
تم میں سے بیعت یزید کو خلع کریگا پس درمیان ہمارے اور اوسکے
جدائی اور جدا پڑیگا اور صاحب فصل الخطاب صحیح مسلم سے نقل ہی کہ لما
خلع اہل المدینۃ یزید اجتمعوا الی عبد اللہ بن مطیع اتاہ ابن عمر فقال لہ عبد اللہ
بن مطیع اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال لہ ما جئتک لاجلس
انیتک لاحدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ یقول من خلع یدا
من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی

عمدہ بیتہ مات سیئہ جاہلیۃ تھے یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر کے پاس
ابن مطیع کے تشریف لائی اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور خلیفہ زادہ
کے لئی بچھاؤ اور باعزاز واحترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئی نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
ونصیحت کی لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہی اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ کے بیعت سی اوٹھاوی اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سی درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مری اور اوسکی گردن مین پٹہ کے خلع
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط انتہی
اس کلام بلاغت نظام سی یہ تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
کرین لیکن ہر چند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ وپند کو اونحضرت
کے نمانا اور اوسکے سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے برواری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل وغارت اہل مکہ ومدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر چلاے کے
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوے کتاب مذکب الطالب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم ہوا واقعہ حرہ سی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایاے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار سی

خلع بیعت یزید پلید
اہل مدینہ
واقعہ حرہ

سے تھے قتل کیا اور عامۃ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
بسکے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور تیا نوے
بزرگوارونکو جو مرد پیش سی تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑونکو مسجد پیغمبر مین جولانگاہ کیا اور روضہ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر و منبر کے کہ جسکی حقمین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
اونٹونسے ہگا اور موتا اور اونکو سے بیت یزید پلید پر عہد
عبید یہ یا اسطرح پر کرا چاہی یزید تنہ بچ والی اور اگر چاہی آزاد کری اور اگر چاہی
غلامت خدا کرا ے اور چاہی معیشت خدا کرا ے اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا وسکو فورا قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ بالکل آدمیونسے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نہیب و غارت و یغما ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی ملخصا
بعض العبارۃ و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنا بصددہ جناب
مخاطب نے جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کیسے مذہب باطل جارے نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ یقین جو بعض بر صنا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جارے ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجتماع النقیضین کے دنیا مین کوئے مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

عقدہ بیعۃ ات سیئۃ جاہلیۃ تھے یعنے جبکہ لوگون نے بیعت یزید سے کو
خلع کیا اور ابن مطیع پر مجتمع ہوئے تو خلیفہ زادہ صاحب ابن عمر نزدیک
ابن مطیع کے تشریف لائے اوسنے کہا کہ مسند لاؤ اور خلیفہ زادہ
کے لئے بچھاؤ اور باعزاز واحترام اوسپر بٹھاؤ یہ سنکر حضرت سلالہ خلافت
نے فرمایا کہ مین مسند پر بیٹھنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ تیری وعظ
ونصیحت کی لئے آیا ہون اور جو حدیث جناب رسول خدا سے سنی
ہی اوسکی بیان کرنیکو آیا ہون جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو
شخص ہاتھ سے کسی بیعت سی اوٹھاوی اور اطاعت خلیفہ سے
باہر جاوے تو ملاقات کریگا خدا سی درحالیکہ کوئی حجت پیش
خدا نرکھتا ہوگا اور جو شخص کہ مری اور اوسکی گردن مین پٹہ کسی خلیفہ
کے بیعت کا نہو تو وہ موت کفر اور جاہلیت پر مرا ہوگا فقط مقصود
اس کلام بلاغت نظام سی یہ تھا کہ لوگ خلع بیعت یزید پلید
کرین لیکن ہر چند نصیحت کے مگر اکثرون نے وعظ وپند کو اونحضرت
کے نمانا اور اوسکے سزا اسطرح سے پائی کہ یزید نے بسرداری
مسلم بن عقبہ ایک لشکر واسطے قتل وغارت اہل مکہ ومدینہ کی بھیجا کہ
اونہون نے تین روز تک تیغ بیدریغ اہل مدینہ پر چلاے کے
چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوے کتاب مذکور اعقاب مین لکھتے ہین کہ
لشکر یزید نے اس واقعہ مین کہ موسوم بواقعہ حرہ ہی ایک ہزار
سات سو شخصون کو جو بقایاے مہاجر اور انصار اور علماء تابعین اخیار ہی

سے تھے قتل کیا اور عامۂ الناس سے سوای عورتون اور اطفال
بسکے دس ہزار آدمی کو مارا اور سات سو حاملان قران مجید اور تیس سے
زیادہ حافظان قرآن کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور فسق اور فساد اور زنا کو مباح
کر دیا یہانتک کہ ہزار عورتون نے بعد اس واقعہ کے اولاد زنا کو جنا
اور گھوڑون کو مسجد پیغمبر مین جولان کیا اور روضۂ شریف مین کہ نام ایک
مقام کا ہے درمیان قبر پیغمبر کے کہ جسکی حقمین آنحضرت نے
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا تھا
اونٹون سے پیشاب کرایا اور تین دن سے بیعت یزید پلید پر عہد
عبید یہ یا اسطرح پر کہ اگر چاہی بندگی اور اگر چاہی آزادگی اور اگر چاہی
طاعت خدا کر اور چاہی معصیت خدا کر لکھا اور جو نام طاعت
خدا کا زبان پر لایا اوسکو قتل کیا اور اہل اخبار نے لکھا ہے
کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ بالکل آدمیون سے خالی ہو گیا تھا اور فواکہ
اور ثمرات اوسکی نہیب و غارت و یغما ہوتی تھی اور کلاب اور
دیگر حیوانات نے مسجد شریف مین آرام گاہ اپنا قرار دیا تھا انتہی ملخصا
بعض العبارۃ و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ ولیرجع ما کنا بصدد خطابہ
مخاطب نی جو فرمایا کہ اہل مدینہ مین کیسے مذہب باطل جاری نہین ہوا
ہم پوچھتے ہین کہ یہ یعنی جو بعض بر صنا و رغبت اور بعض بجبر و قہر
اہل مدینہ مین جاری ہوئین اگر کلہا مذہب حق تھا پس باوجود قتل
باجماع القیضین کے دنیا مین کوئے مذہب باطل نہین ہو سکتا اور اگر

جنھہا مذہب باطل تہا تو قول اپنکا مدم ابتدائی باطل سرمین باطل ہوگا
بلکہ اگر سچ پوچھئے تو اوسی باطل کا نمونہ اہل مکہ و مدینہ مین اب تک باقی
ہے کہ روز عاشورہ کو روز عید سعید سمجھتی ہین اور کس کس خوشیون
سی مہین مین گاتے اور بجاتی ہین اس سے باطل تر مذہب
کیا ہوگا اور کیونکر اسطرح چھنکرین کہ پیر دستگیر غوث الاعظم اونکی نے کتاب
غنیۃ الطالبین مین عید کرنے روز عاشورہ کا حکم کس شد و مد سے
دیا ہی اور پوشاک بدلنا اور سرمہ لگانا اور توسعۂ طعام کرنا مستحبات سی
جانا ہے کو بقول ابن حجر مکی کے صواعق مین ایسا کرنیوالی نواصب
سی ہون لیکن حضرت غوث الاعظم کو نواصب سی ہون مگر پیر شے
اونکی ضرور ہے جیسا کہ بقول اونہین حضرت کی گوا ابو حنیفہ مرحبہ ہیر
سے ہو مگر تقلید اونکی لازم ہے سابق مین اہلسنت انکا ران مضامین
کا غنیۃ الطالبین سے کرتی تہی مگر الحمد للہ کہ مطبوع ہو جانی غنیۃ الطالبین
نے زبان درازی اہلسنت کو قطع کر دیا خلاصۃ الکلام جسطرح سے
زمانہ سابق مین مذہب باطل نفاق کا منافقین اہل مدینہ مین جاری تہا
ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم اور درمیان
مین سے بدولت اہل نفاق کے بہت سی بعیتین مذاہب باطلہ
کی اوسمین جاری ہوئین اور بقول ابن حجر مکی صواعق مین اب بے
مذہب باطل نواصب کا یعنے عید عاشورہ اوسمین جاری ہے اسطرح
اگر اب بہی مذہب باطل حسن و خوشی بعض منافقین صحابہ کا اوس مین

جاری ہو تو ہرگز خلاف عقل و نقل نہین ہے و ستطلع علی زیادۃ توضیح
فی المقال الآتے بعد التحیۃ والثنا تے قولہ ورود دجال ملعون کا بھی
کندراو نہین ہوگا اقول سے نفسہ اس خبر کی اقرار و انکار مین مذہب
اہل حق کا کچھ ضرر نہین لیکن ایکو مناسب تہا کہ مقابل خصم مین اسنے خصم
سے کی کتب معتبرہ سے نقل اس مضمون کی کرتے کہ اقرب بقبول
ہوتا لیکن ہمکو اصل کلام مین بحث کرنے سی کچھ حاصل نہین ہی آگے
کلام اوس غرض مین ہے کہ جسکی واسطی یہ کلام آپنے اس مقام پر وارد
کیا ہے پس اگر غرض آپکے یہ ہی کہ عدم مداخلت دجال سے ثابت
ہوتا ہی کہ اہل ہلال کا استیلا یمین کیسے ہوگا تو یہ ہلال اور غلط بحث
ہی اسلئی کہ گو بفرض و تسلیم آپکے کلام کی دجال کو یمین دخل نہوگا مگر
بہت سی برادران دجال کو او یمین دخل ہو چکا ہے از انجملہ
بد معاشان مصر کہ جنہون نے خلیفہ ثالث کو جام رحیق سرشار
شہادت سی سیراب کیا و از انجملہ معاویہ بن ابی سفیان کہ جسکی بیعت
کو جابر ابن عبد اللہ بیعت ضلالت سمجہتے تہے کما فی جذب القلوب او ر
اہلبیت نبوت اسکو ایسا گمراہ سمجہتے تھے کہ قابل قتل جانتے تھے
و کفانی ضلالۃ قولہ علیہ السلام یا علی محاربک محاربی و یا علی من فارقنی فقد
فارق اللہ و من فارقک فقد فارقنی کما فی ازالۃ الخفا
و از انجملہ یزید بن معویہ و قد قرن جذب القلوب و از انجملہ قرامطہ لعنہم اللہ
کہ جنہون نے بنیاد کعبہ منہادی اور حجر الاسود او کہا ڑ لائی چنانچہ باتفاق

مورخین مین برس تک حجر اسود مسجد کوفہ مین رہا وازانجملہ وہانیان نجد کہ
جنہون نے کل حجاز پر تسلط کیا اور سلطان روم سے کچھ نہین ہوسکا
آخر والی مصر غفر اللہ نے اونکی شر کو دفع کیا اور اگر فرض آپکے عدم
گراہی باشندگان وہانکے ہی تو گو دجال کا گذر نہوگا مگر شیطان اور
اخوان الشیاطین کا گذر تو بی شبہ اسلان کے لئی کافی
ہی اور اگر دجال وہان نجائیگا تو وہ لوگ خود مست دجال مین مشرف
ہوسکتی ہین پھر دجال کے وہان جانیکی کیا ضرورت رہیگی اور بعید نہین
کہ یہ کلام اس اقل الانام کا کوئے صاحب محمول بر ظرافت کرین اسلئی
ضرور ہی کہ ہم سند اسکے بعض کتب معتبرہ اہلسنت سی دین کہ پھر کسیکو
جای کلام نرہے شاہ عبدالحق دہلوی کتاب جذب القلوب مین فرماتے
ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا نی
یوم الخلاص کو یاد فرمایا اور ذکر اوسکا مکرر زبان معجز بیان پر آیا صحابہ نی
پوچھا کہ یا حضرت یوم الخلاص کیا ہی فرمایا کہ وہ روز ہے کہ دجال آویگا
اور کوہ احد پر چڑہکی نگاہ کرے گا اور اپنی اصحاب سی کہیگا کہ جانتے ہو
یہ قصر سفید کیا ہے یہ مسجد احمد ہے بعد اسکے قصد داخل ہونی مدینہ کا
کریگا لیکن ہر سر راہ پر ایک فرشتہ سوکل پاویگا کہ اوسکی حفظ و حراست مین ہوگا
پس نواے وادی مین کہ جانیکے جمع سیول سے ہے خیمہ کرکریگا اور مدینہ
مین تین مرتبہ زلزلہ آویگا پس جو شخص اوسمین منجملہ کافر اور منافق اور
فاسق سے ہوگا وہ دجال کیطرف جاویگا اور مدینہ ہر خبث اور نجاست سے

مطہر اور منورہ ہو جاویگا یہ ہے یوم الخلاص پہنچے کیون حضرت ابھی تو
یوم الخلاص نہین آیا انسے اہل مدینہ کیونکر نجاست کفر و نفاق اور
فسوق سے پاک ہوئے پس اگر وہی اہل کفر و نفاق و فسوق شامین
صحابہ کو بمقتضاے لجنس الی الجنس میل اچھا سمجھے تو حقیت اونکی
کہان سے ثابت ہوئی و الحمد للہ کہ آجتک تو ملحوظ ہوتا مدینہ کا اہل کفر و
نفاق و فسوق سے روایت صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو گیا ثم الحمد للہ
علی ذلک قولہ پس ہمکو غور کرنا چاہیے کہ ان دونون شہروں کے
سننے والے اجتک صحابہ کی نسبت کیسا اعتقاد رکھتے ہین اقول
اہل کفر و نفاق و فسوق ویسا ہے اعتقاد رکھتی ہین جیسا اونکا سابق
مین اعتقاد تہا قولہ جو کچہ اونکا اعتقاد ہوا سیکو اصل ایمان سمجہنا چاہیے
اقول دعواے بی دلیل مسموع نہین ہے خصوصا جب ثابت ہو گیا
کہ اوسے باشندی اجتک کفر و نفاق و فسوق پر باقی ہین اور عید عاشورہ
اقول خدا کے فضل سی کوئے جگہہ شیعیان علی ابن ابیطالب سی
خالے نہین ہے مکہ مین محلہ غزارہ اور جبل اعلی اور مدینہ مین محلہ
بنی نخاولہ اور محلہ مسجد قبا اور مسجد و شمس اور شرف ام ابراہیم اور عوالی
مین بنے حسین سادات فاطمی ہزارون شیعہ ہین کہ اونمین سے
کسیکو بے نہین ہے کہ اہل کفر اونکو بمقتضاے انکہ کافر ہے را
نام کو بے نہین ہے کہ اہل کفر اونکو بمقتضاے
لیکن خود میداند اہل کفر سے جہین اگر مخاطب کو کشف حقیقت حال

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوؤن سے لگی گے اور سر نہ بچہی گے مگر ریاکاری تو یہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لائے تو پھر آپکو
دکھلائے دی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیۃً صورت اہلسنت مین ہین
اور کہتے بھی حقیقے ہین قولہ بلکہ تمام عرب کی باشندونکا اقول
جن لوگون نے کبھی گھر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کتبک وہ تحصیل دنیا مین پھنسے رہیگا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قری و بلدان عراقین کیجیے سیر ملک مین کیجیے
ملک شام مین پھر عامل سے قری اور بلاد کردیکیے ملک مجازین
ابواللہ باکی سیر کیجیے صحراؤن مین بنے اسماعیل کی خزانہ کو دیکھیے تو
بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سہل مذہب اسلام پر یہ الزام آتا ہے اقول سہل مذہب
اسلام پر سوای لرسٹانوں کے کسی کے نزدیک یہ الزام نہین آتا ہے سر سر
آپکی نلد آپہی ہے مسلمانون کا یہی اعتقاد ہے نہ اگر کل اہل دنیا کافر ہوجائین
جب بھی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

قولہ جہان اپنے نبی کو پیدا کیا اقول ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلائق اور کافرترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جہان

نبی کے پیدا کرنیکی اور نبی کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ
اسلیے کافر تھی کہ اگر نبی اور کیسن مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بے نیاز تھے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی لئے
بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجھتی ولعلہ لا یرضی لہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نبی ایسے
ایسے مقاماتہا ے متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجھی خانہ رسول کو
تاریون نے جلادیا مسجد رسول کو ارجاس و انجاس سے جا بجا
کلاب بنا دیا خانہ خدا کو منجنیقوں سے گرا دیا اور اوسمین آگ لگا دی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک وہانکا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان او عاصیان امت نبی کچہ خوف خدا نکیا اور خود خدا
رسول خدا نے ان فتنونکے خبر دی تہی اور فرمایا تہا ادرو ا بالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم الخ بل موسی اوسمیں کافرا
موسی موسنا ولیسی کافرا ہیچ امد ہم دینہا بعض الذی کان
ازالۃ الخفا کیون حضرت یہ دین کو ساتہہ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ تہے اور یہ واقعات
ہائلہ سوائے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی تہے
یا اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کونسی لوگ تہے

منظور نظر ہے تو ہماری ساتھ چلی بشرطیکہ دو چار روز اپنے تئین
متمذہب بمذہب شیعہ کری تقیہ کا نام تو آپکی سامنے لی نہین سکتی کہ
آپکے تلوؤن سے لگی گے اور سر نہ بچہی گے مگر ریاکاری تو یہ
چندی دو چار کلمہ جو شیعہ کہتی ہین اونکو زبان پر لائے تو پھر آپکو
دکھلائے دی کہ کتنی شیعہ ہین کہ تقیۃً صورت اہلسنت مین ہین
اور کہتے سنی حقیقے ہین قولہ بلکہ تمام عرب کی باشندونکا اقول
جن لوگون نے کبھی گھر سے قدم باہر نہین نکالا ہے اونکو ایسے
ہی پندار باطل ہوا کرتے ہین کتبک دام تخییل دنیا مین پھنسے ہی گا
ذرا قدم باہر نکالے سیر قری و بلدان عراقین کیجیے سیر ملک مین کیجیے
ملک شام مین دیل عامل کے قری اور بلاد کردیکھیے ملک مجازین
ابوالقصبا کی سیر کیجیے بصحراؤن بنے اسد اور بنی خزاعہ کو دیکھیے تو
بخوبی واضح ہو کہ تمام ممالک عرب مین کتنے کرور شیعہ ہین
قولہ سبل مذہب اسلام پر الزام آتا ہے اقول اہل مذہب
اسلام پر سوای لرسٹانوں کے تقیہ کے نزدیک کے الزام نہین آتا ہے سر لسر
آپکی غلط فہمی ہی مسلمانون کا یہی اعتقاد ہی نہ اگر کل اہل دنیا کافر ہو جائین
مجھ بھی مذہب حق مذہب اسلام ہی وَمَن ینقلب علی
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً

قولہ جہان اپنے نبی کو پیدا کیا اقول ہو سکتا ہے کہ
کوئی کہے کہ بدترین خلائق اور کافرترین دنیا وہ ہے لوگ تھی جہان

نبیؐ کے پیدا کرنیکی اور نبیؐ کی مبعوث کرنیکی احتیاج پڑی اور وہ
اسلیے کافر تھی کہ اگر نبیؐ اور کیون مبعوث ہوتے تو وہ ظاہری
ایمان سے بے نیاز تھے اور سابق مین بیان ہوچکا کہ شرف مکان
کی لئے شرافت مکین لازم نہین ہے اور شرافت اضافی کی لئے
بھی ایمان شرط ہے ورنہ ابوجہل اور ابولہب کو بقول آپکی اپنے
سے بہتر سمجھتی ولعلہ لایرضی لہذا قولہ جن جگہونکو خدا نے عرش و
کرسی کے برابر رتبہ دیا اقول واقع مین منافقین امت نبی ایسے
ایسے مقاماتہاے متبرک کی عزت اور حرمت کچہ نہ سمجھی خانۂ رسولؐ کو
تاریون نے جلادیا مسجد رسولؐ کو ارجاس و انجاس سے جابجا
کلاب بنادیا خانۂ خدا کو منجنیقون سے گرادیا اور اوسمین آگ لگادی
جن جگہونکا صغیرہ کبیرہ تہا کما فی جذب القلوب بیشک وہانکا کبیرہ
کفر تہا مگر ظالمان اور عاصیان امت نبی کچہ خوف خدا نکیا اور خود خباب
رسولؐ خدا نے ان فتنونکے خبر دی تہی اور فرمایا تہا با درد ابالاعمال
فتنا کقطع اللیل المظلم الخ بل مؤسف امیسی کافرا
امیسی مومنا ویصبح کافرا الخ ہم دیکہتے ہین کہ دنیا کما نے
اور لذیذ کہانے کیون حضرت یہ دین کو ساتہہ دنیا کے بیچنے والی سوای
اہل مکہ اور مدینہ کے کسی اور جگہہ کی لوگ ستے اور یہ واقعات
ہائلہ سوائے مقامات متبرکہ کے کسی اور جگہہ پر واقع ہوئی ستے
اور مخاطبین باین خطابات سوای صحابہ کے اور کونسی لوگ ستے

رکھتا ہے اور بعد اس جبر کی نبظلم و جور عذاب بھی کرتا ہی چنانچہ
صاحب مسلم الثبوت اعتقاد اشاعرہ مین تصریح کرتا ہی کہ الحق انہ کفور للجبر
لیکن بنا بر مسلک حق پس خدا نہ اعتقاد باطل کسیکو دیتا ہی نہ اوسپر
قایم رکھتا ہی بلکہ معتقدین باطل خود اعتقاد باطل بسوء اختیار اختیار
کرتے ہین اور خود اوسپر قایم رہتے ہین آری خداوند اوسپر جبر
نہین کرتا ہی کہ بہ مشیت الہی عقیدہ باطل کو اونکے دل سی نکالدی
اسلئے کہ خلاف حکمت اختبار و امتحان ہے بلکہ بعد ہدایت اور
رہنمائی کے اور اتمام حجت کے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہی
کما ہو منطوق قولہ تعالی ترکھم فی ظلمات لا یبصرون و ذرھم فی طغیانھم
یعمھون - پس اس ترک کرنیکو تعبیر کرنا ساتھہ قایم رکھنے کی اوپر اعتقاد
باطل کے کہ مشعر جبر ہے سراسر ہفوات اور غوایت ہے قولہ گمراہ
رکھا اور گمراہ ہے پر اونکا خاتمہ کیا اقول بنا بر مذہب اشاعرہ جبر کہ مجوس
ہذہ الامۃ ہین یہ سب ٹھیک ہی کما سبق لیکن بنا بر مذہب اہل حق پس
نہ خدا کسیکو گمراہ کرتا ہے نہ گمراہی پر رکھتا ہے نہ کسیکا خاتمہ گمراہ
پر کرتا ہے گمراہ کرنا کار شیاطین جن و انس ہی قال اللہ تعالی
فی ذکر الشیطان ولقد اضل منکم جبلا کثیرا وقال
اضلھم السامری وقال اضل فرعون قومہ وما ھدی پس گمراہ کرنا جو کار
شیطان اور سامری اور فرعون ہے معاذ اللہ وہ فعل خدا کا
نہین ہو سکتا اور جہان کہین نصوص مین نسبت اضلال کی طرف

خداوند ذوالجلال کے وارد ہوئی ہے وہان ہرگز معنے گمراہی نہین مراد
ہین بلکہ معنیٔ دیگر مراد ہین کما فسرہ اہل الحق فی کتبہم اور معنیٔ گمراہ ہے
ہر جگہہ پر سمجھنا چاہیئے ہی قولہ ایک مومن کا گزر بھی وہان نہوندیا
اقول لاکھون مومن کا گزر ہوا گر آپ سے جھوٹونکا گزر وہین ہوگا
جہان جھوٹونکا مقر ہے قولہ وہی اصرار ہے اقول کیونکر اصرار نہو
کہ عادت قدیمہ حضرت احدیت اسی پر جاری ہوئی ہے کہ کفار اور
منافقین کو اونکی حال پر چھوڑ دیتا ہی اور اونپر جبر نہین کرتا ولن
تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا قولہ
کوئے مومن پاک بی تقیہ کے اقول اگر مومن نجس مشرکین کو
پاک سمجھنی والا نے تقیہ کیا اور کوئی مومن پاک مشرکین کو نجس
سمجھنے والا با تقیہ کیا تو نہ اوسکی نجاست حقیقی مین کچھہ گھٹ گیا و نعم
ما قیل ؎ خرعیسیٰ اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد
سگ بدریای ہفت گانہ بشوی چونکہ تر شد پلید تر باشد
اور نہ اوسکی طہارت ظاہری اور باطنی مین کچھہ خلل آگیا اگر صحیح بخاری
کو بلکہ کتاب الباری کو بسبب عثمانی جلادیجئی تو البتہ التقیۃ الی
یوم القیامۃ اور اللہ ان تقوا منہم تقاۃ او تقیۃ کا نشان نرہے
غرض ذکر تقیہ سے اگر تعریض بحال مومنین ہے تو بتعمیل حکم خدا
ورسول مین کوئے قباحت مومنین کے لئی نہین ہے
بلکہ حقیقت مین یہ توہین وتذلیل اون فساق وفجار کی ہی سب جگہ

ظلم وستم سی مومنین کو احتیاط بتقیہ ہوتے ہی اون مسلمانون
سے بخدا کہ صاحبان انصاف انصاری ہنرا وتہ بہتر ہین کہ کسیکو
بہ تعصب مذہبی ایذا اور آزار نہین دیتے ہین برخلاف اون
نامسلمانونکے جو طمع دنیا مسلمانونکو لوٹتے ہین اور بحیلہ تعصب
مذہبی ایذائین پہنچاتے ہین پس حقیقت مین ذلت وخواری دنیا و
اخرت کی اونہین ظالمونکے لئی ہے نہ مظلومون کی سلئے قال
امیرالمومنین علیہ السلام فی جواب کتاب معاویہ علی ما نقلہ الطبرسی
وابن ابی الحدید قلت انی کنت اقاد کما یقاد الجمل المخشوش
حتی ابایع وعمر اللہ لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت
وما علی المسلم من غضاضۃ فی ان یکون مظلوما ما لم یکن شاکا فی
دینہ ولا مرتابا فی یقینہ یعنی اے معاویہ تو نی کہا مجھی کہ مین بیعت
ابوبکر کیوسطی اسطرح پر کھینچکر گیا جیسے بنی شتر مین لکڑے ڈالکر
لیجاتی ہین قسم ہی خدائے عمر وحیات بخشندہ کی کہ اس کلمہ سے
مذمت میری چاہے تو نی لاکن درحقیقت مدح میری کی تو نی اور
مجھے فضیحت کرنیکو چاہا اور درحقیقت تو خود فضیحت ہوا مرد مسلمانکی لئی
کیا عیب اور نقصان ہے اس بات سی کہ وہ مظلوم ہو اور اوسپر ظالمین ظلم وستم
کرین چاہیے کہ مومن اپنے دین مین شک کرنی والا اور اپنے
یقین مین شبہ لانیوالا نہو قولہ قیامت تو قریب آگئی اسے قولہ گھر کو
پاک نہین کرتا اقول قیامت کی قریب ہونیمین شک نہین

اشراطھا اور اپکا وجود دیکھ بھی شاید انہین اشراط مین سے
ہو لیکن ابھی گہر کے پاک کرنیکا وقت نہین آیا اسلئے کہ پاک ہونا مدینہ
کا ارجاس اور انجاس سے آپ سن چکی ہین کہ یوم الخلاص مین ہوگا اور
یوم الخلاص بقول رسول اللہ بعد از خروج دجال ہوگا پس اگر آپسے
ہوسکی تو الی یوم الوقت المعلوم صبر کیجئے اور اگر صبر نہین ہوسکتا ہے
اور آپکو نہایت تعجیل طہارت خانہ رسول کے منظور نظر ہے تو
اور کوئی تدبیر ہمارے خیال مین نہین آتی بجز اسکی کہ آپ اپنے حاکم
سی چند روز کی رخصت لیکر کوئی جہاز دخانی پر جزیرہ دجال تک
جائیے اور اگر نشان معلوم نہو تو احادیث جامع الاصول سے جسمین
ذکر اون لوگون کا ہے جنہون نے دجال سی ملاقات کی ہے
اور حدیث جساسہ سی جو کتاب الفتن صحیح مسلم مین ہے اور اوس مین
ایک مہینی کے راہ جزیرہ دجال تک لکھی ہے اور پتہ بانب
مشرق کا دیا ہے پتہ لگائیے اور اوس پتہ سی وہان جاکی اوس فتنہ
خوابیدہ کو کسے تدبیری جگائیے اور اوسکو اپنی ہمراہ لائیے پس
وقت یوم الخلاص بھی آجائیگا اور امام مہدی ہادی عجل اللہ ظہورہ بھی خود
بخود درسطے دفع دجال اور ہمراہیون اوسکی کے ظاہر ہوجائینگی اس سی
بہتر کوئی تدبیر اسطی جلد ظاہر ہونی مدینہ کی ارجاس اور انجاس سے
نہین ہے آیندہ آپکو اختیار ہے قولہ جسقدر زمانہ نبوت کا اقرب حقیقت
حال یہ ہے کہ جسقدر زمانہ نبوت کو قرب تہا اور خزان علم نبوت اور معادن

وحی والہام موجود تہے اشتیاق امت نبی اوسیقدر خاندان نبوت کے
مٹادینی مین سعی وکوشش کی یہانتک کہ کربلا مین خاتمہ اوسکا کردیا مگر
خداوند تعالی نے ذات واحد آدم آل عبا علیہ الآف التحیۃ والثنا سے پھر
اوس خاندان کو ترقی دینی شروع کے اور دین حق رسول خدا تمام عالم مین
پھیلنا شروع ہوا یہانتک کہ آج لاکھون ہر ہر قریہ اور ہر ہر بلدہ مین اوس
دین حقہ کی کلمہ پڑہنے والی موجود ہین پس زمانہ ضعف اسلام حقیقی قریب
انقضای زمانہ نبوت تہا اور ترقی مذہب باطلہ اہل جور مین ہوئی تہی بعد
اوسکی چونکہ ظلم کی لئے بقا قلیل ہی خداوندی ظلم کو خدانی ایسا غارت کیا کہ
آج نشان اونکی قبرون تک کا دنیا مین پیدا نہین ہے اور مشاہد خاندان
نبوت خانہای عبادت خدا ہوگئی ہین یاتوھا رجالاً وعلی کل ضامر
یاتین من کل فج عمیق فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ اور یا وشاہت وسلطنت
بہی نہیں سب ہوئی اقول الحمد للہ دشمنونکی آنکھونمین خاک قولہ بانہیمہ مکہ اور
مدینہ مین اقوال سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ مشیت خدا مقتضے اسکی نہین ہوئی
کہ قبل یوم الخلاص مکہ اور مدینہ کو ارجاس سے پاک کیجئی لیکن وسطی زعم انا ف
مخالفین کے خدانی جہنڈا ایمان کا دست سلاطین سادات مغربیہ سے گڑ
اور مدینہ مین گاڑدیا کہ ہر ہر در ودیوار خانہای ارجاس بہ نقش ونگار زیبا زین
ہوچکا ہی کافی تاریخ طبقاتہم قولہ جو دین پیغمبر خدا کی وقت مین تہا قول غلط
محض اور کذب صحت ہی جناب رسول خدا کی وقت مین ہرگز دین یزیدی جاری
نہا اور اب مکہ اور مدینہ مین دین یزیدی جاری ہی اور عید عاشورہ منائی

جاتی ہی آپ سنی کہتے ہین ہم دیکھی سے شنیدہ کی بود مانند دیدہ الغرض بلا
لحاظ حرمت حرمین اعمال فسق و فجور عمل مین لاتے ہین روز عاشورہ گاتی
بجاتی ہین ہر ہر مقام پر محفل نشاط جماتی ہین یزید کی ہڈیان تک سڑ گئین مگر
اوسکی خوشی کا طریقہ اتبک یزیدیون نے جاری رکھا ہی سے ہست محفل
بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز فاعتبروا یا اولی الابصار
بصیرۃ قولہ ایک مسلمان پاک اعتقاد ہوا قول ایک یا سو یا ہزار مومن
پاک اعتقاد کی ہو نہیں نکلو مدینہ ارجاس اور انجاس کفار و منافقین اور اہل
فسوق سے نہین ہو سکتا ہی جب تک یوم الخلاص نہ آوی کما مر قولہ پھر نا
مقام ہوگا جہانکی رہنے والی مومن اور مسلمان ہونگی اقول وہ مقامات
اس زمانہ مین کربلا و نجف اور کاظمین اور مشہد طوس او ر ہزارون قری
اور بلاد عرب اور عجم ہین گو لر کے کیڑی کو کیا معلوم کہ دنیا کیا چیز ہی قولہ
خدا کی گھر اور رسول کی گھر اقول مگر گزارش ہو کہ ببا شقیا است نی
بیت خدا کو جلا دیا اور بیت رسول مین آگ لگا دی تب اہلبیت خدا و رسول
سراسیمہ اور متفرق ہوئے پس جہان جہان وہ پہنچی آور نور ہدایت اونکا رتو
افگن ہوا دین و ایمان بھی وہان چلا گیا اور بعض اہلبیت جو اوس خرابہ خانہ
سوختہ مین بضرورت خاکستر نشین ہوئی آجتک اونکی مرقدہای مطہرہ پر کوئی
چراغ جلانی والا نہین ہے کیا عداوت ہی ارجاس اور انجاس کو اہلبیت
نبوت سی حیف ہی کہ عبد القادر جیلانی کہ بافادات ابن حجر مکی صواعق مین
نامہ بیت اوسکی غنیۃ الطالبین سی ثابت ہی قبر اوسکی بغداد مین بطلاو

نقرہ بنائی ہادی اور شمع کافوری جلائی ہادی اور قبور اہلبیت نبوت پر
ایک ضریح پیتل کا بھی مضائقہ ہو اور کوئی ایک تیل کا چراغ بھی نہ جلانی
پاوی ہے یہ چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم طوق زرین ہمہ گردن خنزر
می بینم یہ ہی دین اور ایمان اہل مدینہ کا عجل اللہ ظہورہا من الارجاس
اشرف الناس قایم آل محمد علیہم السلام قولہ ای بہائیو اقول ای مخاطب
سنی بہائیو اگر اسلام کی کچھ عزت اور حرمت رکھنا چاہتی ہو تو اون اہل
مکہ اور مدینہ سی جنہون نے بطمع دنیای چند روزہ خاندان نبوت کو
مٹادیا خصوصاً وہ لوگ جو مصداق اول من اسس اساس الظلم والجور
ہین اونسے بیزاری کرو تا کہ یہود و نصاری تمہارے دین اور ایمان پر نہ ہنسین
اسکے سوا کونی دوسرا علاج نہین ہے قال المخاطب العمقام
ہداہ اللہ سبل السلام شواہد تجلی صحابہ کی فضیلت مین ہم صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی فضائل کی ثبوت مین تین قسم کی نقلی شہادتین
پیان کرتے ہین اول وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین
دوم وہ شہادتین جو قرآن مجید مین مذکور ہین سوم وہ شہادتین جو ائمہ کرام
علیہم السلام سی کتب امامیہ مین منقول ہین توریت و انجیل کی شہادتین
صحابہ کی فضیلت مین آنی بات تو امامیہ مذہب والی بھی جانتے ہین
کہ بطرح پر اللہ جلا شانہ نی کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا بطور پیشین گوئی کی
کیا ہی اوسیطرح حضرت کی یارونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی صفات اور
حالات کو مثالونمین بیان کیا ہے اور اوس سی انکار سکتی نہین کرتی

کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینھم ترٰکھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوا
سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورٰیۃ ومثلھم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی
علی سوقہ یعجب الزرّاع لیغیظ بھم الکفار ...

معنی محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ ساتہ اونکی ہین سخت ہین اوپر کفار
کی رحم دل ہین درمیان اپنی دیکہتا ہی تو اونکو رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالے
چاہتی ہین فضل خدا کا اور رضامندی اوسکی نشانی اونکی اونکے
چہرہ پر ہی اثر سے سجدہ کی یہہ ہی صفت اونکی بیچ توریت کے اور
اور صفت اونکی بیچ انجیل کے جیسی کہیتی کہ نکلے اکہوا اپنا پس قوی
کری اوسکو پس موٹی ہو جائین پس کہڑی ہو جائین اوپر چہڑی اپنے
کی خوش لگتی ہے کہیتی کرنیوالی کو تو کہ غصہ مین لاوی اللہ بسبب
اون مسلمانونکی کافرونکو اب ہم اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین
مذکور ہین اور جنکی خبر خدای جلشانہ نی اس آیت مین دی ہی بیان
کرتی ہین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین بے بیان ہو چکا ہی اب بہی ابتدای دلائل نقلیہ مین بیان
ہوتا ہی کہ غرض اہلسنت کی نقل صحابہ کی بیان حسن و خوبی سی اثبات حسن
خوبی حضرات ثلاثہ و اتباعہم کی ہی اور شیعہ اسکی منکر ہین اور حضرات ثلاثہ و اتباعہم کو
اچہا نہین سمجہتے بلکہ اصل ایمان سی بے بہرہ جانتی ہین اور اونکے

ایمان کو ایمان نفاقی ثابت کرتے ہین پس یہی امر محل نزاع درمیان اہل
حق اور اہل باطل کے ہی چنانچہ صفحہ ۱۰ مین خود مخاطب فرماتی ہین کہ ان
فضائل کے مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ اچھا
جانتی ہین اور اکثر مہاجر و انصار خصوصا خلفاء ثلاثہ اس سی خارج ہین سو
اسکا دعوی کل علمای شیعہ نی کیا ہی اور پھر صفحہ ۲۰ مین فرماتی ہین کہ
ما بہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ اور رہگیا کہ مراد اس سی
تمام مہاجرین و انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ منحصر اس امر پر رہا کہ خلفای ثلاثہ
بھی اسمین داخل ہین یا نہین انتہی بنابر اسکی شہادتین عقلی یا نقلی مطلق سوا
کی فضائل مین بیان کرنا محض لغو ہی اسلئے کہ مطلق صحابہ کو شیعہ کب برا
کہتے ہین خود آپ معترف ہین کہ کل علمای شیعہ نی اسکا دعوی کیا ہے
کہ مصداق فضائل وہی اصحاب ہین جنکو شیعہ اچھا جانتی ہین پس ذکر
کل شواہد عام کا واسطی اثبات دعوای خاص کی بیکار ہی وقد تقرر فی المیزان
ان لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث جو فضیلت عام آپ
ذکر کرینگی ہم جواب مین کہینگے کہ مراد اس سے علی ابن ابیطالبؑ اور
صحاب اونکی اشال سلمان و بوذر و عمار و مقداد ہین نہ آپکی ثلاثہ اور اتباع
اونکی اشال ابو عبیدہ و عبد الرحمن و سعد و خالد پس یہی ایک جواب
اجمالی شواہد عامہ مین کافی اور وافی ہے اور جب آپ تطبیق کے
فضیلت کے ثلاثہ پر کرینگے تو ہم کہینگے کہ لاریب باتفاق فریقین مسلمین
اسکی مصداق نہین ہین پس ضرور ہی کہ پہلی ایمان ثلاثہ کا ثابت کرو اور

اونکو زمرۂ منافقین سے خارج کرتے تب ہم نظر کرینگی کہ یہ فضیلت اوپر منطبق
ہی یا نہین اب ہم جواب تفصیلی مزخرفات مخاطب بیان کرتی ہین قولہ اول
وہ شہادتین جو توریت اور انجیل مین مذکور ہین اقول بزعم باطل اپنے
ایک شہادت توریت کی بیان کی اور ایک شہادت انجیل کی پاکی اونکا نام
شہادتین توریت کی اور شہادتین انجیل کی رکھا ہی ایک ایک شہادت پر اطلاق
شہادتین بلفظ جمع معلوم نہین آکس رادی کیا سوائے خدع اور فریب
کی جو کاذبین غادرین خائنین سے علی مافی صحیح المسلم ہاتھ آیا ہی کسنات
پر محمول کیا جاوی قولہ دوم وہ شہادتین قولہ سوم وہ شہادتین اقول اول و
دوم وسوم تینون مثل ثلاثہ کے باطل ہین اور مشہود لہم پر غیر منطبق کما سیظہر
عنقریب ان شاء اللہ تعالی قولہ اتنی بات تو امامیہ مذہب والی بھی اقول
اتنی بات تو سنی مذہب والی بھی جانتے ہین کہ سطح پر اللہ جل شانہ نے
کتب سماوی مین ذکر پیغمبر خدا کا اور اونکی یاران وفادار کا بطور پیشگوئی
کی کیا ہے اسیطرح اونحضرت کی یارون نابکارون بدشعارون غاکردارون
دنیا طلبونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اور اونکی رذائل صفات اور حالات
شقاوت سمات کو کتب سماوی قدیم مین بالتصریح بیان کیا ہی اور اہلسنت
اس سی انکار اسلئے نہین کرتی کہ خدا نی خود فرمایا ہے قد افلح من
تزکی وذکر اسم ربہ فصلی ٥ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر
وابقی ٥ ان ھذا لفی الصحف الاولی ٥ صحف ابراھیم وموسی

ذکر صلوۃ اور زکوۃ سی ثابت ہوا کہ مخاطب اشال اجہل اور ارذل نہین ہین

اسلئی کہ انکو صلوٰۃ اور زکوٰۃ سی کیا واسطہ اور اسیطرح روی خطاب طرف
مومنین مخلصین کے بھی نہین ہی اسلئے کہ اونکی شان سی نہین ہی کہ
دنیا کو آخرت پر اختیار کرین پس مخاطب تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا کونہین
ہین مگر منافقین صحابہ کہ انکی شان مین دوسری جگہ فرماتا ہی ارضیتم
بالحیوٰۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل
مگر جب ایسی خطاب انکو ساتھہ خطاب تریدون عرض الدنیا کی ہوئے
تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ مراد منافقین مہاجرین و انصار ہین سے انکے
راس و رئیس خلیفۂ اول ہین کما مر ذکرہ و سیاتی پس متحصل کلام خداوند علام
اسمقام پر بانضمام قرائن آیات دیگر یہ ہوا کہ بدرجہ یکہ رستگار ہوئی وہ لوگ
کہ مبنون سے فی صلوٰتہم اور زکوٰۃ بہ نیت خالص ادا کی لیکن ای منافقین صحابہ
تم ایسی نہین ہو بلکہ تم دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت بہتر
ہی اور باقی تر ہی اور یہ وہ باتین ہین جسکا ذکر مشیر صحف ابراہیم و موسیٰ مین
مین بھی ہو چکا ہے پس اگر توریت اور انجیل سی بقول آپکی بعض صحابہ کی
فضیلت نکلی تو صحف ابراہیم اور موسیٰ سی بعض دیگر کی رزیلت بھی نکلی قولہ
اسیطرح حضرت کی یارونکا بھی تذکرہ فرمایا ہی اقول آیۂ وافی ہدایہ مین تصریح
یاران و اصحاب کی نہین ہی بلکہ خدا نی والذین معہ فرمایا ہی پس اگر
معیت سی صحابت مراد لیجاوی تو اسمین شک نہین ہی کہ یہ صحابت لغوی
ہوگی نہ اصطلاحی اہلسنت یعنی من رائی النبیؐ و مناولہ لحظۃ اور ظاہر ہے
کہ کمال اس صحابت لغویکا اہلبیت رسالت مین ہی واز نیجاست کہ حدیث

نجوم مین لفظ اصحاب مفسر باہلبیت ہوئی ہے گو کل اونکی مصداق اصحاب
اصطلاحی اہلسنت ہون لیکن خدا ورسول پر واجب نہین ہی کہ اطلاق الفاظ
مین تابع اصطلاح اہلسنت ہون جیسا کہ عنقریب جواب حدیث نجوم مین
آویگا پس جسطرح اصحاب سی جناب رسول خدا نی مراد اہلبیت لئی اوسیطرح
سی کیون نہین جائز ہی کہ خدا نی والذین معہ سی اہلبیت رسالت کو مراد
لیا ہو سلمنا کہ معیت سی یا معیت ایمانی مراد ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے
والذین معہ کی تفسیر والذین آمنوا معہ کی ہی یا معیت نصرت واعانت جیسا کہ
ان اللہ مع الذین اتقوا و ان معی ربی سیہدین کی تفسیر کی گئی ہے یا معیت
مشارکت فی الذات یا مشارکت فی الصفات یا معیت زمانی یا معیت مکانی
خواہ کہ قسم کی معیت کہ قابل مدح ساتھ جناب رسول خدا کی فرض کیجاوی
اکمل افراد اونکی اہلبیت رسالت ہین لیکن معیت ایمانی پس ظاہر ہے کہ
اکمل فی الایمان اہلبیت علیہم السلام ہین کہ اونکا ایمان مثل ایمان رسول خدا
کے بدون فترت سی طرفہ عین بھی مسبوق بکفر نہین ہے ولم یلبسوا
ایمانھم پس اونہین کو مومنین مع رسول اللہ کہہ سکتی ہین کہ من حیث الایمان
ہمیشہ مع رسول اللہ تھی اور کبھی ساتھہ مخالفین خدا ورسول کی نہ تھی اور نہ انکی
کسی صاحب پر یہ بات نہین صادق آتی کو مومنین دیگر بھی فی الجملہ
باہمعنی مع رسول اللہ ہون اور جب معیت ایمانی مراد لیجائیگی خواہ بروجہ کامل
خواہ فی الجملہ تو سوای مومنین کی منافقین والذین معہ مین کسیطرح داخل ہی نہین
ہوسکتی پس آپکی ثلاثہ اس سی خارج ہوگئی اسلئے کہ اونکا ایمان ابھی تک

ثابت ہی نہین ہی بلکہ نفاق ثابت ہی ہم اونکو والذین آمنو معہ مین داخل
نہین جانتی بلکہ والذین نافقوا کا راس اور رئیس ہمیشہ مین لیکن معیت اعانت
ونصرت پس اہلبیت علیہم السلام ہی برکرن معین ومددگار اونحضرت کا ہوگا
اسلئی کہ احتیاج امامت اور نصرت کی نہ تھی مگر ترویج دین اور حفظ سید المرسلین
دین اور ترویج دین اسلام بزور شمشیر یداللہی ہوئی جن جن وقتونمین رفیقان
وفاشعار نے مصداق قولہ تعالیم مدبرین ہوکے نام اسلام کا باقی رکہنی والا اور پیغمبر خدا
کی حفاظت کرنیوالا سوای حیدر کرار صاحب ذوالفقار کی کون تہا اور جن
لوگونکو اہلبیت مین سی حکم جہاد بسیف نہین ہوا وہ دون فی ہذا الخط بالعفو
ومجادلات حسنہ ستر اوجہار بالمقتضای من انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا
ترویج ایمان کل جہانمین کی اونہین کی بدولت آج الا اون مومنین موقنین دنیا
مین ہر ہر بلاد ونواحی مین موجود ہین اور یہ اعظم انواع جہاد تہا جو اہلبیت سی
عمل مین آیا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتاب ازالۃ الخفا
کی صفحہ ۸ نسخہ مطبوعہ مین فرماتی ہین واز اعظم انواع جہاد است مکرر دن خلیفہ
بمعروف ونہی او از منکر بغیر خروج او بسیف ومی باید کہ بلطف باشد دون العنف
ودر خلوۃ باشد دون الجلوۃ تا فتنہ برنخیزد انتہی الحمد للہ الذی اجری الحق علی لسانہ
اب کل اعتراضات وتعریضات نصاب نسبت بایۂ اطیاب در بارہ عدم
خروج بسیف اخفاء واستتار از اشرار باطل ہوگئی الغرض معیت نصرت کا امر
مخصوص باہلبیت ہی اور نصرت فی الجملہ اور مومنین کی لئی بہی ہی لیکن آپکی
ثلاثہ اول تو مومنیت ہی سی خارج ہین دوسری کس مقام پر نصرت رسولخدا

کی اور کس روز مباشر حرب وضرب ہوئی کس کافر سے لڑی کسکو مارا بھلا ایک
کا نام تو بتلا دیجئی ہان سوا دلشکر مین مثل مینئی اجانوکی بطمع مال غنیمت شریک
ہوئی اور جب برا وقت پیش آیا بھاگ کھڑی ہوئی کتاب روضۃ الصفا مین
علی ما نقل لکھا ہی کہ تلوار حضرت عمر کی سات باشت کی لانبی سے اور
ایک باشت کی چوڑی تھی مگر کسی لڑائی مین اتفاق وقتی سیان سے
نکلنی کا نہوا لیکن معیت مشارکت فی الذات پس سوای اہلبیت کی کون
ایسا ہی کہ گوشت وخون اوسکا گوشت وخون رسول اللہ ہو کہ بعض مومنین
دیگر بھی مثل حمزہ وعبیدہ وجعفر وعباس کی فی الجملہ مشارکت نسبی رکھتی تھی
مگر مثل مشارکت لحمک لحمی ودمک دمی وانا وعلی من نور واحد
والناس من شجر شتی وانا وعلی من شجر واحد وعلی منی وانا
من علی کما اخرج الطبرانی واحمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ نکتی
تھی اور آپکی ثلاثیہ تیمی وعدوی واموی جو شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین اونکو تو پیغمبر خدا
سے کچھ واسطہ ہی نہین ہی اور ظاہر تراس سی ہی کا ملتزم ہونا مشارکت اہلبیت
کا فی الصفات چنانچہ سوالفین اور مخالفین نی مشارکت حضرت نبوت اور
حضرت ولایت مین کتابین لکھین ہین اور فاضل متعصب عاصمی نی کتاب
زین الفتی مین تیئیس ۲۳ آیتون مین سیادات ثابت کی ہی وجناب مولانا شوستری
دام ظلہ نی روائح القرآن مین اوسکو باسٹھ تک پونچایا ہی اور حقیقت یہ ہی
کہ دلیل انفسنا اوپر مساوات کلی کی دلالت کرتی ہی الا ماخصہ العقل والنقل
من النبوۃ وخصائصہا اور مشارکت فی الصفات لکل العترۃ الولد سر لابیہ

سی ظاہر ہی لیکن بیعت سکانی پس کافی ہی وہ اہلی اونکی اہلبیت النبوۃ ہونا
سوای اہلبیتؑ کی کون ایسا تہا کہ جسکا گہر خانہ نبوت ہو لیکن بیعت نہ مانی
پس عالم انوار سی اہل بیتؑ کی لئی ثابت ہی اصل عن فردوس الدیلمی
قال رسول اللہؐ کنت انا و علیؑ بین یدی اللہ قبل ان یخلق
یسبح اللہ ذلک النور و یقدسہ قبل ان یخلق
آدمؑ باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ آدمؑ رکب ذلک
النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی
افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا و جزء علیؑ
یعنی فرمایا جناب رسول خداؐ کہ ہم اور علی سامنی خدا کی ایک نور تہی ایسا نور
کہ ظاہر تہا فی نفسہ یا پوشیدہ تہا نظر کل خلایق سی یا بہم متساوی تہا یا عام شامل
تہا ہم دونو کو یا شامل تہا انوار دیگر ائمہ علیہم السلام کو آور یہ نور تسبیح و تقدیس
خدا کرتا تہا قبل پیدائش آدمؑ کی چار ہزار سال پس ہمگاہ خدا نی پیدا کیا
آدمؑ کو اس نور کو اونکی صلب مین رکہا پس ہمیشہ ہم ایک جا رہی یہانتک
کہ صلب عبد المطلب مین متفرق ہوئی پس ایک جزو اوس نور کا مین ہون اور
ایک جز علیؑ انتہی ہر چند بیعت سکانی و زمانی قابل تعرض نہ تہی اسلیئے کہ
بدیہی ہی اور کلام خدا سی بہی ثابت ہی کہ یہ بیعت بین المومن والکافر بہی
نبی ہوتی ہی مگر چونکہ سنیون نی چند بیہودہ ابو بکر کا غار مین ساتہہ رہنا کہ درحقیقت
موجب عار و شنار ہی مایۂ مباہات و افتخار جانا اور اتنی ہی بیعت سی ابو بکر کو
مصداق والذین معہ اشداء علی الکفار بلکہ فخر رازی نی اسکو دلیل صحت خلافت ابو بکر

ائی مبنی اس معیت کو بھی اہلبیت مین بروجہ اکمل بیان کیا ہے تا کہ
معلوم ہو کہ اگر معیت چند پر بھی ایک غار تیرہ تارین موجب خلافت ہی تو
معیت مکانی عمر بھر کی ایک کہ کی اور معیت زمانی بدو فطرت سی ... لے
کر الیٰ عمر لاکھون برس کی کیون نہ موجب خلافت ہوگی پس خلاصہ کلام یہ
مقام پر یہ ہوا کہ اگر ہر اہ معیت سی معیت تام ہی تو یہ آیہ خصوص باہلبیت لازم
ہوگا اور اگر معیت کو عام تام اور فی الجملہ بھی لیجئے تو ساتھ اہلبیت کرام کے
بعض مومنین موقنین بھی داخل ہونگی لیکن منافقین پس ہرگز مصداق اس
آیت کی نہین ہو سکتی اسلئے کہ گو ظاہرین مع رسول اللہ تھی مگر حقیقت مین وہ
لوگ مع اعداء رسول اللہ تھی اور مدینہ کے کفارین منسوب تھی اور یہی حال
بھی مرتدین کا کہ گو چندی مع رسول اللہ تھی مگر انجام کار اونکا بھی مع اعدائی
رسول اللہ ہوا پس مخاطب اپنی ثلاثہ کو پہلی تعلق مذکورہ سے ثابت کرے
عنوانی موضوع مین داخل کرتی پیراون اوصاف کو ثلاثہ پایا جانا ثابت
ثابت کرے پھر قضیہ مہملہ متاخرین کی ملازمت ساتھ کلیہ کی ثابت کرے تب
طمع ثلاثہ کی اس آیت مین داخل کرنیکی کرے وہیہات لہ ذلک دونہ
حسرۃ القتاد قولہ مثالون مین بیان کیا ہی اقول اگر غرض مخاطب
کی مثالون سی لفظ مثلھم فی التوراۃ اور مثلھم فی الانجیل
ہی تو نہایت خوش فہمی اوسکی ہی اسلئے کہ باتفاق مفسرین اور اہل لغت
مثل کی معنی اس مقام پر مثال کی نہین ہین بلکہ معنے مثل کی صفت کی ہین جیسے
خود مخاطب نی لاعن شعور کسی ترجمہ مین دیکھکر ترجمہ آیہ بصفت کیا ہے

حیث قال صفت اونکی بیچ توریت کی اوصفت اونکی بیچ انجیل کی ابتدا
اور اگر غرض مخاطب کی شانون سی وہ تمثیل ہی جو کاف تشبیہ کزرع سی
سمجھی گئی ہی پس اگر یہ شارالیہ ذلک کافی تحولہ ذلک شلھم صفات مذکورۂ
بالا ہین اور وصف اونکا شلھم فی الانجیل کی ہی جیسا کہ آپکے مجاہ مفسر نے
کہا ہی تو اسصورت مین کزرع ایک کلام مستانف ہوگا چنانچہ تفسیر بیضاوی
مین اسی احتمال کو مقدم کیا ہی اور کزرع کی تحت مین تمثیل مستانف
لکھا ہی پس بنا بر اس تفسیر کی کلام خدا سی ایک مثال کا ہونا بھی توریت و
انجیل مین نہ ثابت ہوگا جہ جائی انیکہ آپ فرماوین کہ شانونکو بیان کیا اور
درصورت استیناف حتی کلام خدا ہونگی کہ جناب باری نی اول بیان فرمایا
کہ محمد رسول اللہ اور اونکی حقیقت ساتھی موصوف باین صفت ہین کہ اشداء
علی الکفار رحماء بینھم ہین رکع اور ساجد اور خواہان فضل اور رضامندی خدا
اونکی پیشانیونمین نشان سجود ہی یہ تعریف اونکی توریت اور انجیل مین
ہی پھر تاپا تشبیہ دی جناب رسول خدا کو اور پہلینی اسلام کو اونکی سعی اور
کوشش سی ساتھہ زراعت کی ضعف و قوت مین جیسی کہ ابتدا مین زراعت
ضعیف اور دقیق ہوتی ہی اور جب اوسمین سے شاخین نکلتی ہین تو بعد
چندی اوسکو ایسی قوت حاصل ہوتی ہی کہ تمام مزرع اوس سے بھر جاتا ہی اور مزارعین
کو بھلی معلوم ہوتے ہی اسیطرح اسلام ابتدا مین ضعیف تہا پھر بعد چندے
جناب باری نی مسلمانون سی باعتبار اکثر شعبات بلاد کی مزرع دنیا کو بھر دیا
بعد اسکی جناب باری فرماتا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات

خلاصہ یہ ہی کہ وعدہ کیا ہی خدا نی مسلمانونمین سی اون لوگونکو جو ایمان حقیقی
لائی ہین یا ایمان حقیقی پر مرتی وقت تک باقی رہگئی ہین کما فسرہ بعض المفسرین
اور اعمال صالحہ بھی کئی ہین یعنی ارتداد کا من حیث الاعمال ہی نہین ہوا ہی
مغفرت اور اجر عظیم کا پس شیعونکی نزدیک نہ آپکی ملا نہ ایمان حقیقی لائے
نہ ایمان حقیقی پر مرے دونگ ہی نہ اونسی کچھ اعمال صالحہ قابل قبول ہوئی اب
عرض خدمت جناب مخاطب مین یہ ہی کہ شیعونکی احادیث کی نقل
مین تو آپ خیانت کرتی تھی کہ اول اور آخر اور دیتی تھی اب کلام اللہ مین بھی
خیانت کرنیلگی کہ آخر آیت کو جو بجای استثنا کی تھی اوسکو اور ملا دیا الا التقربوا
الصلوۃ بدون اتمام سکاری کی رکھ لیا میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو خوب
خدا کرتی اور پوری آیت تو لکھ دیتی مگر جو نکہ مضر اپنی مطلب کا سمجھی اوسکو بھی شاید
ملحقات شیعہ سی سمجھ لیا اور جو آپکی بیضاوی صاحب اس مقام پر لکھ آئی ہین
کہ من یامنہ کیلئی اپنا من سمجھا لیا ہی اوسکو شیعہ بنا براس تغیر کی کہ جو خود اونہین نے
کی بی تحبت و دلیل غیر مسلم رکھتی ہین قال بوعلی سینا من تعود ان یعتقد بین غیر دلیل
فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ الحمد للہ کہ شیعہ مثل اہلسنت کی منسلخ عن الفطرۃ
الانسانیہ نہین ہین جو بی حجت و برہان کسی تا مکومان لین مخفے نرہی کہ بعض
اہلسنت فی اس مقام پر ایک ایسی پوچ اور لچر تقریر کی ہی کہ حضرت مخاطب کو
بھی اوسکی ذکر کرنی سی شرم آئی اور اپنی تئین غافل ہوا کی اوس سی کنارہ کیا
طرفہ تر یہ ہی کہ ایسی لغویات کو بیچارہ ابن عباس کی گلی منڈا ہی چنانچہ
شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین عن عباس محمد رسول اللہ

والذین معہ ابوبکر اسد اور علی الکفار عمر رحماء بینہم عثمان تراہم رکعا سجدا علیؑ
یتبغون فضلا من اللہ ورضوانا طلحہ وزبیر سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود وعبدالرحمن
ابن عوف وسعد بن ابی وقاص وابوعبیدہ بن جراح الی آخر ما قال تعجب
اس تقریر بی نظیر کی بوجہ دلپذیر باطیلے از سحر وزمک یہہی کہ الذین معہ ابوبکر
ہین کہ غایت پیرہ وقار ہین مثل مارمع رسول اللہ تہی اور اشداء علی الکفار عمر
ہین جنکی تلوار کمر مین ڈیڑہ بالشت سیان سی ہر وقت باہر رہتی تہے اور
بقول مخاطب اونکو خدائی کا فرکشی کیواسطی پیدا کیا تہا گو اتفاق ایک بہی مارنے
کا بہی اونکو نہین ہوا اور رحماء بینہم حضرت عثمان ہین کہ اپنی عزیزون اور
اقربا پر بڑا رحم کیا کہ ولید بن عقبہ فاسق فی التنزیل کو جو عثمانکی مان کا جنا تہا نہ
اونکی باپ کا اوسکو ایسا سرفراز فرمایا کہ حکومت کوفہ عنایت فرمائی پس
اوسنی صبح کی نماز چار رکعت پڑہائی اور صلا می مسجد پر شراب کی قے کی
اور کہا لوگون سی کہ اگر تم لوگ چاہو تو کچہ اور رکعتین مین بڑہادون لوگون
نی عرض کی کہ حضور اسیقدر کافی ہی اور مروان اور حکم جنکو رسولؐ خدا
نی شہر بدر کیا تہا بسبب اسکی کہ وہ منافق چلنے مین جناب رسولؐ خدا
کی نقل کرتی تہی اور وہ طرید رسولؐ اللہ کہلاتی تہی حضرت عثمان نے
اونکو بلا کی سرفراز کیا اور لاکہون روپی مال خمس وزکوۃ کی بالخصوص خمس
افریقیہ بقول شخصی مال سفت دل بیرحم دی ڈالی اور رکع اور ساجد بیچارے
حضرت علی ابن ابیطالبؑ تہی کہ جو سوای نماز وروزہ کی اور کسی کام کی
نتے اس مفسر بی نظیر نی کلام اللہ کو غارت کیا کہ مبتدا اور خبر تک اوسکا

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بگار ڑوا الا باتفاق مفسرین الذین معہ مبتدا ہی یا خبر و مبتدا ہی اور اشداء
علی الکفار اور رحماء بینہم خبر بعد خبر ہی پس سیاق کلام یہ ہین کہ جو لوگ
مصداق الذین معہ ہین اونہین مین صفات اشداء اور رحماء کی پائیگئی
ہین نہ یہ کہ ایک ایک شخص مین ایک ایک صفت پائی گئی ہے اور
جب بالاتفاق ترکیب مین یہ فقرہ موضوع اور محمول ہی تو اگر الذین معہ
ابوبکر ہین اور اشداء عمر ہین تو یعنی کلام یہ ٹہری کہ ابوبکر عمر ہین اور عمر
ہین پس اگر حمل جزئی حقیقی بر جزئی حقیقی جائز ہوتا تو شیعونکو ان
مغنونکی مان لینی مین شاید کچہ تردد نہوتا کیونکہ شیعہ بہی فی الجملہ اتحاد
ثلاثہ کی قائل ہین اور ابوبکر کو عین عمر اور عمر کو عین عثمان جانتی ہین مگر فقط
کفر و نفاق مین نہ ذات مین گستاخی معاف یہ اپنی اپنی سمجہ ہی علاوہ اسکی
ایک امر اور بہی یہان قابل لحاظ ہے کہ الذین سی ابوبکر مراد لینا اور
اشداء سی عمر اور رحماء سی عثمان یہ بعینہ اطلاق جمع علی الواحد ہے
جسکی حضرات اہلسنت آپہ انما ولیکم اللہ مین منکر ہین اور جب اطلاق جمع علی
الواحد اس جگہہ جائز رکہا گیا تو ہم کہتی ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ کل صیغہ ہای جمع
سی یہان فقط جناب امیر علیہ السلام مراد ہون پس الذین معہ اور اشداء
اور رحماء کل سی مراد فقط ذات واحد اونحضرت کی ہی جس طرح الذین
معہ سی فقط ذات واحدہ ابوبکر مراد ہی اور نظر باستیناف تمثیل کر رہے یہ
احتمال نہایت چسپان ہی اسلئی کہ اسمای ذات اور مجامد صفات اونحضرت
کا کتب سماوی مین ہونا مشہور اور معروف ہی کما لایخفی باقی متعلقات

اس آیۂ وافی ہدایہ کی رد اقوال مابعد مین معلوم ہونگی فاصبر وانتظر قولہ اب
ہم اون مثالونکو جنکی خبر خدای جل شانہ نی اس آیت مین دی ہے
اقول محض غلط خدا نی ایک مثال کی بھی خبر نہین دی ہی بلکہ مثل کی خبر
دی ہی جو بیچ معنے صفت کی ہی اور مثل اور مثال مین فرق ہی کما مر
قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام پہلی شہادت
توریت کی توریت کی کتاب استثنا کی تیرہوین باب کی چھٹین درس
مین لکھا ہی کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوی اور
کہی کہ آؤ غیر معبودونکی بندگی کرو تو تو اوسکے موافق نہونا اور اوسکی بات
نہ سننا اور اوپر رحم کی نگاہ نہ کرنا اور اوسکی رعایت نکرنا اور اوسی پوشیدہ
نہ کرنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا اوسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے پھر
غور کرنا چاہیے کہ جو کچھ حضرت موسیٰ نی اپنی قوم سی کہا صحابۂ کرام نے
اوسکو کر دکھلایا اور جیسی کچھ سختی اور سختی کا فرمان پر چاہیئی اوس کا
ظہور صرف پیغمبر صاحب کی یارونکی ہاتھ سی ہوا اسیواسطی خدا نی اونکے
شان مین اشداء علی الکفار فرمایا اگرچہ صحابۂ کرام کی شدت اور صلابت
کا جو دین مین تھی امامیہ انکار نہین کرسکتی مگر ہم اونکی اطمینان کے لئے
حضرات شیخین کے حالات کو جو بڑی دشمن شیعونکی اور جو صنمی قریش
کر کی اونمین مشہور ہین بیان کرتی ہین اور زیادہ توہین کہ سکتی اتنا عرض کرتے
ہین کہ اپنی ہی کتابونکی روایتونکو سنین اور پھر اوسکو توریت کی مضمون سی
اور قرآن شریف کی آیت سی ملاوین اور خود ہی انصاف کرین اور اگر

حیا و شرم مانع نہوئی تو تعصب اور عناد کو چھوڑ کر اونکی فضیلت کا اقرار کرین
اور اپنی باطل عقیدونکو چھوڑ کر جماعت مین داخل ہوجاوین بقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بربین عقل و دانش
بباید گریست خدایا اس مالیخولیای مخاطب کا کیا علاج ہی شروع کلام
مین دعوی کرتا ہی کہ اب ہم اون مثالونکو جو توریت و انجیل مین ہین بیان
کرتے ہین یعنی فضائل صحابہ کی مثالون کو پھر عبارت توریت وہ نقل کرتا
ہی کہ جسمین نہ صحابہ کا نام و نشان ہی نہ مثالون کا کچھ ذکر ہی بلکہ ایک
مسئلہ شریعت منسوخہ کا بیان ہی کہ وہ ہرگز اس شریعت مین نہین ہے
شاید حضرت خلیفہ نے اسکا حکم دیا ہو کہ بمجرد اسکی کہ تیرا باپ تجھے
پہسلاوی کہ غیر خدا کی عبادت کر تو اوسکو ماریہی ڈال اور اوسکو اتنی بے
مہلت ندی کہ کوئی دوسرا اوسپر ہاتھ اوٹھانی پاوی بلکہ پہلی تیرا ہی ہاتھ پڑے
یہ حکم صریح خلاف نص قرآنی کی ہے قال اللہ تعالی وان جاھداك
علی ان تشرك بی ما لیس لك به علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنیا معروفا
یعنی اگر ماں باپ کوشش کرین کہ تو شریک گردان ساتھہ میری اوس
چیز کو کہ جسکے استحقاق معبودیت کا علم تجھی نہین ہی پس نہ اطاعت کر
اونکی اور ساتھہ دی دنیا مین اونکا بحسن دینکی قال البیضاوی اے صحابا
معروفا علی ما یرتضیه الشرع و تقتضیه الکرم یعنی مصاحبت نیک حسب رضای
شرع و مقتضای کرم قال بعض المحشین یطعیهما و تکسیهما و تقودهما اذا مرضا و
و یواریهما اذا ماتا یعنی اونکو طعام اور لباس دی اور اونکی عیادت وقت

مرض کری اور بعد نیکی انکو توبہ کری پس اگر توریت کو محرف سنکے تو
لا اقل حکم توریتی کو اس شریعت مین نسوخ کہیئی پس اس مسئلہ منسوبہ کہ صحابہ کی
فضائل کی شالونسی کیا واسطہ مارین گھٹنا پھوٹی آنکھ قولہ جو کچھ حضرت
موسیٰ نی اپنے قوم سی کہا اقول آپ تو ناقل کلام خدا ہین حضرت
موسیٰ کو کیون ہسیلتے ہین شاید توریت کو افترائی حضرت موسےٰ
سمجھتے ہین قولہ ہیہی کچھ شدت اور سختی کافرون پر اقول محض غلط ہی کہ
اس قسم کی سختی مسلمانونکی دین مین ہو کہ جو مسلمان ہو وہ اپنی باپکو مارڈالے
تب ایمان کامل ہاوی قولہ اونکی شان مین اشداء علی الکفار فرمایا
اقول اسواسطی اشداء علی الکفار نہین فرمایا کہ مان باپکو مارڈالتی ہے
بلکہ اسواسطی فرمایا کہ مومنین مومنین حرب وضرب مین کفار سی مثل ثلاثہ
کی مونہہ نہ موڑتی تہی اور اشد شدت وصلابت پہ تہا کہ قدم اونکی
معرکہ مین ایسے گڑجاتی تہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ٹل جای مگر اونکے
ثابت قدمی مین خلل آئے اور جو سر پر گزرنی ہو گزرجای خواہ زخمی
ہون خواہ مرین مگر پاؤن پیچھے نہ ہٹین یہ لوگ اشدا تہی نہ وہ بزدلی کہ
مادۂ نزکو ہی کیطرح پہاڑونپر اوچکین قذکر قولہ امامیہ انکار نہین کرسکتے
اقول امثال علیؑ بن ابیطالب اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور اتباع اونکی
کا نہ امامیہ انکار کرتی ہین نہ اہل سنت انکار کرسکتی ہین آئے کل صحابہ
کا متصف باین صفات ہونیکا امامیہ علانیۃ وجہارًا انکار کرتی ہین اور
اگر مثل اہلسنت کی امامیہ بہی منکر کلام اللہ ہوجاتی تو بیشک انکار نکرسکتی

لیکن مجبوری ہی کہ امامیہ فولتیم مدبرین کی منکر نہین اور منکر من یرید الدنیا
ومنکو من یرید الاخرۃ کی قائل ہین اور حتّٰی اذا فشلتم
وتنازعتم کا اقرار کرتی ہین قال فی النہایۃ الفشل الفزع والجبن والضعف
اور خلاف عقل ہی کہ بہگوڑی ڈرنیوالی نامرد ضعیف القلب دنیا طلب
مصداق اشداء علی الکفار ہون قولہ حضرات شیخین کی حالات اقول
اب آپ سیدہی راہ پر آئی اور کل کو چھوڑکر شیخین کو مضبوط پکڑا پس انہین
شیخین اور انکی اتباع مین ہماری آپکی گفتگو ہے کل ہی کچہ واسطہ نہین
کو انہین کی شامت اعمال سی کل بیچاری کہسیٹے جاتی ہین ۔ نمی بینی
کہ گاوی در علف زار ۔ یالاید ہمہ گاوان دہ را ۔ قولہ خود ہی انصاف کرین
اقول آپکی سر مبارک کی قسم کہ آپکی حکم کی ہمنے تعمیل کی اور عبارت توریت
کو جو آپنے نقل کی اور عبارت کلام اللہ کو ملایا اور انصاف کیا تو دونو عبارتون
مین کچہ واسطہ اور بسیط حکمی مناسبت نہ پائی اور آپکی حق مین شعر مولوی روم کو
درگاہ جناب باری مین عرض کیا ۔ ای خدا از عقل و دین بیگانہ است
انکی عقلش بردہ دیوانہ است ۔ ابتدا اپنی دعاوی کا ذبہ کی پہلا یہ کہ توریت
مین مثالین فضائل صحابہ کی ہین دوسرا یہ کہ قرآن مین بھی خدا نی فرمایا ہے
کہ توریت مین مثالین ہین حالانکہ نہ توریت مین مثالین ہین نہ کہین خدا نی
فرمایا کہ توریت مین مثالین ہین یہ دونو افترا ی تو خدا پر ہین پہر تیسرا دعوی یہ کہ
مصداق آیت کل صحابہ ہین یہ بھی جہوٹ کما مثلہ اور بعد ان کذبات
ملاشہ کی یا جنون سر شار جوش مین آیا یا کوئی گلاس کسی صاحب کی

اصابر واتنبہ اوسی بڑہ گیا اور اتنی بہی عقل نہین باقی رہی کہ درمیان مسئلہ منوخہ
کی اور تمثیل فضائل صحابہ کی تمیز کرسکین مسئلہ کو تمثیل تخئیل کیا آسی سے بیباکی
مخاطب کی اگر تمکو کچہ بہی شرم اور حیا اور غیرت ہی تو ایسی دیدہ دانستہ
باتین چہاپ چہاپ کر کیون اپنی توہین فضیحت کرتی ہو اور کیون نام اسلام
کو ہنساتی ہو مخالفین اسلام کہین گی کہ مسلمان ایسی ہی کوڑ مغزی ہوتی ہین
کہ جنکو مسئلہ اور مثال مین فرق نہین معلوم ہوتا ہی افسوس ہی تمہاری
بی حیای پر کہ فحول علما کی سامنے کشف عورات اپنا مثل فواحش بازی
کی کرتی ہو اور تمکو کچہ بہی حیای عثمانی سی بہرہ نہین بلا حالانکہ حیا اونکی حیا
ابکار سی بہی ارج بڑہی ہے اگرچہ راوئی بیبانی اس تمثیل مستہجن کی
نسبت طرف جناب رسولخدا کی بہی ہی مگر غلط کیا اونہی اسلئی کہ حیا
رسول اللہ حیا ایمانی ہی نہ حیا رسوائی کہ پاس اندام نہانی ہی آئے
اس حیا کا مقام مخصوص ذات عثمانی ہی نہ ذات حضرت عمر کہ وہان اسقدر
سا پردہ در ہی آی حضرات سنیو اگر مرد ہو تو نر دلونکا ساتہہ چہوڑ کر دامن
شاہ مردان کا لو اور جماعت معویہ سی نکل کر جماعت مومنین مین داخل
ہو جاؤ قال المخاطب المقام ہذا اقتل السبل السلام
پہلی روایت کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی اپنی باپ کی قتل کا
قصد کیا امام اعظم شیعونکی حضرت شیخ حلی تذکرۃ الفقہا کی چہبیسوین فصل
مین لکہتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی احد کی دن اپنی باپ کے
قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت نی منع کر دیا اور فرمایا کہ تو جانی دی اور کوئی یہ

کام کریگا پس ای بھائیو خدا کیواسطی ذرا اپنی امام اعظم کی تصدیق کو دیکھو کہ وہ
صدیقیت صدیق اکبر کو کیسی تصدیق کرتی ہین اور جوکچہ توریت مین کفار پر
شدت کرنیکا ذکر ہی اوسکو شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی کیسا تسلیم
کرتی ہین کیون یارو اشداء علی الکفار کا مصداق کیا سوای اوسکی کوئے
دوسرا ہوگا جو اپنی باپکی قتل پر آمادہ ہو اور توریت کی اس مضمون کا
کہ غیر معبودونکی بندگی پر پھسلانیوالی گو اگرچہ بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست ہو تو
قتل کرڈالنا اور پہلی اپنا ہاتھ اوسکی قتل پر اوٹھانا اطلاق کسی اور پر
ہوگا تعجب ہی شیعون سی اور اونکی امام اعظم سی کہ ایسی روایت کو
تصدیق بھی کرین اور صدیق اکبر کی مستعد یکو اپکی قتل پر قبول بھی
کرین اور پھر اونکی صدیقیت سی انکار فرماوین دوسری روایت کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہم نی رشتہ دارونکی قتل کا شوق دیا تفسیر مجمع البیان اور
منہج الصادقین اور خلاصہ تفسیر جرجانی مین آیہ مذہب کی تفسیر مین لکھا ہی
کہ جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور بہت سی لوگ مکہ کی قید ہوئی بن مین
اکثر مہاجرین کی عزیز اور قریب تہی اور نصرت نی اونکی سعاملہ مین یہ ہی مشورہ
کیا تب حضرت عمر نی فرمایا کہ ہو کوئی جسکا رشتہ دار ہی وہ اوسکی حوالہ کیا
جاوی تاکہ وہ اپنی ہاتہ سی اپنی کافر رشتہ دار کو قتل کری اور خدا کی محبت کی
بہ سبب رشتہ اور قرابت کا خیال نکری اسلئی عقیل علی کو اور نوفل سی حمزہ اور
فلان فلان کی حوالہ کیا جاوی واسطی قتل کی آی شیعیان پاک
ذرا اس روایت کو اپنی تفسیرون مین دیکھو اور انصاف کرو کہ اشداء علی الکفار کا

مضمون حضرت عمر پر صادق ہی یا نہین اور جو حضرت موسیٰ نے کفار پر شدت
کرنیکی لئی فرمایا وہ اونکی حال سی مطابق ہی یا نہین اور اسپر ہی نہ سمجھو تو خدا تی
سمجھے یقول الکمتک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
بہتر مخاطب کی خوش فہمی اور خوش سلیقگی سب سمجھ لیگا ہے
کہ انکو تحریر روایات سنیہ اور روایات شیعہ مین نہین ہوسکتی ہی سیکڑون
حدیثین صحاح ستہ کی ہماری علمائے نی بغرض صحیح اپنی کتب مین مندرج کی
ہین اور بمقتضای انکہ نقل کفر کفر نباشد مصدق اونکی نہین ہین آپکو لازم تہا کہ
پہلی ان دونو روایتونکی تصدیق کلام سی ہماری علمائے کی ثابت کرتے
تب اوسکو مقام استدلال مین لاتی مفسرین کا دستور ہی خصوصاً صاحب
تفسیر مجمع البیان کا کہ کل اقوال علمائے تفسیر کو اور کل روایتونکو جو متعلق تفسیر آیہ
ہوتی ہین بلفظ قیل اور بلفظ روی بیان کرتی ہین من دون رد و قدح پس
کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ فلان مفسر ان کل اقوال مختلفہ کا مصدق ہی آیا ہوسکتا
ہی کہ کوئی تصدیق اضداد کری پس جملہ اقوال مختلفہ سی مصدق نہوگا مگر ایک
کا کہ اوسکو بلفظ قال اصحابنا اور بلفظ روینا تعبیر کرتا ہی کیا معصوم کیطرف ائمہ
اثنا عشری نسبت دیتا ہی آن روایتونمین ان الفاظ تصدیقیہ سی کوئی لفظ
نہین ہی تو آپکا فرمانا کہ علمای شیعہ نی اسکی تصدیق کی محض جھوٹ اور
غلط ہی قولہ امام اعظم شیعہ کی اقول ہماری مذہب مین کوئی عالم
ملقب باین لقب نہین آری سنیون نی ابی خلیفہ کو امام اعظم بمقابلہ ائمہ اہلبیت
بنایا ہی آپکو اختیار ہی کہ جسکا لقب چہین کر جسکو جی چاہی عنایت فرمائے

بات بھی ہے
بن الدین ہی
دور فرقہ ہی
بن الدین
فریقون کیا مین
فی فلان ۱۲ منہ

قولہ تذکرۃ الفقہاء کی چھٹوین فصل مین لکھتی ہین اقول کتاب تذکرۃ الفقہاء
چھپ گئی ہی نایاب نہین ہی کہ تدلیس ابلیسی کی اوسمین مجال ہو علامہ
علیہ الرحمہ نی اس روایت سنیہ کو الزاماً علی اہل السنۃ لکھا ہی جس مقام پر
کہ رد کیا ہی قول علمای اہلسنت کو باب قتال بغاۃ مین کہ پسر کو قتل پدر بدون
ضرورت بلا کراہت جائز جانتی ہین حالانکہ یہ طال ہی بدو دلیل آگے دلیل
تحقیقی کہ وہ آیہ وان جاہداک الخ ہی جیسا کہ ہمنی ابتدای قول مین بیان
کیا دوسری دلیل الزامی کہ وہ روایت اہلسنت ہی کہ ابوبکر کو جناب رسول خدا
نی قتل پدر سی منع کیا پس اگر یہ روایت اہلسنت نہوتی تو دلیل الزامی
کیونکر تمام ہوتی پس غرض علامہ یہ ہی کہ مذہب اہلسنت اس بارہ مین
بدلیل تحقیقی والزامی دونو باطل ہی علاوہ اسکی کیونکر علامہ اس روایت
کاذبہ کی تصدیق کرتے کہ جسکی غلط صریح اور تصحیف قبیح ہونیکی خود بعض
محققین اہلسنت تصریح کرتی ہین چنانچہ علامہ نووی شارح صحیح مسلم کتاب
تہذیب الاسماء واللغات مین مشیراً الی ہذہ الروایۃ فرماتی ہین وہو غلط صریح
وتصحیف قبیح پس غرض علامہ ذکر روایت سی الزام مخالفین سے ہے نہ
اعتقاد بہ ثبوت وتصحیح وتصدیق روایت اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ
اگر ایک روایت اہل سنت کو کوئی الزاماً ذکر کری تو اوسکو مصدق روایت
مین نہین ملتے ہین مگر حضرت مخاطب کی عادت مین ہی کہ جو کچہ رطب ویابس
کسے کتاب مین پایا اوسکی مصنف کو اوسکا مصدق ٹہرا لیتے ہین قولہ
امام اعظم کی تصدیق کو دیکہو اقول الزاماً علی الخصم ذکر کرنیکو تصدیق نہین کہتے

جبتک کوئی دلیل اوپر تصدیق کی قائم نہ کیجاوی اور اگر فقط کتاب مین
درج کرنا باتی نہج کان موجب تصدیق ہوجاوی تو آپنی بہی اسکو اپنے
کتاب مین درج فرمایا ہی پس آپ بہی مصدق اسکی ہوی بلکہ آپکو مصدق
کہنا سزاوار تر ہی کہ اس روایت کو ثمرۃ الغراب سمجہکر آپ نعلین بجاتے ہین
اور جاسیہ مین پہولی نہین سماتی ہین بیمین تخیل فاسد کہ ابوبکر کا اشداء علی الکفار
ہونا خواہی نخواہی اس سے ثابت ہوگیا لہذا ہم امیدوار ہین کہ تمکو بہی
اجازت کچہ بحث و فحص کرنیکی اس روایت مین دیجئی مگر خبردار کہین ایسا
نہو کہ جب ثمرۃ الغراب آپکی دہن شریف مین مزہ شیحم حنظل دی تو آپ مونہہ
بنا لکر پہینک دیجئی اور فرمائی کہ مین مصدق نہین ہون بلکہ مین ناقل ہون پس
دو قول ہم آپین لیتی ہین اور ضمیر قولہ بنظر آپکی تصدیق کی آپ ہی کیطرف
پہیرتے ہین اور اگر آپ راضی نہوجئی گا تو مرجع ضمیر کا راوی کو کردیگا پہر کیا
حضور والا کو اختیار ہی قولہ اپنی باپ کی قتل کرنیکا ارادہ کیا اقول ارادہ
امر قلبی ہی کہ بجز خدا کی اوسکو کوئی نہین جان سکتا ہی اسی اظہار اوسکا زبان
بصدق دل و بکر و خدع ہوسکتا ہی اور منافقین ہمیشہ فکر نیاد عون اللہ
و رسولہ مین رہتی تھے پس ہوسکتا ہی کہ اظہار اوسکا بمکر و فریب فقط خوشامد
رسول خدا کیواسطی ہوا سلئی کہ اخلاق حسنہ حضرت سی معلوم تہا کہ ایسے
شقاوت اور قساوت قلبی پر رضی نہونگی پس حضرت کی دلکو باظہار کمال
اخلاص بمکر و فریب خوش کردیا یعجبک احسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم
اور ہوسکتا ہی کہ بصدق دل ہو مگر جملہ افعال منافقین چونکہ لرضاء اللہ تہے

بلکہ بطمع دنیا تھی اور ریاکاری تھی اسلئی کمال ذہانت اور خباست ابوبکر پر دلالت
کریگا یعنی ہماری حضرت کو ایسے طمع دنیا غالب تھی کہ اوسکی واسطے جو شامد
رسول خدا ارادہ اپنی باپکی مارڈالنی کا کیا اور دنیا مین بہت اشقیا ایسے
گزری ہین کہ بطمع دنیا اونہون نی اپنی باپکو قتل کرڈالا ہی قولہ مگر حضرت
نے منع کردیا اقول اولاً اسی منع کرنیسی صاف ثابت ہوا کہ ابوبکر نے
ایک فعل قبیح کا ارادہ کیا تہا اور اگر فعل حسن اور قابل مدح خدا ہوتا تو ہرگز
وہ حضرت نہ منع کرتے پس جب مقصود خدا اشتداء علی الکفار سی
باپ کا مارنا نہوا بدلیل منع رسول اللہ اسلئی کہ مقصود خدا سی حضرت کا مانع
ہونا محال ہی تو کیونکر ابوبکر کو آپ ارادہ سے ایک فعل قبیح کی کہ وہ ہرگز مقصود
خدا اشتداء علی الکفار سی تہا تحت اشتداء علی الکفار داخل کرسکتی ہین ثانیاً یہ
ارادہ کرنا ابوبکر کا صاف دلیل ہی اوپر میلان ابوبکر کی طرف یہودیت کی
اسلئے کہ بقول آپکی توریت مین حکم باپکی خود ہی قتل کرڈالنی کا تہا اور خدا نے
قرآن مین بقول خود وصاحبہما فی الدنیا معروفاً اوس حکم کو منسوخ فرمایا تہا کما مر
مگر حضرت ابوبکر نی منع خدا کو کچہ نہ سنا اور اوسی شریعت منسوخہ کی حکم پر مستعد
ہوی پس تصدیق قرآن کی یہی حال تہا کل منافقین کا حضرت عمر کا میلان
الی الیہودیت تو ہم سابق مین احادیث مشکوٰۃ شریف اور نہایہ ابن اثیر اور
ازالۃ الخفا سی ثابت کرچکی ہین کہ جناب رسول خدا نی فرمایا انتہوکون انتم کما تھو
کت الیہود ۔ اور بہی فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ
کہ بتعقوہ ۔۔۔ اور بہی فرمایا ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی

اور بھی فرمایا امتھوّکون فیھا یا ابن الخطاب آپ حضرت مخاطب کی لطف
وعنایت سی حضرت ابوبکر کی بھی یہودیت بخوبی ثابت ہوگئی اگرچہ احادیث
مشکوٰۃ اور نہایہ کی صیغ جمع لاقل کہ ہم ثلاثہ پر محمول کرتی اسلئی کہ کلام عرب
مین اطلاق جمع تین سے کم پر ہونا برخلاف تحقیق ہی مگر آپکی روایت
مقبولہ سی جسپر آپ اوچلتی کودتی ہین تصریح اونکی اسم شریف کی سے معلوم
ہوگئی ولقد صدق سے ذہب الحمار یستفید نفسہ بقرقافات ومالہ اذناں
کیون حضرت امام اعظم شیعیان فی آپکو ترہ ابن خراب کہلایا ہم خطل
اور زہر لاہل پلایا اب اگرچہ بھی شرم وحیا ہوگی تو کبھی اس روایت کا نام
نہ لیوگی قولہ پس ای بہائیو خدا کیواسطی اقول ای سنی بہائیو خدا کے
واسطی ذرا دیکھو کہ حضرت مخاطب اوس روایت کی تصدیق کرتی ہین
کہ جس سے صدیقیت اکبطرف یہودیت صدیق اکبر کی ظاہر ہوتی ہی
قولہ جو کچھ توریت مین ہی الی قولہ کیسا تسلیم کرتی ہین اقول کیونکر نہ تسلیم
کرین کہ یہودیت صدیق کی اونکی نزدیک مسلّم ہی اور حقیقت یہ ہی کہ
دعوی تصدیق سے بے دلیل تصدیق کی تصدیق نہین ہوسکتا ہی کما مرّ ا
قولہ سوای اوسکی کوئی دوسرا ہوگا اقول ماشاء اللہ یہ بات تو کسی سنی کو
نہ سوجھی ہوگی کہ مصداق اشدّاء علی الکفار سوای ابوبکر کی کوئی دوسرا نہین
ہوسکتا ہی سچ ہے کسی دوسری نی سنے اگر بابکی مارنیکا ارادہ کیا
ہوتا تو وہ بھی مصداق ہوجاتا لیکن ایسا اتفاق نہین ہوا یہ ایک کلام مخصوص
حضرت خلیفہ اوّل ہی تہا اور صیغہ جمع جو اشدّاء کا ہی وہ فقط حضرت

ہے پر صادق ہی اور صیغہ جمع کفار کا فقط آپکی والد ماجد ہی پر صادق
ہی اور توجیہ اسکی یہ ہو سکتی ہی کہ ایک اشتداد بسبب کثرت شدت
کی بجای چند اشتدادکی اور ایک کافر بسبب کثرت کفر کی بجای چند کفار
کی ہو سکتا ہی اور یہ بعینہ مثل اسکے ہی کہ حضاجر صیغہ جمع ایک جانور
عظیم البطن کو کہتے ہین پس ایک عظیم البطن کو بسبب عظمت بطن
کی بجای چند جانوران عظیم البطن کی شمار کری اوسکو حضاجر کہتی ہین
کیون حضرت یہ توجیہ وجیہ تو کشایش خیال مبارک مین نگذری ہو گی
اور بنا براس افادۂ جدیدہ کی کہ اشداء علی الکفار سوائی حضرت ابوبکر کی
کوئی دوسرا نہو گا حضرت عمر کو اوسکا مصداق ٹہرانا محض بیجا ہو گا یا بستنے
ہو گا اوپر اسکی کہ دروغگو را حافظہ نباشد یہ کلام ہمارا بستنے اور بظاہر نظر
کی تہا جب ہمنی آپکے مقصود اصلی مین غور کیا اور اپنی نظر جدید کو آپکی افکار
افکار مین بزور گردویا تو معلوم ہوا کہ غرض آپکی دوسری سی فقط جناب امیر
علیہ السلام ہین یعنی اونہون نے چونکہ اپنی باپکی مار ڈالنی کا ارادہ نہین
کیا تو وہ مصداق اشداء علی الکفار نہین ہو سکتے اصل آپکی خواہش
دلی یہ تہی مگر شرم وحجاب اظہار مطلب دلی سی مانع ہوا یا صولت شیبیان
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ڈری کہ اظہار مطلب دلی موجب فضیحتی
ہو جائیگا کبکر نشتے لزید النکاح ۔ وتفزع من صولۃ النکح ۔ ہرچند
مقام بستنے پیش آنیکا ہی مگر ہم بزمی آپکی خلش ہاتنی کو دفع کیے دیتے
ہین کہ والد بزرگوار حیدر کرار شل پدر ابوبکر از جملہ کفار تہی بلکہ مذہب اہلبیت یہ ہے

کہ وہ اوصیای حضرت اسمعیلؑ سی تہی کہ مرتبہ جناب امیر علیہ السلام اونکی قتل کا
ارادہ کیونکر فرماتے اور اگر بطور فرض شریک الباری کی اونکا کفر مفروض
ہو تو قصد کشتن پدر خلاف نص صریح صاحبہما فی الدنیا معروفاً
کی ہی کیا مرتبہ جناب امیر علیہ السلام مثل ابوبکر جاہل بکلام اللہ سے تھے
کہ قصد باپکی مار ڈالنی کا کرتی بہرکیف نہایت مقام حیرت ہی اولیٰ سمجھہ پر
حضرات اہلسنت کی کہ اگر ہم روایت تذکرہ کو من جمیع الوجوہ سلم ٹہراوین
اور کسیطرح چون وچرا لب پر نلاوین تو غایۃ ما فی الباب اوس سے
نہ ثابت ہوگا مگر اسیقدر کہ ایک منافق نی بخوشامد رسول اللہ کہ وہ
بہی بطمع دنیا تہی ایک کافر کی مارنیکا فقط ارادہ کیا لیکن توفیق من اللہ
والرسول اوسکی واقع کرنے پر نہوئی پس فقط اس ارادۂ غیر واقعہ سی ارادہ
کرنیوالا ایسا مصداق اشداء علی الکفار ہوگیا کہ اب دوسرا کوئی نہوگا اور
جس مؤمن موقن نی ہزارون کفار نابکار کو بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار انہوار
کو بہیجا اوسکا نام اور ذکر تک تمہاری زبانونسی نہین نکلتا افسوس ہی اس
بیحیائی اور بی غیرتے پر تمکو چلو بہر پانی مین ڈوب مرنا چاہئے کیون یاروہ
احدمین لافتی الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار ابوبکر ہی کیواسطی
حضرت جبرئیلؑ پکارتے تہی خیبر مین کرار غیر فرار ابوبکر ہی کیواسطی پیغمبر خدا
نے فرمایا تہا خندق مین قد برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ ابوبکر ہی
کی تعیین ارشاد ہوا تہا بی شک تعصب اور عناد نی تمہاری آنکہونکو اندہا
کردیا ہی وانہا لا تعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی فی الصدور

قولہ تفسیر مجمع البیان قول حضرت سلامت اس روایت مین تو ہم آپکو
صاف صاف جھوٹا کہین گی اسلیے کہ تفسیر موجود ہی اوسمین لفظ روی
ہی رونیا ہرگز نہین ہی اور کل کتاب مین مصنف کا دستور یہی ہی کہ اقول
اور روایات مخالفین کو بلفظ قیل اور روی بیان کرتے ہین کما مر اور
یہ مضمون روایات صحیح مسلم اور بخاری مین موجود ہی اور عنقریب تفصیل اوسکی
ذکر آیگی اولا کتاب سی اللہ سبق مشکم فیما اخذتم عذاب عظیم مین
تاویلی اور علاوہ اسکی یہ وہ روایت ہی جسکے آخر مین ہی کہ جناب رسول خدا
نی فرمایا کہ لو نزل عذاب من السماء ما نجا منکم غیر عمر اور ایسی ہی مزخرف
روایتونسی اہلسنت اجتہاد رسول خدا ثابت کرتی ہین اور کتب اصول شیعہ
ان روایتونکی تکذیب سی بھری ہوئے ہین اور کافی ہی واسطی تکذیب کی
قول خدا ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۔۔۔ وقولہ تعالی
ان اتبع الا ما یوحی الی اور اسی روایت کی ابتدا مین ہی ان النبی
کرہ اخذ الفداء تے راسی سعد بن معاذ کراہیتہ ذلک فی وجہہ
اور اسی روایت مین ہی کہ بانی مبانی فدیہ لینی کی حضرت ابی بکر ہوئے
بنا برا سکی روی عتاب وخطاب خداوند علام یہ ہی نرید ون عرض الدنیا
اور لو لا کتاب من اللہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم کی خاص طرف
ابو بکر اور اونکی اتباع دیگر از مہاجرین وانصار کی ہوگا نہ معاذ اللہ طرف رسول خدا
کی لیکن اس راوی کذاب نی وعید عذاب مین سکو سمیٹ لیا اور بجز عمر کی
کسیکو قابل نجات نجانا پس عمر کو جناب رسول خدا پر بھی ترجیح دی اور یہ امر تو

کہ پختونکی نزدیک دشوا نہین ہی اسلئی کہ عمر تو اکثر جناب رسول خدا کو سکھلایا
پڑھایا کرتی تہی بلکہ وحی خدا بھی انہین کی رای پر نازل ہوتی تہی جیسا کہ اہل سنت
فی فضائل عمری مین لکھا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بنا بر اس روایت کی ترجیح عمر
ابوبکر پر بھی لازم آتی ہے حالانکہ خود عمر متمنی رہتی تہی کہ کاش مین ایک
بال ابوبکر کا ہوتا شرت بہ سنت جانتی ہونگی کہ کہان کی بال ہونیکی تمنا تھی
قولہ اہل سنت یان پاک قول شیعیان پاک نژاد فی روایت راویان
تاپاک نہاد دیکھا اور یہان خود خدا انصاف کیا کہ اگر ہم اس روایت
کی نسبت تعصب نظر کی نکہین تو غایۃ مافی الباب یہ ہی کہ عمر فی سکھایا
لہر شین اپنے سن بستہ عزیزونکو جو سیکو مانہین سکتی اپنے ہاتہ سے
ذبح کیا قساوت اور سنگین دلی کو خدا اور رسول نی پسند نکیا اور اسکا حکم
نہ دیا اور کیونکر اسکا حکم دیتی حالانکہ باتفاق جمہور مفسرین شیعہ و سنی انہین
ایات مین عباس عم رسول اللہ ہی تہی کہ بسبب اسکی کہ مشکین اونکے
بہت زوری کسی ہوئی تہین وہ کراہتے تہی اور جناب رسول خدا کے
کان تک اونکی کراہنے کی آواز پہنچتی تہی تو حضرت بستر خواب پر بیچین
تہی اور نیند نہین آتے تہی بعض صحابہ نی پوچہا کہ حضرت آپکو کیون بیچینی
ہی اونحضرت نی فرمایا کہ عباس کی کراہنے نی مجہی بی چین کیا ہی پس
لوگون سے عباس کی مشکین کہولدین تب حضرت سوئی پس جو کہ ایسی
مرتبہ رحم و کرم مین ہووہ کیونکر گوارا کریگی کہ کوئی اپنے عزیز کو بلا ضرورت
داعیہ ذبح کری پس اگر حکم عمر خدا کی نزدیک قابل مدح ہوتو بیشک عمر افضل

رسول خدا سی ہو۔ اوسے اور جناب رسول خدا اشداء علی الکفار ہون اور
عمر ہون گو اہلسنت اسکو مان لین مگر کوئی مسلمان باایمان نمانے گا بالجملہ
جب حکم عمر مقبول درگاہ خدا و رسول نہوا تو صاف اس سی ظاہر ہوگیا کہ
غرض خدا اشداء علی الکفار سی یہ نہتی جو عمر کو سوجہی ورنہ قول عمر ضرور مقبول
خدا و رسول ہوتا اور درصورت نہ قبول ہونی نقض غرض لازم آتا اور
نقض غرض اپنے کار حکیم نہین ہے پس جب کار عمر مقصود اشداء
علی الکفار سی نہوا تو عمر کو تحت اشداء علی الکفار داخل کرنا بیجا ہوا یا قولہ
حضرت موسیٰ نی کفار پر شدت کرنی کی لئی فرمایا اقول اولاً تو یہ محرف
کا اعتبار نہین ثانیاً اگر یہ حکم واقعی توریت تہا تو جب یہودیت کو اسلام نی
منسوخ کردیا تو یہ بہی منسوخ ہوگیا اور حکم منسوخ کی تعمیل کرنا دلیل اوپر بیلان
خلیفہ ثانی کے طرف یہودیت کی ہی پس بیلاوہ ان احادیث کی
جو مشکوۃ اور نہایہ سی نقل ہوئی یہ حدیث بہی برکت قبول مخاطب سے
یہودیت خلیفہ صاحب پر دلیل ہوگی ولنعم ما قیل ؎ [illegible]
تلاش دم کرد نایافتہ دم دولوشش کم کرد ثمان المخاطب المقام
ہداہ اللہ سبل السلام دوسری شہادت نجیل کی سے نجیل کی
باب ۱۳ کی درس ۳۱ و ۳۲ مین لکہا ہی کہ آسمان کی بادشاہت ائی
کی دانہ کی مانند ہی جسے ایک شخص نی لیکر اپنے کہیت مین بویا اور وہ
سب بیجون سی چہوٹا ہی پر جب اوگتا ہی تب سب ترکاریون سی بڑا ہوتا
ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی کہ ہوا کی پرندی اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتی ہین

استشنین کوئی کو اس آیت سی ملانا چاہیئی جو ابھی مذکور ہوے کہ مثلھم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب
الزراع یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیغمبر کی یارونکی مثال انجیل مین اسطرح
لکھی ہی جسطرح ایک چھوٹا سا دانہ کہ اوسمین اول پتی نکلتے ہین پھر وہ بڑہتا
جاتا ہی یہانتک کہ بڑا درخت ہوجاتا ہی اور دیکھنی والیکو تعجب آتا ہے
پس اس آیت کی خوبی اوس عبارت سی انجیل کی جو ہمنی اوپر بیان
کیا ہے تصدیق ہوتی ہی اور اس سی بشہادت قرآن و بشہادت انجیل
صحابہ کی فضیلت بخوبی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت یہ مثال بالکل صحابہ
کی حال کی مطابق ہے اسلئی کہ وہ اول تھوڑی تہی آہستہ آہستہ بڑہ گئی اور
ایک بڑا لشکر اونکا ہوگیا جسکی جماعت اور کثرت کو دیکہکر کفار تعجب
کرتے تہی اور اونکی قوت کو دیکہہ دیکہکر جلی مرتی تہی پس جو کوئی اونکی
بزرگی کا قائل اور اونکی فضیلت کا معتقد نہو وہ درحقیقت قرآن اور انجیل
اور تمام کتب سماوی کا منکر ہی اے صاحبو اگر صحابہ رسول کی ایمان اور اسلام
کی تم قائل نہین ہو تو مہربانی کرکی ذرا ارشاد فرماؤ کہ والذین معہ کیا مراد
ہی ستے یعنے وہ لوگ اگ حضرت کی ساتہہ تہی جنکی صفت اللہ جل شانہ
اس آیت مین فرماتا ہی اور اسشدا علی الکفار کا مصداق بتلاؤ کہ وہ کون
لوگ تہی جو کفار پر سختیان کرتے تہی اگر صحابہ کبار سوای چار چہہ کے
بے سبب منافق اور کافر تہے ونعوذ باللہ من ذالک تو وہ کون لوگ
تہی جنکے سبب سی اسلام ایک دانہ سی بڑا درخت ہوگیا اور وہ کتنے

شخص تہی کہ جنکو کفار دیکھکر غیظ مین آتے تہی کیا کسی کی قیاس مین آسکتا
ہی کہ چار چہ شخصونکو دیکھکر کافر جلتے ہون اور معدودی چند کی ایمان لانے
پر تعجب کرتے ہون اور اگر ہزارون آدمی مسلمان نہین ہوگئی تہے
اور وی سبکی سب ایمان مین کامل نہ تہے تو اللہ جلّ شانہ فاستغلظ
فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا اور اگر ہزارون شخص اسلام نہین لائی
تہی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا پس جبتک کوئی صحابہ کی فضیلت اور
اونکی کثرت کو تصدیق نکری وہ ان آیتونکو ہیچ ... نہین کرسکتا ای یارو
خدا کی قسم سچ جاننا اور یقین کرکی ماننا کہ ہاؤ یہ تعجب آتا ہے
کہ جو لوگ ایسی آیتونکی تصدیق کرتی ہین اور جو مثال انجیل مین مذکور ہے
اونکو پیغمبر خدا کی نبوت کی نسبت پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین اور
پہر صحابہ کبار کی فضیلت اور کثرت سی انکار کرتی ہین اور ایسی آیتین اور
پیشین گوئی کو صرف پارچہ شخصونپر ختم کرتی ہین اور صحابہی عداوت
رکھکر لیغیظ بہم الکفار کی تہدیدسی ذرا بہی نہین ڈرتے ہین یقول المتمسک
بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہماری خیال مین نہین
آتا کہ آپکو ورق گردانی کتب منسوخہ محرفہ سی کیا فائدہ کیا تصدیق قرآنی آپ کو
کافی نہین آخر روی خطاب آپکا طرف اہل اسلام کی ہی اور وہ لوگ اس
توریت اور اناجیل موجودہ کو حجت نہین سمجھتے یعنی انجیلین سنواتی ہین خواہ
متے انکی خواہ لوقا کی خواہ اور کسیکی سبکو اصلے انجیل نہین جانتی بلکہ بعقیدہ شیعہ
اصلے توریت اور انجیل اور ہزارون کتب اور صحف آسمانی حضرت عمر نی

جلادیئے اور مہینون حمامات اون سی گرم رہی اور ہرچند جناب امیر علیہ السلام
نے منع فرمایا کہ یہ کتب آسمانی کلام ربانی ہین اور گو احکام انکی منسوخ ہین
مگر واجب التعظیم ہین اور انہین کتابون سی ہم حقیت اسلام پر دلیل لاتے ہین
انکا جلانا جائز نہین ہے مگر قاتل رسانی جسنا کتاب اللہ نی ایک بھی نہ سنا
اور سبکو جلوادیا فجزاہ اللہ بما یستحقہ اور جب قرآن ہی سی آپکا مطلب نہ نکلا
تو ان کتب محرفہ سی کیا نکلی گا ولاکن الغریق یتشبث بکل حشیش قولہ
متی کی انجیل کی باب ۱۳ اقول آپنی دعوی یہ کیا تہا کہ جناب رسول خدا
اور اونکی یارونکی فضائل اور صفات توریت اور انجیل سی ہم بیان کرتی
ہین یہ عبارت جو انجیل کی سے نقل کی انمین تو نہ جناب رسول خدا کا کہین
نام ونشان ہی نہ اونکی یارونکا کچہ ذکر نہ کوئی فضیلت اور صفت ہے
بلکہ آسمانی بادشاہت کی مثال ساتہہ دانہ رائی کی ہی اور آسمانے
بادشاہت اگر مخصوص بادشاہت الہی کیجاوی تو بادشاہت حضرت
سلیمانؑ اور داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ کی بعد غارت ہونی فرعون کی یہ سب
بادشاہتین آسمانی ہین تخصیص جناب رسول خدا اور اونکی یارونکی کہانسے
نکلی اور اس عبارت سی پیشین گوئی اور پسین گوئی بہی نہین نکلتے
کیون اس مہمل اور پوچ گوئی سی نام اسلام کو دانایان فرنگ سی ہنسواتی ہو
حضرت سلامت وہ عبارتین کتب سماوی کی جسمین جناب رسول خدا کا نام
ونشان اور اونکی یاران باوفا کی صفات اور منافقین پر وغا کی مذمت
موجود تہی وہ یہ عبارتین نہین ہین جو آپ لکہتی ہین وہ کتابین اب کہان ہین

جو وہ عبارتین ملین وہ کتابین تو درست تعدی حضرت عمر سی جلادی گئین
اب اونکا نام ونشان بھی نہین ہی قولہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیغمبر
کی یارو نکی مثال انجیل مین اقول ہے نہ شم از خدا وہ نہ شم
از رسول ۔ جو جی مین آتا ہی دیوانونکی طرح آپ بکتی ہین یہ کہانسی ثابت
ہوا کہ مثال کزرع انجیل مین ہے حسب تفسیر مجاہد لہ وقف تسلمہم فی التوراۃ
پر نہین کرتا ہی بلکہ فی الانجیل پر وقف کرتا ہی اور کزرع کو کلام مستانف
کہتا ہی جیسا کہ بیضاوی نے اول احتمال استیناف ہی لکھا ہی کما مر ہرگز
کلام اللہ سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ تمثیل کزرع فی الانجیل ہی آپ نے تحریف
آیت قرآنی واسطی مطابق کرنیکے ساتھ ایک کلام متحرف کی کرتے
ہین اور کچھ خدا سے نہین ڈرتی عبارت انجیلی سی ملانیکے واسطے کہ
اوسمین رائی کا ذکر ہی کزرع کا ترجمہ چھوٹا سا دانہ کرتے ہین سوای آپکے
کسی مفسر کسی لغوی نی کزرع کی معنی چھوٹا سا دانہ نہین لکھا ہی بلکہ تصریح کے
ہی کہ زرع بعد الانبات ہی ففی المجمع الزرع ما استبت بالبذر یقال
حصدت الزرع ای النبات ولا یسمی زرعا الا ہو غض وطری آیہ قرآنی
مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکو ترجمہ عبارت انجیلی یا بالعکس کہہ سکین بلکہ
یعجب الزرع کا اوسمین مضمون ہے نہین ہی اسیطرح سب ترکاریون
سے بڑی ہونیکا پرندونکی بسیرا کرنیکا ذکر اوسمین نہین ہی آسمانی سلطنت
کا ذکر بھی اوسمین نہین ہے زبردستی کھوڑی بینسے کو ملاکر ایک کرنی
سے بجز افترا علی اللہ کے کیا فائدہ ومن اظلم ممن افتری

کذبًا قولہ بشہادت قرآن وبشہادت انجیل صحابہ کی فضیلت

اقول تمثیل کزرع مین اسلام کی ضعف اور قوت کا ذکر ہی دین مسلمانی

کہ دنیا مین پھیلنے کا ذکر ہی صحابہ کی فضیلت اور رذیلت آسمین نہین ہے

غرض تمثیل سے اسیقدر ہی کہ دین اسلام کو بعد ضعف کی اسسے قوت

ہوئی کہ ہزارون آدمی طوعًا وکرہًا ورغبًا ورہبًا داخل اسلام ہوئے خواہ مومن کامل ہوئے

خواہ ناقص خواہ ایمان ظاہری لائے خواہ قلبی یہ سب تحت ظاہر اسلام

داخل ہین اور اسیطرح عبارت انجیلی مین سنے کہین صحابہ اور یارونکا ایک

ذرہ ذکر نہین ہی فضلًا عن فضیلتہم ورذیلتہم عبارت انجیلی مین سوداے تمثیل فقط

اسیقدر ہی کہ بلا اسباب ظاہری ضعف سی سلطنت کو قوت ہوتے ہی

اور سلطنت خواہ آسمانی ہو خواہ زمینی اوسکی قوت کی یہی معنے ہین کہ حکم

سلطان طوعًا وکرہًا ملک سلطنت مین جاری ہو خواہ اہل ملک رضا ورغبت

یا طمع ورہبت دین سلطان کو قبول کرین خواہ نہ قبول کرین بلکہ بخراج یا جزیہ

اپنے دین پر رہین بہرکیف قوت سلطنت اسلامی کی لئی ہر مسلمان کا

مومن کامل ہونا ضرور نہین ہے بلکہ بہت ناقصین تھی اور تہ بہ منافقین

تھی اور بہت مولفۃ القلوب تھی اور بہت جزیہ گزار تھی اور آفت ارتداد بعد

اسکے ہی ہم حیران ہین کہ اس عبارت انجیلی ہی جو آپ نے ذکر کی اور صحابہ

کی کامل الایمان ہونے سی کیا علاقہ ہی آپکی آنکھون پر محبت تلاشنی ایسا پردہ

ڈالا ہے کہ اگر کسی عبارت مین بعضی اونٹ موٹے گدہی دم دار بکری

کا ذکر ہوگا تو آپ پہنچکی رح صحابہ بلکہ مدح تلاشہ ہے ؎ بسکہ در جان نگارم

چشم بیدارم توئی ۔ ہر کہ پیدا می شود از مادر بیدارم توئی قولہ کفار
تعجب کرتے تھی اقول کلام اللہ مین تو تعجب الزراع ہی تفسیر زراع
بکفار کسینی نہین کی بلکہ امر بالعکس ہی اسلئے کہ جہان کلام اللہ مین عجب الکفار
نباتہ خدا نی فرمایا ہی وہان بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد کفار سی زراع
ہین اسلئے کہ معنی کفر کی لغت مین تغطیہ کی ہین یقال کفرت الشئی اے
غطیتہ وسترتہ والزارع یغطے البذر فی الارض وسیرۃ قولہ پس جب کوئی
اونکی بزرگی الی قولہ کتب سماوی کا منکر ہی اقول جو لوگ صحابہ مین سے
قابل بزرگی اور صاحب فضیلت ہین الحمد للہ کہ شیعہ اونکی بزرگی اور
فضیلت کی قائل ہین مگر آپنے اس مقام پر ایک ہی فقرہ بیان فرمایا اور دوسرا
فقرہ کہ تالی اوسکا تھا کیون چھوڑ گئے یعنی جن لوگون کی خدا نی صفت
ابراہیم وموسیٰ مین مذمت کی اور کلام مین جا بجا اونپر لعنت کی اور لعنۃ اللہ
علی الظالمین اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا اور ان الذین یوذون اللہ و
رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
فرمایا اور پیغمبر نے جن موذیونکی واسطے الفاطمۃ بضعۃ منی من
اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ کما فی الصحیح البخاری
کہا اور اسیطرح جو اشیا تخلف از بعیش اسامہ مورد لعن خدا ورسول ہوئے
جو کوئی اونکو قابل لعنت نہ سمجھی وہ بھی تمام کتب سماوی کا منکر ہی آپ
ناخوش نہوجیئی ہم کسیکا نام لیکر نہین کہتے ہین قولہ والذین معہ سے
کیا مراد ہی اقول اسمقام پر تو آپ عبارت نجیلی سی فضائل صحابہ کے

ثابت کرتے تھی پہر والذین معہ کیطرف کیون پلٹے جو عبارت انجیلی آپنی
نقل کے اوسمین تو والذین معہ کا کہین نشان نہین ہی اور اس آیہ کا
تو سابق مین آپ ذکر کر چکے اور ہم جواب بہی دیچکی پہر پلٹنے کی کیا معنی
خیر معلوم ہوا کہ آپکو مثل ناقہ تند و تیز رفتار کی قرار نہین بار بار گرائینگے اور
پلٹ پلٹ جائینگی اور پہر کار کردہ کی خواہشمند ہونگی بہت خوب ہم پہر آپکا
پیٹ بہر دینی اور بہوک مٹا دینے کو حاضر ہین سنیئے کہ مراد والذین معہ
سے اہلبیت اطہار اور اتباع حیدر کرار غیر فرار بلکہ خود صاحب ذوالفقار
ہین نہ منافقین اشرار کہ بخدع و فریب متقی و ابرار ہن کی ظاہر مین معہ اور
باطن مین مع الکفار تھی اور نہ مرتدین بدکردار کہ چندی معہ اور انجام کار بدتر ہن
کفار تھی کو صغار بمقدار نے اونکو صحابہ کبار بنایا ہو **قولہ** اور استاذ
علی الکفار کا مصداق بتلاؤ **اقول** کہہ چکی ہین اور پہر کہتی ہین کہ مصداق
استاذ کرار غیر فرار تھی نہ فراران معرکہ کارزار جو بیچارے اپنی جان بچاکے
بہاگتی پہرتی تھی خلاف عقل ہی کہ وہ استاذ علی الکفار ہون **قولہ** سوای
چہہ چار کی **اقول** سابق مین بیان ہوا کہ یہ چہہ چار اکمل اولیاء اللہ سے
تھی کہ نہ انکا ذہن کبہی یک لحظہ مسبوق بشبہہ ہوا نہ کبہی کسیطرح کا ارتداد
و لو من حیث العمل انمین پایا گیا اور یہ لوگ اون اصحاب کبار کی بقیہ سے
تھی جنہون نے اپنے جان قدسو نیثار رسول مختار کی نثار کی اور آنحضرت نی
مکرر شہادت اونکی حسن خاتمہ پر دی برخلاف اون لوگون کی جنکے حق مین فرمایا
لا ادری ما تحدثون بعدی شیخ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتے ہین بعد ازان

جای دیگر پر شہدای دیگر پا ایستا دفرمود انہا اصحاب منند کہ روز قیامت
بر ایشان گواہی دہم ابوبکر صدیق گفت یا رسول اللہ بانہ اصحاب تو ایم فرمود
بلی شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید انتہے اقولہ سب منافق اور
سب کافر تہی نعوذ باللہ من ذلک اقول نعوذ باللہ من ذلک یہ آپکا گمان
باطل ہی کہ شیعونکا یہ گمان ہی جیسا کہ یہ بہی آپکا گمان باطل ہی کہ سب مومن
دیندار تہی وقدر مرارا قولہ تو وہ کون لوگ تہی کہ جنکی سبب اسلام ایک زمانہ
سی بڑا درخت ہوگیا اقول وہی کرار غیر فرار تہی نہ فراران عرصہ کارزار ۔ قولہ وہ
کتنی شخص تہی جنکو دیکہکر کفار غیظ مین آتے تہی اقول وہ اتنی سے
شخص تہی جو ثابت قدم رہجاتی تہے نوک دم بہاگنے جاتی تہی سب سے
ہی کہ بہگور ڈونسی کفار کیا غیظ مین آئین گے بلکہ اونکی پیچہے تہپڑیان بجائین
گی جیسا کہ حارث ومرحب نی آپکی شیخین کی پیچہے کیا اور دور دہتا بتایا
غیظ کفار نہ تہا مگر امثال قالع در اور فاتح خیبر پر نہ ابوبکر پر وعمر پر قولہ کیسکی
خیال مین آتا ہی کہ چار چہ شخصونکو دیکہکر کفار جلتی ہون اقول آپکی خیال خام
مین سائی تو نہ آئے عقلا کی عقل حکم کرتے ہی کہ چار چہ تو بہت سے
ہین ایک مرد میدان شجاعت ایک شیر نیستان شہامت جو تیس تیس ہزار
کو باتن تنہا شکل گلہ ہائی گوسپند بہگا دے جیسا کہ حنین اور احد وخیبر مین
اتفاق ہوا سو جب جلنی کفار کا ہوگا اور ہزار نامرد بزدلی کبہی سو جب جلنی کفار کی
نہونگی اور حقیقت یہ ہی کہ جلنا کفار کا ایر تعجب کرنا بسبب پہلینی دین اسلام
کی تہا کہ یوما فیوما ترقی پذیر ہوا بضرب ذوالفقار حیدر کرار طوعا وکرہا

لوگ سرجادۂ اسلام پر رکتی تھی اور ہزارون مسلمان ہوئی مگر ہر مسلمان کے
لئی کامل الایمان ہونا کیا ضرور تہا قالت الاعراب امنّا قل لم تؤمنوا
ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبھم قولہ
اور وہی سب ایمان مین کامل نہین ہوگئی تہی اقول سب مسلمانون کا
ایمان مین کامل ہونا سوای آپکے جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ نہ کہیگا اگر
سب کامل ہی تے تو لم تؤمنوا کہن لئی تہا آپ عجب طرحکی باتین خارج از
عقل کرتے ہین کہ جس سی خواہی نخواہی قلم کچہہ گستاخی کرنیکو چاہتا ہے
مگر کیا کیجئی کہ تہذیب اخلاق مانع ہی قولہ تو اللہ جل شانہ فاستغلظ
فاستوی علی سوقہ کیون فرماتا اقول فاستغلظ فاستوی بہ نسبت
دین اسلام کی پہلنی کی ہے نہ نسبت کل مسلمانونکی کامل الایمان ہونیکی
اسلئی کہ کل مسلمانونکا کامل الایمان ہونا بدیہی البطلان ہی اور خلاف نص
صریح لم تؤمنوا کی ہے اور آپکو کچہہ خبر ہی کہ فاستوی علی سوقہ سی کیا مراد
ہی حسن بصری سی منقول ہی کہ فاستوی الاسلام بسیف علی
اور زمخشری اور نیشاپوری نی کہا ہی فاستوی علی سوقہ بعد
اور حقیقت یہ ہی کہ جب سب صحابۂ کبار آپکی بہاگ کڈہی ہوتی تہی تو بجائی
نام اسلام فقط ذات بابرکات جناب سید کائنات غیر قرار سی ہوتا تہا اور وہی
سیف خدا حافظ نبی اور دین سے بنے تہی شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب
مین بیان تمرولیجانی مین فرماتی ہین کہ ایک درخت سی آواز آئی کہ ہذا علی سید الاولیاء
و ابو ائمۃ الطاہرین دوسری سی آواز آئی ہذا علی سیف اللہ کیون حضرت

جبکی سیف اللہ ہونیکی نباتات تک گواہی دین اہلسنت اور سکا نام تک
غصب کرکی خالدین ولید ناکارکو سیف اللہ بناوین ان ہذا لشی عجاب
قولہ اگر ہزارون شخص اسلام نہین لاتی تھی تو کن کو دیکھکر کفار کو غصہ آتا تھا
اقول دیوانونکی بڑ ہے ایک ایک بات کو بین بین میں رفع کرتے ہین
حضرت سلامت ہزارون کا ایمان ظاہری لانا مسلم ہی کلام کامل الایمان
ہیو نہین کہ وہ بہت کم تھی اور کفار دو چیزونہی جلتی تھے ایک رواج دین ہے
کہ ہزارونکو کلمہ پڑہتے سنتی تھی خواہ کلمہ گو مومن ہون یا منافق دوسری
مروجین اسلام سی اور وہ اصحاب ثابت قدم تھی نہ بہکوڑی صاحب عزت
اسلام کو کمو دینی والی اور اکمل مروجین حیدر کرار غیر قرار تھے کہ اونہین
کی شمشیر آبدار صاعقہ کردار ذوالفقار کی دہ سی ہر کافر غدار فوراً غیظ و غضب سی
بیقرار تھا چنانچہ شاہ ولی اللہ آپکی بڑی محدث متعصب حنفی حافظ بہم الکفار بعلی لکھتی ہین اور
خدا نے فقط اونہین کی ذات بابرکات کو اس امر مین کافی اور وافی
کیا تھا اور اونہین کے دست حق پرست کو اپنا دست قدرت بنایا تھا
سبحان اللہ کیا دست قدرت نمای تھی قدرت خدا تھا نبی وہ دروازہ کہ جسکو ستر ستر آدمی
قوی ملکر بند کرتے تھی پھر ون اپنی ہاتھونپر بجای سپر لیکر جہاد کیا اور جسوقت اوس دروازہ
بغرض قلع کی تکان مج سی توکل وہ پہاڑ جسپر وہ قلعہ تھا لرزہ مین آگیا خود وہ حضرت
فرماتے تھی قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیۃ لا بقوۃ جسدانیۃ واقع مین یہ قوت اگر
عطیہ رب نہوتی تو قوت بشری سی ایسے کام انجام پاہی محال جانتی
ہے تا بر ایسکے ہمنی کہا کہ مصداق صفات اس آیت کی فقط جناب امیر

علیہ السلام کو کہنا چاہئی اور اگر اہلسنت معاویہ عو عو کرین کہ یہ صیغ جمع واحد پر
نہین منطبق ہو سکتی ہین تو ہم یون شہر اونکی سونہہ مین دین گے کہ جیسے آپ
اکو افضل مین ابو بکر کو اکو بنا یا ہی حالانکہ اکو مجمع زو ہی پس سہنے ہی
واحد کو مصداق جمع گردانا من افہو جوابکم فہو جوابنا واضح ہو کہ یہ کل تقریر ہمارے
متنے ہی اور پر اسبات کی کہ لیغیظ بہم الکفار کو ہم متعلق بما قبل کرین اور اگر لیغیظ
متعلق بما بعد کا یعنی وعد اللہ کا کرین جیسا کہ بیضاوی نی تصریح کے ہی تو
قول مخاطب از سر محل و باطل او حلیہ استدلال سی عاطل ہو جاتا ہی قولہ
پس جیتک کوئی صحابہ کی فضیلت اقول صحابہ کی فضیلت اور اونکے
کثرت اور آیتونکی تصدیق سب مسلم ہی مگر منافقونکا اور مرتدونکا خصوصاً ثلاثہ
کا اصحاب فضیلت ہونا غیر مسلم ہی اور کثرت صحابہ بہی باعتبار ایمان ظاہری
کی مسلم ہی اور باعتبار ایمان کامل کے کثرت نہین بمسلم ہی بلکہ قلت مسلم ہی
اور آیہ نی ہرگز اسپر نہین دلالت کی کہ صاحبان فضیلت اور صاحبان ایمان
کامل بکثرت تہی وقلیل من عبادی الشکور قولہ خدا کی قسم سچ جاننا
اقول خدا کی قسم سچ جانتے ہین اور یقین کر کی مانتی ہین کہ آپ نہایت
چھوٹ فرماتی ہین اور تعجب آپکا خلل دماغ سے ناشی ہی ہم لوگ بجان و
دل مصدق ان آیتونکی ہین اور ثلاثہ کو داخل موضوع نہین جانتے فما
لکم کیف تحکمون بلکہ جیسا جانتے ہین ویسا آپ بہی خوب جانتے ہین قولہ تہدید
سی ذرا بہی نہین ڈرتے اقول البتہ اہلسنت کبہی کسی تہدید سی نہ ڈرے
مخزیان دین مثل بنی امیہ وبنی عباس سی ہمیشہ شیعیت کر کے اونکو خلیفہ بنا کے

مرد جان دین کو قتل کرواتی ہے کبھی سنوا کہ ائمہ اہلبیتؑ سی بیعت کرنی جب
بیعت کی امثال یزید و معویہ اور مروان سی کی کوئی انسے پوچھی کہ اہلبیتؑ
بنوتؐ بفرض محال منصوص نہین ہے مگر اومنین کیا بی لیاقتی تمنی
پائے تہی کہ ایسی فساق و فجار کی بیعت کو دوڑی تیز عداوت ائمہ اطہار
اور شیعیان حیدر کرار کی کس امر پر محمول ہو اس تمہاری سمجھہ پر خدا ہنسی
سمجھے انشاء اللہ تعالیٰ **قال المخاطب المتقام**
ہداہ اللہ سبل السلام قرآن مجید کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی آیت
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون
باللہ ولو آمن اھل الکتاب لکان خیرا لھم منھم
المومنون واکثرھم الفاسقون معنی تم بہترین امت ہو جن لئی گئی ہو اومین
نکی لئی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتی ہو بری باتونسے اور ایمان رکھتی ہو
خدا پر اور اگر ایمان لاتی اہل کتاب تو بہتر ہوتا اونکے حقیقین بعضے اومین سی
مومن ہین اور اکثر فاسق اس آیت مین اللہ جل شانہ صحابہ کی فضیلتون کو
اولونکی بزرگیونکو خود اونسی بیان فرماتا ہی اور اونسے مخاطب ہوکر ارشاد کرتا
ہی کہ تم بہترین امت سی ہو اور تمکو مینی اور مخلوق سی منتخب کرلیا ہی تاکہ
لوگونکو ہدایت کرو چنانچہ تم جس کام کیواسطی مقرر ہوئی وہ کرتی ہو اور جو خدمت
تمہاری سپرد ہوئی اوسکو ادا کررہی ہو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر
کہ لوگونکو نیک کام سکھاتی ہو اور بری باتونسے بچاتی ہو جو شخص ذرا غور اور
انصاف سی دیکھی تو یہ ایک آیت عقائد شیعیان عبداللہ بن سبا کی

بطلان پر کافی ہی کہ خداوند کریم جبکہ اصحاب رسولؐ کی نسبت فرماوی کہ وہ بہترین
امت سی ہین اور واسطی ہدایت بنی آدم کی پیدا کئی گئی ہین اور اونکی افعال حسنہ
کی تصدیق کری کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور باوجود اسکی
حضرات شیعہ اونکو بدترین امت سی جانین اور اونکی بزرگی اور فضیلت سی انکار
کرین ہم نہایت تعجب کرتی ہین کہ ایسے صریح آیتون اور ایسی صاف شہادتون
پر بھی وہی اپنے عقیدہ کی فساد پر خیال نہین کرتے اور ذرا بھی قرآن مجید کی
لفظونکو نہین دیکھتی اگر اصحاب کبار بہترین امت سی نہین تھی تو خدا کا یہ خطاب کہ
کنتم خیر امۃ یعنی بہترین امت سی ہو کس سی ہی اور اونکی اعمال نیک سنتے تو
اللہ جلشانہ کا یہ ارشاد تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کہ تم نیک کام اورونکو
بتلاتی ہو اور بری کاموںسی منع کرتی ہو کسکی طرف ہی اگر وی سچی دل سی ایمان
نہین لائی تھی تو خدا کی اس تصدیق کی کہ تم خدا پر سچی دلسی ایمان
رکھتی ہو کیا معنے ہین یہ آیتین تو ایسی صاف ہین کہ اونمین کوئی تاویل اور کوئی
بناوٹ ہو ہی نہین سکتی سیدہی سیدہی لفظونمین اللہ جلشانہ صحابہ کی ایمان اور اعمال
کو بیان کر رہا ہی اور کمال خطابت ہی انہین سی مخاطب ہو کر اونکی تعریف
کر رہا ہی لیکن ہمکو سخت حیرت ہی کہ شیعیان پاک کی نزدیک اس آیت کی
الفاظ کیا مہمل ہین جنکے کچھ معنی نہون یا یہ کوئی الغز اور پہیلی ہی جو اوسکا مطلب اونکے
سمجھ مین نہ آوی یا کوئی دقیق معما ہی کہ وہ اونسی حل نہو سکی یا اونکی عقیدہ مین یہ الفاظ
قرآن نہین ہین اور جامع قرآن نی آپنے اور اپنی بھائیونکی بزرگی ظاہر کرنیکی
لئی بڑھا رکھی ہین کہ اوسپر ایمان نہو آخر ان باتونمین سی اگر کوئی بات نہین ہی

تو یہ کیا بات ہی کہ اسکا اقرار کرتی جاتی ہین کہ یہ آیتین خدا کی کتاب کی ہین
اسکو تصدیق کرتی جاتی ہین کہ صحابہ کی شانمین نازل ہوئی ہین اور پھر صحابہ کی
فضیلت پر اعتقاد کرنیکا کیا ذکر اونکی ایمان اور اسلام کی بھی تصدیق نہین کرتے
اور جنکو خداوند کریم خیر امت فرماوی اونکو شر امت سمجھتی ہین اور جنکی نسبت خدا
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر کہی اونکی حق مین یامرون بالمنکر
وینهون عن المعروف کا اعتقاد کرتی ہین اگرچہ یہ آیات بینات قرآنمجید کی
ایسے صریح اور صاف ہین کہ تفسیر کرنیکی کی حاجت نہین ہی لیکن ہم حضرات شیعہ
کی اطمینان خاطر کی لیئی اونمین کی معتبر تفسیرونکی سندلاتی ہین آی بہائیو سنو تفسیر
مجمع البیان طبرسی مین جو کہ تمہاری تفسرونمین سی بہترین تفسیر ہی اور شیعہ
مین بتمام طہران دار السلطنت ایران چھپی ہی اوسکی صفحہ ۲۰۰ مین لکھا ہی کہ پہلے
خداوند تعالی نے امر و نہی کا ذکر کیا پھر اوسکی اون لوگونکا بیان کیا جو کہ امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور اسواسطی اون لوگونکی تعریف کی تاکہ
اور لوگ اونکی پیروی کرین اور اسواسطی اونہین سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم بہترین
امت سی ہو اور اسواسطی کہ کسیکو شبہ نرہی کہ یہ خطاب کنتم خیر امۃ کا کس سی
ہی اوسی تفسیر مین فرمایا ہی کہ بعضون نی لکھا ہی کہ مراد اسسی خاص مہاجرین
ہین اور بعضیون نے کہا ہی کہ یہ خطاب سمابہ سی ہی لیکن اور امت بھی
شامل ہین اے یار واس تفسیر کو دیکھو اور اپنی مفتکی تصدیق پر غور کرو کہ خود
اقرار کرتا ہی کہ خدا نی ان آیتونمین صحابہ کا ذکر اسلیے کیا کہ اور لوگ اونکی
پیروی کرین تو کیا پیروی اسیکا نام ہے جو تم کرتی ہو اگر بیزاری تمہاری

اصطلاح مین بمعنی پیروی ہے تو بیشک تم خدا کی کلام کی تصدیق کرتی ہو
ورنہ صریح تکذیب اس مقام پر جا ہونکو کنتم کی لفظ پر ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہی
کہ خدا صحابہ سی فرماتا ہے کہ تم بہترین امت سی تھی اس سے یہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسی ہی رہے ہون شاید بعد وہ بدترین
امت سی ہو گئی ہون لیکن اونہین کے علامہ طبرسی نی اسکا بھی جواب دیدیا
چنانچہ اپنی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتی ہین کہ کنتم خیر امۃ اللہ جلشانہ نی وسطی
تاکید کی فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکی وقوع مین کچھ شک نہوگا اور
صحابہ جیسی بہترین ویسی ہی رہینگے اور اسکی مثال یہ ہی کہ خدا اپنی نسبت
فرماتا ہی وکان اللہ غفورا رحیما تو کیا اسکی معنی یہ ہین کہ خدا تہا بخشنی والا
مہربان اور اب نہین ہی یا آیندہ نہینگا غرضکہ جب ان آیتون اور تفسیرون
سی صحابہ کی فضیلت ثابت ہوگئی اور کوئی موقع اونکی بزرگی کی انکار کا نرہا
تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ پر اوٹہایا اور قرآن مجید کی تحریف
کا اقرار کیا چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی کہ بجای کنتم خیر ائمۃ کی خیر ائمۃ تہا اور خطاب
خدا نی اماموں سے کیا تہا کہ تم خیر ائمۃ یعنے تم سب اماموں سے بہتر ہو
مگر جامعان قرآن سے بجای ائمہ کی لفظ امۃ کا بنا دیا اگرچہ ایسا ہی شیعہ
کو کسیقدر حیرانی منع کیا اور اونہون سے اس جواب کو پسند نہین کیا مگر
جانتی والی جانتی ہین کہ اثر اوسکا ابتک باقی ہے چنانچہ جناب میر غضنفر
قبلہ بہی اپنی حدیقۂ سلطانیہ کی باب سوم مین اسکا ذکر کرتے ہین اور اپنے
پیر بزرگوار کی صوارم کا حوالہ دیکر یون ارشاد فرماتی ہین کہ تغییر و نقصان مین تواتر

منحصر در چہار چیز است یکی تبدیل لفظے بلفظ اخر مثلاً اینکہ گفتہ شود بجائے گفتم
خیر امتہ خیر ائمہ بود ولیکن بعضے از اعدای اہلبیت آنرا تبدیل نمودہ اند و در
اخیر بر خود فرمادیا ہے کہ وجہ اول بعید ست ہماری نزدیک بجا ہی اسکے
کہ خیرامت کی تصدیق کرکے صحابہ کی خیرامت ہونیسی انکار کرین شیعیان
پاک کی حق مین ہے بہتری کہ بجای خیر امتہ کی خیر ائمہ ہونیکا اقرار کرین اور در
تحریف قرآنی کے عذر سی اپنی آنکھوں سے صریح ننگر آیات بینات کا نہ بنا وین
افسوس کہ جناب میر صاحب قبلہ اور انکی والد ماجد انتقال فرماگئی ورنہ
مین اور اس حدیقہ سلطانیہ اور صوارم کو لئی ہوئی خدمت مین حضرات کی حاضر
ہوتا اور پوچھتا کہ کنتم خیر امتہ صحیح ہے یا کنتم خیر ائمہ اگر فرماتی کہ کنتم خیر ائمہ صحیح
ہی اور خیر امتہ تحریف جاہلین قرآن کی ہی تو بندہ عرض کرتا کہ اوسوقت اور
ائمہ کرام سوائی علی مرتضےٰ کی کون تہا اور کس نے امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کیا تہا جسنے خدایہ خطاب کرتا اوسکی یہ فضیلتین بیان کرتا اور اگر فرماتی
کہ نہین خیر امتہ صحیح ہی تو کمترین التماس کرتا کہ پہر اوس گروہ ہی جسکو خدا خیر امتہ فرماتا
ہی اوسکی آپ بہی تصدیق کرتے مین بیزاری کفر ہی یا نہین اوطاوس کی آگی
اوسنین کی کتاب کہولکر اوسکی صفحہ ۱۸۶ کی یہ عبارت ملاحظہ کرہوچہتا کہ حضرت
اسکا کیا مطلب ہی وہ ماہ از انجملہ است انچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثورست
کہ فرمودند ہذا القرآن فیہ منار الہدیٰ ومصابیح الدجیٰ یعنی درین قرآن انوار
ہدایت و چراغہای دور کنندہ تاریکی ضلالت و غوایت روشن ہست اور قسم
دیگر پوچہتا کہ تمکو لئے اجتہاد ہی کی قسم ہی کہ جس قرآن کو امام صاحب فرماتی ہین

کہ اوسمین انوار ہدایت اور چراغ روشن ہین اوسمین صحابہ کی نسبت کیا لکھا ہوا ہے
اگر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس لکھا ہے تو پھر آپ کیون اوس سی انکار کرتی ہین
اور کیون روشنی چھوڑ کر تاریکی مین پڑتے ہین اور پھر اوسی کتاب کی یہ عبارت
نکالتا کہ آنحضرت محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ در شگافہا میکہ فتنہا بر شما ملتبس
شود مانند پارہای شب تاریک رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول
الشفاعۃ است ہر کسیکہ آنرا پیش نہد اللہ او را براہ جنت میبرد اور یہ کہتا کہ
قبلہ و کعبہ سنیے آجکل کوئی فتنہ اس سی بڑہ کر نہین ہی کہ ہم صحابہ کو بہترین امت
سی جانتی ہین اور آپ بدترین امت سی اور نہ آپ ہماری مانتی ہین نہ ہم آپکی اب
آپ آیئی امام محمد باقر علیہ السلام کی قول پر عمل کیجئے اور قرآن سی رجوع کیجئی اگر
اوسمین کنتم خیر امۃ صحابہ کی نسبت ہو تو بس راہ جنت کی اختیار کیجئی اور اپنا مذہب چھوڑ دیجئی اور
اوسمین کنتم شر امۃ انکی نسبت تو پھر اپنی مذہب مین کیجئی اور تاریکی سی نکلئے معلوم نہین کہ اگر حضرات
سو صرف ندہ ہوتے تو کیا جواب دیتے اور خبر نہین کہ اب انکی جانشین کیا جواب دینگی یقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام مخاطب عالی
مقام نی عنوان بحث مین ذکر شہادت فضیلت صحابہ یعنی تلاوۃ کیا اور اوسکی
تحت مین آیۂ خیر امۃ کو ذکر فرمایا اور اس آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ ہی نہ ذکر
ائمہ بلکہ لفظ امۃ کا ہی اور بدیہی ہی کہ امۃ سی کل امت مراد نہین ہی اسلئے کہ
کل مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فساق اور فجار اور امثال یزید اور
ابن زیاد اور شمر کی سے ہین کہ ہرگز مصداق تؤمنون باللہ وتامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر کی نہین ہین قال البیضاوی تحت قولہ تعالی

یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر لا یصلح له کل احد اذ للمتصدی لذالک شروط
لا یشترک فیها جمیع الامة کالعلم بالاحکام ومراتب الاحتساب وکیفیة اقامتها والتمکن
من القیام بها خاطب الجمیع وطلب فعل بعضهم ای اخرا قال مفصل یہ ہی کہ ہر شخص
امت مین سی لیاقت اسکی نہین رکہتا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کر سکی اسلیے کہ اسمین بہت شرطین ہین کہ جمیع امت مین نہین پای گئین ہین
مثل علم باحکام کی اور علم مراتب احتساب کی اور کیفیت اقامت اور قوت
اور قدرت بر اقامت اور یہ باتین ہر شخص مین نہین پائی گئین ہین پس
جناب باری نی خطاب کل امت کیطرف کیا اور مراد اوس سی بعض کو لیا اتنے
اور خود مخاطب نی حاشیہ صفحہ ۳ مین اسی کتاب کی فرمایا ہی کہ خطاب
کل سی کرنا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہی اسلئے باقی رہی گفتگو اب
بعض مین کہ کون سی بعض مراد مین اہلسنت مین سی امثال مخاطب حضرات
ثلاثہ کو کہتی ہین اور بعض حضرات اور لوگونکو کہتی ہین شیعیان علی ابن ابیطالب
ائمہ اہلبیت کو کہتی ہین مصرعہ وللناس فیما یعشقون مذاہب ایسی آیت کو
جسکی تفسیر مین اسقدر اختلاف ہی نص صریح صحابہ بلکہ ثلاثہ کی فضیلت پر کہنا کار مخاطب
خوش فہم اور اوسکی امثال کا ہی قولہ اس آیت مین اقول آیہ وافی ہا یہ کنتم
خیر ائمة کی مصداق ہمارے نزدیک اہلبیت طاہرین ہین چنانچہ صاحب مجمع البیان
نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی ولتکن منکم ائمة
وکنتم خیر ائمة خواہ اسطرح پر کہ ائمة تحریف ہو کر امة بنا ہو ہر چند یہ ضعیف ہی
خواہ اسطرح کہ خدا نی وحی جلی ظاہر کر دی اسکے کہ امة وہی ائمة ہی سبعہ احرف سے

آیۃ فرمایا تا مگر سارق اور محرق قرآن نی بعد اوت اہلبیت اطہار علیہم فقط
آیۃ رکھہ لیا خواہ اسطرح پر کہ مراد آیۃ سی امت معصومہ یعنی ائمہ علیہم السلام مگر
نواصب نی تفسیر بائ ست غیر معصومہ کیا جیسا کہ انہین دونو احتمالونکو ہماری علمانی
قوت دی ہی اور بنا بر احتمال اخیر کی تحریف القرآن فقط سن حیث المعنی ہوگی اور
بنا بر دونو احتمال اول کی تحریف سن حیث اللفظ و المعنی دونو ہوگی اور تفصیل
اسکی سبب براہین و ادلہ ہماری کتب کلامیہ مین موجود ہی اس مقام پر مقصود ہمارا رد
کلام خصام ہی بتحقیق تعریف کہ کس قسم کی ہی آری دفع اوہام و رفع خیالات ظلم
مخاطب اونکی رد کلام مین ہم کرینگی انشاء اللہ تعالی پس مقصود اصلی
اس مقام پر بحث فحص کرنا ہی غیر اہلسنت سی کہ آیا اونکی حضرات ثلاثہ اس آیت
کی تحت مین داخل ہو سکتی ہین یا نہین پس جاننا چاہیے کہ مفسرین اہل سنت
تفسیر مین آیہ کی باہم خرفشار عظیم رکھتی ہین کوئی صاحب فرماتی ہین کہ مخاطب
اس آیہ مین فقط مہاجرین ہین خاصۃ چنانچہ یہ قول ابن عباس اور سدی کا ہی
کوئی صاحب ارشاد کرتی ہین کہ یہ آیت در باب ابن مسعود و ابی بن کعب
و معاذ ابن جبل و سالم مولای ابی حذیفہ کی نازل ہوئی ہی وہی لوگ مخاطب ہین
یہ قول عکرمہ کا ہی جو بزرگ مفسر و محدث اہلسنت کی ہین کوئی صاحب فرماتے ہین
کہ خاصۃ اصحاب رسول اللہ مراد ہین جیسا کہ قول ضحاک مفسر کا ہی کوئی صاحب
کی رای یہ ہی کہ خطاب تو خدا نی خاص صحابہ سی کیا ہی مگر شامل سائر امت کو
ہی ہین کہتا ہون کہ اکنون خاطران مختصر صاحب کا یہ ہوگا کہ سوای شیعہ امامیہ
شیعہ کی کل امت مراد ہین کہ از انجملہ یزید و معویہ و اشباہم و اذنابہم شامل

دیگر خلفای بنی امیہ و بنی عباس کی ہین خبکو بیعت کرکی واسطی قتل اہلبیتؑ
کی خلیفہ نا یا کیا کرتی تہی بہرکیف یہ اقوال جو ذکر ہوی سب اقوال مفسرین اہلسنت
ہین اور ان کل اقوال کو جسب دے اب اپنی کہ استیفای اقوال مفسرین سے ہے
صاحب مجمع البیان نی بیان فرمایا ہی بطور نقل کی نہ بطور تصدیق کی مخاطب
عالی مقام فی ایک تو کمال رعایت یہ کیا کہ ان اقوال مین بعض ہی کو نقل
کیا اور بعض کو چہوڑ دیا ہی دوسری بعض کذب و افتری یہ بیان فرمایا کہ علامہ
طبرسی یعنی صاحب مجمع البیان اسکی مصدق ہین اگر آپ بڑی سچی تہی تو کوئی
چہوٹی سی بہی دلیل تصدیق بیان کردی ہوتی فقط کتاب مین نقل کرنی سی
اقوال مختلفہ کی مقتضای انکہ نقل کفر کفر نباشد کوئے شخص مصدق نہین ہوجاتا
ہی افسوس کہ انصاف بنا مین نہین ہی کوئی مخاطب خوش فہم سی پوچہے
کہ جب ناقل نے چند قول نقل کئی ہین تو بعض کا مصدق اور بعض کا غیر مصدق
ہونا آپنی کہلے سے ٹہرا لیا ہے بجز اسکی کہ فقط بخواہش نفسانی اپنی دسے ترجیح
بلا مرجح کرلی ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی بہرکیف اب ہم مخاطب کی
ہمت ہر ہیون اور حق پوشیون سی قطع نظر کرکی بحث اصل مطلب مین کرتی
ہین کہ ان جملہ اقوال مفسرین مین کہین حضرات ثلثہ کا نام موجود ہی نہین ہے
باقی رہا بزور تحت مین کسی قول کی شامل کرنا پس قول ثانی مین تو حضرات ثلثہ کو
مفسرین نی مثل دودہ کی مکہی کی نکالکر پہینک دیا باقی رہے تین قول پس قول آخر
مین جسمین یزید اور شمر ہی داخل ہین اگر حضرات ثلثہ بہی داخل ہوئی تو شیعون کو کونسا
مقام عذر کا ہوسکتا ہی چشم ما روشن دل ما شاد باقی رہے دو قول یعنی مہاجرین

اور صحابہ مخاطب ہین پس واسطے تحقیق مصداق خطاب کی ہم رجوع کرتی ہین
طرف اون صفات کی جو مذکور فی الآیہ ہین اسلئے کہ یہ صفات بجای شروط
کی ہین جیسا کہ بعض صحابہ سے منقول ہی کہ من اراد ان یکون خیر ہذہ الامۃ فلیود
شرط اللہ فیہ من الایمان باللہ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی جو چاہی کہ خیر
اس امت کا ہووے شرط خدا کو ادا کری اور وہ شروط یہ ہین کہ الایمان باللہ والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر اور روی انہ علیہ السلام سئل من خیر الناس فقال آمرہم
بالمعروف وانہاہم بالمنکر واتقاہم للہ واوصلہم للرحم کما فی البیضاوی یعنے
خیر الناس وہی ہی جو آمر تر بالمعروف اور ناہی تر عن المنکر ہی اور پرہیزگار تر اور
صلۂ رحم بجا آرندہ تر ہی پس صفت اولی اس آیۂ شریفہ مین تؤمنون باللہ ہی کو ذکر
مین مؤخر ہی مگر من حیث الذات مقدم ہی اسلئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نہووے گا مگر بعد الایمان اور کافر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیونکر کریگا اور کریگا تو اوسکو
کیا مفید ہوگا چنانچہ بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ تؤمنون باللہ سے فقط اللہ ہے
کا ایمان لانا مراد نہین ہی بلکہ ایمان باللہ مین ایمان کل اون چیزونکا کہ سب رکن ایمان
کے کا ہی داخل ہی یعنی ایمان بکل ما جاء بہ محمد ﷺ وانما آخرہ وحقہ ان یقدم
لانہ قصد بہ ذکر الدلالۃ علی انہم امروا بالمعروف وبنہوا عن المنکر
ایمانا باللہ وتصدیقا بہ واظہارا لدینہ یعنی صفت یؤمنون باللہ
کا حق یہ تہا کہ مقدم اور صفات پر ہوگر خطاب باری نی بغرض اسکی مؤخر کردیا کہ دلالت
کری اوپر اس بات کی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنی کی علت ایمان باللہ
اور تصدیق اوسکی اور اظہار دین اوسکی کا ہی یعنے علت گو وجوداً مقدم ہے

مگر بیان تعلیل مین موخر کردی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ جو امر بالمعروف
ونہی عن المنکر سبب اوسکا ایمان باللہ نہو بلکہ سبب اوسکا خدع اور فریب اور ریا کا
ہو تو وہ منفیہ نہین ہی پس اول گفتگو ہماری اسی صفت مقدمہ مین ہی کہ آپ
مدعی ہین اس بات کی کہ حضرات ثلاثہ تومنون باللہ مین داخل ہین ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ تومنون باللہ اونکی صفت ہو وہ حقیقت مین نہ ایمان سجدا لائے
نہ ایمان برسول خدا لای فما ظنک بما جاء بہ محمدؐ کو ظاہر مین مثل جملہ منافقین کی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی رہی فقط اتنی کہنی سے ایمان
نہین حاصل ہوجاتا پس اگر آپ کسی دلیل سی ایمان اونکا ثابت کرین تو تحت اس
آیۂ شریفہ کی داخل کرین ورنہ خرط القتاد اور بعد اسکی ہم بحث کرینگی اوصفات
مین اور اشال جہلائے معنے کلالۃ و ابا اور وائلین کل الناس افقہ من عمر حتی الحذرات
فی الحجال کا علم مسلم نکرینگی پس تعیر بنیادی اونکی لیاقت و اعلی امر بالمعروف
ونہی عن المنکر کی ثابت نہوگی پھر داخل ہونا اونکا اس آیت مین کہانسی سے نکلیگا
ہر بندہ مقتضای مقام رہتا کہ کفر و نفاق اور جہالت حضرات ثلثہ بیان کیجاوی تاکہ
عدم دخول تحت آیۂ شریفہ بخوبی عیان ہوجاوی مگر چونکہ مخاطب خوش فہم ہیں
فضیلت ثلاثہ ہی ہمکو تضیع اوقات کرنیسی کیا فائدہ ہم مانع ہین ہملوگ فقط لانسلم کافی
ہی مدعی پر لازم ہی کہ پہلی ایمان اور اوصاف ثلثہ ثابت کری تب ہوں دخل ثلثہ
آیۂ مذکورہ مین کری ورنہ ذلک قولہم بافواہہم یضاہؤن قول الذین کفروا من قبل
جا بہ باین صفت متصف ہوی تو آپکی ثلاثہ کو کیا وہ خود قابل اسکی ہین کہ دوسری
اونکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرین ۔ اور خود گم ست ملا کرا رہبری کند ۔

فمن یھدی الی الحق احق ان یتبع امر من لا یھدی قولہ شیخ بیان عبداللہ بن
سبا اقول اہلسنت معاویۃ العاویۃ الذی احدی امیہ باغیہ واغری ہاویہ کہ پیروان
کاذبین عادرین خائنین اثمین زبان خیر امۃ سی ہین کما صرح بہ مسلم فی صحیحہ بطلان
عقائد شیعیان علی ابن ابیطالب نہین کر سکتے جبتک کہ ثلاثہ کو مصداق خیر
امۃ نہ ثابت کرین وانی لہم ذالک قولہ بدترین امت سی جاتی ہین اقول ہرگز
بہترین کو بدترین سی نہین جانتے بلکہ ثلاثہ کو بدترین امت بلکہ بدترین اولین و
آخرین سمجہی جاتی ہین اور خدا نی اس آیہ مین تو ثلاثہ کیطرف نہین خطاب کیا ہے
ہان اگر کسی مصحف مین مصاحف سوختہ عثمانی سی یا ایہا الثلاثہ انتم خیر امۃ ہو تو البتہ
آپکو سیقدر مقام کلام ہو سکتا ہی جسپر شیعہ کہین گے کہ ذات منسوخہ ہی یا وہ
تحریف ہی کہ قابل جلادینی کی ہی قولہ ایسے صحیح ہیون اقول صراحت
کا حال پیشتر گذارش ہو چکا کہ آپکی سچے مفسر شیعہ نی حضرات ثلثہ کو نکال پھینکا
ہی بیچاری شیعونکا کیا قصور قولہ اگر صحابہ کبار اقول جنکو آپ صحابہ کبار سمجہتی
ہین شیعہ اونکو صغار مین سے نہین گنتے بلکہ منافقین کفار مین جانتی ہین والذی اکبر
منہم قولہ نباوٹ ہو ہی نہین سکتی اقول نباوٹ کا حال آپکی مکاریہ مفسر خوب
جانتے ہین جنہون نی ثلاثہ کو مبرہ کردیا قولہ شیعیان پاک کی نزدیک
اقول پاک نی مہمل نہین کیا ہی بلکہ ناپاکون نی مہمل کیا ہی جو ناپاکون کے
شان مین سمجہتی ہین قولہ لغز یا پہیلے یا کوئی دقیق معما ہی اقول اسبات کو اون
معماسی پوچھو جو آپسمین گل خپ کرتی ہین ایک کہتا ہی کہ یہ مراد ہی دوسرا کہتا
ہی نہین یہ مراد ہی تیسرا اور ہی کچہ بکتا ہی چوتہا اور ہی راگ گاتا ہے اونمین سی

پوچھو کہ لعنہی یا معماہی یا پہیلیان ہی شیعیان علی ابن طالب تو پکار پکار کی
کہتی ہین کہ اہلبیت ہین اہلبیت ہین اہلبیت ہین مثل سفران سینان کی پہیلی
نہین یوجھتی ہین قولہ جامع قرآن کی اقول البتہ جامع قرآن ہی ایک لفظ
ہوگی اوسکو چاہئی تہا کہ جسطرح ہر حرف واحد سبعہ احرف قرآنی کو جلایا کہ این
لفظ آئمہ سے جل گیا اسیطرح ایہا الثلثہ کو ڈہانکی کہ تم خاتمہ کہہ امنا تہا کہ گوشیعہ
مانتی مگر سنیونکی تو بکار آمد ہوجاتا اور تفسیر آیہ مین ڈاوان ڈول نہ پہرتی قولہ
تصدیق کرتی جاتی ہن کہ صحابہ کی شان مین نازل ہوی اقول لعنہ اللہ
علی الکاذبین کسی شیعہ نے تمامہ کی شان مین نہین تصدیق کی ہی بلکہ اہلبیت
کی شان مین تصدیق کی ہی کما مر قولہ ایمان اور اسلام کی ہی تصدیق نہین کرتی
اقول جنکی ایمان اور اسلام حقیقی کی تصدیق نہین ہی اونکی صحابیت حقیقے
کی کب تصدیق ہی نہر اونکی شان مین ان آیتونکے تصدیق کب ہوگی آپ
ناحق علامہ طبرسی پر تہمت تصدیق کرکے شرارتہ کو خیراتہ بناتی ہین قولہ جنکو
خداوند کریم خیراتہ فرماوی اقول کلام ہی کہ دیوانونکی بڑہی بات ہی کہ گو شتر
ہے خیراتہ اور ہی لوگ ہین شرارتہ اور ہی لوگ ہین کون احمق ایسا ہوگا
کہ جنکی خیراتہ ہونیکی تصدیق کری اونکو شرارتہ کہی قولہ صفحہ ۲۰ مین کلہا ہی الی آخر
عبارتہ المجمع اقول ای سنیو ہمکو اپنی تمامہ کی قسم ہی سچ بتلاؤ کہ اس عبارت مین
کہین صحابہ کا یا ثلثہ کا ذکر ہی محصل اس عبارت کا یہ ہی کہ خدا فی آمرین بالمعروف
سی خطاب کرکی فرمایا کہ تم بہترین امت ہو آمرون بالمعروف اہلبیت سالت
ہین جیسا یہین باقی تمامہ مین آیتین ہی نہین تکلہ ہی آپ مقصود اونکا آمرین بالمعروف

ہی صحابہ یا ملائکہ ہوتی تو حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیمن امتہ کی جگہہ ائمۃ
ہی کیون نقل کرتے قولہ اوسی تفسیر مین فرمایا ہی اقول تفسیر موجود ہے
انھون نی چار یا رنیو کی مفسرین کی چار قول اس جگہہ پر نقل کئی ہین بمقتضای آنکہ
نقل کفر کفر نباشد آون چار قول مین سی دو قول کو جو مفید مطلب اپنی جانا آپنی
اس قلم پر نقل کیا ہی اور دو قول کہ شاید مفید مطلب نہ سمجھی آپنے چرا رکہا
افسوس کہ حضرت عمر موجود نہین ہین کہ سارق کا ہاتھہ اپنی جہالت سی کبھی زدی
اور کبھی مرفق سے قلم کرتی بہرکیف اس کذب و افتری کو دیکھنا چاہئے کہ قائل
قول کو قائل قول بنا ہین اور دین دو پہر آنکھون مین خاک ڈالتی ہین اور کچہ خدا اور خلق
سی نہین شرماتے ہین ؎ حیہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
برین سیدیانتی قولہ ای یارو اس تفسیر کو دیکھو اقول اگر دیکھا نہین تو حضور والا کا شر
اور خیانت اور کذب اور غدر کہ تباشی کا ذہین عادرین خائنین کی ہی کیونکر معلوم
ہوا قولہ بتصدیق پر غور کرو اقول جھوٹی کو کہانتک جھٹلایئے مثل مشہور ہی کہ الکذوب
قد یصدق مگر ہماری حضرت کبھی بھی سچی بات نہین بولتی قولہ اس مقام پر جاہلون کو
اقول آپکی سے جاہلون کو اس مقام پر قول شخصے چوری داڑہی مین تنکا اس
طرحکی خیالات خام ہوتی ہونگی اسی سبب سی تمنیونکی مفسرون نی اسکے دفع ہونیکی
واسطے کتنم کی پانچ تاویلین کے ہین چنانچہ اون پانچون تاویلونکو علامہ طبرسی
علیہ الرحمہ نی قیل فیہ اقوال کہکر نقل فرمایا ہی کہ یہ بعض کی کان ناقصہ اور بعضے
مین تامہ اور بعضے مین بمعنی صار اور بعضی مین کان زائدہ ہی مخاطب خوش فہم
نی معلوم نہین کہ کس وجہ سی آون پانچون تاویلون مین سی فقط چوتہی تاویل

اس مقام پر ذکر کرکی منسوب طرف خود علامہ کی بکذب و افتری کردیا ہی آور شیعہ اگر
خیر امۃ سنی صحابہ مراد لیتی تو اونکو کیا غرض تہی کہ خواہ نخواہ ایسی تاویلین کرکی
مرتدین صحابہ کو داخل آیہ رکھتے بلکہ کہتی کہ اکثر صحابہ جو ایک زمانہ مین ممدوح تہی
بقول آپکی جبکہ شیطان نی اکثر مسلمانونکو بہکایا تو وہ بہی بہک گئی آئے
جب شیعون نی خیر امۃ سی اہلبیت معصومین مراد لی تو اونکو ضرورت حفظ عصمت
داعی ہوگی کہ جیسے اور آیات قرآنی کو انبیاء کی عصمت کیواسطی جو بدلائل
عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی تاویل کرتی ہین اس آیت مین بہی تاویل کنتم کی ساتہ
احدی من التاویلات الخمسہ کی کرینگی پس گویا غرض اصلی علامہ طبرسی کی
نقل اقوال سنیان سی اس مقام پر یہی ہی کما لایخفی اعلی من لہ ادنی مسکۃ
فی کنہیات المقاصد والمآرب قولہ تب بعض حضرات نی اپنا قدم دوسری راہ
پر اوٹہایا اقول اولاً سنکر بزرگی ثلاثہ توکل شیعیان جہان ہین پس بعض کو قدم
دوسری راہ پر مارنی کے کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جنہون نی اس
دوسری راہ پر قدم نہین مارا شاید وہ بزرگی ثلاثہ کی قائل ہوگئی تو وہ مثل آپکی
شیعہ گری سی نکل گئی اور داخل امنوا ثم کفروا کی ہوگئی اور اگر بزرگی کے
قائل نہین ہوئی تو سوائی اس دوسری راہ کی کوئی اور راہ چلی تو اوس راہ کو
ذکر کرکی پہلے اوسیکا جواب آپکو دینا تہا تب دوسری راہ کی جواب پر آتی
لیکن بظاہر اوس راہ کا جواب آپنے اپنی مکانسی باہر سمجہہ کی اوسکا ذکر ہی
نکیا اور بالکلیہ جی چرا گئے اس اوکہڑی پکہڑی با تونکا کچہہ ٹہکانا ہی کہ پہلے
راہ کا کچہہ ذکر ہے نہین دوسری راہ پر جہٹ سی اوچک آئے ثانیاً کس

عالم فی کس کتاب مین جواب استدلال سفیان باین آیہ متنبے اوپر تحریف
قرآن کی کیا ہی اگر آپ پہنچی ہین تو پتہ اور نشان دیجیے جسقدر نظر قاصر سے
گزرا اسیقدر ہی کہ تفسیر عیاشی مین فرمایا ہی کہ مخاطب ائمہ طاہرین ہین اور اسکو بدلائل
عقلیہ ثابت کیا ہی اور سیمین اسکا بھی جو بعض اخبار مین ائمہ بجای امتہ ہے
لیکن جواب مین استدلال سفیان کی باین آیہ محسن و خوبی ثلثہ تحریف قرآنی کا
ذکر نہین کیا ہی بلکہ بہ تقریرات مختلفہ کذب و نفاق اور جہل ثلثہ کو اونہین کے
کتابونسی بوجہ اتم ثابت کرکی ثلثہ کو مصداق خطاب سی خارج کردیا ہی قولہ
چنانچہ بعضون نی فرمایا ہی اقول غلط ہی کسی نے علما مین سی جواب
سفیان مین یہ نہین فرمایا ہی بلکہ حدیث صادق علیہ السلام کہ بظاہر دلالت
کرتی ہی کہ بجای ائمہ امتہ تہا گو تاویل پذیر ہی بجای خود نقل کیا ہے
نہ جواب سفیان بن قولہ او اونہون نی اس جواب کو پسند نہین کیا اقول
اس جواب کو کیطرف انسبت دینا ہی غلط ہی پسند او ناپسندی کیا معنے
بہلا جنہون نی اس واب کو آپکی نزدیک ناپسند کیا ہی فرمایہی تو بتلایئی کہ
اونہون سے کیا بات ایسی کی ہی کہ جسسی حضرات ثلاثہ کی رائے نول ہیدہ
ہوگئی اور اس آیہ کی تحت مین شامل ہو قولہ سنا ذکر کرتی ہین اقول ہرگز ذکر جواب سفیان
بہ نسبت اس آیہ کی حدیثہ مین نہین ہے بلکہ بحث تغییر و نقصان قرآن کا
ذکر ہی کہ سیکڑون احادیث سنیہ اوپر تغییر اور تحریف او نقصان کی دلالت کرتی
ہین چنانچہ صافی شرحی صاحب استقصا ایدہ اللہ و صاحب نزہتہ رحمہ اللہ
سے نقل کئی ہین اور کچہ احادیث مذہب شیعہ بہی اسپر دلالت کرتے ہین

پس حدیقۂ سلطانیہ مین مثل دیگر کتب کلاسیہ کی تحقیق اور تنقیح اسکی کی ہی کہ مراد
تحریف اور نقصان سی کیا ہے اور کس قسم کی تحریف اور نقصان کا پایا
جانا ممکن اور کس کس قسم کا نہین ممکن ہی اس بحث کو جواب استدلال متنیان
بآیۂ کنتم خیر امۃ سی کیا علاقہ آرہی اگر اس قسم کی تحریف کو تسلیم کرلین تو ایک
جواب اور بہی شیون کا علاوہ جوابات دیگر کے نکل آئیگا اور یہ امر دیگر ہی
اور جواب مین ذکر کرنا امر دیگر ہی **اقول** فرمایا ہی کہ وجہ اول بعید ست
آہی جگہ سی کذب آپکا ثابت ہوگیا آئی کہ سب احتمال کو علما نے
بعید کہین گی اوسکو مقابل نصاری کیون ذکر کرتے ہین **اقول** تمہاری نزدیک
توجہ و عندیہ توجہ آپکی کس کمیت کی سوی ہین جو آپکی خرفات اور
خزعبلات کیطرف کوئی نظر کری یا آپکا پندار باطل ہی کہ خبر امۃ لا جواب ہی
تو ضرور ہی کہ شیعہ خیر ائمہ کی قائل ہون بلکہ خیر امۃ کی ہم تصدیق کرکے
جواب دندان شکن آپکو دیچکے جب آپ ایمان کو ثابت کیجئی گا اور
نفاق سی اونکو بری کریجئی گا اور اونکو [illegible] داخل اور [illegible] منوا
داخل کریجئی گا اور بعد اسکی عالمیت اور [illegible] کل الناس
من عمر حتی المخدرات فی الخدر کے ثابت کیجئی گا بعد اسکی اونکی اتباع کا
رضاء اللہ ہونا ثابت کریجئی گا تب ہم یا کوئی امۃ ائمۂ ہدیٰ [illegible]
آپکی نصیحت کو کہ یاوہ انی لکما من الناصحین ہی قبول کرسکے سوائے
آپکی مرضیہ کی سی راہ ہی ثلثہ کو برا کہین گی [illegible]
مگر ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ ان مراحل [illegible]

اور سطاعن ثلاثہ سی عہدہ برا ہوسکین قولہ لکنتم خیر امۃ صحیح ہی یا کنتم خیر ائمۃ اقول
جواب یہ ہی کہ خیر ائمۃ بھی صحیح ہوسکتا ہی اور خیر امۃ بھی صحیح ہی مگر خیر ائمۃ ہونت
معصومہ ہی یعنے ائمۂ اطہار نہ امت مذمومہ یعنی امتہ یدعون الی النار قولہ
تو بندہ اوسوقت عرض کرتا اقول اوّلاً اس عرض سی کچھ غرض آپکی معلوم
نہین ہوتے کہ کیا ہی بالتصریح فرمایا ہوتا کہ سوای علی مرتضی کی سوجود نہونا
دیگر ائمہ کا صدق کنتم خیر امۃ کو کیا ضرر پہنچاتا ہی تا اوسکا جواب خدمت شریف
مین اسطرح عرض کیا جاتا کہ تمنای حصول ملاقات اہل قبور رہتی اور آپکی مایوسی کمایس
الکفار من اصحاب القبور لاحمال نہوتی ثانیاً ہم جو غور کرتی ہین تو بظاہر تین امر
خیال مین آتی ہین کہ ذہن شریف مین کھٹکتے ہونگی ایک یہ کہ مصداق آیہ فقط
جناب امیر علیہ السلام نہین ہوسکتے اسلئے کہ صیغ جمع مانع حمل علی الواحد ہین دوسری
اور ائمہ علیہم السلام اوسوقت موجود نتھی اور توجہ خطاب طرف حاضرین کے
ہوتی ہی نہ طرف غائبین کی تیسری یہ کہ جب کل ائمہ علیہم السلام موجود نہ تھے
تو بالفعل آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر کون تھا جیسا کہ آپ فرماتی ہین کہ کس
نی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا ان تینون باتونکا جواب شافی ہم سے
سن لیجئے لیکن امر اوّل پس اطلاق جمع کا اوپر واحد کی کلام شریف مین غیر غریز
ہی انا نحن نزلنا ونحن الوارثون یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء سابقہ
سا جسون تعجب ہی کہ آیہ لایا مل اولی افضل مین آیو ابوبکر ہون اور اطلاق جمع اوپر
واحد کی صحیح ہو جیسا کہ امام فخر رازی نی لکھا ہی اور جناب امیر علیہ السلام پر اطلاق
کنتم اور تامرون اور تنہون نہوسکی علاوہ اسکی حسنین علیہما السلام تو موجود تھے

اور اہل سنت مین اصحاب ظاہری سی بہی محدود تہی پہر اطلاق جمع کا کیا مانع
ہی خصوصًا اعتقاد شیعہ پر کہ صغیر و کبیر اہلبیت علیہم السلام فضل و کمال مین
یکسان ہین اور اگر منتسبین باہلبیت بہی خصوصًا فیسی لوگ جو شمار مین اہل البیت
ہین ہین تبعًا داخل خطاب ہون تو مصداق جمع کثرت بہم پہنچ جائیگا اما امر ثانی
پس اولًا بعض مخاطبین کا موجود ہونا و اصلی توجہ خطاب کی کافی ہے ورنہ
جمیع خطابات قرآنی اور احادیث نبوی سوای حاضرین کی کسی پر جاری
نہوتی اور شاید اسی جہت سی حضرت مخاطب اپنی تئین مخاطب بخطاب اقیموا
الصلوٰۃ نہ سمجہ کی تارک نماز ہوی ہین اور نماز کو تعبیر ساتہہ مین تورپکی کرتے
ہین جیسا کہ بعض پرچای اخبار تہذیب الاخلاق مین نظر سی گزرا تا نیا جسطرح کے
بعض مفسرین نے کہا ہی کہ خطاب گرچہ اگرچہ صحابہ کیطرف ہی مگر شامل کل امت
کو ہی اوسیطرح ہم بہی کہتے ہین کہ خطاب بعض امت کیطرف ہی مگر شامل کل امت
کو ہی تا کیا آپنی بحر میزان اور مشعب کی کچہ پڑہا نہین آپکو علم فصاحت و بلاغت
کی کیا خبر ہی اس علم کی بہی پیر کرنا ضرور ہی تاکہ معلوم ہو کہ کبہی غائب کو حاضر
اور حاضر کو غائب اور مفرد کو منکر اور منکر کو مفرد اور عالم کو جاہل اور جاہل کو عالم قرار
دیتی ہین باعتبار آثار اور لوازم اور دلائل اور امارات کی کہ ہر مقام پر مختلف ہین
رابعًا ہم خدمت شریف مین معارضتہ عرض کرتی ہین کہ حدیث نجوم مین جیسا کہ
عنقریب آویگی آپکی زعم باطل مین کل اصحاب مراد ہین پس بنا بر اسکی کل صحابہ مقتدا
تہی اور ظاہر ہی کہ خطاب اقتدیتم اہتدیتم کا طرف مقتدیونکی ہے پس اگر مخاطب
مومنین حاضرین تہی تو وہ صحابہ تہی اور مقتدا تہی نہ مقتدی اور اگر غائبین تہے

تو توجہ خطاب طرف غائبین کی لازم آتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا لیکن تیسرا
امر پس ترتب ہی اوپر اسکی کہ صیغ مضارع یعنی حال ہین ولا نسلم ذلک بلکہ
مضارع مشترک بین الحال والاستقبال ہی مگر محبت نکاتہ مین آپ ایسا مستغرق
ہین کہ شاید میزان و منشعب بہی بہولی قولہ خیر امتی صحیح ہی اقول مکرر کہا گیا
کہ صحیح ہی مگر خیر امتہ ائمہ ابرار ہین نہ ائمہ اشرار من الا ہلین قولہ جسکی آپ بہی
تصدیق کرتے ہین اقول جسکی ہمنے تصدیق کی ہی باتفاق امت
بیزاری اوس سی کفر ہی اور جسکی سے تصدیق کی ہی بیزاری اوس سے
عین ایمان ہی یا ایہا الذین امنو لا تتقلوا قوما غضب اللہ علیہم
اور مغضوب علیہم ہونا اونکا کہ جنکو تم مصداق آیہ محبتی ہو غضبیت جناب فاطمہ بہی
ایسا ظاہر ہی کہ عیان راچہ بیان قولہ اسکا کیا مطلب ہی اقول اسکا مطلب
یہ ہی کہ انوار قرآنے صاحبان بصیرت کی ہی موجب ہدایت ہین لیکن تم ایسی
بی بصیرت کو نور سی کیا فائدہ ہی جب تم ٹوٹلوگی تو ٹہوکر ہی کہیر یعلوم ہوگے
قولہ تمکو اپنی اجتہاد ہی کی قسم ہی اقول تمکو بہی اجتہاد ابو حنیفہ بلکہ معویہ اور اجتہاد
عائشہ ملائشہ ہی کی قسم ہی کہ آیا صحابہ کے نسبت اس قرآن مین ترید ون
عرض الدنیا تبتغون الحیوۃ الدنیا تسرون الیہم بالمودۃ ارضیتم
بالحیوۃ الدنیا ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم
لا یعقلون ما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ان الذین یوذون
اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ویلعنہم اللاعنون
واعنۃ اللہ علی الظالمین و غضب اللہ علیہم ولعنہم لکہا ہی کہ نہین اگر لکہا ہی تو اوسپر عمل کرو

اور اگر نہین ہی تو ان آیات قرانی کو بھی بسنت عثمانی جلادو قولہ اگر اوسمین
خیر امتہ صحابہ کی بہ نسبت ہو اقول سو مرتبہ مین کی ہزار مرتبہ کینگے کہ کافرین
غادرین خائنین آثمین کما فی صحیح المسلم کے نسبت ہرگز خیر امتہ نہین ہے بلکہ
ائمتہ یدعون الی النار ہی اور بعضہم اشد فی الدنیا والآخرۃ ہی آپ چاہیے راہ ہدایت
پر آئی چاہیے راہ ضلالت پے جائی قولہ اپنی مذہب مین لیجئی اقول بسم اللہ
آیے اسنوا ثم کفروا تو ہوچکا ہی اب پھر اسنوا ہو لیکن پھر ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا
نہوجاہی آپکی بات کا کیا ٹھکانا ہی قولہ معلوم نہین اقول اب تو بخوبے
معلوم ہوگیا جو جواب وہ دیتی اسپر کوئی تمنا آپکی دلمین نرہے ہوگی اب اگر
کوئی تمنا ہو تو اوسکو بھی کہہ ڈالئی ہم آپکی خلشہای باطنی کی مٹانی کو موجود ہین
حتی المقدور آپنی تسکین کی لئے بہت عرق ریزیان کرینگی لیکن آپکی خاطر
عاطر دریا مقاطر کا میلان تو طرف سنت افغانان رامپور کی ہوچکا ہی آپ
ہماری کب سنتی ہین مجبوری و ناچاری ہی کہ اس بیماری کی دوا نہین ہی ہذا دائ
لیس لہ دواء الا مر الوصال بمقاصد الامال مسطاب الرجال قال المخاطب
الفقام ہداہ اللہ سبل السلام دوسری آیت قالذین ہاجروا واخرجوا
من دیارہم واوذوا فی سبیلی قاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم
ولادخلنہم جنات تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن
الثواب اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین کی تعریف کرتا ہی اور اونکی
جنتی ہونیکی بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جن لوگون نی میری پیچھے وطن
اور گھر اور کنبہ اور قبیلہ کو چھوڑا اور میری اور میرا ایمان لانیسے تکلیفین پہونچین اور

جنکو میری راہ مین ایذائین دیکین تو مین نے اپنی ایسی سچی ایمان لانیوالون اور
پکی مسلمانون سی بڑی مہربانی سی پیش آونگا اور اونکی مخشون اور مصیبتون اور
جان فشانیونکا اونکو اچھا بدلا دونگا اونکی گناہونسے درگزر کرونگا اونکے
بھول چوک کو ندیکھونگا بلکہ اونکی گناہونکو نیکیونسے بدل دونگا اور بی پوچھے
تبلائی اونکو ایسے جنتون مین جگہہ دونگا جنکی نیچے نہرین بہتی ہین جہان اونکو
کچھہ غم رہیگا نہ سہج نہ کوئی فکر اونکو رہیگی نہ کھٹکا اور یہ ثواب اونکو اپنی طرفسے
دونگا اور اپنی فضل اور مہربانی سی اونکی اعمال سی بہت بڑہکر اونکو درجہ عطا
کرونگا اب ان آیتونکو دیکھکر مہاجرین کی فضیلت اور بزرگی پر خیال کرنا چاہیے
کہ کس محبت اور پیار سی خدای عزوجل اونکا ذکر کرتا ہی اور اونکی مدایح اور مراتب
کا کس خوبی سی اظہار فرماتا ہی اور اونکی قطعی جنتی ہونیکا اقرار کرتا ہی اور اونکی
گناہون اور سیئات سی درگذر کرنیکا اور نیکیونسی بدل دینی کا وعدہ کرتا ہی اور
اونکے اعمال کی جزا مین جو کچھہ دیگا وہ تو ایکطرف اپنی رضامندی براہ تفضلات
ثواب دینی کا بیان کس مہربانی سی فرماتا ہی پس اب ان آیتونکی دیکھنی والونسے
ہم عرض کرتے ہین کہ جن مہاجرین کی نسبت خدا نی یہ وعدی کئی ہین اونکی
بہشتے ہونیکا ذکر فرمایا ہی وہ کون تہی کیا وہ لوگ مہاجرین تہی جنکا نام ابوبکر اور
عمر اور عثمان ہے اور کیا گہر بار چھوڑنی والونمین وہ اشخاص تہی جنکو شیعہ برا جانتی
ہین اور کیا یہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردئی گئی ہین اور کیا یہ اشخاص لاکفرن
عنہم سیئاتہم کی وعدہ سی خارج کردئی گئی ہین اے بھائیو اس آیت کو پڑہکر اب
تم مہاجرین کی گناہونکی ڈہونڈ نے مین اوقات ضایع نکرو اور اونکی برائیونکی

تلاش مین اپنی عمر نہ کھواؤ اگر دو چار عیب اونکی تمہی ڈھونڈھ بھی لی تو کیا
جبتک تم مہاجرین مین ہو نیسے انکار نکروگی اوجبتک تم اونکی ہجرت کا
اقرار کرتی رہوگی تمہاری عیب جوئی اور نکتہ چینی کچھ کام نہ آویگی اور اس سے
اونکی کچھ بھی خفتی اور قطعی نہ ہوگی پس مین کچھ ضرر نہوگا اسلئے کہ وہ خود فرما چکا ہی کہ
لاکفرن عنہم سیاتہم کہ مین اونکی گناہونسی درگزر کرونگا اور ضرور ضرور اونکو جنت
مین داخل کرونگا اسلئے کہ وہ میری پیچھے گہرون سی نکالی گئی میری بدولت
رنجون اور مصیبتون مین گرفتار ہوئی اپنے دوستونکو چھوڑکر میری دوست کی
ساتھ ہوئی اپنی محبوبونسے جدا ہوکر میری محبوب کی شریک ہوی پس اونکا
ہجرت ہی کرنا ایک ایسا عمل ہی کہ ہزار اعمال اور لاکھہ عبادت اور کروڑہا نیکیون
سی بہتر ہی یقول کہتک بولا یہ علی ابن ابیطالب علیہ
السلام یہ آیت بہی مثل آیات دیگر فضیلت مومنین متقین پر دلالت
کرتی ہی مثل علی ابن ابیطالب اور جعفر بن ابیطالب و حمزہ و عبیدہ کہ مجمع صفات
مذکورہ فی الآیہ خصوصاً قاتلوا اور قتلوا کی ہین نہ ثلاثہ فارین من الزحف جنکی شان مین
فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر ہی آپکی بڑی تعصب
مفسر بیضاوی صاحب تحت ہین فالذین ہاجروا کی فرماتی ہین المعنی فالذین ہاجروا
الشرک والاوطان والعشائر للدین یعنی جن لوگون نی چھوڑا شرک کو اور
وطنون کو اور قوم قبیلہ کو واسطی دین کی اتنے شیعہ فاطمہ اسیکی قائل ہین کہ آپکی
حضرات ثلاثہ نی شرک باللہ کی مرتے دم تک نہین چھوڑا اور ہمیشہ ثانین
اثنین فی البئر ہے تے بلکہ یعنی صاحب بسبب تنگ ظرفی کے

بعض اوقات زبان سی اوسکا اظہار بہی کردیتی تہی چنانچہ صلح حدیبیہ مین حضرت
عمر نی خود اپنی زبان صداقت بیان سی اظہار کردیا کہ جیسا کہ آج مجکو شک ہوا
مین ہوا ایسا کبہی نہین ہوا پس ایسے لوگون کا ترک کرنا شرک ظاہری کا
اور ترک طعن اور ترک عشایر لانہم کہ للدین تہا بلکہ محض بغرض حصول حیفۂ دنیا
تہا وقد مر ویاتی **قولہ** مہاجرین کی تعریف کرتا ہی **اقول** مومنین مہاجرین
کی تعریف کرتا ہی یا منافقین اور مرتدین کی تعریف کرتا ہی صدر آیہ مین تو
خطاب طرف مومنین ہی کی ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہی ان لا اضیع
عمل عامل منکم یعنی ای مومنین تم مین سی کسی عامل کی عمل کو مین ضایع
نکرونگا قال البیضاوی فالذین ہاجروا الخ تفصیل لاعمال العمال وما اعدلہم
من الثواب یعنی فالذین ہاجروا تفصیل ہی واسطی عمل عمل کنندگان کے اور
اوس ثواب کی جو واسطی اونکی مہیا ہوا ہی انتہی پس جسبہ تفصیل اعمال مومنین
مین ہی تو منافقین اور مرتدین کو اس آیت سی کیا علاقہ ہا **قولہ** فرماتا ہے کہ
جن لوگون نی میری پیچہی **اقول** یہ عبارت بہ حیثیت کذائی نہ اسکو ہم ترجمہ کہہ
سکتے ہین نہ تفسیر اس بجز افتری علی اللہ کی کیا کہین ترجمہ ہونا کاہی سی اسلئے
کہ الفاظ بڑہی ہوئی بہی ہین اور جو بمطبوع خاطر عاطر نہتی وہ گہٹی بہی ہین جیسے قاتلوا
اور قتلوا کا ذکر ہی اوڑادیا ہی فقط اس ڈر سی کہ شیعہ پوچہینگی کہ اصحاب ثلاثہ
کس لڑائی مین بمصداق قاتلوا ہوئی کس معرکہ مین دست لات وعزے
پرست مین ہتیار پکڑا کس کافر کو مارا کسے ایک کا نام تو بتلا دیجیئی جس لڑائی مین
کسی بہادر کہڑی ہوئی اسی کا نام قاتلوا ہی اور یہ بہی پوچہینگی کہ بمصداق قتلوا کہان

ہوی کسے معرکہ مین یا کہر کی چوسلے مین اور تفسیر یا لحاظ مناسبہ ہوتی ہی نہ بی جوڑ
جیساکہ حضرت مخاطب فرماتی ہین بی پوچھی بتلائی اس لفظ بی پوچھی بتلای کو ہمکو
کسی لفظ سی علاقہ نہین معلوم ہوتا ہی حضرت مخاطب کو ذرا بھی خوف خدا نہین ہے
کہ خود الفاظ مہملہ تصنیف فرماتی ہین اوکہتی ہین کہ خدا فرماتا ہی ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا **قولہ** میری پیچھے اپنی وطن کو الی قولہ چھوڑا **اقول**
نہ وہ لوگ جنہون نی طلب جیفۂ دنیا کی پیچھے اپنی وطن کو چھوڑا **اقولہ** میری لی پر
ایمان لانے سی تکلیفین پہونچین **اقول** نہ وہ لوگ کہ جنکو طلب دنیا مین تکلیفین
پہنچین **قولہ** ایسے سچی ایمان لانیوالون اور پکی مسلمانون سی **اقول** نہ جھوٹے
ایمان لانیوالون اور نہ کچی مسلمانون سی کیا فہم و شعور حضرت مخاطب ہی کہ جن باتونکو
شیعہ بہ دلیل ثابت کرتی ہین لاحن و شعور خود اوسکا اقرار فرماتی ہین مشہور ہے
کہ بھیڑی خود بھیڑی کی پاس جاتی ہی اب صاف صاف مین لیجی کہ جو لوگ
کچی مسلمان اور جھوٹی ایمان لانیوالی اور طلب دنیا وطن کو چھوڑنی والی تہی اور حقیقت
مین شرک کو نچھوڑا اور کوئی کام اونکا دین کیواسطی نہا بلکہ دنیا کیواسطی تہا ایسے
لوگ ہرگز مصداق اس آیت کی نہین ہین اور وہ حضرات ثلاثہ آپکی ہین کہ جنکو قیود
اس آیہ کی خارج کردیا **قولہ** کیا وہ لوگ مہاجرین نہ تہی **اقول** اگر مراد مہاجرین
سی مہاجرین شرک و مہاجرین اوطان للدین ہین جیسا کہ بیضاوی صاحب نی فرمایا
تو ہرگز جنکا آپ نام لیتی ہین وہ مہاجرین نہ تہی اور جو اسکا دعوی کری کہ وہ ایسے
مہاجرین تہی اوسپر واجب ہی کہ بدلیل ثابت کری ورنہ اہل کمال حوادث مین عدم علم
قولہ کیا وہ لوگ اس آیت سی مستثنے کردئی گئی **اقول** کچہ حاجت بالستثنا

نہین ہی اسلئے کہ استثنا متصل مین داخل ہونا مستثنے کا مستثنے منہ مین شرط ہی
اور جب خود قیود آیہ نی اونکو خارج کردیا تو محل استثنا باقی نرہا باقی رہا استثنا منقطع
مثل جاء القوم الا حمارہ پس اگر یہ ہاتبعیت قوم مع القوم ہوگیا تو کبھی شرف قوم
حاصل نہوگا پھر استثنائی کیا حاجت ہی ونعم ماقیل ؎ فرعیسے اگر بکہ رود + چون بیا
ہنوز خر باشد + وعلی التنزل سب مقامات پر دلیل عقل ونقل مستغنی عن الاستثنا ہوتی
ہی اور حاجت باستثنا نہین رہتی ہی جیسے ان اللہ علی کل شئ قدیر پس عقل حکم کرتے
ہین کہ اگر شے کو عام لین تو شریک الباری اور جل الباری اور عجز الباری کل شی
سی مستثنے ہی کو حرف استثنا نہین ہی نہین سے اسیطرح منافقین اور مرتدین
بدلیل عقل مستثنے ہین اور کوئی حاجت استثنا کی نہین ہی قولہ حتیٰ تم انکی ہجرت
کا اقرار اقول شیعون کو ہرگز ثلاثہ کی ہجرت معتبر فی الشرع کا اقرار نہین ہی اور اقل
صفحہ صحیح بخاری مین موجودی کہ ہجرت وہی معتبر ہی جو بصدق نیت ہو چنانچہ بخاری
نی خود حضرت خلیفہ ثانی سی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ انما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کان ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی
امرۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یعنے نہین ہین اعمال
مگر ساتھہ نیت کی اور نہین ہی واسطے ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ جسکی نیت کی ہی پس
جس شخص سے کہ ہجرت کی طرف دنیا کی کہ پہنچے اوسکو یا ہجرت کی رغبت طرف
زنکی کہ نکاح کری اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی جسکی طرف
ہجرت کی انتہی اقولہ مین اونکی گناہ ہونے سے درگذرا اقول یہ وعدہ اون مومنین
سی ہی متصف باین صفات ہین جو آیہ شریفہ مین مذکور ہین نہ منافقین اور مرتدین

اور نہ اصحاب ثلثہ ہی کہ سرکردہ اونکی ہین حاصل یہ ہی کہ اگر فقط بظاہر سمی بہ اسم
مہاجر و انصار ہونا مفید حصول جنت ہوتا تو جناب باری اسیقدر فرماتا کہ کل من سمے
مہاجرًا او انصارًا لاکفرن عنہم سیئاتہم پہر اس تطویل کی کیا حاجت تہی کہ الخ اجوا
من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا بلکہ چاہئی تہا کہ تنبیس تمیم کہدیتی
تاکہ مقام اشتباہ نرہتا اور یون فرماتا کہ سواء قاتلوا وقتلوا او فروا من الزحف او
ناقفوا او ارتدوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ویجی مزید توضیح فی الآیۃ الثانیۃ قال المخاطب
المتقام ہذا اید سبل السلام تیسری آیت والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا
عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین
فیہا ابدًا — اس آیت مین اللہ جلشانہ مہاجرین اور انصار کی
نسبت اپنی رضا مندی ظاہر فرماتا ہی اور کہدیا اور انکی پیروی کرنیوالونکو جنت
کی خوشخبری پہنچاتا ہی ہماری نزدیک اگر کوئی شخص اس آیت پر ذرا بہی غور کریگا
اور اوسکی مطلب کو سوچیگا تو وہ ہرگز صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار کی نسبت سوائے کمال
فضیلت اور بزرگی کی دوسرا اعتقاد نرکہیگا اس لیئے کہ جب انکی شان مین خدای جلشانہ
فرماتا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ مین اونسے راضی اور وہ مجسے راضی اور اونکی حق مین اللہ
تبارک وتعالی ارشاد کری کہ اعد لہم جنات تجری الخ تیار کر رکہی ہین اونکی واسطے جنتین تو پہر کون ہی کہ اونکی فضیلت کا قائل نہوے پس شیعیان پاک کو صرف اسقدر
غور کرنا چاہیے کہ مہاجرین و انصار مین صحابہ کبار مین سی وہ صحابہ رہتے
ہین داخل ہین یا نہین اگر ہین تو پہر اونکی جنتی ہونمین کیا شک ہی اور اگر نہین ہین تو

یہ خطاب خدا کا کس سی ہے اے میرے بھائیو ذرا سوچو کہ قرآن مجید پر ایمان اسی کا نام ہی
کہ جنکی حق مین اللہ اپنی رضامندی ظاہر کری اونسے تم ناراض ہو اور جنکی جنتی ہونی
کی خدا خبر دی اونکو تم مسلمان بہی نہ سمجھو اور اگر اس آیت پر بہی کوئی ایمان نلاوی
اور یہ شبہ کری کہ اسمین خلفای ثلاثہ کی نام تو مذکور ہی نہین ہین اس سے
اونکی فضیلت کا انکار مستلزم انکار آیت نہین ہی تو اوسکے شبہ کو دور کرنیکی
لئی ہم امام باقر علیہ السلام کی شہادت پیش کرتی ہین اور جسطرح پر اونہون نی خلفاء
ثلاثہ کو داخل حکم اس آیت کی بیان کیا ہی اوسکو ہم بیان کرتی ہین اوسکو ذرا دل
سی سنو اور اپنی مذہب کی کتاب سی اوسکی سند لو وہ یہ ہی کہ صاحب الفضول نے
امام باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام
کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو کہ خلفار ثلاثہ کی غیبت جوئی کر رہی تہی آپنے پوچہا کہ
مجھی تبلاؤ کہ تم اون مہاجرین مین سے ہو کہ جنکے لئی گہر سی نکالی گئی اور خدا کی
لئی اونکا مال لوٹا گیا اور جنہون نی خدا اور رسول کی مدد کی اونہون نی کہا کہ نہین ہم
اونمین سی نہین ہین تب آپنی پوچہا کہ پہر کیا تم اون لوگون مین سی ہو کہ جنہون نی
دار ہجرت اور دار ایمان مین گہر بنایا تہا اور مہاجرین کو آرام دیا تہا اونہون نے
کہا کہ نہین تب آپنی کہا کہ خود تم بیزار ہوئی اور نہین چاہتے کہ دونو فریق مین سے
ہو اور مین اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ تم اونمین سی بہی نہین ہو جنکی نسبت
خداوند تعالی فرماتا ہی کہ جو لوگ بعد ان مہاجرین اور انصار کی آوینگی وہ ایسی
مومن ہونگی کہ یہ دعا کیا کرینگی کہ الہی ہماری اگلی بہائیونکی جو ہم سی ایمان مین سبقت
لیگئی ہین مغفرت کر اور ہماری دلونمین مسلمانون کیطرف سی کینہ مت رکہ شیخ تم

نہی کرنیوالا مہربان ہی آی بہائیو تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اور ائمہ کرام کی اقوال کو
کم از آیات نہین سمجھتے مگر نہین معلوم کہ اون اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین
کیون نہین مانتی او کیون اپنی امامونکی پیروی نہین کرتی اور کیون اونکو صحابہ کی
فضائل بیان کرنیمین جھوٹا جانتی ہو غرضکہ اس حدیث سی امام باقر علیہ السلام
کی ثابت ہوا کہ اونکی نزدیک خلفاء ثلاثہ اس آیت کی حکم مین داخل ہین اور جو
وعدی جنت وغیرہ کی خدانی مہاجرین اور انصار سی کئی اونمین وہ شریک ہین
اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ جو لوگ اونکی عیب جوئی کرتی تہی اونسی حضرت امام موصوف
بیزار تہی اور اونکو اسلام اور ایمان سی خارج سمجہتے تہی پس سوای تقیہ کی دوسرا کوئی
جواب ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن نہین معلوم کہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگی او کتیک
تقیہ کو ڈہال بنای رہینگے افسوس جب خدا صاف صاف مہاجرین اور انصار کی
تعریف کری اور ائمہ علیہم السلام خلفاء ثلاثہ کی صاف فضیلت بیان کرین اور پہر بہی
حضرات شیعہ قائل نہون اب معلوم نہین کہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کی
لئی کیسی دلیل چاہتی ہین بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ
السلام یہ آیہ بہی شامل آیۂ سابق کی فضیلت مومنین موقنین مین ہی نہ منافقین مرتدین
مین خواہ مہاجرین ہون خواہ انصار اسلئی کہ مراد سابقون سی یا سبقت فی الایمان ہی اور
آپکے حضرات ثلثہ کی ایمان ہی مین کلام ہی سابق اور لاحق ہونیکو کون پوچہتا ہی
یا سبقت فی الخیرات والطاعات مراد ہی جیسا کہ فرمایا ہی فاستبقوا الخیرات
وسابقوا الی المغفرۃ اور اونمین بہی ایمان شرط ہی اسلئی کہ اعمال کفار
کسرب بقیعۃ ہین او صدق نیت اور اتقاکہ انما یتقبل اللہ من المتقین

بھی ثابت ہی علاوہ اسکی ہی اور خاتمہ بھی بالخیر ہونا بعد ان سب کی ہی اور حضرت
ثلثہ کا نہ ایمان ہی مسلم ہی نہ سبقت نیت نہ سبقت کرنا عبادت مین ایسون پر کہ
جنکی ایک ضرب بہتر ہی ضربِ عبادت ثقلین تھی اور نہ خاتمہ بالخیر ہونا اونکا مسلم ہی پس ثابت
الی الجنۃ مراد ہی جیسا کہ بعض حواشی بیضاوی مین ہی اور اس سبقت کی ہی سبقت
فی کل الامور لازم ہی پس جن لوگونکی سبقت فی بعض الامور بھی مسلم نہین ہی تو اونکی
فی کل الامور کونکر مسلم ہوگی یا سبقت فی الہجرۃ مراد ہی اور اسمین بھی وہی ایمان شرط
ہی اور کفار و منافق کی ہجرت مفید نہین چنانچہ طبقات مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن
ارقیط دیلمی کہ ایک کافر تھا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تھا اور وہ بھی مثل ابوبکر
کی بہر شاندہی راہ ہمراہ تھا گو اعتبار کفر ظاہری اور دوسرا کفر باطنی رکھتا تھا صحیح
ہو کہ جو کافر دلیل رسول اللہ تھا اوسکی طیئہ نام و نسب مین کسقدر اختلاف ہے
شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین فرماتی ہین بعد ازان شخصی را از بنی دیل
کہ نام او رقیط بود در کار ہدایت و بدرقگی ماہر و امانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر
گرفتند تا بعد از سہ روز سہ در دو اشتر را بہ جبل ثور حاضر آورد و این رقیط ہم در دین کفار بود
از انتہی و قریب منہ فی صحیح البخاری و استاجر رسول اللہ رجلاً من بنی دیل ہادیاً
و ہو علی دین کفار قریش الخ فضلاً علاوہ اسکی سابق مین بیان ہوا کہ کل اعمال مین
صدق نیت شرط ہی چنانچہ بخصوص ہجرت مین حدیث صحیح بخاری ہی
کہ انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بلکہ بیضاوی
سی بیان ہوا کہ معنے ہجرت مین ہجرت من اشرک بھی داخل ہی بلکہ حدیث مشکوٰۃ
سی ثابت ہوتا ہی کہ ہجرت از جملہ مناہی خدا ہی ملخوذ ہی چنانچہ جناب رسول خدا سے

منقول ہی کہ فرمایا کہ مسلم وہ ہی کہ سالم ہین مسلمین ہاتھہ اوسکی سی اور زبان اوسکے
سی اور مہاجر وہ ہین کہ ترک کرین منا ہی خدا کو اسنے پس صاف اس سے
ثابت ہوا کہ فقط ترک وطن کرنا للہ دنیا صدق مہاجر کی ای کافی نہین ہے
اور جب ان مضمون کی راہ سی جو آپکی مفسرین اور محدثین بیان کرتے ہین
صدق مہاجرین آپکی ثلاثہ پر مسلم نہوا تو سابق و لاحق ہر زمانی المہاجر ہ کب مسلم
ہوگا علاوہ اس سب کی آپکی مفسرین ہین باہم خود اختلاف عظیم ہی کہ مصداق
سابقین اولین من المہاجرین کون لوگ ہین بعضون نی کہا ہی کہ وہ لوگ مراد
ہین جنھون نی قبلتین کیطرف نماز پڑہی اور ظاہر ہی کہ مراد نماز سی وہ نماز نہین کہ
جسکی حق مین یراون الناس ہی بعضون نی کہا ہی کہ اہل بدر مراد ہین اور یہ بھی
ہی کہ اہل بدر مین قابل تعریف وہی ہین جو مصداق ترمذی عرض الدنیا نہین
ہین بعضون نی کہا ہی کہ اہل حدیبیہ مراد ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اہل حدیبیہ مین سی
جنکو شک نبوت جناب رسول خدا مین واقع ہوا وہ قابل تعریف نہین ہین
بعضون نی کہا کہ ہجرت سابقہ اولی وہ ہی جو بنی ہاشم نی مکہ مین اپنی گھر سے
طرف شعب ابیطالب کے اور اہل تواریخ متفق ہین کہ اس ہجرت مین کفار بھی
بجمعیت جاہلیت شریک تھی اور مدح نہین ہوسکتی ہی مگر مومنین کی اور بعضون نی کہا
ہی کہ ہجرت سابقہ اولیہ وہ ہی جو طرف حبشہ کی بمعیت حضرت جعفر طیار واقع ہوئی
اور باتفاق اہل تواریخ آپکی سابق و لاحق امین نہ تھی پس ایسے آیہ منصفہ فہما کو
نص قطعی اور حسن و خوبی حضرات ثلاثہ کی سمجھنا بخوبی فہمے مخاطب کی کس
چیز پر محمول ہوسکتا ہی قولہ پس شیعین پاک کو صرف سقد بنور کرنا چاہئے

اقول شیعیان پاک اعتقاد کی نزدیک یہ امر تطری نہین ہی کہ حاجت غور و فکر رکھتا ہو بلکہ مثل آفتاب نصف النہار روشن و آشکار ہی کہ جن منافقون سے ہم عداوت رکھتی ہین اونکی سایہ کو بھی برای نام سر مو داخلت اس آیہ مین نہین ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط قولہ داخل ہین یا نہین اقول نہین نہین نہین اسلئے کہ جنت مقام مومنین ہی نہ جای منافقین فان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار قولہ اگر نہین ہین تو یہ خطاب خدا کا کسکی طرف ہے اقول کیا خوب سوای ثلاثہ کی کوئی دنیا مین قابل خطاب نہ تہا اس چوچنی سی آپکے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپکی پندار جہل مین انحصار مہاجرین فقط حضرات ثلاثہ ہی مین ہو گیا ہی سوای سنکے اور کوئی مہاجر نہ تہا نہ علی بن ابیطالب علیہ السلام نی جو حقیقۃً اول مہاجرین مین تہی ہجرت کی تہی نہ حضرت جعفر طیار نی ہجرت کی تہی نہ حضرت حمزہ نی ہجرت کی تہی نہ عبیدہ نی نہ اونکی اتباع نی مثل ابوذر و عمار یاسر وغیرہم یہ کوئی مہاجر نہ تہے اور اہل قبلتین نہ تہی اور اہل بدر نہ تہی بلکہ جو کچہ تہی فقط ثلثہ ہی تہی لقد حق القول حب الشئ یعمی ویصم فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ اوسنے تم ناراض ہوا اقول جسسے خدا نی اپنی رضامندی ظاہر کی ہم اوسسی ناراض نہین ہین بلکہ ناراض فقط اونہین لوگون سی ہین جنکو خدا نی اعدہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاباً مہیناً کہا ہی مقام اسکا ہی کہ ہم بھی مثل تمہاری پوچہین کہ کن سوزنیونکی حق مین خدا نی یہ فرمایا ہی ثلثہ سی بڑہکر کسنے پیغمبرؐ کو اور اہلبیتؑ پیغمبرؐ کو اذیت دی تہی سب جسکے حق مین یہ آیہ نازل ہوا قولہ اس آیت پر

بھی کوئی ایمان نہ لاوی اقول اس آیت پر بخوبی ہم ایمان لائی ہین مگر یہ نہین
ایمان پر مثل آپکی نہین ایمان لاوی ہین امنا بالله وکفرنا بالجبت والطاغوت تو یہ شبہ کرنی اقول شبہ
کیسا یہ امر تو یقینیہ ہی کہ ثلاثہ کی نام آیت مین نہین ہین اہل بصیرت تو ہرگز
نہ کہینگی کہ ثلثہ کی نام آیت مین ہین آپکو شاید ٹٹولنی سی ملجاتی ہون لیکن
حقیقت یہ ہی کہ آپکو بھی باوجود ٹٹولنی کی نملی ورنہ آیت قطعے چھوڑکر روایت
مزخرف کیطرف کیون دوڑتے کہ تصدیق اوسکی آجتک کسی شیعہ نی نہین کے
اور نہ خود سے تصدیق کرنا اوسکا عبارت شیعہ سی ثابت ہوسکا قولہ تسلزم
انکار آیت نہین اقول حقیقت مین یہی ہی کہ مستلزم انکار آیت نہین ہی غایۃ الامر
یہ ہی کہ مستلزم انکار ایک روایت بی سر و پا کا ہوگا پھر معلوم نہین کہ کس پھوٹی سوچ
سی نکلا کہ کوئی آیت پر ایمان نہ لاوی حقیقت مین تم ایمان آیت کا نہین لائی
کہ جنکی حق مین آیت تہی اونکا ذکر ہی نہین کیا سنا تھین پر اوسکو محمول کرلیا قولہ
صاحب الفصول نی امام باقرؑ سی روایت کی ہی اقول ہم فصول کو جانین نہ
صاحب الفصول کو جانین کہ کون صاحب ہین آیا کوئی شخص معقول ہین یا کوئی
بولفضول ہین کتاب غیر مشہور کی توثیق کلام علماء سی لازم تہی تا مثل محجاج الکرامہ
کہ ساختہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ہی نہوتی اور بعد اسکی ضرورتہا اسکا ثابت کرنا
کہ صاحب کتاب مصدق روایت ہی کیون نہین جائز ہی کہ اس روایت کو اسنت
سی نقل کیا ہو اور مصدق اوسکا نہوا پکا حال یہ ہی کہ صاحب مجمع البیان کہ ناقل
اقوال مختلفہ مفسرین اہل سنت ہوتی ہین آپ اونکو قایل اور مصدق سمجھتی ہین پر
ایسی اولٹی سمجھ والونکا کیا اعتبار ہی پس جب آپ اولاً ثبوت اتدار کتاب دیگی اور

نمانیا ثبوت تصدیق صاحب کتاب بھی دیگی تو ہم جواب اونکا یون دین گے
کہ چونکہ مخالف سیکڑون احادیث و آیات کی ہی جو فرقہ ثلاثہ پر دلالت کرتی ہین
اور مخالف مجمع علیہ امامیہ کی اور موافق مذہب عامہ کی ہی ضرور ہی کہ محمول
بر تقیہ ہوی خصوصًا بنظر اسکی کہ لفظ خاص دلالت کرتی ہی اوپر اسکی کہ وہ جماعت
جملہ شیعیان مین سی نہ تھی اسلئی کہ شیعونکو در باب ثلثہ خوض اور غور کی کیا حاجت
ہی حضرت ثلثہ کا بی بہرہ ہونا دین و ایمان ہی تو اونکی اجماعیات و اتفاقیات
اور ضروریات مذہب سی ہی ایسے امر مذہبی مین اونکو احتیاج خوض و غور کیا
ہی بلکہ اگر بنظر تامل دیکھیے تو آخر حدیث بی سر و پا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی
اسلئی کہ یہ مصداق ہونا آیۂ ربنا اغفر لنا و لاخواننا کا مخصوص انہین ہونگونکی
واسطی ہی جو ثلاثہ کو اخوان مومنین مین سی سمجھتے ہین اور پھر اونکی سعادت بھی
بیان کرتی ہین جیسے حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث شاک فی
النبوۃ در حدیبیہ اور امثال اسکی کہ صاف صاف دلالت اوپر کفر و نفاق خصات
ثلاثہ کی کرتی ہین لیکن وہ فرقہ جو اونکو اخوان مومنین سی نہین سمجھتا بلکہ اخوان
الشیاطین جانتا ہی وہ ہرگز غیر مصداق آیۂ ربنا اغفر لنا و لاخواننا کا نہین ہو سکتا ہے
اسواسطی کہ وہ اپنی اخوان مومنین کی حق مین استغفار و دعا کرتی ہین کو اخوان الشیاطین
کیواسطی نکرین بلکہ بد دعا کرین کہ خداوندا اونکو اپنے رحمت سی دور رکھہ
یہی معنی ہین تبرّی کی جسکو اہل سنت پر سب و شتم تعبیر کرتی ہین مخفی نرہے
کہ اگر مراد مخاطب کی کتاب الفصول سی فصول مہمہ ہی تو وہ کتاب اہلسنت کی
مذہب کی ہی اور ابن صباغ مالکی کی ہے شیعون سے اوس سے کچہ

واسطے نہین اور بطور سی اہلسنت فی اپنی صحاح استناد مین سیکڑون ہزارون افترات
جناب رسول خدا پر کی ہین اگر ایک افترا امام محمد باقر علیہ السلام پر بھی ہو تو جاے
تعجب نہین ہی قولہ تم اپنی آپکو امامیہ کہتی ہو اقول فقط ہم اپنی آپ اور تمہارے
ان ایسا امامیہ نہین کہتے بلکہ تم ہی ہمکو امامیہ کہتی ہو اور اپنی آپکو اہلسنت معاویہ
کہتی ہو قولہ اور ائمہ کی اقوال کو کم از آیات اقول بلکہ بیش از آیات الٰہی
کہ یہ صحف اطہر صحت صداقت کی مفسر ہین اور وہ جو فرماتی ہین بیشک وشبہ
مراد خدا کلام خدا سی وہی ہی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض قولہ مگر
نہین معلوم کہ ان اقوال کو اقول اگر نہین معلوم تو ہم تمکو بتلا دیتی ہین وجہ اسکی
یہ ہی کہ ایسے اقوال مثل ابوال کو کلام ائمہ نہین سمجھتے بلکہ یہ سمجھتی ہین کہ جیسا
سنیون نی جناب رسول خدا پر بلکہ خدا پر افترآت کئی ہین ویسا ہی ائمہ پر بھی
افترآت کئی ہین قولہ جھوٹا جانتی ہو اقول ہرگز ائمہ کو جھوٹا نہین جانتے
بلکہ جھوٹا جاننے والی پر تین حرف کہتی ہین آری حضرات اہلسنت کو سلفا عن
خلف جھوٹا جانتی ہین کہ تابعین کاذبین عادین خائنین آثمین کی ہین علی ما فی
صحیح المسلم قولہ اس حدیث سی امام محمد باقر علیہ السلام کی ثابت ہوا اقول کلام
اس حدیث مین سند ابھی ہی اور متنا بھی ہی اور دلالہ بھی ہی ایسے حدیث
قابل حجت نہین ہو سکتی خصوصا اوسوقت مین کہ تامل اوسکا کوئی سنی ہو قولہ
پس سوای تقیہ کی اور تو کوئی دوسرا جواب ہو ہی نہین سکتا اقول جب آپکو
معلوم تہا کہ جواب بہ تقیہ ہو سکتا ہی تو پھر یہ بات کسطرف کی سوجہہ سی نکلی ہے
کہ نہین معلوم ان اقوال کو جو صحابہ کی فضائل مین ہین کیون نہین مانتی ہے

قولہ کہانتک تقیہ کا عذر کیا کرینگے اقول جہانتک کہ صحیح بخاری مین آپ
البتہ ابی یوم القیامۃ کو سنکر نہ جلادینگے قولہ تقیہ کو ڈہال بنای رہینگے
اقول یہ ڈہال خدا نی کہا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ سی بنائی ہی
اور شیعونکی ہاتہ مین یہ ڈہال اور شمشیر تبرا الی یوم القیامۃ دی ہی اسی سبب
سی ہمیشہ شیعونکی وار چل جاتی ہین اور مخالفین کی اعلی سی اسفل تک پہنچ جاتی
ہین قال المخاطب المقام ہذا اللہ سبل السلام حضرات شیعہ بعض مرتبہ
یہ شبہ بیان کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ نی اون مہاجرین اور انصار کے
تعریف کی ہی جنھون نی خاص خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی تہی نہ کہ انکی
جنھون نی دنیا کی طمع سی ہجرت اور نصرت کی تہی اس شبہ کو ہم تین طرح
سی رد کرتی ہین اول یہ کہ جب مہاجرین نی ہجرت کی اور انصار نی نصرت
کی اوسوقت دنیا اور دولت کہان تہی جسکی طمع ہوتی ہر جب مہاجرین نی مکہ
سی ہجرت کی تب کیا مدینہ مین کسی خزانہ کی نکلنی کی خبر اونکو ملی تہی جسکی لوٹنی
کی طمع کی ہون یا جب انصار نی مہاجرین کی خاطر کی اور اونکو اپنی گہر ٹہرایا تو
کیا مہاجرین کچہ بہت سا مال اپنی ہمراہ لیکر گئی تہے جسکی چہین لینی اور لوٹ
لینی کی نیت سی اونھون نی اونکے مدد کی ہو اگر مہاجرین نی خدا کے
لئی ہجرت اور انصار نی اللہ کیواسطی نصرت نہین کی تو پہر اونکی ہجرت اور
نصرت کا کیا سبب تہا اور تیسری اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور نصرت
دنیا کی طمع پر کی تہی تو بیشک مہاجرین اور انصار کی تعریف کرنا معاذ اللہ
خضول اور مہمل ہوجاتا ہی اب یہ کہنا کہ جب کہ نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت

نہین کی توخدا اسکی شان مین والسّابقون الاوّلون من المهاجرین والانصار
فرماتا ہی اور جب سب کی سب منافق تہی ترکنکی نسبت لقد رضی الله
عنهم ورضوا عنه ارشاد کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا
کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تہی اونکا نشان دیجئی کہ وی کتنی صاحب
تہی سبھون نی خدا کی لئی ہجرت اور نصرت کی جب نام لینا اور نشان دینا
شروع کردگی تو سوای تین چار کی اور کوئی نہ نکلیگا اور تین چار کی ہجرت اور
نصرت کی ثبوت سی کیہ فائدہ حاصل نہوگا تیسری اللہ جلشانہ نی خود اپنے
کتاب پاک مین اس شبہہ کو دور کردیا ہی اور اپنی مہاجرین اور انصار کیطرف سے
جواب دیدیا چنانچہ ورود آیتونین اللہ جلشانہ نی اس امر کو تصدیق کردیا کہ مہاجرین
اور انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہی چنانچہ ہم دو آیتونکو ایک مہاجرین کی
نسبت دوسری انصار کی نسبت بیان کرتی ہین پہلی آیت اللہ جلشانہ مہاجرین کی
نسبت فرماتا ہی الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله
کہ جو لوگ نکالی گئے اپنی گہرون سی اونسے کوئی قصور نہین ہوا تہا سوای اسکی
کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتی تہی اور کفر کو چہوڑکر مسلمان ہوگئی تہی پس اس آیت سی
صاف معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین کی ہجرت کا باعث سوای اسکی دوسرا نہا کہ
کفار اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئی تہی اور اونکی خدا کو رب کہنی سی ناراض ہوگئی
تہی کہ اسلیے قصور مین اونہون نی ایذا دینی شروع کی اور بمجبوری اونکو گہر بار چہوڑنا
پڑا اب اس آیت کو بدا سنکر مخالفات شیعہ کہین کہ مہاجرین نی بطمع دنیا ہجرت کی
تہی تو اونکو زیبا ہی ہماری تو سونہ سی ایسے بات نکل ہی نہین سکتی دوسرے

آیت اللہ جلت شانہ انصار کی شان مین فرماتی ہی والذین تبوؤا الدار
والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم
حاجة مما اوتوا ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن
یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون کہ جو لوگ مہاجرین سی پہلے مدینہ مین رہتی
ہین وہ چاہتے ہین اون لوگونکو جو ہجرت کرکی آوین اونکی پاس اور جو کچھ
مہاجرین کو دیا جاتا ہی اوسکا کچھ خیال نہین کرتے اور اوس سی رنجیدہ نہین
ہوتی اگرچہ وی خود بھی محتاج ہین اور اپنی جانون سی زیادہ مہاجرین کو چاہتے
ہین اور کچھ بھی حرص دلمین نہین رکھتے اور جو ایسے ہین وہ فلاح پاوینگی پس
دیکھنا چاہئی کہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا ہی اور اس امر کے
کہ اونکی نصرت صرف واسطی خدا کی ہی کیسے تصدیق فرماتا ہی پس اب ہم حیران
ہین کہ جب اللہ جلت شانہ مہاجرین کی ہجرت کو صرف اپنی واسطی فرماوے
اور انصار کی نصرت کو فقط اپنی لئی تصدیق کری اور پیغمبر کی سونپے یہ
بات نکلی کہ اونکی ہجرت اور نصرت دنیا کیواسطی تہی ای یارو ذرا تو سوچ کہ تم خدا کی کلام
کی تصدیق کرتی ہو یا تکذیب اللہ کی حکم کو مانتی ہو یا اوس سی مقابلہ کرتی ہو خدا
تو فرماوی کہ مہاجرین اور انصار اچہی تہی کہو کہ نہین وی بری سی بری وہ کہے
کہ مین اونسی راضی وی نہین سی راضی ہم کہو کہ نہین ہم بالکل غلط نہ خدا اونسی راضی
نہ وی خدا سی راضی اللہ فرماوے کہ اونہون نی ہجرت میری لئی کی اور نصرت
میری واسطی کے اور ہم کہو کہ نہین وہ دنیا کی طمع سی نکلے حرص دولت
کی تہے پیغمبر کی نصرت مین شریک ہوی آخر تو ذرا غور کرو کہ کیا کہتے

اور کیا کرتی ہوا ہی بہائیو ایک آیت ہو دو آیت ہون اونکی تاویل ہوسکتی
ہی اوسکے معنی بن سکتی ہین جب سارا قرآن مجید مہاجرین اور انصار کے
ذکر سی بہرا ہوا ہی تو کہان کہان تاویل کروگے کس کس آیت کی تحریف
معنوی فرماؤگی سے تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہے
کہ مذہب تو عبداللہ بن سبا کا اختیار کر لیا مگر اب کوئی بات بن نہین پڑتے
نہ قرآن مجید سی انکار ہوسکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجاتی ہی سے شق چہ
آسان نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت بقول
المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام یہ جو آپ فرماتی ہین
کہ حضرات شیعہ بعض مرتبہ یہ شبہ کرتی ہین اس عبارت سی سمجھا جاتا ہی کہ مرتبہ دیگر
دوسری طرح سی کرتے ہین پہر اوسکی بیان کرنمین کیون اپنی سونہہ چرایا حقیقت
یہ ہی کہ شیعہ نہ یہ کرتی ہین نہ وہ کرتی ہین بلکہ ہمیشہ یہی کہتی ہین کہ خدا
نی مومنین موقنین متقین مہاجرین اور انصار کی تعریف کی اور منافقین اور
فاسقین اور فاجرین کے اور مرتدین کی مذمت کی خواہ ظاہرین مہاجرین
مین سی ہون خواہ انصار سی خواہ مجمع عزت و مال و منال دنیا ایمان لائے ہون اور
مصداق تریدون عرض الدنیا ہون خواہ بخوف جان ایمان لائے ہون ہجرت
کرنی اونکا بھی خواہ لطمع دنیا چاہی ہو خواہ بسلمح دنیای اجل یعنی دنیای مرجو الحصول ہو خواہ
بخوف جان از دست کفار یعنی چونکہ ظاہرین لطمع دنیای مرجو الحصول اوسنے
شہادتین کرچکی تھے تو البتہ تمام ہوگیا تھا کہ کفار ہاتھ جرم کرکیون کلمہ گو ہوگئے فی
الحقیقت ہوئی مار ڈالنے اس ڈر سی کہ چھوڑکر مدینہ کو گئی پس بی شبہ ایسے

لوگونکی ہجرت شدنی اللہ نتھی اور ایسے ایمان والی رتقیقت مین مومن مسلم تھے
اور درحقیقت مین ایسے ترک وطن کرنیوالی مہاجر تھی گو ظاہر مین اونکو مسلمان
اور مہاجر کہین مگر خدا نہین تعریف کرتا مگر مومنین اور مہاجرین سچے تھے کی اور اسیطرح
اہل مدینہ مین جو طمع دنیای مرتبہ الحصول ایمان لائے اور لڑائیونمین جمع حصول مال
غنیمت بظاہر شریک رہی اور وقت پڑی پر مہاجرین قاریین کی ساتھ ہاک
کھڑی ہوئی اور تقسیم غنائم کیوقت کہتی تھی رحم اللہ نبیہ یسلے قرشیا ویبوفا فقط
من دماثہم کما مر سو یہ لوگ حقیقت مین انصار سچے نتھے اور خداوند تعالی
نی اونکی حق مین منہم من یلمزک فی الصدقات نازل کیا پس ایسی
مہاجر اور انصار کی خدائی تعریف نہین کی بلکہ اونکی مذمت سی قرآن بھرا ہوا
ہی اور خدائی ایسونکو ملقب بلقب مہاجر و انصار نہین کیا ہی بلکہ ایسی لوگونکو
بمنافقین تعبیر کیا الہذا زبردستی منافقین کو لقب مہاجر اور انصار دیتی ہین اور
کل آیات کو اونہین منافقین کی مدح وثنا مین ٹھہرانی ہین اگر یہی اچھی سچی
تو آیات مذمت کسکی شان مین ہین حسب مزعوم اہل اہانت شیعونکی نزدیک تو
سیلاد و چار قابل مدح بھی نکلتے ہین پس آیات مدح اونہین کی شان مین ہوسکتی
ہین لیکن بنا بر مذہب سنیان کہ صحابہ کل عدول ہین دونون بھی قابل مذمت
نہین نکلتے پھر خداوند تعالی فی جو ثبات قرآن مذمت منافقین سی بھرا ہی
اوسکا مصداق کون تھا اور اگر حاضرین صحبت سی نہ تھی وہ لوگ جنکی حق مین
یوذون اللہ و رسولہ ولعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ فرمایا ہے
تو شام و روم اور فارس کی لوگ اپنی گھر بیٹھے بیٹھے رسول خدا کو ایذا دینی

دیتی تھی جنکی خدا مذمت کرتا ہی حقیقت یہ ہی کہ سنیونکی قول پر جتنے آیات
مذمت ہین سب نعوذ باللہ مہمل ہین اور اہلسنت ہرگز اون آیات کا ایمان نہین
لائی جسطرح تمنے کہا ہم بہی کہتے ہین کہ آیات مذمت کی کہان کہان تا دیل
کروگی کس کس آیت کی تحریف معنوے کروگی سے تن ہمہ داغ داغ
شد پنبہ کجا کجا نہی حقیقت یہ ہی کہ از ابوبکر تا یزید توبیت کرکی خلیفہ بنالیا گر اب
کوئی بات بن نہین پڑتی نہ قرآن مجید سی انکار ہو سکتا ہی نہ اوسکی تصدیق کیجائے
ہی سے عشق پہ آسان نمود آوّ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ؛
قولہ اوسوقت دنیا اور دولت کہان تہی اقول یہ وہی شبہ پارینہ ہے
جو دلیل اول مین آپنے ذکر کیا اور ہم جواب دیچکی اور بعد اسکی ایمان ابوبکر مین
بہی بیان کیجیگا کہانتک اس خرقہ پشمین کو دھوہو کی آب تاب دیجیگا
گزارش ہوچکا کہ طمع دنیا کی لئی دولت دنیا کا موجود ہونا ضرور نہین ہے بلکہ
بسا ہی کہ بامید سو ہوم حصول دنیا لوگ کارہای عظیم پر مبادرت کرتی ہین چہ جائی
اینکہ حصول وغیرہ بعد چندروزکی مظنون بقرائن حال و تصدیق مقال کا ہین فی
الاستقبال ہو قولہ کیا مدینہ مین کسے خزانہ کی نکلنی کی خبر اوسکو ملی تہی اقول خزانہ
کی نکلنی کی خبر تو نہین ملی تہی مگر سلطنت مستی بخلافت ملنی کی خبر کا ہونسی تہی
قولہ بہت سامان ہمراہ لیکر گئی تہی اقول مسلم ہی کہ مال ہمراہ لیکر نہین گئے
تہی مگر انکی سبب طمع حصول مال کی دامنہ آیندہ مین تہی اگر یہ ملحوظ نتہے تو کیونکر کہتی
تہی کہ لیجائے قرشا و سیونا تقطرس ۔ ثم قولہ تو پہر اونکی ہجرت اور نصرت کا کیا
سبب تہا اقول سرمین مومنین کی ہجرت کا اور نصرت کا سبب رضای خدا تہے

اور منافقین کی ہجرت اور نصرت کا سبب ملحوظ مصول و نیازمانہ آئندہ مین سے تمام
قولہ اگر تمام مہاجرین اور انصار نی اقول اگر تمام مہاجرین اور انصار نی ہجرت اور
نصرت تندکی تھی تو خدا تمام مہاجرین اور انصار کی مذمت کرتا معاذ اللہ فضول اور
مہمل ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب کسینی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت نہین کی
تھی تو خدا اسکے شان مین تریدون عرض الدنیا فرماتا ہی اور کسکی شان مین لیزدادوا
اثما بالموۃ فرماتا ہی اور کسکے شان مین فقد ضل سواء السبیل فرماتا ہی اور کسکے
شان مین من تولہم فانہ من الظلمون فرماتا اور جب سبکی سب صحابہ مومن تھی تو
کسکی نسبت لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا ارشاد
کرتا ہی اور اگر بعضونکی ہجرت اور نصرت خدا کی لئی اور بعضونکی دنیا کی لئی تھی ان کا
نشان بتجئے کہ وہ کتنے تھے اور کونسے تھے اور جنہون نی دنیا کی لئی ہجرت اور نصرت
کی جب نام لینا شروع کروگی تو تین چار صاحب ہی تکو ملینگے اسلئے کہ تمہاری
نزدیک صحابہ کل معدول ہین پس البتہ اقوال خداسے مہمل اور فضول ہین معاذ اللہ
من ذلک قولہ اور تین چار کی ہجرت اور نصرت کی ثبوت سی کچھ فائدہ حاصل
نہوگا اقول بڑا فائدہ حاصل ہوگا کہ مصداق ممدحین خدا پیدا ہوجائینگے اور مثبون
کی زبان دراز جو بکذب وافترئی ہ مازہی بی تکلف قطع ہوجائیگی پھر نہ کہہ سکین گی
کہ خدا کا تعریف کرنا فضول اور مہمل ہوا جاتا ہی ہمنین سنتے کہ غرض اس شخص
کی فائدہ حاصل نہونی سی کیا ہی اگر یہ غرض ہی کہ رسول خدا کو تین چار کی ذات
سی کچھ فائدہ نملیگا تو حقیقت یہ ہی کہ جنہون نی شدید ہجرت کی اور دین کے سر
نصرت کی اونہین کی ذات کو فائدہ دین و دنیا ملجانب رسول خدا نظر واقعہ انکی

محتاج نہ تہی اور اگر بظاہر احتیاج فرض کیجاوی تو ایک سیف یداللہی واسطے
حمایت دین مبین کی کافی اور وافی تہی کہ جب سب بھگوڑی بھاگ کہڑی ہوتی
تہی تو دین خدا اونہین کی زور شمشیر سی قایم رہجاتا تہا پس وہی تنہا کافی تہے
چہ جای اینکہ اونکی ساتہہ دیگر مومنین وقنین بہی امثال حمزہ وعبیدہ اور جعفر طیار
اور دیگر اتباع اخلاص شعار بہی شریک ہوجاوین اس کذب وافتری کے بہی
کچہ انتہا ہی کہ سیکڑون شہدای بدر واحد وحنین وخیبر کو شکی نہاتہ بانجیر ہونیکی شہادت
رسول خدا دیتی تہی اور اونکی مصداق قاتلو وقتلو ہونیمین کسینے آج تک
شک نہین کیا ہی ہماری حضرت مخاطب بکذب وافتری فرماتی ہین کہ شیعہ
پنجتنین چارکی ان سب بزرگوارونکو مصداق مہاجرین وانصار ممدوح نہین
جانتی آری حضرت کہیئی اس جھوٹہہ پر آپکے سر پر آسمان نہ پہٹ پڑے
ماسیان دین مبین کا تو کچہ ذکر ہی نہین فقط دو تین منافق کی حق مین سب آیتین
کلام اللہ کی محمول کیجاتی ہین کہ وہی منافق مصداق قاتلو وقتلو ہے تہے
اور مصداق رضی اللہ عنہم بہی تہی اور وہی سابقون اور وہی اولون اور وہی
مہاجر اور انصار تہی جو کچہ تہی وہی ثلاثہ تہے باقی سب ہیچ سے زہی عقل و
زہی دانش زہی ہوش قولہ مہاجرین اور انصار کیطرفسی جواب دی دیا
اقول پہر آپکی ثلاثہ کو کیا ملا سب ایمان ہی اونکا بطمع دنیا تہا تو اونکی مہاجرت
اور نصرت بہی بی شبہ بطمع دنیا تہی اور ایسے لوگونکو نہ ہم مومنین مین سمجہتی ہین نہ
مہاجرین اور انصارین بلکہ ہم اور ہمارا خدا بہی ایسے لوگونکو منافق کہتا ہے
قولہ مہاجرین اور انصارنی جو کچہ کیا میری ہی واسطے کیا اقول محض غلط

اور اقرب ملی اشبہی کسے آیت کا قرآن مین یہ مضمون نہین ہی کہ کل مہاجرین
اور انصار نی جو کچھ کیا وہ میری ہی مرضی ملی گیا اور کیونکر یہ قول قبول کرہی کہ افعال
سا معین متضمون اور اگر بفرض محال ہم تسلیم ہی کرلین کہ کسے آیت کا یہ مضمون
ہو تو مراد مہاجرین اور انصار حقیقی ہین نہ وہ منافقین کہ خبکو بالسنت نی مہاجر اور
انصار نام رکھہ لیا ہی قولہ مہاجرین کی نسبت فرماتا ہی کہ الذین اخرجوا الخ اقول یہ آیہ
شان نزول مین مومنین مقاتلین کی ہی چنانچہ ابتدای آیۂ وانی ہدایہ یون ہی اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم
بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ـــ یعنی اجازت قتال دیگئے
مقاتلین کو سبب اسکی کہ وہی مقاتلین مظلوم ہین اور بتحقیق کہ خدا اونکی منصور
کرنی پر قادر اور توانا ہی اور وہ مقاتلین جنکو اذن جہاد ملا وہ لوگ ہین کہ نکالی گئی
اپنی گہرون سے بناحق فقط اس بات پر کہ ربنا اللہ کہتی تہی قال البیضاوی
وہی اول آیۃ نزلت فی القتال بعد ما نہی عنہ یعنی یہ اول آیت ہی جو اجازت قتال
مشرکین مین نازل ہوئی بعد اسکی کہ ابتدای امر مین اوس سی منع کیگئی تہے
انتہے اپس اس آیۂ شریفہ مین جناب باری بیان فرماتا ہی کہ مومنین مقاتلین
فی سبیل اللہ کو اب ہی اجازت قتل وقتال مشرکین دی بسبب اسکی کہ اون پر
مشرکین نی بہت ظلم کیا اور اونکو جلای وطن کردیا فقط اتنی ہی بات پر کہ وہ ربنا
اللہ کہتی تہی یعنے ایمان بخدا لائی اور لا الہ الا اللہ کہا حاصل آیۂ شریفہ یہ ہے
کہ جدال وقتال فی نفسہ امر مرغوب نہ تہا مگر ہمنے اوسکی اجازت اسلئی دی
کہ خود کفار نی ظلم وجور مسلمانونپر شروع کیا یہانتک کہ اونکا گہر بار چھین لیا اور آوارہ

وطن کردیا تب سزا مین اون ظلمون کی سہنے بہی مسلمانونکو اجازت دی کہ تم
بہی کافرونکو مارو اور اونکا مال واسباب چہین لو جیسے وہنون نی تمہارا چہین لیا ہے
پس عوض قبیح قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اور جب حاصل آیۂ شریفہ معلوم ہوا تو
جاننا چاہئے کہ یہان ذکر دو قسم کی فعل کا ہی ایک تو وہ جو کفار نی مسلمین کے
ساتہ کیا یعنے ظلم کیا اور گہرون کسی نکال دیا دوسری فعل مسلمانون کا کہ اونہون
نی ربنا اللہ کہا تہا یعنے مسلمان ہوئی تہی اعم اس سی کہ بصدق دل ربنا اللہ کہا
ہو جیسے کہ مومنین موقنین یا بطمع دنیا ربنا اللہ کہا ہو جیسے کہ منافقین پس حق تعالی
جو فرمایا کہ دو آیتو مین اللہ جل شانہ نی اس امر کو تصدیق کردیا کہ مہاجرین او
انصار نی جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا ہے اس آیت سی تو ایک کام کا کرنا بہی
خدا کیواسطی نہ نکلا چہ جائی اینکہ جو کچہ کیا وہ میری واسطی کیا الغرض ظلم کرنا اور گہر
سی باہر نکال دینا کار مشرکین تہا نہ کار مہاجرین اور ایمان لانا کار مہاجرین تہا مگر
بصدق دل کل کا ایمان لانا یا بعض کا بصدق دل اور بعض کا بطمع دنیا اس
آیۂ شریفہ کو اس پر ہرگز دلالت نہین ہی آری جسطرح گہر سی نکالنا کار مشرکین تہا
اسیطرح کہہ سکتی ہین کہ گہر سی نکلنا کار مہاجرین تہا لیکن آیت مین تو گہر سی نکالنی کا ذکر
ہی نہین ہی بلکہ کفار کی نکالنی کا ذکر ہی باقی رہا نکلنا فی نفسہ کیسا امر تہا گو ہر آیت
سے اوس ہی کچہ واسطہ نہین پس مومنین موقنین تو مہاجراً الی اللہ والرسول
نکلی تہی اور منافقین دنیا طلب مہاجراً الی الدنیا نکلی تہی پس اس آیۂ شریفہ
مقاتلین مین سے ہے مطلب مخاطب سی کچہ واسطہ نہ ٹہرا بلکہ آپکی نکالنے والے
مقاتلین مین ہی جو مصداق آیہ مین کسیطرح داخل ہو سکین آپ ہی فرمادیجئی کہ کس

لڑائی مین تمہاری حضرات مقاتلین مین سی وے تے کہان قتل کیا کس کافر کو مارا
ہمنے تو اونکا بخر فرار کی قرار ہی کسی معرکہ مین نہین سنا فضلاً عن القتال قولہ کفار
اونکی اسلام لانیسے خفا ہوگئے اقول سچ ہی کہ مومنین کی بہی ایمان حقیقے لانیسی
خفا ہوگئی تہی اور منافقین کی بہی ایمان ظاہری لانیسے خفا ہوگئی تہی اور دونو کو گہر مین
سی نکالدیا تہا لیکن مومنین حقیقے کی تو خون کی پیاسے رہتی تہی اور منافقین سی اونکی
عداوت نتہی مگر جب بہی اشتعال ابن ربیعہ سوچہاس جوتی ہی لگا کی چہوڑدیتی تہی اور یہ امر بہی
بہ نسبت انہین منافقین کی تہا جو کفار سی چندان میل ملت نرکہتے تہی لیکن وہ لوگ جو کفار سی
زیادہ لگی لپٹی رکہتے تہی اونسی اغماض بہی کرجاتی تہی چنانچہ حضرت عثمان جب وقت صلح حدیبیہ کفار
کی پاس بہیجے گئی تو اونکو کفار نی کچہ بہی اذیت نہین دی اور اونکو اطمینان تمام
تما کفار کیطرف سی پس ایسے لوگونکو البتہ کفار نی نہ نکالا ہوگا لیکن ایسی لوگ
فقط بطمع دنیا خود نکل گئی ہونگے ترین قیاس تو یہی بات ہی اگی مخاطب کو اپنی
سمجہہ کا اختیار ہی قولہ اونکو زیبا ہی اقول اور تمکو یہ زیبا ہی کہ کہو کہ منافقین نی
بہی خاص واسطے خوشی خدا ہی کی ہجرت کی تہی اسلئے کہ ظاہر مین وہ بہی تو
ربنا اللہ کہتے تہے ادا گر تم یہ نہ کہوگی تو اپنے ثلاثہ کو کیونکر داخل مہاجرین
کروگے اور شیعہ ایسی مہاجرین کی شان مین اگر بطمع دنیا ہجرت کرنا کہین تو
کون بڑی بات ہی وہ تو ایسے ایسے باتین اونکی حق مین کہتے ہین کہ اہلسنت
کا جگر جسکے سنتی ہی جل بہنکر کباب ہوجاتا ہے قل ہو تو ابغیظکم قولہ ہماری تو مونہہ
سی ایسے بات نکل ہی نہین سکتے اقول سچ ہی کیونکر ایسے بات نکلی کہ
جبرسے حضرات ثلثہ کو ضرر پہنچے مگر چونکہ شیعونکی مونہہ ہی خدا انکلواتا ہی اونکے

لئی کافی ہے آپکی مونہہ سی نکالنے کی کیا ضرورت ہی قولہ دوسری آیت
اللہ لسبل شانہ انصار کی شانمین فرماتا ہے والذین تبوؤ الدار اقول
یہ آیہ وانی ہدایہ ذکر تقسیم فی ثمین ہے چنانچہ پیشتر اس سی جناب باری فرماتا
ہی للفقرآء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم الی ان قال والذین
تبوؤ الدار والایمان من قبلهم یعنی مال فی واسطی فقرار مہاجرین
کی ہی جو اپنی گہروں سے نکالی گئی اور واسطی اون لوگونکے ہی جنہون نی جگہ لی
ہی دار ہجرت مین اور دار ایمان مین یا خالص کیا ہی ایمان کو قبل ہجرت
مہاجرین کی علے اختلاف التفسیر قال البیضاوی تحت قوله والذین
تبوؤ الدار عطف علی المهاجرین والمراد بهم الانصار الذین ظهر صدقهم یعنے
والذین عطف ہی اوپر مہاجرین کی اور مراد ساتھہ اسکے وہ انصارمین کہ جنکا
صدق ایمان ظاہر ہوگیا ہی سانتے اور کہا ہی بعض مفسرین نے کہ مراد وہی
انصار ہین جو قبل از ہجرت مہاجرین ایمان لای ستے اور کہا بعض آخرنی کہ مراد
اصحاب بیعت عقبہ ہین کہ وہ ستر آدمی ستے انصارمین سی کہ عقبہ منی مین جہان رمے
جمرہ حج مین کیا جاتا ہی اونہون نی بیعت رسول خدا کی تہی اوپر حرب کل احمر
اور اسود کی اور وہی لوگ دوست رکہتی تہی اونکو جو اونکی طرف ہجرت کرتی ستے
الغرض قول بیضاوی سی خصوصیت اس آیہ کی ساتھہ فقرا انصار کی اور ساتھہ مخلصین
فی الایمان سکے کہ جنکا صدق ایمان ظاہر ہوا تہا معلوم ہوتی ہی اور قول دیگر
مفسرین سی خصوصیت اون انصار کی جو قبل ہجرت مہاجرین ایمان لائی ستے یا
خصوصیت ساتھہ اہل بیعت عقبہ کی معلوم ہوتی ہے پس مخاطب بوشش مہکا ذانا

کہ اس آیت سی یہ سمجھا جاتا ہی کہ کل انصار نی جو کچھ کیا وہ خدا کیواسطی کیا یہ کہان سی
سمجھ گیا اب ہم اہلسنت کی مفسرین کی قول کو دیکھین کہ وہ باعلای ندا پکارتے
ہین کہ انصار مخصوص مراد ہین یا قول حضرت مخاطب کو دیکھین اور مفسرین کو جھوٹا
سمجھین اور اگر پاس خاطر مخاطب ہم بھی کرین تب بھی جب ہم غور کرتی ہین تو حضرت
ثلاثہ مخاطب کو کچھ فائدہ نملیگا بلکہ اونکی حق مین بیعت ابوبکر سے نکرنا بعض انصار
کا مثل قیس بن سعد و سعد عبادہ وغیرہ کا ضرر پہنچا یگا خصوصًا حضرت خلیفہ ثانی کو
کہ جب نہ بیعت کرنے سعد عبادہ سی ناخوش ہوی تو فرماتے تہی اقتلوا سعدًا
قتلہ اللہ فانہ صاحب فتنۃ بیشہ جیسا کہ نہایہ ابن اثیر مین کہ بڑی معتمد کتاب اہلسنت
کی ہی موجود ہی اور خود صاحب نہایہ نی اور دیگر اہل لغت نی تصریح کی ہے کہ
قتلہ اللہ بمعنے لعنہ اللہ ہی پس آیہ رئیس انصار کو جسکی حق مین خدا نی بقول شما
فرمایا ہی کہ جو کام اونے کیا وہ فقط میری ہی واسطے کیا تو بیعت ابوبکر نکرنا اس
بیچارہ کا فقط خدا ہی کیواسطی تہا ایسے کار خاسندی خداوندی پر اسقدر ناخوش
ہونا کہ حکم اوسکے قتل کا دینا اور اوسکو لعنت کرنا اور ایسے نیکوکار کو صاحب شر و
فساد کہنا کار دیندار نہین ہے قولہ خدا انصار کی نصرت کی کیسے تعریف کرتا
ہی اقول اگر مراد انصاری انصار حقیقی ہین تو مسلم ہی اور اگر مراد اعم انصار حقیقی اور انصار ظاہر
سی ہی کہ جسمین منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ جناب باری فرماتا ہی ومن حول المدینۃ
مردوا علی النفاق لا تعلمہم تو ہرگز مسلم نہین ہے کہ خدا نی کہین اونکی تعریف
کی ہو قولہ پھر شیعونکی سونہہ ہے یہ بات نکلی اونکی ہجرت اور نصرت دنیا
کیواسطی تہی اقول شیعونکی سونہہ سی البتہ یہ بات نکلتی ہی لیکن معاذ اللہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jafir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہ بنسبت مہاجرین اور انصار کے حقے کی یہ بات نکلی بلکہ منافقین کی نسبت نکلتی
ہی آپ کیون شیعونپر افترا کرتی ہین آپنے نہین سناہی کہ بہت جھوٹ بولنے
سی سونہہ سی بو آتی ہے قولہ خدا کی کلام کی تصدیق کرتے ہوا قول خدا
کی کلام کی تصدیق کرتے ہین مگر تمہاری کلام کی تکذیب کرتے ہین اور تم کو
مقتری علی اللہ جانتی ہین قولہ یا اوس سی مقابلہ کرتے ہوا قول اوس سی
تو نہین مقابلہ کرتی مگر اوسکی طرفسے تمسی مقابلہ کرنیکو موجود ہین کہ کیون خدا تہمت
کرتے ہو قولہ خدا تو کہی کہ مہاجرین اور انصار اچہی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ
جو حقیقت مین مہاجرین اور انصار مین وہ سب اچہی اور منافقین سب بری قولہ
وہ کہی کہ مین اونسے راضی اقول ہم بہی کہتے ہین کہ ہم بہی اونسی راضے
اور ہمارا خدا بہی راضی لیکن منافقین سے رضامندی بالکل غلط نہ خدا اونسی
راضی نہ وہ خدا سے راضی لہذا ہم بہی اونسے نہایت ناراض ہین اور جاونکی حمایت کرتے
ہین آپ خوب جانتی ہین قولہ اللہ فرماوی اونہون نی ہجرت میری لئی کے
اقول جنکی حق مین اللہ فرماتا ہی اونکو ہم بہی دوست جانتے ہین لیکن تم جنکو
کہتی ہو وہ دنیا ہی کے طمع مین نکلے حرص غنیمت کی تیہی پیغمبر کی نصرت
مین شریک ہوئی اسی باعث سی جب کہین جان پر بنی تو دم دبا کی بہاگ
کہڑی ہوئی اور جن لوگونکے نصرت شد تہی اونہون نی یا مارا یا مر گئے جان
بچا کی بہاگنا تو وہ جانتے ہی نتہی اور انہین بہاگنی والونکی حق مین نازل ہوتا تہا
فقد باء بغضب من اللہ وماواھم جھنم وبئس المصیر مگر استنت خدا سے
مقابلہ کرتے ہین کہ وہ تو دا واہ جہنم فرماتا ہی یہ کہتے ہین کہ نہین وہ جتنی ہین آخر

ذرا تو غور کرو کہ کیا کہتے ہو اور کیا کرتی ہو قال المخاطب تمتقام ہذا اللہ
سبل السلام چوتھی آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا
ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما وعدکم اللہ
مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وکف ایدی
الناس عنکم ولتکون اٰیۃ للمؤمنین ویھدیکم صراطا مستقیما واخری لم
تقدروا علیھا وقد احاط اللہ بھا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا سبب نزول آیت کا
یہ ہی کہ حضرت صلعم نی ارادہ کیا کہ عمرہ ادا کرین پس اعراب اور بادیہ نشینونکی ہمراہی کی
لئی اس سفر مین دعوت فرمائی اسلئی کہ اندیشہ تہا کہ کفار مکہ مین لڑائی کرین اور اندر
مکہ کی نہ جانی دین لیکن اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت کو نہ سنا اور اس سفر
مین آپکے ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان سی بھری ہوئے
تہی حضوری مین چلے جبکہ مکہ کی نزدیک پہنچی قریش مانع ہوی تب حضرت
نی حراش کو اہل مکہ کی پاس بہیجا مگر لوگ اونکی قتل کے درپی ہوئے
وہ لوٹ آیا تب حضرت نی حضرت عثمان کو بہیجا کہ اہل مکہ نی حضرت عثمان کو
قید کر لیا اور اونکی قتل کی خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اپنے یارونکو جو آپکی
تہی جمع کیا جنکے تعداد باختلاف روایات چار سو سی لیکر دو ہزار تین سو تک
تھے اور حضرت نی ایک درخت کی نیچے بیٹہکر ان سب سی بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور کسیطرح پر پیٹہ نہپھیرین چنانچہ اون سب نی خوشی سی بیعت کی
۱۰ سوای قید ابن قیس منافق کی کہ جسنے تخلف اس بیعت سی نہین کیا

چونکہ اس سفرمین منافقونکا نفاق اور مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا اور بیعت مین صحابہ
کی مضبوطی اور ایمان کا حال کھل گیا اسلئے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا
اور اونہین بیعت کرنیوالونکی شان مین خدا نی فرمایا کہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین
اذ یبایعونك تحت الشجرۃ کہ خدا راضی ہوا اون ایمان والونسی
کہ جنہون نی درخت کی نیچے تجھسے بیعت کی فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی دلون
کا اخلاص اس سی ظاہر ہو گیا اگر وہ منافق ہوتی تو اس سفرمین ساتھہ نہ آتے
اور کبھی ایسے وقت پر بیعت نکرتی فانزل السکینہ علیہم اور اونکی دلون کو
طمانیت اور تسکین دیدی تاکہ بی خوف و خطر لڑائی پر مستعد ہوئی اور مرنی اوپر نے
پر تیری ہاتھہ پر بیعت کی واثابہم فتحا قریبا اور اونکی شکستگی دور کرنیکی لئے
بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آئندہ بڑی بڑی فتوحات اور غنائم
کا شل روم اور پارس کی وعدہ کیا پس ان آیتون سی اون سب اصحاب کے
جنہون نی حضرت کی ساتھہ درخت کی نیچے بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی
اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی کوئی لفظ کوئی حرف خدا
نی ان آیتونمین ایسا ذکر نکیا جس سے کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو بلکہ اپنی
رضامندی کا اظہار اس طور سی کیا کہ جسکا کبھی زوال نہوا اور فتوحات کا وعدہ
کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھہ سی ہوا اب ہم شیعیان علی سی پوچھتے ہین کہ وہ
اول یہ فرماوین کہ یہ آیت قرآن مجید کی ہی یا نہین اگر ہے تو یا نہین لوگون کی
شان مین ہی جنہون نے پیغمبر خدا کی بیعت درخت کی نیچے کی تھے یا نہین
اگر اونہین کی شان مین ہی تو اونمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ

کرام داخل تہی یا نہین اگر تہی تو جو کچہ خدا اون معیت کرنیوالونکی حق مین فرماہی
کہ لقد رضی اللہ کہ مین اونسے راضی ہوا تو اس رضا مین وی لوگ بی آگئے
یا نہین اگر نہین آئی تو اونکے مستثنے ہونی پر کیا دلیل ہی اور اگر وہ بی آگئی
تو جنسے خدا راضی ہوا اور جنکی شان مین خود لقد رضی اللہ فرماوی اونسی ناراض
ہونا اور اونکو برا جاننا انکار آیات قرآنی سی ہی یا نہین اگر یہ کیونکر وہ منافق تہی
تو اوسکا ردبی خدا نی خود کردیا کہ فرماہی فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ
علیہم کہ مین نی اونکے دلون کا امتحان کرلیا اور سمجہ لیا کہ یہ پکے
مسلمان اور سچی ایمان والی ہین اسی لئے مینی اونپر نازل کی تسلی اور وی
اونکو فتح اور اگر وی لوگ منافق ہوتی تو کیون خدا اونکے ایمان پر شہادت
دیتا اور کیون اونکو فتح اور غلبہ عطا کرتا ان آیتونکو دیکہکر اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ
پیدا ہو کہ جب ایسی آیت صریح صحابہ کی فضیلت مین خدا کی کتاب مین موجود
ہی تو پہر کیا سبب ہی کہ ہماری مذہب کی علمانی صحابہ کی فضیلت سی انکار کرتی
ضرور کوئی نکوئی سبب ہوگا ورنہ کیا سب عالم سب مولوی سب فاضل سب مجتہد
ہماری مذہب کی نادان تہی کہ ایسے آیت سی ایسا صریح انکار کیا اور باوجود
اسکی بہی صحابہ کو برا جانا اسلئے ہم اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون سی اپنے
دعوی کو ثابت کرتی ہین اور یہ امر کہ اونکی عالم اور مولوی نادان تہی یا دانا ایمان
والی تہی یا بی ایمان منصف تہی یا متعصب اونہین کی عقل پر چہوڑتی ہین اونکے
تفسیرونکو دیکہکر جو کچہ وہ انصاف سی مناسب جانین ویسا سمجہین ای بہائیو سنو
کہ تمہاری بہائی مفسرون نی اس آیت کی تفسیر مین کیا لکہا ہی کاشانی اپنے

تفسیر مین لکھتے ہین کہ آنحضرت فرمودند بدرستیکہ خدا نرودیک کس ازان مومنان
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند این را بیعت الرضوان نام نہادہ اند بجہت آنکہ مقتضائی
درحق ایشان فرمود کہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ
یقول التمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام آیہ
وافی ہذا یہی مثل آیات سابقہ کی مومنین و متقین ہی کی شان مین ہے
نہ منافقین مرتابین کی شان مین لیکن آیات دیگر سے صریح تر ہی کہ لفظ مومنین
کی تصریح خود آیہ مین موجود ہی پس جناب باری جابجا نہ فرماتا ہی کہ تحقیق کہ
خدا راضی ہوا مومنین سے نہ منافقین سے جسوقت کہ انہون نے تجھ سے شجرہ بیعت کے یا اس سبب سے
کہ انہون نے تحت شجرہ بیعت کی لحاظ اسکے کہ اذ یا ظرفیہ ہی یا تعلیلیہ ہے اور
بدیہیات سے یہ امر ہی کہ جن مومنین سے کہ خدا راضی ہو ضرور ہی کہ متقین ہون
نہ وہ کہ جو قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم کا مصداق ہون اور یکبارگی ارشاد
خدا وندی شریف ہوا کہ آپکی حضرات ثلثہ کو شیعہ گز ہرگز مومنین سی نہین سمجھتے
پہر جب تک یہ آپ انکا ایمان نہ ثابت کرینگے تب تلک ہم حضرات ثلثہ
کا تحت اس آیہ شریفہ کی داخل ہونا مسلم نہین کر سکتے آپ خود انصاف فرماکر زمین
خود وخدا کسی کا تقارن اس بیعت کی صلح حدیبیہ واقع ہوئی پس جو لوگ کہ خود اپنی
زبان سے صدق ترجمان سی ارشاد فرمائین کہ مجکو ایسے صلح سی اصل نبوت ہی
مین وہ شک پڑا جو کبھی نہ پڑا تہا پس ایسونکو ہم مومنین موقنین کہین کہ شائین
مرتابین کہین یارو کیسے بیباک ہو کہ شیعونکی سامنے بیعت حدیبیہ کا ذکر کرکے
یا ذو وجہ نفاق عمر ہی ہوتی ہو کیا تمکو کوئی دنیا مین مومن موقن نملا جو ایسے شاکین کو اپنا

پیشوا نبایا اگر کچھ یہی غیرت ہو تو جلو پہر پانی مین ڈوب مرو قولہ سبب نزول اس آیت
کا یہ ہی اقول سبب نزول کو کسی تغییر معتبر کسی کتاب معتبر سے مقابل اپنی خصم کے
بیان فرمانا تھا ورنہ اپکا خصم ان قصہ کہانیونکو تو نہ مانیگا مثل ہی کہ کہانے سے
جیو کی بات ایسی میٹھی نگین آپنے تو بات ہی بدرشتی کر دی ہی قولہ
مگر وہی خالص مخلص اقول آپنے فرمایا کہ اکثر اعراب نی حضرت کی دعوت
دینی سے سمجھا گیا کہ بعض اعراب نی سنا پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ بعض
اعراب وہی ہون جو اشد کفرا و نفاقا ہون اس دعوی کو کسی دلیل ہی ثابت
کرنا ضرور تھا کہ جسنے سنا تھا ہوئی تھی فقط وہ خالص مخلص ہی تھی کیون نہین جائز
ہی کہ بعض وہ منافقین ہی ساتھ ہوئی ہون کہ جنکو کسیقدر کفار سی اطمینان ہو کہ وہ
ہمکو کچھ ضرر نہ پہنچا سینگے جیسے آپکی ثالث بالخیر کو بالکل اطمینان تھا اور بعض
وہ لوگ بہی ساتھ ہوئی ہون جنکو کچھ غیرت و حمیت متیار رکھدیتی ہین اور شبہ
دینی مین سنتے اور وہ اپنی جی مین ہمیشہ پشیمانی رہتے تھی کہ اگر خدانخواستہ
بر اوقت پیش آئیگا تو ہم پیغمبر کو تنہا کافرونمین چھوڑکر بہاگ کہڑی ہونگی پس اگر کچھ
ایسے لوگ بہی ساتھ ہوئی ہون تو عقل اسکو تجویز کرتی ہی یا تو آپ اس احتمال کی نفی پر
کوئی دلیل قایم کرتے یا سب ہمراہیونکی خالص مخلص ہونیکا دعوی نکرتے اور
اگر کوئی دلیل عقلی نہ ملتی تو کسے کتاب معتبر ہی کا نشان دیتی قولہ انکی قتل کی
خبر مشہور ہوئی تب حضرت نی اقول اگر قتل کی خبر مشہور ہونیسے حضرت نی
بیعت لی تھی تو پھر حضرت عثمان کیطرف سے اپنے ہاتھ پر کیون ہاتھ مارا تھا کیا
حضرت نی مردون کیطرف سے بیعت لی تھی اگر آپ بیعت عثمانی کو تسلم کرتے ہین

تو ضرور ہی کہ قتل کی مشہور ہونیکی خبر کو محض غلط جانئی اور یہ فرمائے کہ حضرت نی
بیعت اور کسی مصلحت سی لی ہوگی مثلاً رعب ڈالنا کفار پر قولہ سوای قیدبن قیس
منافق کی اقول ابھی پانچ سطر نیکی قبل آپنے ارشاد فرمایا ہی کہ اس سفر مین آپکے
ہمراہ نہوئی مگر وہی خالص مخلص کہ جو سراپا ایمان ہی بھری ہوئی تھی اتنی اب قیدبن
قیس منافق کہانسے ہمراہیو نمین نکل آیا حقیقت یہ ہی کہ نفاق ایک امر باطنی ہی بسا اوقات ایسا
ہوتا ہی کہ اکثر لوگونکو اوس سی خبر نہین ہوتی یہانتک کہ خداے سبحانہ ابھی بعض کو نہ
پہچان سکتی تھی چنانچہ خداے باری نی خود فرمایا ہی کہ لا تعلمھم نحن نعلمھم پس اگر مخاطب
کو بعض منافقین کا حال معلوم نہو تو ہوسکتا ہی لیکن جسطرح حضرت مخاطب کو ایک
شخص کی نفاق کا حال معلوم ہوا اوسیطرح سے ہمکو بھی اور دو تین منافقونکا حال
معلوم ہوا ہی کہ وہ بھی اس سفر مین ہمراہ تھی قولہ چونکہ اس سفر مین منافقونکا نفاق اور
مخلصونکا اخلاص ظاہر ہوا اقول ایکپانچ سات سطر کی عبارت مین آپ کیا کیا
رنگہای بوقلمونی بدلتی ہین پہلے کہا کہ سب اہل سفر خالص مخلص تھے پھر کہا کہ
نہین ایک منافق بھی تھا پھر فرماتی ہین کہ اس سفر مین منافقونکا نفاق ظاہر ہوگیا کیون
حضرت اس سفر مین منافقین تو ساتھ ہی نہ تھی پھر نفاق کیونکر ظاہر ہوگیا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جنکو آپنے خالص مخلص سمجھا تھا اونمین مین منافق بھی تھی مگر آپ نی
نہ پہچانا تھا لیکن شیعہ تو پہچانتی ہین قولہ فی الحاشیہ یہ روایت موافق روایت شیعون
کی ہی اقول کیون جھوٹ بولتی ہو قولہ فیہا جسکا ثبوت آئندہ ہمنے کیا ہی اقول
یہ ایک جھوٹ پر دوسرا جھوٹ ہی قولہ فیہا اور ترجمہ کشف الغمہ سی اسی روایت کو
نقل کیا ہی اقول یہ تیسرا جھوٹ ہی ایک خطا دو خطا تیسری خطا کو ہم کیا کہین جو رلیت

ترجمہ کشف الغمہ سی صفحہ ۱۰۱ مین نقل کی ہے جابر بن عبداللہ سی اوس روایت کا فقط
ایک فقرہ اس روایت سی فی الجملہ موافق ہی کہ فقط قیدبن قیس نی بیعت شکنے
کی کہ جسکو اس روایت مین تعبیر بہ تخلف از بیعت کیا ہی حالانکہ متبادر تخلف از بیعت
سی بیعت نکرنا ہی نہ بیعت توڑنا بہرکیف ایک فقرہ کی باہم تقارب ہونی سے
باوجود تخالف ہونی کل فقرات کی دو روایتین ایک نہین ہوجاتی ہین پس اس
روایت اور اوس روایت کو ایک کہنا دروغ بیفروغ ہے اور اوس روایت
مین بہی جو کلام ہی اوسکی تمام پر معلوم ہوگا قولہ اسلئی اس بیعت کا نام اقول کیا خوب
وجہ تسمیہ بیان کی اس تخبط کو لاحظہ فرمانا چاہیئے کہ بہلا مضبوطی سے اور لفظ رضوان
سی کون مناسبت ہی اور کیا علاقہ ہی ہان اگر یہ کہتے کہ چونکہ خدا نی بعد بیعت رضی
اللہ عن المومنین کہا اسلئے نام اسکا بیعت رضوان ہوا تو ایک بات تہی مکانی کے
ہوتی نہ یہ کہ مضبوطی اور ایمان سی رضوان نام ہوگیا قولہ خدا راضی ہوا اون ایمان
والونسے اقول نہ منافقین بیعت کرنیوالونسے کہ جنمین آپکی تلمیذ بہی ہین قولہ
اور اونکی دلونکا اخلاص اس سی ظاہر ہوگیا اقول سو ہونکی دلونکا اخلاص اور
منافقونکی دلونکا عدم اخلاص دونونکو خدا نی جان لیا اسطرح پر کہ یہ بیعت موجب
اسکی ہوئی کہ کفار مرعوب ہوکر صلح پر راضی ہوئی پس جو لوگ اتباعا لامر اللہ و رسولہ
صلح سے راضی رہی وہ سو مومن کامل تہی اور جو لوگ اس صلح سی بیزار ہوئے
اور انکو نبوت ہی مین شک پڑا گو بعضون نے بسبب تنگ ظرفی اور سفاہت
بعض کی ظاہر کردیا اور بعضون نے نہ ظاہر کیا وہ منافق تہی قولہ اس
سفر مین ساتھ نہ آتے اقول کیون نہ ساتھ آتے قیدبن قیس کیونکر ایسا

قولہ بیعت نکرتی اقول منافقین تو مومنین سی بڑکر دنیا سازی کرتی تھے اکثر
افعال منافقین جو بریکاری تھے افعال مومنین ہی ظاہر مین بڑھجاتی تھے
مثل ہی کہ جھوٹی موتیونکی چمک۔ سچے موتیونکو ماند کرتی ہی مگر جھوٹے جھوٹی ہین اور
سچی سچے ہین اسکو جو سری جانتے ہین اناڑی کب پہچانتی ہین قولہ اورونکی
دلونکو طمانیت اقول انزل السکینۃ علیہم کی ضمیر مومنین کیطرف پھرتے ہی
نہ خلق صابعین کیطرف خواہ مومن ہون خواہ منافق قولہ لڑنی پر مستعد ہونی
اقول مومنین تو لڑنے پر مستعد ہونی اور منافقین ہمیشہ اسی پر مستعد ہے
کہ اگر خدانخواستہ براوقت پیش آئیگا تو پیٹھ کرتہا چھوڑکر بھاگ کھڑی ہونگے
اور پہاڑونپر مثل روبہ ایک گڑبڑی ہوجائیگی اور دیکھین گی مآل کار جسکے فتح
ہوگی اوسی سے ملجائین گی کفار بہت آئے سو پچاس چوتیان مارلین گی اسکے
کچھ غیرت اور پروا نہ تھے بلکہ سر سی مٹی جنہا بیٹھی قولہ ورمرنی مارنی پر بیعت کے اقول اگر
بھی نی مرنے مارنی پر بیعت کی تھی تو بیسر اور حنین سے پیر کیون بھاگ کھڑی
ہوئی وہان کیون نہ لڑی اور فتن نکث مین داخل ہوئی کیا سمجھی قولہ فتحاً قریباً اور
اونکی شکستگی دور کرنیکی لئی اقول نعائذ بسخطہ وایجاد بہلا انا بہم فتحاً قریباً کو جس سے
مراد بالاتفاق فتح خیبر افتح مکہ ہی شکستگی دور کرنیسی کیا علاقہ ہی کاش اسکو تحت
منعانم کثیرۃ کی لکھتے تو کچھ مناسبت بھی ہوتی لیکن خلل دماغ کا کیا علاج ہی قولہ آیندہ
بڑی بڑی غزوجات اور غنایم کا شامل ہم فارس اقول بڑی بڑی فتوحات کا
ذکر عبارت کلام اللہ سی نہین ہی آری غنایم کا ذکر کرہی مقام پر ہی پر آمغنمون کثیرۃ
غنایم خیبر کہ اہی اور یغنمون کی غنایم ہوازن لینا ہی جو بعد فتح حنین ہاتھ لگے

اور بعضون نی مقام اول مین اول اور مقام ثانی مین ثانی کہا ہی اور بیضاوے
نی ثانی کو تحت اخری کہا ہی اور بعضون نی اخری سی قریۂ اخری مراد لیا ہی یعنی
مکہ جیسا کہ قتادہ و مفسرنی کہا ہی اور بعضون نے مغانم اخری کہا ہی اور مراد اس سی
کل مغانم الی یوم القیمہ لیا ہی یہ قول مجاہد مفسر کا ہی اور بعضون نے فارس و روم
مراد لیا ہی جیسا کہ قول حسن اور جبائی کا ہی بہرکیف اقوال مفسرین سی ان
شیون پر بحث نہین ہی بکی صحیح مسلم مین ہی عن رسول اللہ قال اذا فتحت علیکم
فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال
رسول اللہ او غیر ذلک تنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو
ذالک ثم تنطلقون فی مساکن المہاجرین فتجعلون بعضہم علی رقاب بعض تو اوصاف
حمیدہ جن حضرات مخاطبین کی اس حدیث مین جناب رسول خدا نی بیان فرما
یعنی حرص اور تکالب جبلۂ دنیا پر اور تحاسد اور تقاطع اور تباغض اور ضغنا کی گردنون پر
مسلط ہونا اگر ایسے دینداروں کی لئی وعدۂ فتح روم اور فارس تھا تو یہ بات کسی عاقل کی
عقل قبول نہین کرسکتی مگر یہ کہ خدا نی واسطی مومنین موقنین کی یہ فتوحات اور مغانم
عنایت فرمائے تھی جیسا کہ فرمایا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات
من الرزق قل ھی للذین امنوا خالصۃ یوم القیامۃ پس مومنین موقنین ہی
متمتع ہوئے اور منافقین دنیا طلب بھی مثل کفار کی بلکہ ساتھہ چوری اور سینہ زوری
کے زیان کر متمتع ہوئی اور عوض مین اوسکی روز آخرت مغای الیم مخصوص
بومنین موقنین ہوئی فذلک متاع الحیوۃ الدنیا وما متاع الحیوۃ الدنیا
فی الاخرۃ الا قلیل قولہ پس ان آیتونسے اون سب اصحاب کی جنہون نی

درخت کی نیچی بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہی اقول سب مومنین مبایعین کی
بزرگی ثابت ہوتی ہی نہ مطلق مبایعین کی اگرچہ منافقین بہی ہون آری اگر خدا یہ فرماتا
کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین تحت الشجرۃ تو بظاہر یہ شبہہ ہوتا کہ مراد
مومنین ہی ہوتی لیکن خدا نی تو تصریح فرمادی ہی کہ عن المؤمنین اذ یبایعونک
قولہ اور اونکا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہوتا ہی اقول آری مومنین
مبایعین کا ایمان اور اخلاص ظاہر ہوتا ہی نہ مطلق مبایعین کا اگرچہ منافقین ہون
قولہ کوئی لفظ کوئی حرف ایسا نہ ذکر کیا کہ جس سی کوئی موقع کوئی محل انکار کا ہو
اقول المومنین ایک لفظ ہی کہ جسمین اٹہہ حرف ہین کہ اسی سی موقع اور محل انکار کا
واسطی داخل ہونی حضرات ثلاثہ کی لتا ہی قولہ بلکہ اپنی رضامندی کا اظہار اس طور سی
کیا کہ جسکا کبہی زوال نہوا اقول محض لفظا کوئی لفظ کوئی حرف ایمین دال اوپر
عدم زوال رضامندی کی نہین ہی بلکہ اس مقام پر نص صریح زوال رضامندی بعدم الوفا
شرط موجود ہے اسلئی کہ پیش از آیہ شریفہ جناب باری فرماتا ہی ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ الی ان قال فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ
ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جن لوگون نی تجسی بیعت
کی ہی اونہون نی خدا ہی بیعت کی یعنے عہد و پیمان کرنا تجسے حقیقت مین خدا ہی
عہد و پیمان کرنا ہی پس جس شخص نی اس بیعت کو توڑا پس نہین توڑا ہے مگر
واسطی ضرر اپنے نفس کی یعنی عہد شکنی سی کچہ ضرر خدا کو پہنچیگا بلکہ ضرر خود
ذات عہد شکن کو پہنچیگا اور جس شخص نی وفا کی ساتہہ عہد و پیمان خدا کی پس قریب ہے
کہ دیگا خدا اوسکو اجر عظیم اسلئے پس یہ آیہ شریفہ اسی بیعت حدیبیہ مین نازل ہوا ہی

چنانچہ آپکی بیضاوی صاحب فرماتی ہین والآیۃ نزلت فی بیعۃ الرضوان یعنی آیت
نازل ہوئی بیعت رضوان مین کہ وہی بیعت حدیبیہ ہی بلکہ بعضے مفسرین نے
تصریح کی ہے کہ یہ آیۃ اگرچہ ترتیب عثمانی مین مقدم ہی مگر تنزیل قرآنی مین موخر ہی
پس اس آیۂ شریفہ سے صاف صاف ثابت ہوگیا کہ بعض صحابیین بیعت شکنی کرینگی
ورنہ ذکر نکث کرنا خداوند تعالی کا محض ایک امر لغو ہوتا اور یہ بھی سمجھا گیا کہ سب صحابیین
مومنین موقنین سے نہتے بلکہ اس مقام پر بعض منافقین بیعت شکن بھی تھی پس کل کا
خالص مخلص اور کامل الایمان کہنا محض لغو ہوگیا اور یہ بھی سمجھا گیا کہ رضامندی
دائمی عدم زوال پذیر سے نہتے بلکہ مشروط تھی بعد نکث پس یہ کہنا فخاطب کا کہ اظہار
رضامندی اس طور سے کیا کہ جسکا کبھی زوال نہو محض غلط ٹھہرا اسلئے کہ زوال بہ
نکث ناکثین ہوگیا قولہ اون فتوحات کا وعدہ کیا جنکا ظہور اونہین صحابہ کی ہاتھ
سے ہوا اقول لانسلم کہ اونہین ناکثین کی ہاتھ سے ہوا اسلئے کہ وہ منافقین تو
کبھی مدینہ سے باہر ہی نہین نکلے وعلی التنزل سلمنا کہ اونہین کی ہاتھ سے ہوا
کما ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بھی صحیح بخاری مین آیا ہی قولہ
اب ہم شیعیان علی سے پوچھتے ہین اقول شیعیان حضرت علی علیہ الصلوۃ
والسلام کہتے ہین کہ اہلسنت معاویۃ العاویۃ الغاویہ جانین کہ یہ آیت بیشک قرآن
مجید کی ہی جسطرح آیۂ فمن نکث قرآنمجید کی آیت ہی اور یہ شان مین اون مومنین کے
ہی جنہون نے بیعت درخت کی نیچے کی تھی جسطرح آیۂ فمن نکث شان مین
اون منافقین کی ہی جنہون نے درخت کی نیچے بیعت کی تھی اور حضرت علیہ
اور اونکی بڑی رفیق سیدتنا اول وثانی بلکہ ثالث ثلاثہ بھی تحت آیۂ ثانی داخل

ہین اسنے محبت نا کثین نہ تحت مومنین قولہ جو بیعہ حسنہ اون
بیعت کرنے والون کے حق مین فرماتا ہی اقول بیعت کرنی والی دو
فریق ہین ایک کے حق مین تو لقد رضی اللہ فرماتا ہے
یعنی مومنین اور دوسرے کی حق مین فمن نکث فرماتا ہے یعنی
منافقین اور اسمین ثلثہ ثانیہ ہین داخل ہین داقول
مین قولہ تثنی ہونے پر کیا دلیل ہے اقول اولا حاجت بیان
نہین ہے اسلئے کہ استثنا مین مستثنی کا مستثنی منہ مین داخل ہونا
شرط ہی اور لا نسلم کہ ثلثہ لقد رضی اللہ مین داخل ہین کیونکہ داخل
ہونی والی مومنین ہین نہ منافقین ثانیا معارضۃ ہم کہتی ہین کہ فمن نکث
سی مستثنی ہونی پر کیا دلیل ہے باوجود فرار کے خبر دینے سے
کما سبجی ثالثا اگر بی استثنا ثلثہ مخاطب کی تسکین نہو تو کسی طبیب
کا گھر ڈھونڈھے کہ شاید اوسکی نشتری کہ کام نکل جاوی قولہ اور
اگر کہو کہ وہ منافق تھے اقول ہم تو بہت کہتے ہین مگر سنتی نہین سنتے
قولہ تو اوسکا رد ہے خدا نے خود کردیا اقول محض غلط ہرگز خدا نی
کہین رد نہین کیا اسلئے کہ قلوبہم اور علیہم کی ضمیر طرف مومنین کی
پھرتی ہے نہ طرف مطلق سبابیین کی بیان اگر سنا رضی اللہ عن المومنین
نہ فرماتا بلکہ رضی اللہ عن السابیین فرماتا تو بظاہر اسکا شبہ ہوتا
گو حقیقت مین رضائی مطلق بغیر ایمان کے نہین ہو سکتے قولہ کہ یہ بڑی کمی
مسلمان اور سچے ایمان والے ہین اقول کیا بیتلے ہی کہ باوجود فرض

سکرسنے نفاق کی پیراونہین کوکوئی سچا مسلمان اور سچا ایمان والا سمجھے لیجب خدا
توضمائر طرف مومنین کی پھیری اور مخاطب منافقونکو سچا مسلمان کہی قولہ اگر وہ
لوگ منافق ہوتی اقول اگر اون لوگونمین سے منافق نہوتی تو کیون خدا
فمن نکث ذاتا قولہ تو کیون خدا انکی ایمان پر شہادت دیتا اقول ہذا اول
البحث کیونکہ بے شک اللہ کی ایمان پر شہادت نہین دی بلکہ ہر جگہہ اونکی نفاق پر شہادت
موجود ہی اور اسجگہہ بھی آیہ فمن نکث ہی کہ سبب فرار عن الزحف یوم حنین و خیبر
شہادت علی النفاق ادا ہوئی قولہ فتح اور غلبہ عطا کرتا اقول فتح اور غلبہ
کبھی لمسابقہ کفار کی نسبت ہوجاتا ہی و تو بعض الظالمین بعضا قولہ
ان آیتونکو دیکھیگا اگر کسی شیعہ کو یہ خطرہ ہوا ہوا قول استغفر اللہ کہ کبھی شیعہ
کو اسکا وہم و خیال بھی گزری ایسے خطرات شیطانی اونہین ممکن کو پیدا ہوتی ہین کہ
جنکا گمان فاسد یہ ہوتا ہی کہ یہ آیت لاجواب ہی اور شیعہ اسکی جواب سے عاجز ہین
ایسے خطرات سوای لامذہبون کی کسیکو نہین ہوتی مخاطب سب شیعونکو اپنا
ہی سا گمان کرتا ہی آری سے کافر ہمہ را بکیش خود پندارد قولہ ایسے آیتیں صریح
اقول سب آیتین آپکے نزدیک صریح ہین تخصیص اسکی کیا ہی لیکن اب تمکو
معاینہ ہوگیا ہوگا کہ حسد اور خصلت پر ہی کہ رذلیت پر ہی مگر جبکہ خدا نے چشم بینا
ہی نہین عنایت فرمائی ہی تو کیا خاک معلوم ہوگا اب ہم تمہاری تقریر سے کتے
ہین کہ جب ہم رذائل اور فضایح صحابہ منافقین کی آیات اور احادیث سے ثابت
کر دیتے ہین تو جب ہمنونکو کچھ جواب نہین سوجھتا تو کہتے ہین کہ ضرور کوئی نکوئے
سبب ہوگا کہ ہمارے علما ان فضایح سے انکار کرتی ہین ورنہ کیا سب عالم سب سے

سب اولیا سب پیر سالک ۔۔۔ سب دیوانی مجنوں سب سب رشیائیں سنیون کے
مذہب کی نادان سے تھے کہ ایسی دلائل صریح کا انکار کیا اور باوجود اسکے بھی ثلاثہ کو
اچھا سمجھا ہائی سبحنہ اونہین کی مذہب کی معتبر تفسیرون اور کتابونسی اپنا دعوے
ثابت کردیا اور یہ اوکہ اسنکے عالم اور پیرو پیران پیر احمق نادان تھی یا دانا ایمان صلے
تھی یا بی ایمان منصف تھی یا ناصبے تھی اونہین کی عقل پر چھوڑا اب اپنی کتابونسے
مقابلہ کرکی بیدینون اور بی ایمانونکو دیکھین کہین ای سنیونکی بھائیو اگر سنی
ہو تو سنو کہ جو کچھ ہمنے تمہاری تفسیرونسی کل ایات کی تفسیر مین لکھا وہ مطابق ہی یا نہین
ہی قولہ کاشانی اپنے تفسیر مین کہتے ہین اقول ۔۔۔ موضح خص ہی تفسیر کاشانی
بیان موجود ہی اوتین اس عبارت کا کہین نشان بھی نہین ہی اور اگر یہ عبارت
اسمین ہوتی بھی تو تمکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب والاستام کو کیا نفع اس سے
پہنچتا آسلئے کہ اسمین تو مثل کلام اللہ کی تصریح ہے مومنان کی یعنے مومنان کی
بیعت کنندگان دوزخ مین نجا پینگے نہ یہ کہ منافقان بیعت کنندگا اور نہ یہ کہ مطلق
بیعت کنندگان دوزخ مین نجا پینگے خواہ مقتضای بیعت پر باقی رہین یا نکث
عہد و پیمان کرکی فسق نکث مین داخل ہون عجب تخبط ہی کہ جو ایمان اصل ہائیہ نجات
ہی اوسکی اثبات کی تو کچھ فکر نہین ہی فقط بیعت پر بھولی نہین سماتے اور بار بار
اوسے گائی ہوئی راگ کو گاتی ہین قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل
السلام اگر اس روایت پہ اطمینان ہوا و حضرات شیعہ کو اپنے مخلصین اور
مقتضین کی جواب سنی کا اشتیاق ہو تو اوسکو بھی سنین کہ اونکی علما نے اس
آیت کو دو طرح پر رد کیا ہی بعضون نی یہ فرمایا ہی کہ اس آیت سی ثابت ہوتا ہی

کہ خداوند تعالی اس فعل خاص سی یعنے بیعت سی راضی ہوا اس سے یہ نہین لازم آتا
کہ خدا اونکی سب کامونسی راضی ہوا ہو اور آیندہ بھی راضی رہی اور بعض کا قول یہ
ہی کہ بعد اس بیعت کی صحابہ کبارنی وہ کام کئی جو مخالف اس بیعت کی تھے
یعنی لڑائی مومنین سہاگ کئی خلافت خلیفہ برحق کی غصب گرگئی پس وہ اس آیت
کی وعدہ سی خارج ہوگئی پس بہ نسبت امر اول کی ہم یہ جواب دیتی ہین کہ خدا کے
نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اور کامونسے راضی نہ تہا صرف ایک فعل
خاص بیعت سی راضی ہوا اسلئے لقد رضی اللہ عن المومنین فرمایا ایسی تہمت
ہی کہ کوئی مسلمان اپنے دلمین اوسکا خیال بھی نہین کرسکتا کیا یہ ممکن ہے کہ اگر
ندای عزوجل اون بیعت کرنیوالونسے ہرطرح پر راضی نہوتا تو وہ لقد رضی اللہ
عن المومنین صرف اونکی دل خوش کرنیکو اوسنے تدلیس فرماتا اور جن باتونسے
اونکی ناراضی تہا اونکو تقیۃً ظاہر کرتا اور یہ امر بہی غور کرنیکے لایق ہی کہ حضرات
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ صحابہ کی اور کامونسے خدا ناراض تہا آخر کیونکر
اونکی ناراضندی کا حال معلوم ہوا نہایت تعجب کا مقام ہی کہ خدا اونکی اوس
فعل کو جس سی راضی ہوا لقد رضی اللہ کہکر ظاہر کری اور اونکی اون افعالونکو
جنسے ناراض ہو سوای شیعیان عبداللہ بن سبا کی کسی پر اظہار نفرماوی شاید
شیعیان پاک پیجوابدین کہ اوس قرآن مین جو امام مہدی کی پاس ہے
اصحاب کی برائیان لکہی ہوئی ہین مگر ہم جبتک کہ اوسکو اپنے آنکہونسی نہ دیکہلین
اور امام صاحب سی اوسکی تصدیق نہ کرلین اوسکو قبول نہین کرسکتے لیکن افسوس
تو یہ ہی کہ نہ امام صاحب کا کچہ نشان ملتا ہی نہ اوس قرآن کا کچہ پتا چلتا ہے

ہزار برس تو گذر گئی اور ہنوز معلوم نہین کہ ابھی کتنے دن امام کی ظہور مین باقی
ہین ۔ صد شب ہجر گذشت و سہ سن پیدا نیست ۔ طرفہ عمری کہ بصد سال
ندیم یکماہ ۔ اور بہ نسبت امر دوم کی کہ صحابہ کبار اس آیت کی وعدہ سی بہ سبب نکث
بیعت کی خارج ہین اوسکا جواب ہم اسطرح پر دیتے ہین کہ اس اعتراض سی یہی اتنا
ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کیوقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین و انصار سچی
مسلمان اور پکے مومن تہی نہ منافق تہے نہ کافر اور اونکی بیعت صادقانہ تہی
نہ منافقانہ چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا کہ این کلام مخبر نظام دلالت میکند
برینکہ بعضے از اہل بیعت رضوان نکث خواہند کرد دلیل اسپر ہی کہ جب بیعت کے
تہی اوسوقت تک نہ منافق تہی نہ کافر بلکہ قدسے اللہ عن المومنین مین داخل تہی
اور شہید ثالث نور اللہ شوستری کا یہ کلمہ کہ مدلول آیہ عند تحقیق رضای حق تعالی ست
از ان فعل خاص کہ بیعت ست و کسی منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ
از ایشان واقع ہست شاہد اسپر ہی کہ اونکا بیعت کرنا فعل حسنہ تہا پس اسے
سی یہ اعتقاد کہ صحابہ کبار اول ہی سے منافق تہی باطل ہوا اور جبتک یہ آیت جسمین خدا نے
اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اونکا مسلمان اور با ایمان ہونا ثابت ہوا
خیر اب آگی چلئے اور بعد اس بیعت کی اونکی حال پر نظر کیجئے کہ کیا کام اونسے
ایسے ہوئے جسنے اونکا نکث بیعت کرنا ثابت ہوا اور وہ کام کسوقت ہوئی پیغمبر
صاحب کی سامنے جی یا اونکی وفات کی بعد چنانچہ اوسکی نسبت شہید ثالث اور
صاحب تقلیب المکائد نی جو کچہ لکہا ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بعد اس بیعت کی
پیغمبر صاحب کی سامنے اونسے نکث بیعت ہوا نہی و جنگ خیبر سی ثابت قدم

بلکہ بہاگ گئی اوسکے نسبت ہم یہہ جواب دیتی ہین کہ اگرچہ قلعۂ خیبر صدیق اکبر یا عمر کے
ہاتھہ سی فتح نہین ہوا لیکن فتح ہونا مستلزم فرار نہین ہی بہاگنا جنگ خیبر سی حضرات
شیعہ نی کہانسی ثابت کیا و بالفرض اگر وہ جنگ خیبر سی بہاگی ہا و راونہون نے
نکث بیعت کیا تو جسطرح پر ہمنے اونکی بیعت کو خدا کی کلام سی ثابت کیا اور خدا کی
رضامندی کا تقدر رضی اللہ عن المومنین کی آیت پیش کر کی ثبوت دیا اسی طرح پر
حضرات شیعہ کی ذمہ ہی کہ بمقابلہ اس آیت کی اونکا بہاگنا جنگ خیبر سی اور نکث بیعت
کرنا اور خدا کا اونسے ناراض ہونا کسی آیت سی ثابت کرین و اذا لیس فلیس اور
ہم خوب یقین کرتے ہین کہ اگر صحابہ کبار سی کوئی فعل بعد اس بیعت کی موجب
نارضامندی خدا کا ہوتا تو ضرور وہ ابسی بھی خبر دیتا اور جسطرح پر اونکی بیعت سی راضی
ہو کر لقد رضی اللہ فرما دیا اسی طرح پر فرار اور نکث بیعت سی ناراض ہو کر لقد غضب اللہ
علیہم ارشاد کرتا اسلئے کہ لڑائی سے بہاگنا اور بیعت کا توڑنا آخر پیغمبر صاحب ہی
کی سامنے ہوا اور سوقت تک سلسلہ وحی کا جاری تہا جبرئیل کا آنا بند نہوا تہا
پھر کیا سبب ہی کہ خدا اونکی سچے کا مونکو ظاہر کری اور بری کا مونکی خبر تک
نہ دی اونکے افعال حسنہ کی تو شہرت دیدی اور اونکے افعال قبیحہ کی پردہ پوشی
کری پس یا تو خدا اونسے ڈرتا تہا کہ اونکی برائی بیان نکر سکتا تہا یا درحقیقت اونسی
کوئی برائی نہوئی تہی جسکو ظاہر کرتا یا اگر کوئی لغزش ہو جاتی تہی تو اوسکو عفو
کر دیتا تہا اور اونکی اور نیک کامونپر خیال کر کے اوسکو براہ ستاری جیا دیتا تہا اور
اگر یہہ کہا جائی کہ بعد وفات پیغمبر صاحب کی صحابہ کبار نے ایسی کام کئی کہ جسنے
خدا نارانس ہو اسلئے خلافت غصب کرنی وغیرہ کی اوسکے نسبت ہم یہہ کہتی ہین کہ

اگر انسنے بعد وفات پیغمبر خدا کوئی کام ایسا ہو نیوالا تھا کہ جس سے خدا ناراض ہوتا تو
ضرور اوسکی خبر دیتا اور کیسے اونکی حق مین رضی اللہ نہ فرماتا اور جبکہ خدا نے اس
آیت مین یہ فرمادیا کہ فعلم ما فی قلوبہم کہ مین اونکے دلونکی بات جانتا ہون اور فرمایا
کہ فانزل السکینۃ علیہم کہ مینے نازل کی اونپر تسلی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے
کہ ایسے لوگ کبھی جادۂ حق سے منحرف ہوئی ہون لیکن ہم حضرات شیعہ سے
عرض کرتی ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنے اوقات ضایع کرتی ہین اور
کیون علامہ کاشانی کی تفسیر کی ان لفظونکو نہین دیکھتے کہ آنحضرتؐ فرمود
بروے نخ نرود یک کس از ان سوگنان کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اس مفسر نی تو کچھ قصہ
جھگڑا باقی ہی نہین رکھا عام شہادت جنت کی اون لوگونکے حق مین جو اس بیعت
مین شریک تھی پیغمبر صاحب کی زبان سے تصدیق کردی لیکن اگر اس ایک
روایت پر اطمینان نہین ہوتا تو اوسکی تائید مین دوسری روایت سنین کہ ترجمۂ
کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ از جابر بن عبداللہ انصاری روایت ست کہ ما دران
روز ہزار و چہار صد کس بودیم کہ دران روز من از حضرت پیغمبر خدا صلعم شنیدم
کہ آنحضرتؐ خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین اہل روی زمینید و ما ہمہ دران
روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث نکرد مگر قید بن قیس کہ آن منافق
بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فائدے حاصل ہوئی اول یہ ثابت
ہوا کہ بیعت کرنیوالے وہ صحابی موجود تھے جنکے ایمان اور اسلام کے خبر خدا
و پیغمبر ہی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اونکی شان مین فرمایا ہی لقد رضی اللہ عن المومنین
دوسری حضرت پیغمبر خدا نے اونکے نسبت فرمایا کہ تم بہترین اہل زمین سے ہو

تیسری ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسنے بیعت کو نہین توڑا پس ای
ستیعیان پاک اب تم انصاف سی ان روایتونکو دیکھو اور اپنی شبہات
اور صاحب تعقیب الکاظمہ کی ایمان اور انصاف پر خیال کرو کہ وہ محبت اہلبیت
کی پردہ مین کیسے خدا کی آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور کسطرح ایسے صریح
نصوص سی انکار فرماتی ہین لیکن اگر ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بھی کرین تب
بھی کچھ فائدہ شہید ثالث کی تقریر کا نظر نہین آتا اسلئے کہ جو علامہ کاشانی
نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ انحضرت فرمودند مدرو زخ نزود یک کس ازان جمعنان
کہ در زیر شجرہ بیعت کردند اسکا کیا جواب ہی بغیر اسکی کہ یہ کہا جائی کہ حضرت نی
تقیہ سی کہا ہوگا یقول بلسانک بولاتیہ علی بن ابیطالب ع بیشک یہ
جوابات شیعونکی ہین لیکن حقیقت مین بنی اوپر تنزل کے ہین باین معنے
کہ مومنین سی مومنین حقیقے نہ مراد لین بلکہ اعم ان ہی اور مومنین بافواہہم دون
قلوبہم سے مراد لین پس اسصورت مین صرور ہوگا کہ رضا کو مقید کرین ساتھہ کسی
قید کی مثلاً رضا بفعل خاص اور رضا بشرط بقا بر بیعت اور اگر تعقلاً دلالت ان قیود
پر نہوتی تو لاریب کہ عقل اسپر دلالت کرتی اسلئے کہ بالبداہہ معلوم ہے کہ
رضا مطلقہ جناب باری مومنین بافواہہم سی فقط بیعت کرنیسے نہین حاصل ہوتے
حب تلک ایمان حقیقے اور وفا بر عہد بیعت اوسکی ساتھہ منضم نہو پس حال آیہ مبینہ
مثل دیگر آیات عامہ اور احادیث عامہ کی ہوگا کہ مقتضائی ما من عام الا وقد
خص دلیل عقل اور تخصیص کے دلالت کرتی ہی مثل ان اللہ علی کل شئی قدیر
کہ خصوص بمکنات ہے کما قرر مثل حدیث ابوہریرہ کما فی الصحیح البخاری من

قال لا الٰہ الا اللہ وخل الجنۃ کہ شروط بسیار وطاعت بیشمار ہی چہ جای اینکہ خود بنقل
ولالت کری اور تخصیص کے اور سامنہ عقل ہو جاوی چنانچہ اس مقام پر جناب
باری فی رضے اللہ عن المومنین کو مخصوص کیا ہی آولاً ساتھ اذ یبایعونک کی
پس اذ یا ظرفیہ ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص بوقت بیعت ہی یا اذ تعلیلیہ
ہی تو معنے یہ ہونگی کہ رضا مخصوص من حیث البیعت ہی پس دونوں صورتون
مین رضا ایک امر خاص پر ہوئی جیسے حدیث مشہور مین ہی کہ التسعی بعبید اللہ
ولو کان کافرا یعنی نبوسبیت سعی من حیث الاستخادۃ ہے نہ من حیث الکفر و
النفاق وغیرہ اور ثانیاً اس رضا کو مخصوص کیا خطاب باری فی بعدم نکث اور بعد
رضے اللہ کی فرمایا فمن نکث فانما ینکث — آہ کما مر انہا موخرۃ فی التنزیل
بہرکیف احتیاج ان تخصیصات کی نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ لفظ رضے
اللہ سی رضائی مطلق مراد لیجاوی بطور موضوع موضوعہ کلیہ کے مطلق الرضا بطور
موضوع مہملہ کی اور چونکہ ظاہر ہی کہ کوئی لفظ یہان شمول اور عموم پر دلالت نہین کرتا
ہی لہ سور موضوعہ کلیہ ہوسکے تو ضرور ہوگا کہ بطور موضوع مہملہ مراد لیا جاوے اور مہملہ ملازم
جزئیہ کا ہی کما ثبت فی المیزان پس مراد رضا سی نہوگی مگر بعض الرضا اور ظاہر ہے
بعض الرضا کفار اور منافقین سے بھی باعتبار بعضے افعال حسنہ کی ہوسکتے ہی

جیسا کہ التسعی بعبید اللہ ولو کان کافرا مین گزرا ہو لا یفید النجاۃ لعدم الایمان پس اس
تقریر سی ہماری ثابت ہوا کہ جوابات شیعہ مبتنی بر تنزل علی التنزل ہین یا بینے
کہ اولاً نسلم کہ مراد مومنین سی اعم از مومنین حقیقی وظاہری ہین کیون نہین جائز
ہی کہ مومنین سے حقیقی مراد ہون پس مضرات ثلاثہ اس سی خارج ہوجاوینگے کیونکہ اونکا

مومنین حقیقی ہونا ہماری نزدیک نہین ثابت ہی اور ثانیاً سلمنا کہ مومنین سے
اعم مراد ہی لیکن لانسلم کہ رضا ہی رضای مطلق مراد ہی کیون نہین جائز ہی کہ مطلق الرضا
مراد ہو کہ وہ ملازم خبریہ ہی اور مفاد اوسکا ثبوت بعض الرضا ہوگا اور بعض بالرضا کفار
اور منافقین سی بھی ممکن ہے باعتبار بعض افعال حسنہ کی وہ لایفید شیئوکم
لعدم الایمان ثالثاً سلمنا کہ رضا سی بھی مراد رضای مطلق ہی لیکن مابعد اوسکا مختص
ہی بدو تخصیص کہ دلالت کرتا ہی احدہما پر اویا یعونک اور دلالت کرتا ہی ثانی پر
فمن نکث کما ذیں جواب ثالث کہ ہمتنے بروقت نزول ہی آپ اوسی مین بحث لاطایل
کرتی ہین اور دو جواب اولی کی جواب سی اپنی دم چرایا اور یہی دستور ہی حضرات
اہلسنت کا کہ جب جوابات اصلی کا جواب نہین سوجھتا تو جوابات تنزلی پر جان لڑاتی
ہین اور اصلے جواب کا جواب بالکل اوڑا دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتی کہ جوابات
تنزلی تطفلے ہوتی ہین اگر بفرض محال بزعم باطل تمہارے باطل بھی ہو جائینگے تو ہم
آپکا بنظر جواب اصلی کی آپکے جان نچھوڑیگا اور نہ بحث وجدال سی نہ موڑے گا
اب ہم بحث کرتی ہین آپکے جوابات ناصواب سی **قولہ** بہ نسبت امر اول کی
ہم یہ جواب دیتی ہین **اقول** یہ جواب محض پوچ اور لچر ہی اسلئے کہ بنا اسکی دو باتون پر
ہی ایک تو یہ کہ خدا نی فقط رضے اللہ عن المومنین کہا دوسری یہ کہ رضے اللہ
عن المومنین سی رضای مطلق یعنی رضای کلی سمجھے جاتی ہی کہ مخصل جسکا یہ ہی
کہ ہر طرح پر راضی ہوا اور دونو باتین محض غلط ہین اسلئے کہ خدا نی فقط رضے اللہ
عن المومنین نہین کہا بلکہ ساتھ اوسکی اویا یعونک بھی فرمایا یعنی خدا راضی ہوا مومنین
وقت بیعت کے یا بسبب بیعت کے اور بیعت ایک فعل خاص ہی پس رضا نہوئی مگر ایک فعل

خاص پر اور لا نسلم کہ رضا بفعل خاص مستلزم رضا بجمیع افعال ہو اور اسیطرح خدا نے
رضے اللہ رضا و مطلقًا یا رضے اللہ عن کل الوجوہ نہین فرمایا کہ مخاطب کے کہنے
طرح پر خدا راضی ہوا اور جب کوئی لفظ اپنے عموم شمول کی نہین دلالت کرتا ہی تو ضرور
ہی کہ رضا سی مراد رضا فی الجملہ لیجاوی اور رضا می فی الجملہ سے رضا می کلی مراد لینا
سراسر جہالت ہی قواعد منطقیہ سی قولہ خدا کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ صحابہ کی اعمد
کا موننہ اضی نہ تہا اقول اور کا سون مین نکتہ بیت بہی ایک کام ہے
اور کون مسلمان خدا کی نسبت یہ گمان کرسکتا ہی کہ وہ جانتا نہ تہا نکتہ بیت سی بہی
راضے تہا اور اگر راضے تہا تو پہر فمن نکث کیون فرمایا قولہ ایسے تہمت ہی کہ
کوئی مسلمان اپنے دلمین خیال بہی نہین کرسکتا اقول خدا تو فرماوی کہ مین بیت
ہی کرنی پر راضی ہوا اور مخاطب کہی کرنین ہر طرح پر راضی ہوا کیون یار تہمت
یہ ہے کہ وہ ہی افسوس کہ دنیا مین انصاف نہین ہی خود خدا پر تہمتین کرین اور
دوسرونکے گلی منڈین سے چپ دلاورہ ست زردی کہ کف چراغ دارد قولہ ہر
طرح پر راضی نہوتا اقول لقد رضے اللہ کی معنے ہر طرح پر راضی ہونا سوای کے
کافر جاہل کی کوئے مسلمان عالم نکہی گا کلام لفظے مین تو کوئی لفظ ہر طرح پر نہین
دلالت کرتا ہی ان کلام نفسے مین ہو تو ہو لیکن مجبوری یہ ہی کہ شیعون کو
معلوم ہی نہین کہ کلام نفسے سوای لفظ و معنے کی کس جانور کا نام ہی آیا اونٹ
ہے یا امام رازی کی بکری یا آپکے حضرت اوستاد کی گردن مروڑی کرکرے
جیسا کہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین ہے قولہ صرف انکی دل خوش کرنیکو اقول
البتہ کچہ جہلا ایسے ہین کہ جو قیود اور شروط کلام خدا پر نظر نہین کرتے اور ایسے

آیات سی جنکو کسیطرح مناسبت سنرات ثلثہ مذکورہ نہین نبی اپنا دل خوش کیا کرتے
ہین لیکن صحابہ رسول خدا نو اس آیت سی کب اپنا دل خوش نہین کرتی تھے
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری فی کتاب الباری ہے عن العلاء بن مسیب عن ابیہ
قال لقیت براء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ و بایعتہ تحت الشجرۃ
فقال ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ فی ملاقات کی سینے براء بن عازب
سی پس کہا مینے طوبی ہی تیری واسطے کہ شرف صحبت رسول خدا پایا تو نے
اور بیعت کی تحت شجرہ پس کہا اوسنے ای برادر زادہ میری تو نہین جانتا کہ ہم لوگون
نی بعد اوسکی کیا کیا اور کیون کیون بدعتین حادث کین تھے پس اگر کل صحابہ رضا مند
خدا کو ایک فعل خاص پر تھے کہ رضا مندی ہمیشہ من کل الوجوہ سمجھتے اور رضامندی
دائمی سمجھتے اور شروط بعد مرگ فعل خلاف رضامندی اور شروط بہ بقا بر
مقتضای بیعت نجاتے تو انک لا تدری ما احدثنا بعدہ کتنی افسوس ہی کہ حضرت
مخالف اوسوقت موجود تھے ورنہ برادر ابن عازب سی یون عتاب و خطاب فرماتی
کہ تو یہ کیا یک مرتبہ ہی خدا نی تو رضامندی ہمیشہ ہمیشہ دائمہ ہمیشہ فرمائی ہے
اور شرط ساتھہ کسی شرط کی نہین کی ہے پھر تو ما احدثنا بعدہ کا کیون ذکر کرتا
ہی شاید تو نی مذہب اہلسنت و جماعت چھوڑ کی اس آیت مین مذہب شیعہ اختیار
کیا ہی قولہ براہ تدلیس فرمانا اقول تدلیس بظاہر تب ہوتی کہ خداوند تعالی اس
آیت کو یون فرماتا کہ لقد رضی اللہ عن المبایعین من کل الوجوہ رضاء دائما ابدا
تمت و فجر و کفر لیکن جبکہ خدا نے تخصیص رضا بو سنین کی اور قید اذ یبایعونک کی
اور شرط بقا یا عدم نکث فرمایا تو ان قیود و شروط و تخصیصات سے

قطع نظر کرنا تدلیس حضرات اہلسنت ہی نہ تدلیس خدا ورسول قولہ اور جن باتون
سی اونکی ناراضی تہا اونکو تقیہ ظاہر کرتا اقول جن باتونسے ناراض تہا دو سم ایمان تہا
اور عدم وفا بما عاہد علیہ اللہ تہا اونکث بیعت تہی اور فرار عن الزحف تہا اور محبت مال دنیا تہی ان سب
باتونکو جو منافقین سی سرزد ہوئین خدا نی بیان فرمادیا پس محل وہ مصداق تقیہ کہان ہوا آری اگر
مومنین مین اظہار نکرتا یا بخصوص اسماء حضرات ثلاثہ کی بقیہ از شیعیان ہی تو
منافقین مین اظہار نکرتا اون نامونکا بقیہ از زنیان ہی اور از عدم اظہار نام کرام میں
لمصلحتہ ہی تو دونو مقام پر ہی تقیہ کرنہ بیان وتنزیل ہی نہ وبال مگر حضرت مخاطب
کو تخصیص البدعہ لازم ہی وان تنصرف امنا فانا ننصرف منکم کما تسخرون من
قولہ غور کرنیکی لایق ہی اقول غور کرنیکے لایق حال رضامندی ہی کہ کن
لوگونسے ہی مومنین سی ہی یا منافقین سے اور کس بات پر ہی بیعت پر یا میل
دنیا کی کا مومنین پر در کسوقت تک ہی تا بعدم نکث بیعت یا ابا لا بین قولہ حضرات
شیعہ کو کسطرح معلوم ہوا کہ سابقہ کی اور نا مونسی خدا نا راض تہا اقول جسطرح
سی تمکو حال رضامندی معلوم ہوا کہ تمہاری زعم باطل مین فقط ایک سے رضے اللہ
سی حال رضامندی ظاہر ہوا اور شیعونکو سیکڑون آیتون سے جو در بارہ
منافقین ہین حال نارضامندی خدا بعض صحابہ سی ظاہر ہوا قولہ کیونکر اونکو اونکی
نارضامندی کا حال معلوم ہو اقول اسطرح معلوم ہوا کہ خدا نی فرمایا فمن نکث
فانما ینکث علی نفسہ اور پھر فرمایا فقد باء بغضب من اللہ ومأواہم
جہنم وبئس المصیر۔ اور پھر فرمایا لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔
پس ان آیات اور انکی امثال سی کہ سیکڑون ہین کہ حال نارضامندی خدا معلوم ہوتے

اعتراض کرتی ہے کہ ان آیات مین ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہی تو ہم کہینگے آیہ تطہیر
اور مباہلہ مین بھی ثلثہ کی نام کی تصریح نہین ہے تعجب اونسی نکتہ بیت اور فرق عن ارتفع
اور ایذای خدا و رسول واقع ہوئی تو خود بخود بمصداق آیات غضب خدا ہوگئی قولہ
تعجب کا تو مقام ہی اقول تعجب کا مقام ہی کہ تقدیر رضی اللہ سی تو رضامندی ظاہر
ہوا اور تعین نکتہ سی نارضامندی نہ ظاہر ہو علاوہ اسکے تقدیر رضی اللہ سے تو فقط
مومنین ہی سے نارضامندی ظاہر ہوئی نہ سر گروہ منافقین سی پھر کیونکر اہل سنت
معاویہ العاویہ کو دعوی کرتے ہین اور نام اصحاب ثلاثہ زبان پر لاتی ہین تعین شیطان
پاک کو نابجان سگ ناپاک جوابدین کہ اگرچہ اس قرآن مین تصریح بنام ثلثہ کی نہین ہی لیکن قرآن کو
حضرت عثمان نی جلادیا اسمین تصریح نام ثلثہ کی موجود تھی لیکن چونکہ آیہ رضی نکتہ سی وہ نام خ
ہی ہوگئی تھی اسلئے بیار عثمانی مقتضے اونکی جلا نیکے ہوئی پھر اب اوسکا ذکر زبان پر لانا لغو
ہی اسلئے کہ اگر شیعہ اسکو دیکھین گے بھی تو بسبب منسوخ التلاوۃ ہونیکے قبول نہین کرسکتی
قولہ لیکن افسوس تو یہ ہی اقول الحمد للہ کہ شیعہ کو امام مبین کا نشان
ملا ہی اور اپنی امام زمان کو پہچانا ہے مقام افسوس ہی کہ سنیون نی اپنا امام زمان کو
نہین پہچانا اور بموت جاہلیت مری اور بقول خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر کی جنہون نے
بخوف موت جاہلیت یزید کی اور حجاج بن یوسف کی بیعت کی ہی بیعت بھی انکی گلے مین
اسکا پھندا نہ گہر کی ہوئی اور نہ یہ کہا کی قولہ ہزار برس تو گذر گئی اقول قریب
تیرہسو برس کی گذری کہ اہلسنت منتظرین کہ امام مہدی متولد ہونگے اور ظاہر ہونگے
اور جو طرق شیعون نے حضرات ثلثہ کی گردن مین ڈالا ہی اوسکو نکلوا ڈالین گے اور بیعت کرنی
اس زمانہ دراز کی اب تک کچھ اونکا اثر بھی نہ پیدا ہوا یہ انتظار کو انتظار

فرد ای قیامت سی کم نہین یہ شعر نہایت مناسب بمقام پیدایش امام ہی صد
شب ہجر گذشت و مہ من پیدا نیست ر طرفہ عمری کہ بصد سال ندیدم یک ماہ۔ آری
بجای صد سال کی تیز دو صد کہنا مناسب تہا بہر حیف دیکہا چاہیئے کہ وہ حضرت
اوس طوق کا نگر کچہ پڑہا دیتے ہین یا گنا دیتے ہین **قولہ** اس اعتراض سے
بہی اتنا ثابت ہوتا ہی **اقول** یہ اعتراض نہین ہی بلکہ سنیونکی استدلال کا جواب ہے
اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ بیعت حدیبیہ اوپر شرط عدم فرار کی تہی اور رضامندی خدا منوط
اوپر اسی بیعت مشروطہ بشرط عدم فرار کی تہی اب ان لوگون سے نے ایفا بشرط
کیا وہ داخل رضامندی خدا ہوئی اور جن لوگون سنے بعد اس بیعت کی وفا بشرط
نکی بلکہ بفرار از محاربات غیر وحنین نکث بیعت کی وہ من نکثین داخل اور لعنت
رضے سی خارج ہین نابر اسکے ناکثین ہمیشہ لعنت رضے سی خارج تہے چونکہ یہی
وفا کنندہ بشرط بیعت نہی تہی پس جو رضا کہ موقوف اوپر ایفای شرط بیعت
کی تہی وہ کیونکر متحقق ہوتے واذا فات الشرط فات المشروط پس حضرت
مخاطب جو فرماتی ہین کہ اس اعتراض سی اتنا ثابت ہوتا ہی کہ بیعت رضوان کی
وقت تک صحابہ کبار اور مہاجرین وانصار سچی مسلمان اور پکی مومن تہی محض غلط
ہی ہرگز ناکثین سچی مسلمان تہی نہ پکی مومن تہی اگر سچی مسلمان اور پکی مومن ہوتی تو کبہی اونے
نکث بیعت عمل مین نہ آتا اونکا نکث کرنا سچی دلیل ہی اوپر جہوٹی مسلمان ہونیکی اور پکی منافقی
ہی اور پکی مومن ہونی کے **قولہ** نہ منافق تہی نہ کافر تہی اونکے بیعت صادقانہ تہی
نہ منافقانہ **اقول** اگر کافر یکبارگی نفاق نہوتی تو پیغمبر کو تہا کافرون مین چہوڑ کر نہ
بہاگتی اور اگر عہد پیمان عدم فرار مین صادق ہوتے اور منافق نہوتی تو مرجاتی

اور فرار نکرتی اور ہرگز کسی عاقل کے عقل باور نہین کرتے کہ خدا کبھی ایسی منافقین ناکثین فارّین سے راضی ہوا ہو آسے راضی اونسے ہوا جنھون نے وفا بہ بیعت پیمان کے اور لڑی یا مری یا مارا قولہ چنانچہ یہ فقرہ صاحب تقلیب المکائد کا اقول یہ فقرہ ہرگز دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ بیعت کرنیوالے مومنین منافق نہ تھی اسلئے کہ صاحب تقلیب المکائد یہہ فرماتے ہین کہ آیہ فمن نکث اسپر دلالت کرتا ہے کہ بعض مبائعین بیعت حدیبیہ جو موسوم بہ بیعت رضوان ہے ناکثین بیعت سے تھے اور بیعت ظاہری کہ ناکثین نہ تھی مگر منافقین پس خداوند علام الغیوب اون منافقین ناکثین کیونکر راضی ہوا اور وہ منافقین لقد رضی عن المومنین المومنین اسلام مین کیونکر داخل ہوے قولہ اور شہید ثالث کا یہہ کہنا اقول یہ کلمہ شہید ثالث کا ہرگز اسپر دلالت نہین کرتا کہ آپکے صحابہ کبار اول سے منافق نہ تھی اسلئے کہ بعض افعال حسنہ کا اونسے سرزد ہونا دلیل اوپر ایمان کے نہین ہے کیونکہ بعض افعال حسنہ کفار اور منافقین سے بھی واقع ہوتے ہین جیسا کہ سابق مین بمنے التنخی حبیب اللہ ولو کان کافرا سے بیان کیا بلکہ یہہ فرمانا شہید ثالث کا کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ الٰہیشان واقعست دلیل ہے اوپر نفاق اونکی کے اسلئے کہ اگر بقول آپکے وہ پکے مومن ہوتے تو سب افعال اونکی حسنہ ہی ہوتے اور جب فقط بعض افعال حسنہ ہوئی تو بیشک وہ منافق تھے کہ بعضے ظاہری افعال اونکے حسن تھے اور باطنی افعال اونکی سب کے سب قبیح تھے قولہ حتیٰ یہہ آیت جسمین خدا نے اپنی رضامندی ظاہر کی نازل ہوئی اقول محض غلط آیت رضامندی کے ساتھ ہے آیت فمن نکث نازل ہوئی کہ اونمی منافقین کو رضامندی سے خارج کردیا قولہ خیر اب آگے چلیے

اقول خیر نہین ہے آپ چاہئی آگے چلئے چاہئے پیچھے چلئے اچکا پیش ویسا ہی برابر ہے
مطلع سی مقطع تک صاف پڑا ہوا ہی آبتدای حضرات ثلثہ کفر پرستی تھی اور
شراب پینا اور سور کھانا تھا اور وسط اوسکا نفاق اور خاتمہ اونکا بارتداد ہوا بین
المعانی تھا قولہ اونکی حال پر نظر کیجئی اقول جب ہمنے اونکے حال پر نظر کی تو دیکھا
کہ ہمیشہ اونسے افعال منافقانہ ہی واقع ہوے کیا سامنے جناب رسول خدا کے کیا
بعد اونحضرت کے آرے سامنے کسیقدر ڈرتے تھے اور بعد اونحضرت کے خلیع العذار
اور بالکلیہ گستہ سا رہو گئے قولہ جنگ خیبر پر ثابت قدم نرہے اقول صاحب
تقلیب المکائد رحمہ اللہ نے بعد خیبر ذکر حنین بھی کیا ہے آپ نے فقط خیبر ہی کیون پکڑ لیا
مگر یہ کہ حنین کا فرار لاجواب تھا اسلئی کہ حنین مین فرار صحابہ کبار مثل احد کے منصوص
فی القرآن والحدیث ہے اور سچی تو یہ ہے کہ اہل تواریخ کی کل لڑائیون مین بجز فرار کی نسبت
قرار طرف ثلاثہ کے دی ہی نہین ہے قولہ لیکن فتح نہونا مستلزم فرار نہین ہے
اقول حضرات ثلاثہ کا فرار آپ کہانتک چھپائینگے اور چکنی چپڑی باتین بنائینگے کچھ نکشت
بیت خیبر ہی سے بھاگنے پر موقوف نہین ہے بلکہ حنین سے بھاگنا بھی اسی قسم کا ہے
کہ خود کلام اللہ مین فولیتم مدبرین موجود ہے صحیح مسلم مین ہے کہ عباس عم رسول
کہتے ہین کہ جناب رسول خدا اوس روز ایک بغلہ بیضا پر سوار تھے فلما التقی
المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ ۳
یرکض بغلتہ قبل الکفار الی ان قال فقال رسول اللہ ۳ اے
عباس ناد اصحاب السمرۃ فقال عباس وکان رجلا
صیتا فقلت باعلی صوتی ای اصحاب السمرۃ یعنی ہرگاہ مسلمانون نے اور

کفار نی صف جنگ مین باہم ملاقات کی سلمان پیٹھ پھیر کر بھاگی اور جناب رسول خدا
نی اوسوقت نیچے سے نفیر فیصد باد کیا اور اپنی بغلہ کو باوجود تنہائی اور صدر قفا کے بکمال
شجاعت دلیری طرف کفار کی بڑہاتی تھے اور رجز مین فرماتی تہی انا ابن عبد المطلب
انا النبی لا اکذب جیسا کہ حدیث دیگر مین ہے پس عباس کہتی مین کہ اونحضرت
نی فرمایا کہ آی عباس اصحاب سمرہ کو یعنے اصحاب بیعت رضوان کو جنہون نے
مرنی اور عدم فرار پر بیعت کی تہی پکار و کہ کیون بھاگی جاتے ہو پس عباس کہ بہت
بلند آواز تھے آواز بلند پکارنیلگے کہ این اصحاب السمرۃ یعنے کہان جاتی ہو اے
بیعت کنندگان زیر درخت کیا اے بھاگنی پر بیعت کی تھے نہتے مضطلاً
اس حدیث سی صاف سمجھ لیا گیا کہ فارین روز حنین بہی اصحاب بیعت رضوان ہے
تہی کہ نکث بیعت کرکی بہائی جاتے تہی اور عباس سا جوری الصوت اونکو پکارتا
تا کہ وہ جوانمردان سمجہ کہ یہ دغا کو کچہ غیرت اور حیا تہی اب ہم حضرت مخاطب سے
پوچہتے ہین کہ آپنے نکث بیعت کو مخصوص بفرار خیبر کیا ہی اسکے کیا وجہ ہے
کیون حضرت سوای خیبر کی کیا اور لڑائیون سے بھاگنی کی اجازت لگئی تھی
بہرکیف چونکہ آپکی سمجہ مین نکث بیعت خیبر ہی بھاگنے پر موقوف ہی تو بہت خوب
ہم اوسکو بہی چند وجہ ثابت کرتی ہین اول تو یہ کہ آپ فرماتی ہین کہ فتح ہونا تستلزم
فرار نہین ہے البتہ مستلزم فرار ہوتا جب آپ کسی کتاب سی گہوڑی ہی سوتے
ہوتی اونکا قرار زیر پای حصار ثابت کرتی لیکن بالاتفاق کل کتابون سے انکا
برآنا ثابت ہی پس ہم کہتے ہین کہ جب جناب رسول خدا نی حکم فتح کرنے قلعہ
کا دیا تہا تو واجب تہا کہ پای حصار سے ٹلتی اور جبتک قلعہ فتح نہوتا لوٹتی یا مرتی

جان بچا کی پھر آسنگے کیا سنے پس بجز اسکی کہ کمال جرأت سی تاب اقامت
نہی وجہ مراجعت کیا ہوئی بیت ڈرتے مرنی پہ ہوئی تھی یا نبولی سعدی کہ مم
بھاگنے پر ہم اسی عدم ثبات قدم کو جو خلاف مقتضای بیت تہا بنگ شعر بفرار
تعبیر کرتے ہین آری اگر لاش خلیفہ صاحب کی بجای خلیفہ صاحب کی زمین
سی پھرتی تو ہم ہرگز اوسکو تعبیر بفرار نکرتے خواہ قلعہ فتح ہوتا یا نہوتا دوسری متواتر
سی ہے یہ امر کہ جب دونو خلیفتین گرامی اور دونو شجاع نامی بصد خاصے بلکہ
بہ بمکحرامی بناکامی خائب وخاسر پھری اور مصداق خسر الدنیا والآخرہ ہوئی تو جناب
رسول رب متعال کو نہایت ملال ہوا چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہین کہ
انہ علیہ السلام بات تلک اللیلۃ مھمومًا تا اوسکو حضرت نی فرمایا لاعطین الرایۃ
غدًا رجلًا کرارًا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ
ورسولہ یفتح اللہ علیہ چنانچہ کنز العمال اور مسند احمد بن حنبل اور صحیح نسائی اور سیر
المعین اور روضۃ الاحباب اور روضۃ الصفا اور سب سی کتب معتبرۂ اہل سنت
مین متقارب اللفظ والمعنی منقول ہی وعن عبد اللہ بن بریدہ قال سمعت ابی
یقول حاصرنا خیبر واخذ ابوبکر اللواء فانصرف ولم یفتح لہ ثم اخذہ عمر
من الغد فرجع ولم یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجھد فقال رسول اللہ
انی دافع الرایۃ غدًا الی رجل یحب اللہ ورسولہ کرارًا غیر فرار لا یرجع حتی
یفتح اللہ لہ الحدیث وفی صحیح النسائی لاعطین الرایۃ رجلًا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
لیس بفرار یقاتل یہ ہی کہ اوسنحضرت نی فرمایا کہ کل ہم عطا کرینگی رایت ایسی شخص
کو جو کرار غیر فرار ہوگا اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکھتی ہین اور وہ خدا اور رسول کو

دوست رکھتا ہوگا پس اس کلام بلاغت نظام مین تصریح اس بات کی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام مخصوص باین صفات تھے اور جن حضرات کو پیشتر اس سے رایت ملتھا
وہ صاحب ان صفات کے نہ تھے اور وہ لوگ دوست رکھنے والے خدا اور رسول
کے نہ تھے بلکہ دوست رکھنے والے اپنی جانونکے تھے ہی سبب سے جان بچاکر بھاگ
کھڑے ہوئے پس اگر خدا نے فرار نہین کیا تو اونحضرت نے کیون فرمایا کہ کل ایسے شخص کو
رایت دونگا جو کرار غیر فرار اور لیس بفرار ہوگا یعنے بھاگنے والا نہوگا اس سے تو صاف
صاف سمجھ لیا جاتا ہی کہ جسطرح سے خلفار بھاگ آئے وہ نہ بھاگ آویگا یہانتک کہ قلعہ کو
فتح کرے حضرات اہلسنت اس سے بڑھکر اور کیا دلیل فرار ثلاثہ چاہتے ہین کہ قول
جناب رسول خدا شاہد اونکی فرار کا ہے تیسرے اگر حضرت مخاطب کی تسکین ان دلیلون
سے نہین ہوتی ہے تو نظر کرے طرف اوس تصریح صریح کے جو حدیث کنز العمال
مین مذکور ہے روی عن علیؑ انہ سار رسول اللہؐ الی خیبر فلما اتاھا بعث عمر و
معہ الناس الی مدینتھم ففاتلوھم فلم یلبثوا ان انھزم عمر و اصحابہ فجاء یجبنھم ویجبنونہ فساء ذلک رسول اللہ ——— محصل کلام
یہہ ہی کہ جب جناب رسولخدا طرف خیبر کے تشریف لیگئے تب عمر کو واسطے لڑنیکے طرف شہر یہود کے
بھیجا اور لوگ اونکی ساتھ ہوئے پس جب نوبت بمقابلہ پہونچی تو تھوڑی دیر نگزری کہ یہود نے
عمر کو اور اونکے ساتھیونکو ہزیمت دی پس آئے سب لوگ ہزیمت کھائی ہوئے درحالیکہ
ہمراہیان حضرتِ عمر خود حضرت عمر کو نامرد اور بزدل کہتے تھے اور حضرت عمر اونہین
کہ بزدل کہتے تھے پس اس ہزیمت کھاکر پھر آنے سے جناب رسولخدا کو ملال ہوا انتہی کیون کر
حضرت اس سے صراحت زیادہ بھاگنے پر اور کیا ہوگی ہزیمت لشکر بدون فرار بھی کہین

ہوسکتی ہے اور جو لوگ کہ ثابت قدم رہین اور فرار نکرین اونکو کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے
شکست پائی اور ہزیمت کھائی علاوہ اسکے اگر فرار نہین کیا تھا تو اونکو لوگ بزدلا
کیون کہتے تھے ثابت قدمونکو دنیا مین آجتک کسی نے جبان اور نامرد اور بزدل نہین
کہا اور اگر نہین بھاگ آئے تو جناب رسول خدا کو اونسی ملال کرنیکی کیا وجہ تھی جو شخص
جانفشانیان کرے اور جان لڑاوے اوس سے عقلا خوش ہوتی ہین کہ ناخوش
ہوتی ہین اور یہہ ناخوشی جناب رسول خدا کی البتہ موجب اونحضرت کی ایذا کے ہوئی
یہانتک کہ نوبت نزلت تلك الليلة مهموما کی پہونچی کما مر عزالرازی اور صحیح بخاری
مین ہے کہ من اذانی فقد اذی اللہ پس جو لوگ موذی خدا اور رسول ہین بیشک خدا اونسے
ناراض ہے یہہ ناراضی علاوہ نکث بیعت کے ہے پس ایسی لوگونکی حقین خدا رضی اللہ فرما
عقل کسی عاقل کی قبول نکریگی اور ہرچند کتاب کنز العمال بہت معتمد کتاب اہلسنت
کی ہے مگر شاید حضرت مخاطب کو اطمینان تام نہ حاصل ہوا اور کچھہ خلجان باقی رہا ہو
تو رفع خلش اپنی تربہ ہے محدث کامل شاہ ولی اللہ دہلوی سے کرلے جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تحفہ مسروقہ مین آیۃ اللہ فرماتی ہین اور اپنی ملاقاتیون سی ٹھہراتے ہین کو حقیقتن
اونکی والد ماجد ہین اور اونکی والدہ ماجدہ کی ملاقاتیو نسی ہین چنانچہ محدث مذکور بھی
حدیث تبغاوت یسیر کتاب ازالۃ الخفا مین بخط جلی اعراب دیکر لکھتی ہین سار
سار سول اللہ الی خیبر فلما اتاها بعث عمر و بعث الناس الی مدینتهم او قصرهم
فقاتلوا هو فلم یلبثوا ان هزموا عمر و اصحابه فجاء یجبنونه و یجبنهم اخرجه الحاکم
اور جب فرار اونکا جنگ خیبر سے بدلایل واضحہ ثابت ہو گیا تو مصداق فمن نکث ینکث علی
ثابت ہو گیا اور مصداق من یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ و ماواہ جہنم و بئس المصیر کا ہو گیا

اور باعتبار ایذا دہی رسولؐ کی مصداق ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کا ثابت ہوگیا
اور مصداق ان صفات کا ہونا تو ہر سر قدم پر ان حضرات کی لئی ثابت ہی ہم کہانتک
انکشاف کرینگی اور آپ کہانتک چھپاتی پھرینگی احد مین کہ خیبر مین کہ حنین مین کہ ماجرائے
قرطاس مین کہ قصۂ فدک مین کہ تخلف بعثت اسامہ مین کہ سقیفہ بندی مین کہ غصب خلافت مین
کہ احداث بدعات مین سے زیادہ تابسرش بہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل میکشد
کہ جا اینجاست۔ قولہ بالفرض اگر خنک سی بھاگی اقول کیا عبادت ہی کہ بعد فرض فرار
کی پھر مخاطب کتابی کہ کلام اللہ سی ثابت کرو جس شی کو تمنے فرض ہی کر لیا پھر اوسکی
اثبات کی ہمکو کیا ضرورت ہی اقرار کی لئی اثبات کیا اور اس سی بدیہی تر کیا ہوگا کہ فرار
من فرض مخاطب مستلزم نکث عہد ہی اور نکث عہد مستلزم ارتداد ہی اور ارتداد مستلزم عدم ایمان
اور عدم ایمان مستلزم عدم دخول فی رسنے اللہ عن المومنین کا ہی قولہ اونکا بھاگنا جنگ
خیبر سے اقول بھاگنا جنگ خیبر سی اقرار حدیث من سی اور جنگ حنین سی فوقیتم مدبرین
سی اور نکث بیعت من نکث سی اور عدم رضا فقد باء بغضب من اللہ ومأواھم
جہنم وبئس المصیر سی اور ملعون ہونا لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ سے
ثابت ہی اب اس سی زیادہ اور کیا چاہتے ہین قولہ واذ یئس ظلمیں اقول واقعا
عار الایس بطل الیس قولہ صحابۂ کبار سی کوئی بعد اس بیعت کی موجب نارضامندئ
خدا کا ہونا اقول اگر کوئی فعل موجب نارضامندی ہو نیوالا تو من نکث ہی نہ کہ نفوذ بعد
من نکث فرمانا من لغو ہو جاتا قولہ تو ضرور وہ اوس سی خبر دیتا اقول بعد من نکث
فرمادینے کی اب کیا ضرورت از سر نو بیان کرنیکی تھی قولہ لقد غضب اللہ علیہم ارشاد
کرتا اقول اس ارشاد کی ضرورت تو جب ہوتی کہ من نکث فانما ینکث علی نفسہ ہوتا

اور فقد باء بغضب من اللہ وماواہم جہنم وبئس المصیر اور لعنہم اللہ
فی الدنیا والآخرۃ نہ ارشاد کیا ہوتا اور جب یہ سب فرمادیا تو قد غضب اللہ علیہم
کی کچھ ضرورت باقی نرہی تھی تو بلا ضرورت فرمانا ایک فضل لغو ہوتا اسلئے لقد غضب
مبین فرمایا قولہ اور بری کا مونکی خبر تک ندی اقول سبحان اللہ یہ مخالب کی نزدیک
ثمن نکث اور فولیتم مدبرین بہت اچھی کا مونسی تھا اور ان مبین افعال حسنہ کی تھا جسکے خطا
کی شہرت دی حقیقت مین یہ غلطی حضرت عثمان کی نہی ورنہ اگر ثمن نکث اور فولیتم مدبرین
کو نکال کر مثل دیگر کلام اللہ کی جلا دیتی تو سچے ہوگئی ہوتے اور ان افعال حسنہ کے
کا ہیکو شہرت ہوتی قولہ افعال قبیحہ کی پردہ پوشی کری اقول واقع مین بہت اچھی
پردہ پوشی کی ہے کہ سرتاسر ی لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ کی اولی سزدی بان تک
اوٹہائی اور انکو پردگیان فقد باء بغضب من اللہ وماواہم جہنم وبئس
المصیر — سی گردانا ہی قولہ یا تو خدا اونسی ڈرتا تھا اقول البتہ کسیقدر ڈرتا تھا کہ
اونکی برائیان نہ بیان کرسکا اور یقول آپکی تعریفین بہت کین اور ان مبین تعریفون سے
ثمن نکث اور فولیتم مدبرین سے ہی لیکن شیعونسی بہت ڈرتا تھا کہ اون مدوحین کی ہما
متبرکہ زبانپر نہ لاسکا ورنہ صاف صاف کہدیتا تھا یا عمر یا ابوبکر یا عثمان لقد رضی اللہ عنکم
کہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاتا قولہ لغزش ہوجاتی تھی تو اسکو عفو کردیتا تھا اقول شیعہ
امیدوار تر ہین عفو لغزش کی اسلئی کہ جب لغزشین کفر ونفاق کی درگاہ خدا مین عفو ہوجاتی
ہین تو اگر بالفرض تیری مین ہمکو لغزش بھی ہوگئی ہوگی تو خداوند غفور عفو کریگا ورنہ خلاف
عدل لازم آئیگا کہ بڑی لغزشین تو معاف کری اور چھوٹی لغزشیا نہ معاف کری قولہ
اگر کیا جاوی کہ بعد وفات پیغمبر اقول قبل وفات بھی برے کام کئی جیسا کہ ہم بیان کرآئے

اور بعد وفات بھی کئی **قولہ** تو خبر دی اور اوسکی **اقول** اوسکی خبر خدا نی مجھ نکمش سی
بھی دی اور **قولہ** فان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ
لن یضر اللہ شیئاً سی بھی دی اور اوسکی پیغمبر نے بھی مارا لو مرتدین
صفہ فارقتھم اور ارتدوا علی اعقابھم اقہقری سی اور من الاصحاب من لا یراني بعد ما یفارقني لا
یرہی ما تحدثون بعدی سی اور سیعود الدین غریباً کما بدء غریباً سے
اور لترکبن سنن من قبلکم خذوا النعل بالنعل والقذة بالقذة
سے اور اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس سی دی ہی لیکن سے
گر نہ بیند بروز شپرہ چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** لقد رضی اللہ عنہ اذ یبایعونک **اقول** مگر
بیان ہوا کہ لقد رضی اللہ مومنین کی حق مین فرمایا نہ منافقین کی اور بشرط عدم نکث فرمایا
نہ بلا شرط **قولہ** فعلم ما فی قلوبھم تین اونکی دلونکی بات جانتا ہون **اقول**
جسطرح سے کہ مومنین موقنین کی دلونکی بات کو بعزم وفا عہد جانا اوسیطرح منافقین
کی دلونکی باتکو نکث عہد جانا **قولہ** اور فرمایا فانزل السکینة علیہم **اقول** تفسیر درمنثور
مین مذکور ہے اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس سے قولہ فعلم ما فی قلوبھم فانزل
السکینة علیہم قال انما انزلت السکینة علی من علم منہ الوفاء انتہے یعنے سکینہ نہین نازل
ہوا مگر اونہین لوگون پر جنکو خدا نے جانا کہ وفا بعہد کرینگی اور نکث عہد نکرینگے پس
ناکثین سکینہ سی محروم اور رضے اللہ سی خارج ہین کما مر **قولہ** ایسی لوگ جادہ حق
سی منحرف ہوئی ہون **اقول** ایسی لوگ تو منحرف نہین ہوئی مگر دین نکث والی تو منحرف
ہوگئی اور آپکی شیخین فارین عن الخیر وراجعین بل الثلثہ اونہین ناکثین مین ہین **قولہ**
لیکن ہم حضرات شیعہ سی عرض کرتے ہین **اقول** لیکن ہم بھی حضرات اہل سنت

سی عرض کرتے ہین کہ وہ کیون سوال وجواب مین اپنی اوقات ضایع کرتی مین
پہلی کسی آیت سی کسی حدیث سی ثلاثہ کا مومنین مین ہونا ثابت کرین تب تحت
رضے اللہ عن المومنین اونکو داخل کرکی بحث آیمن کرین کہ رضا فعل خاص سے
تہی یا عام سی اور اونہون نی نکث بیعت بغیر عن الرتصف کیا یا نہین قولہ کیون علامہ
کاشانی کی تفسیر اقول گیا یہ ہوا راک ہی ہم جواب دیچکی ہین کہ تفسیر ملا فتح اللہ کاشانی
مین خوب تفحص کیا یہ عبارت نہین ملی اور اگر ہم فرض بہی کرلین تو مخاطب کی ثلاثہ کو
کو مفید نہین آملئے کہ اس عبارت مین قید سومنان کی لگے ہوئی ہی یعنے بدرخ
نرود یک کس ازان سومنان الخ اور کہی ثلاثہ کا سومنان مین ہونا اول بحث ہی جو
لوگ اونکی نفاق کے قائل ہین وہ کب اونکو سومنان مین کہین گی مگر غباوت
کا کیا جواب ہی قولہ بیعت مین شرکت تہی اقول بشارت مومنین کو ہے
نہ مطلق سابعین کو فما لھؤلاء القوم لایکادون یفقھون قولا قولہ
دوسری روایت سنین کہ تیسرے کشف الغمہ مین لکہا ہی اقول اصل اس روایت
کی صحیح مسلم مین اور بعض فقرات ازالۃ الخفا مین موجود ہین اور ہم کشف الغمہ کو جانتے
ہین کہ ایک ایسی کتاب ہی کہ اوسکی مصنف علیہ الرحمہ فی اوسکی خطبہ مین لکہدیا ہے
کہ مینے اکثر حدیثین آیمن کتب مخالفین سی الزاماً علیہم نقل کی ہین پس وہ مخالفین پر حجت
ہوسکتی ہین نہ شیعہ پر باقی رہا ترجمہ اوسکا پس ہم نہین جانتی کہ مترجم کوئی معتبر ہے
یا غیر معتبر ہی تحسن ترجمہ پر اکتفا کی ہے یا اپنی طرف سے کچہ بڑہا یا گٹہا یا ہی پہلی اعتبار
اوسکا ہماری علمائی معتبر کی قول سی ثابت کرلیتی تب اوس سی استدلال کرتے
تو قابل شنیدن ہوتا قولہ اس روایت سی چند فائدی اقول خیالات فاسدہ

بہت فائدی حاصل ہوتی ہین لیکن بیفائدہ ہین قولہ اول یہ ثابت ہوا کہ بیعت کیوقت
چودہ سو صحابی سجود تھے اقول یا سو ہون یا پودہ سو ہون تعداد سجود عند
بین الفریقین نہین ہی پہر اس لغو گوئی سی کیا فائدہ قولہ جنکی ایمان اور اسلام کی خبر
خدا دیتا ہی کہ فعلم ما فی قلوبہم اور اونکی شان مین فرماتا ہی اللہ رضی اللہ عن المومنین اقول
جنون ہی جنون والجنون فنون کونسے عبارت روایت کی اس قول پر تمہاری دلالت
کرتی ہی ہرگز اس روایت مین کہ بی لفظ کوئی حرف نہ اشارت نہین کرتا کہ خدا نی چودہ سو کے
ایمان یا نفاق یا اسلام یا کفر کی خبر دی علاوہ اس دروغ پر راوی کی آفی نہ سہی یہ بات صحیح نہین
ہی آسکے کہ قلوبہم کی ضمیر طرف مومنین کی پہرتی ہی نہ طرف چودہ سو صابیین کے
کہ جسمین منافقین بہی تھے پس صلاح جناب باری نی قلوب مومنین مین ایمان و وفا کو جانا
اور صلاح جناب باری نی قلوب منافقین مین نفاق اور عدم الوفا کو جانا اور رضی اللہ
فقط مومنین کو فرمایا نہ چودہ سو صابیین کو قولہ دوسری حضرت پیغمبر خدا نی اونکی نسبت
فرمایا اقول روایت مین یہ نہین ہی کہ چودہ سو کی نسبت فرمایا بلکہ خطاب بحاضران
موجود فرمودہ اور جائز ہے کہ حاضرین سی وہی مومنین حاضرین مراد ہون جنکی حق مین خدا نی
رضی اللہ عن المومنین فرمایا ہان اگر روایت مین لفظ کل حاضرین ہوتا تو قطعا ہر احتمال
جاتا کہ کل چودہ سو سی خطاب واقع ہوا کو نظر رضی اللہ عن المومنین کی ضرور ہوتا کہ
خطاب محصور حاضرین مومنین ہی مین کیا جاوی علاوہ اسکے خود آپنی صفحہ ۳ کی حاشیہ
مین فرمایا ہی کہ خطاب کل سی ہونا اور بعض مراد ہونا کلام عرب مین جاری ہے پہر
کیا شک ثابت ہوا کہ حضرت نے کل صابیین کو حق المنافقین کو بہتر روی زمین فرمایا قولہ تیسری
ثابت ہوا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی نے بیعت کو نہین توڑا اقول ایک

منافق کا بیعت توڑنا قول راوی ہی نہ حدیث معصومی ہی اور جائز ہی کہ راوی کو
اوسوقت تک ایک ہی منافق کی بیعت شکنی کا حال معلوم ہوا ہو کہ اوسنی عاجلاً
بیعت کو توڑا ہو اور دیگر منافقین کی نفاق کا یا بیعت شکنی کا حال اوسکو نہ معلوم
ہو پس جسطرح سے ایک منافق کی نفاق کا حال ہماری ایک راوی سی آپنی
مان لیا حالانکہ صدہا کلام مین آپنے دعوی کیا تہا کہ سوای خالص مخلص ایمان والون
کی اس سفر مین کوئے منافق نہ تہا اوسیطرحسی دیگر رواۃ سی ہمارے اور
منافقونکا حال نہی دریافت کیجیے اور اپنی دعوای کلی سے باز آئی اور اگر اسپر آپ
راضی ہو جائے تو جانی دیجئے آپ اہلسنت ہی کی کتابون سی اور سوچار کا حال
خسران مآل سن لیجئے اور پہر فرمائی کہ بیعت کنندگان کیہ جادۂ حق سے
منحرف نہوئی پس از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ عبدالرحمن بن عدیس البلوی
المصری ہی کہ جسکے حق مین صاحب استیعاب ابن عبدالبر کہ بڑی معتبر ین اہلسنت
سی ہین لکہتے ہین کہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ رسول اللہ قال ابو عمر وہو کان الامیر
علی جیش القادمین من مصر الی المدینۃ الذین حصروا عثمان وقتلوا ستتے یعنی
عبدالرحمن بن عدیس مصری اون لوگونسے تہا کہ جنہون نی تحت شجرہ رسول خدا
سی بیعت کی تہی اور وہ سردار تہا اوس لشکر کا جو مصر سی طرف مدینہ کی آیا اور محاصرہ
کیا حضرت عثمان کو اور اونکو قتل کیا ہم حیران ہین اسبات مین کہ قاتل اور مقتول معذور
اہل بیعت شجرہ سی تہی تو ضرور ہوا کہ حضرات اہلسنت یا دونو کو جنتی کہین یا کلاہما
فی النار اور اگر احدہما کو جنتی کہینگے تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی علاوہ اسکی
بنابر دونو شق آخر کی کلیت نجات اہل بیعت شجرہ باطل ہو جاویگی اور از جملہ

بیعت کنندگان تحت شجرہ ابوالغادیہ ہی کہ جو قاتل عمار بن یاسر تھی چنانچہ بن حجر نے
رد منہاج الکرامۃ مین لکھا ہی کہ ان قاتل عمار بن یاسر ابوالغادیہ کان ممن بایع تحت
الشجرۃ ذکر ذلک ابن حزم وغیرہ یعنی قاتل عمار بن یاسر ابوالغادیہ اون لوگون مین
سی ہی تہا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی چنانچہ ابن حزم وغیرہ علما داہلسنت نی ذکر کیا
ہی اوسپر جواب برہان ثالث امامت جناب امیر علیہ السلام مین کہا ہی کہ ابن حزم
نی کہا ہی کہ عمار یاسر کو قتل کیا ابوالغادیہ نی وان ابوالغادیۃ ہذا من السابقین الاولین
ممن بایع تحت الشجرۃ انتہے یعنے ابوالغادیہ سابقین اولین مہاجرین سے تہا اون
لوگون مین سی تہا جنہون نی تحت شجرہ بیعت کی تہی اور یہ حدیث کتب فریقین مین مذکور
اور مشہور ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا کہ ویح عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ اوہ کنز العمال
مین ہی قاتل عمار وسالہ فی النار یعنی قاتل عمار اسکے دونون ہی اور از جملہ
بیعت کنندگان تحت شجرہ صاحب الجمل الاحمر تہا چنانچہ اوہی کتاب کنز العمال مین
مذکور ہی لیس فی الجنۃ من بایع تحت الشجرۃ الا صاحب الجمل الاحمر وایضا
فیہ عن جابر کلہم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر یعنی بیعت کنندگان تحت
شجرہ داخل بہشت ہونگی مگر صاحب جمل احمر و از جملہ بیعت کنندگان تحت شجرہ مغیرہ بن
شعبہ زانی ہے چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکہتے ہین کہ واہب لدنیہ مین ہی کہ
روز حدیبیہ مغیرہ تلوار لئی ہوئی سر مبارک رسول خدا پر استادہ تہا اور یہی فرماتی ہین کہ در
اصابہ بیگوید کہ مغیرہ اسلام آورد پیش از حدیبیہ و حاضر شد بیعت رضوان را پہر فرماتی
ہین کہ حضرت عمر نی اوسکو والی بصرہ کیا اور بعد چندی بسبب صدور زناکاری
اوسکو معزول کیا اور گواہی دی اوسکی زناکاری پر ابوبکرہ وغیرہ نی گو شہادت بسبب

ظاہر شرع پوری نہین ہوئی اور بعد اسکی پھر والی کوفہ کیا اوسکو اور ہمیشہ والی کوفہ تہا
یہانتک کہ عمر نے اپنے عثمان فی سبی اوسکو اوسی عہدہ پر اپنی زمانہ مین مقرر کیا اور ہمیشہ
اوسی حال پر تہا یہانتک کہ خلاف واقع ہوا درمیان علیؑ اور معاویہ کی پس لاحق
ہوا ساتھ معاویہ کی اور رعیت معاویہ کی اور معاویہ نے اوسکو والی کوفہ کیا اور وہ
شیعہ ہی کہ جسنے تدبیر امارت یزید کی اور لوگونکو مہیا اور آمادہ کیا امارت یزید پلید
کی لئی اور منقول ہی کہ جبکہ معاویہ نے اوسکو کوفہ سے طلب کیا پس تانیر کے
اوسنی انمین اور معاویہ نے جب عتاب کیا تو کہلا بہیجا کہ وجہ تاخیر حضوری خدمت
یہ ہی کہ مین مشغول ہون تدبیر امارت یزید مین اور ماقال ومن شا التفصیل فلیرجع
الی مدارج النبوۃ الغرض اصحاب بیعت شجرہ کی وہ لوگ تہی کہ جو اہل سبابی خلافت
یزید پلید فاسق وفاجر ابن مرجانہ اخترکی تہی اور وہ لوگ تہی جو باعین یزیدی اور
جو بعد شہادت جناب سید الشہداؑ بہی سلح بیعت یزید پلید سے نہ تے کما مر اور وہ لوگ
تہی جو قاتل عمار یاسر تہی کہ جنکی شہادت ہمنے ہونیکی جناب سے خبر دی تہی پس کونسا کوئی کہہ سکتا ہی کہ
کنندگان تحت شجرہ سی خدا بر طرح راضی تہا آیا خلافت یزید سی بہی خدا راضی تہا آیا قتل عمار سی بہی خدا راضی
تہا پس اگر اسیسے ہی رضامندی مراد ہی کہ مانع دخول نار نہین ہی تو ہم بطیب خاطر
قبول کرتے ہین کہ بیشک حضرات ثلثہ سی بہی خدا نہایت راضی تہا **قولہ** لیکن اگر
ہم صحابہ کی برائیونکو تسلیم بہی کرلین **اقول** بعد تسلیم کرلینی برائیونکی وہ شمار مومنین سی
خارج اور منافقین مین داخل ہوجائینگے تب شہید ثالث کو یہ فائدہ ملیگا کہ بعض
سابعین تحت اشجرہ کو مزہ شجرۃ الزقوم چکہاوینگی **قولہ** اسکا کیا جواب ہی **اقول** اسکا
یہی جواب ہی جو تمنے سنا **قولہ** حضرت نی تقیۃً کہہ یا ہوگا **اقول** اگر تقیۃ نہ کہا ہوگا

تو شاید بخوف منافقین تو یہ کہدیا ہوگا قال المخاطب المقام
ہذا واللہ سبل السلام علیہ تمام پہ یہ امر بھی لایق لکھنے کی ہی کہ اگر کوئی یہ شبہ کری
کہ حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ اس بیعت مین شریک نہتی اسلئے وہ بیعت
الرضوان سی خارج ہین اوسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر خدا کو حضرت عثمان سی ایسے
محبت تہی کہ باوجود نہ موجود ہونی اونکے وقت بیعت کی اونکو شریک کرلیا اور کیسا
شریک کیا کہ جیسے اونکو اپنا ہاتھہ بنا دیا چنانچہ اس مقام پر جو کچہ مولانا و ہادینا
مولوی علی بخش خانصاحب نی اپنی ایک رسالہ مین لکھا ہی اوسے کو ہم بجنسہ
نقل کرتی ہین وہ یہ ہی اور روایتی حصول شرف بیعت الرضوان کی زمرہ اصحاب اللہ علیہ
وسلم فی عثمان غنی کیطرف سے بجای اپنی دونو ہاتھہ سی وہ معاملہ فرمایا کہ دست حق پرست
اپنی کو عثمان کا ہاتھہ قرار دیا روضہ کلینی مین حدیث وارد ہی کہ بیعت لی پیغمبر خدا
نی مسلمانون سے اور ایک ہاتھہ کو اپنی دوسری ہاتھہ پر مارا واسطی عثمان کی کہ وہ
لشکر مین مشرکونکی تہی اس حدیث سی علاوہ قطعیت مغفرت و رضون الہی کے ایک
لطیفہ عمدہ ہاتھہ آیا کہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی وہ ہی کہ مجازاً
دست خدا ہی یداللہ فوق ایدیہم اب دیکہئی عثمان غنی کو یداللہ یا ید اللہ کا لقب
منصف مزاج عنایت کرتی ہین یا اوس لقب کو پہر بہی مخصوص واسطی علی مرتضی
کی کہی جاتی ہین لہذا بلفظہ وللہ در ہ و علی اللہ اجرہ اور اس حدیث سی ثابت ہوتا
ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی یارونکی یاری پر نہایت بہروسا تہا اور اونکی
استقلال پر یقین کامل تہا اسلئے کہ جب لوگون نی کہا کہ خوشخبر حال عثمان کا کہ
اونکو خانہ کعبہ کا طواف نصیب ہوا تو حضرت نی فرمایا ممکن نہین ہی کہ عثمان

مسئلہ عبادت
دہنم و باج
اول الامر کلیمن
دوم ترتیب بلدی
پیدائی کی
مشاہ ۲

بغیر ہماری طواف کری آخرو یسا ہی ہوا کہ بغیر حضرتؐ کی حضرت عثمان نی طواف
کیا پنانچہ اس حدیث کی مضمون کو حملۂ حیدری کی مؤلف نی بہی نظم کیا ہی کما قال

نظم

طلب کرد پس اشرف انبیا — ز اصحاب عثمان صاحب حیا
باو ہم ہمان گفت خیر البشر — کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمر
بمقصد روان شد چو تیر از کمان — چو او در رفت مہجاب و زرد گشت
خوشا حال عثمان با احترام — کہ شد مقتمش حج بیت الحرام
باسخ متین گفت با انجمن — بہ عثمان نداریم ما این گمان
بجوشید عثمان ازو این سخن — چنین داد پاسخ آن اہرمن
نباشد بہ پیرو انش روا — ازین گفتہ سفیان بر آشفت بیش
بفرمود پس با دگر مشرکان — کہ عثمان این دہ کسی را ز پیران
نیایند رفتن بہ نزد رسولؐ — چو عثمان ازو این حکایت شنید
علاجی بجز صبر کردن ندید — بیان نجاتش کنم بعد ازین

آور بعد اسکی بہی مؤلف لکہتا ہی کہ جب حضرت عثمان مکہ مین پہونچی او را بو سفیان نے
کہا کہ پیغمبر خدا طواف کی لئی آنا چاہتے ہین او سنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی مگر تمہارا ول
چاہی تو طواف کرلو تب حضرت عثمان نی انکار کیا او را سپر ابو سفیان نی اونکو قید کر لیا کما

قال

کہ گر میل داری تو طوف حرم — بجوشید کہ بدل مہر خون
کہ آید محمدؐ برائے طواف — ممکن بالغت نیست کس را چنین
کہ طوف حرم بی رسول خدا — چو شنید عثمان ازو این سخن
بگرداند از سوی او روی خویش — نباشد بہ پیرو انش روا
نیایند رفتن بہ نزد رسولؐ — نفرمود پس با دگر مشرکان
علاجی بجز صبر کردن ندید — اگر شاد باشید زین گر ملول
مقید نمودند مرش اعدای دین — چو عثمان ازو این حکایت شنید
بیان نجاتش کنم بعد ازین — چنین داد پاسخ آن اہرمن
ازین گفتہ سفیان بر آشفت بیش — کہ عثمان و این دہ کسی را ز پیران
کہ عثمان ازو این حکایت شنید — بہ عثمان چنین گفت آن مرتجن
لیکن مجالست این بگزاف — چنین داد پاسخ آن اہرمن

غرضکہ ہم حضرات شیعہ سی التماس کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ اوسنکے
مفسرین اور محدثین اور مؤرخین صحابہ کی نسبت کیا لکہتے ہین اور اونکی استقلال اور صبر

ایمان اور اسلام کو کیسا تسلیم کرتے ہین اور پھر باینہمہ اونسے عداوت رکھتی ہین اور ایسے
لوگون کو جنکی ایمان اور اسلام پر پیغمبر صاحب کو اطمینان ہو دی اور جنکی لغزش کرنی کا
شبہہ تک حضرت کی دلپر گذری اور جو باوجود صحبتون اور خدمتون کی سر مو اطاعت
نبوی سی باہر نہون اور جنکی استقلال اور پیروی کی خدا تعریف کرے منافق اور مرتد کہتی ہین
و نعوذ باللہ من ذلک ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ حضرات شیعہ کسطرح ایسی سچے مسلمانون
اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین اور کیونکر ایسے صریح آیات اور سچی روایات
سی انکار کرتے ہین اسلئے کہ جب کوئی شخص ان آیتون اور حدیثون اور راویون کو
دیکھی تو بلا ممکن ہی کہ صحابہ کرام کی فضائل مین شبہہ کرسکی یا اونکی نسبت نفاق
و ارتداد کا خطرہ بھی اوسکے دلمین گزرے غور کرنیکا مقام ہی کہ خدا نی اونکی حالات
بیان کرنیمین فقط کنایہ اور اشارہ پر قناعت نفرمائی بلکہ صاف صاف تصریح اور ٹھیک
ٹھیک پتہ اور نشان اونکا بلادیا اور ایسے صریح آیتین نازل کرکی منکرین کے
شبہات کو دور کردیا اگر پیغمبر صاحب کی اوپر بیان لانیوالونکی فقط خدا تعریف اجمالی
کرتا تو منکرین کو تاویل اور شبہہ کا موقع تہا مگر جب صاف کہدیا کہ مین اون مسلمانونسے
یعنی ہونگے جنہون نی پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت کی اور جگہہ بھی بیعت کرنیکی تبلادی کہ درخت
کی نیچے اور یہ بھی کہدیا کہ یہ لوگ پیغمبر کی ہاتہہ پر بیعت نہین کرتی ہین بلکہ میری ہاتہہ
پر تو اب کون شخص ہی کہ ایسی بیعت کرنیوالونکی ایمان اور اخلاص پر شبہہ کرسکی ہان
یہ شبہہ ہوسکتا تہا کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون جو موافق اعتقاد
شیعونکی مرتد نہین ہوی لیکن جبکہ علماء شیعہ نی اس امر کو تسلیم کرلیا کہ صحابہ
کیا چودہ سو اس بیعت مین شریک تہی اور یہی قبول فرمایا کہ اونمین کی شان مین

اس نسبت کو خدا نے نامدل کیا اور اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اور کسی
نے بیعت کو نہین توڑا تو ہمکو نہایت ہی تعجب آتا ہی کہ کیونکر ایسی بیعت کرنیوالون کے
حق مین ایسا فاسد اعتقاد رکھتی ہین لیکن یہ خیال کرکی کہ حضرت تمکو نہ خدا کی کلام پر یقین ہی
نہ پیغمبر صاحب کی حدیثون پر نہ اماموں کی قول پر تو کچھ تعجب نہین ہوتا اگر اونمین سے
کسی پر عمل ہوتا تو کبھی ایسا عقیدہ نہ رکھتی ای بہائیو تمہاری حق مین ہم خدا سی دعا
کرتی ہین کہ اللہ جلشانہ تمکو ایک ذرہ بھر ایمان عطا کرے تاکہ تم لوگ اپنی عقیدون کی
برائیون پر خود ہی اقرار کرنیلگو اور جو ہم تمکو سمجھاتی ہین وہ تم خود ہی سمجھنے لگو ای یار ذرا اپنی
عقیدون پر غور کرو اور سوچو کہ انمین کچھ بھی اثر ایمان اور اسلام کا ہی اگر ہی تو دکھلاؤ
نالۂ حزین کو آہ آتشین کو بملاف عشقبازی چند عشق انشانہاست بقول
المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام شبہ عدم بیعت
عثمانی ہی شیعونکو کیا واسطے اسلئے کہ بیعت نفاق منافقین کا ہونا اور نہونا ہمارے
نزدیک دونو مساوی ہین بلکہ ایسی بیعت کا نہونا بہتر ہی نسبت ہی کیونکہ بعد ہونیکی
ممکن ہی نہمین بجز زیادتی وبال اور نکال کی کچھ فائدہ نہین ہی ایک بہدیلی سے
مثل ہی کہ خصم کیا برا کیا کرکی چھوڑ دیا اور نہ کیا کیا کسی شیعہ سی یہ اعتراض
اپنی نہ سنا ہوگا بلکہ معترضین خود حضرات اہلسنت ہین جو ثلاثہ کو مومن جانتی ہین اور
اونکی رفع مین تناقض یہ تین بناتی ہین اور اپنا دل سمجھاتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب
کتاب ازالۃ الخفا مین آثر عثمانی مین فرماتی ہین کہ قدح کردند در سابقہ او و آنکہ در شہد
بدر حاضر نشد و در احد فرار نمود و در بیعت رضوان غائب بود و او و عبد الرحمن بن عوف
کو بھی جملہ معترضین سی ہٹرایا ہی کہ اونہون نی ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کہ زبانی

حضرت عثمان کو پیغام دیا کہ میں بمثل تیری فرد احد بھاگا اور نہ یوم بدر متخلف ہوا اور نہ
تارک سنت عمر ہوا الخ ماقال اور یہی عبدالرحمن بن عوف ہے جسکی شان میں صفحہ ۲۳۹
میں فرمایا ہی کہ سیماہم فی وجوھھم من اثر السجود انکی شان میں نازل
ہوا ہی پس جب ایسی لوگ بہشتی قطعے معترض حضرت عثمان پر ہوں تو بیچارے
شیعونکا کیا قصور ہی پھر اوسی اثر عثمانی میں فرماتی ہیں از انجملہ آنکہ چون مشہد جید میسر
پیش آمد آنحضرت او را بمکہ فرستاد بجہت رسانیدن پیغام صلح و تسلیہ مستضعفین آنگاہ
آوازہ بقتل او شایع شد و اینمعنے مہیج بیعت قتال گشت آنحضرت یک دست مبارک
خود را عوض دست حضرت عثمان برداشتند کہ ہذہ یدعثمان و این تشریف
عظیم بود حضرت عثمان را از غیب ندا بیعت رضوان داخل شد انتہے بلفظہ اس
تین مطرکی کلام کی اول و آخر کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کیسا تناقض ہی اول میں آپ
لکھتی ہین کہ شایع ہونا خبر قتل عثمان کا مہیج ہوا اون حضرت کو بیعت قتال لیہنی کا اگر
اس خبر کو وہ حضرت صحیح سمجھتی تہی تو ظاہر ہی کہ خبر کا ذب مہیج بیعت قتال نہین ہوسکتی
مگر یہ کہ بفریب اون حضرت نی لوگون سی بیعت قتال لی ہو اور اگر وہ حضرت صحیح
سمجھتے تہی تو آخر مین یہ فرمانا کہ عثمان کیطرف سی بیعت کی محض غلط ہوا جاتا ہے
مردہ کیطرف سے بیعت کرنا ایک امر لغو ہی ہرگز کوئی عاقل باور نکریگا کہ ایسا فعل لغو
اونحضرت نی کیا ہوگا پھر کیف اعتراض غیبت عثمان کو کچھ خصوصیت بیعت رضوان
سی نہین ہی بلکہ صحیح بخاری وغیرہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اعتراض غیبت عن کل الشاہد
لوگ حضرت عثمان پر کرتے تہی چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی کہ ایک
شخص مصری نی ابن عمر سی پوچھا کہ ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ

تعجب عن بدر و لم یشهدها قال نعم قال تعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشهدها
قال نعم قال الله اکبر یعنے تم جانتی ہو کہ عثمان بھاگی جنگ احد سی ابن عمر نی
کہا کہ ہان پھر اوسنے کہا کہ تم جانتی ہو کہ بدر مین بھی غائب تھی کہا کہ ہان پھر کہا تم جانتی
ہو کہ بیعت رضوان مین بھی غائب تھی کہا کہ ہان تعجب ہے کہ سائل نی خیبر اور حنین کو
کیون چھوڑ دیا ظاہر و امنع حدیث کو چونکہ اسکا کچھ جواب نہین سوجھا اسلئے چھوڑ دیا
وکیف ماکان جو جوابات مزخرفات ان اعتراضات کی دیئے مین اور اعذار
باردہ کئی ہین اہل سنت بحسن ظن اوسکو البتہ مان لینگے لیکن شیعونکو کیا غرض
ہی کہ تسلیم کرین کیونکہ مرجع اکثر کا طرف اعذار باردہ و تصدقات شاردہ کی ہے پھر
شیعونکی سامنی ایسے مباحث کا ذکر کرنا بیکار ہی اسلئے کہ ظاہر ہی کہ جب
بیعت اصلی سابعین منافقین کی حق مین بکار آمد نہین ہوئی تو بیعت فرضی بفرض
صحت روایت کیا بکار آمد ہوگی بلکہ وبال و نکال و نکث اس بیعت کا وبال و نکال
نکث بیعت اصلی سی بڑھ جائیگا کیونکہ اصلی بیعت فقط اپنی جانہ سے تھی
اور یہ بیعت بدر سبانی دست خدا رسول خدا تھی پس مراعات اسکی اہم تھی لیکن جیسے
عثمانی فقط ایک بات سانی تھی کہ اونہون نی کچھ شرم و حیا خدا و رسول سی نکی اور
خدا و رسول کی کچھ غرت و حرمت نرکھی اور ایسی بیعت کو بھی بفرار از خیبر و حنین توڑ
ڈالا اور یہ امر عقیدۂ شیعہ مین اونکی لئی مستوجب تضاعف عذاب و نکال ہوا پس
غرض جناب رسول خدا کی بفرض تسلیم ایسے بیعت ایسی بھی تھی کہ حضرت عثمان اپنی
اخوان سی حصول ان مدارج عالیہ عذاب و نکال مین سبوق نہ جائین اور محبت خدا
اپنے بھی تمام ہو بلکہ اوروں سے تمام تر ہو اور نکث بفرار مین بیعت پیش خدا نکر سکین

کہ میں نے عہد و پیمان عدم فرار کا نہین کیا تہا اسلئے کہ اس عہد پر میں کرنیکی وقت ندا فرمائیگا
کہ گو تونے اپنے ہاتہ سے کسی بیعت نہین کی تہی مگر ہمنے اور دنیا نے تجہ پر حجت تمام کی
تہی کہ بذریعہ دست پیغمبر تجہے بیعت لی تہی پہر تونے کیون فرار کیا قولہ اونکو اپنا ہاتہہ
بنا دیا اقول آپکی سوء نا اطلاعی تو بدرجہ کمال مین فقط عثمان کا ہاتہہ جناب رسول خدا کا ہاتہہ
بمقتضای ہر کہ آمد بر آن فرمود خود عثمان کو ہاتہہ جناب رسول خدا کا بنا دیا فردت نقشہ علی
الطنبور اب کوئی تیسری ثالث یا بخرید یونگی اور حضرت عثمان کو رسول خدا ہی بنا دیگی
قولہ فی العبارۃ المنقولۃ دست حق پرست آپنی کو عثمان کا ہاتہہ قرار دیا اقول قرار دینا
نہین ہی مگر فرض کر لینا اور فرض کر لینی سی وجود فرضی شی کا ہوتا ہی نہ وجود حقیقی بنا بر
اسکی دست مفروض کی اسی حقیقت مین کوئی شرافت نہین ہی اور وہ دست واقع مین
دست نبی نہین ہو گیا کہ شرافت دست نبوت اوسمین آجاوی ورنہ سنو رہا کہ بعد
بیعت نبوی کی خلیفہ اول و ثانی ثالث ہی سی بیعت کرتے اسلئے کہ دست خدا و
رسول کی موجود ہوتی دوسری سی بیعت کرنا البتہ عقلاء مین گمراہی سمجہا جاتا ہی اور اسے
سبب ہی شاید اہلسنت کو جناب امیر کی دست خدا ہونیکا انکار ہی مولانا ئی مخاطب
چاہتے ہین کہ دست عثمان کو دست خدا بنا کی ثبوت ضلالت شیخین کر سکے تعجب ہی
کہ علمائی اہلسنت اسپر راضی ہون پس علاوہ اسکے کہ فرض مین شرافت حقیقی نہین حاصل
ہوتی ہم کہتی ہین کہ اگر بنظر تامل دیکہا جاوی تو کوئی شرافت فرضا بہی نہین پائی جاتے
ہی اسلئے کہ ہر فرض مستلزم ایک فرض دیگر کا بہی ہوتی ہی جسوقت دست عثمان فرض
کیا گیا اوسوقت مین ضرور ہی کہ دست نبی شرافت نبوت سی معری فرض کیا جاوی
اسواسطیکہ ساتہہ شرافت نبوت کی دست نبی بیعت لینی والا ہے جانب خدا سی نہ بیعت

کرنیوالاہی جانب خلق سی اور اس دست فرضی نی جانب خلق سی بیعت کی پس ضرور
ہی کہ اس اعتبار مین شرافت نبوت سی عاری فرض کیا جاوی لولا الاعتبارات
لبطلت الحکمۃ وعلی التنزل مع قطع النظر عن ہذا وذلک اگر خواہی نخواہی
کوئی شرافت حضرت عثمان کی لئی خصوصیت فرض مین فرض کیا جاوی تو جبتک
ہی کہ مقتضای فرض پر باقی رہا مین بلور اس مقام مین جب مقتضای فرض پر سبب کمنیت
کی خیبر اور حنین مین باقی نرہے تو حضرت عثمان کی لئی کوئی شرافت بہی باقی نرہی بلکہ بہ
مرتبہ مین شرافت حتی اوسے مرتبہ مین مناسب اور دنائت پائی گئی فاتامل قولہ
فیہا روضۂ کلینی مین حدیث وارد ہی اقول حدیث روضۂ کلینی اخبار احاد مین سی ہے
جو مقام اعتقاد مین بکار آمد نہین ہے اور دیگر روایات مطابق اسکے نہین ہین اور یہ
روایت موافق عامہ بہی ہی اور اصل اس روایت کے اہل سنت کی
کتابون مین مذکور ہے چنانچہ صحیح بخاری مین موجود ہی اور اغلب ظن مین شاہ
ولی اللہ نی چند مقام پر اسکا ذکر کیا ہی پس محمول علی التقیہ بہی ہو سکتی ہی اور اگر نام تقیہ
سی حضرت مخاطب یا اونکی اولاد نامولانا کی پیٹ مین درد اوٹہی تو کتاب صحیح بخاری
مین التقیۃ الی یوم القیامہ کو جب ہاضم نباوین شاید شفا پاوین علاوہ اسکی
حدیث مین من بیت الدلالۃ ہی کلام ہے اسلئے کہ ضرب احدی الیدین علی الاخری
کبہی تحسر ابہی ہوتا ہی پس مناظر کہہ سکتا ہی کہ کیون نہین جائز ہے کہ افسوس کیا ہو
واسطی کشتہ ہونی عثمان کی یا واسطے بدقسمتی عثمان کی کہ بیعت ظاہری سی بہی محروم
رہے قولہ فیہا اس حدیث سی علاوہ قطعیت عدم مغفرت و رضوان الٰہی کی ایک لطیفہ پیدا
ہوتا ہا اقول کوئی لفظ اس حدیث کا قطعیت عدم مغفرت پر دلالت کرتا ہی نہ رضوان الٰہی پر اسلئے

حاصل حدیث اسیقدر ہی کہ جناب سوخدائی جب حضرت عمر کو تکلیف طرف مکہ کی جانیکی دی
اونھون نی بخوف کفار زابکار رنکار کیا تب اون حضرت نی عثمان کو تکلیف دی چونکہ انکو کفار سے
امینان تام تہا انھون نی قبول کیا اوگئی پس بعد جانی عثمان کی اون حضرت نی سب سی بیعت
اور عدم فرار اور موت کی لی اور عثمان کو اپنا ایک ہاتھ دوسری ہاتھ پر رکہکر اپنی طرف سی
مغفرت کا ذکر ہی فضلا عن القطعیۃ نکہین رضوان الہی کا ذکر ہی نہین غرضکہ جسکی کہ ذکر بیعت رضوان
سی مضمون آیہ لقد رضی اللہ جو خیال ہمارے دل مین سمایا ہوا تہا یاد آگیا پس اوسکو مطلب اس حدیث
کا ٹہرالیا اور کوئی بات خیال مین نہین آتی ہے حالانکہ آیہ شریفہ مین بہی قطعیت بمغفرت کا ذکر
نہین آیی ذکر رضا عن المومنین ہی اور ہم بیان کرچکے کہ عثمان کا مومنین مین ہونا ہماری نزدیک
نہین ثابت ہی بلکہ ہم اونکو منافقین مین جانتی ہین اور علاوہ اسکی رضا امر خاص سی تہے
نہ امر عام سی اور رضا جزئی تہی نہ رضای کلی اور مشروط بعدم نکث تہی جیساکہ ایہ فمن نکث الخ
دلالت کرتا ہی اور آپکی ثلاثہ اکثین سی تہی کما مر تفصیلا فوق دست نبی دست عثمان قرار پاتا اور
نبی وہی کہ مجازا دست خدا ہی اقول ماشاء اللہ آپکی اولا مولانا کی ہم بہی تعریف کرتی ہین کہ
باوجودیکہ سکڑون برس ہوچکی کہ یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہی مگر کسی
سنے کو یہ بات نہ سوجہی جو آپکی مولانا کو سوجہی اور کسکی بکر فکر نی یہ نتیجہ نہ پیدا کیا کہ عثمان کو بسبب
بیعت رضوانی کی یداللہ بنادی اور ایسا قیاس منطقی اوسپر حجت لادی کہ دست بیعت دست عثمان
ہی اور دست نبی دست خدا ہی بشکل ثالث یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ دست عثمان دست خدا ہی
اور بعکس صغری طرف شکل اول بدیہی الانتاج کی پہر جائیگا یعنی دست عثمان دست نبی ہی
اور دست نبی دست خدا ہی پس دست عثمان دست خدا ہی یقین ہی کہ اکثر اہلسنت ایسی
استدلال کو سنکر رقص مین آوین اور جامہ مین پہولی نہ سماوین مگر حقیقت حال یہ ہی کہ آپکے

مولوی صاحب نے اس مقام مین چند شوکرین کہائی ہین اور بی تمال و شرباتین بنائی ہین کہ جس
سے کمال جہالت اونکی ہویدا ہی اصل بی تعلیمے پیلا ہی اصل یہ کہ تمثال کیا ہی قضیۂ فرضیہ
ذہنیہ کو مقام واقعیہ مین و قد نصوا علی بطلانہ فی کتب المیزان اور بیان اوسکا اسطرح پر ہی
کہ دست عثمان دست نبی فرضاہی کما مر اور دست نبی دست مجازی خدا ہی واقع مین
اسلئے کہ حقیقت اور مجاز دونو امور واقعیہ سے ہین نہ امور ذہنیہ ہی مثلاً الحیوان المفترس اسد
و زید اسد یعنے رجل شجاع دونو امر واقعی ہین مثل زید شریک الباری کی فرضی ہین
پس ترتیب قضیتین مثل اسکی ہی کہ زید شریک الباری و شریک الباری محال فزید محال مع کونہ ممکنا فی
نفسہ و لا قائل مثل اسکے ہی الصورۃ المنقوشۃ علی الجدار فرس و الفرس حیوان فی العدو
مع کونہا غیر متحرکۃ بہ مثل اسکی ہی حمار زید قد مات و قد مات علی ارتقاب الملوک فحمار زید علی
ارتقاب الملوک و ہذا اسفسطۃ ثانیاً دست حقیقی خدا ن دست فرضی نبی ہی اور دست حقیقی
نبی دست خدا ہی مجازاً پس جو دست نبی سے غرض اینا ذہن مین لاوے وہ دست فرضی ہی اور جو
دست نبی کبریٰ مین مانوے وہ دست حقیقی ہی پس صدا دست علی رہیگی اور ثالثا جو دست
نبی دست عثمان مفروض ہوا وہ دست بیعت کرنیوالا تہا اور جو دست نبی کہ مجازاً دست خدا
ہی وہ بیعت لینی والا ہی نہ بیعت کرنیوالا پس دونو دست نبی ایک نہوئی تو پہر اوسط
نہ مکرر ہوئی اور کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر دست نبی بیعت کنندہ اور بیعت گیرندہ دست خدا
ہی اسلئے کہ بیعت کنندہ اگر دست خدا ہو تو ید اللہ فوق ایدیہم غلط ہو جائیگی کیونکہ دست
بیعت کنندہ تحت ہی نہ فوق رائعاً دست نبی دست عثمان ہی ایک امر خاص ہی یعنے
فقط بیعت مفروضہ کرنیمین نہ مطلقاً جملہ امور مین یہانتک کہ بغرض ثلثہ ذو حضرت حیدر
پہاڑہ ڈالنی مین پس مطلقاً دست نبی کو دست عثمان کہنا باطل ہی اور اسیطرح دست

نبی دست خدا ہی ایکیا مرخاص مین سے ہے جیسا نبی مین سے مطلقا جملا سو مین یہ نتیجہ
روزی سے نبی مین اور پیدا کرنے مین پس مطلقا دست نبی کو دست خدا کہنا بھی بجا ہے
پس بسبب کلیت دونو مقدمتین کی حامل ہوے فلہذا رج الاصغر تحت الاکبر پس نتیجہ
مقدمتین کہ دست غثمان دست خدا ہی حامل ہو گیا اور ثابت اس تقریر کا طرف ارجاع
علمیات کی ہی طرف شرطیات کے وکما فی بحث العکوس والتعاکس نظائر و تقریر آخر میں کلما صدق علیہ النبی
صدق علیہ عثمان میں کما صدق علیہ النبی صدق علیہ ایدیہ و دست مقدمہ صادق ہین کما بینا حالا
منتج کے نتیجہ کی نہین ہین بغیر تشہا و شرط ایجاب الصغری فی الاول والثالث و تقریر
آخر قد یکون اذا صدق علیہ النبی صدق علیہ عثمان و قد یکون اذا صدق علیہ ید النبی صدق علیہ
ید عثمان و دست مقدمہ صادق ہین کما بینا لیکن منتج نہین ہین بغیر تشہا المقدمتین مع ان کلیۃ
احدی مقدمتین شرط فی الثالث و کلیۃ الکبری شرط فی الاول خامسا اگر یہ تقریرین کہ شنے
بر قواعد منطقیہ ہین آپکی اور آپکے مولا کی سمجھ مین نہ آوین تو ہم اب صاف صاف آپسے
بیان کرتی ہین جسمین سمجھے بلکہ اگر آپکے مولا بقید حیات ہون تو اونکو بھی سنا دیجئے
اور اگر مر گئی ہون تو بھی مناسب ہی کہ اونکی قبر شریف پر جاکی فاتحہ روح پر فتوح پڑہ
دیجئے کہ ایک بندہ خدا شیعیان علی بن ابیطالب سی آپکا جواب یون دیتا ہی کہ حضرت
مولانا اولانا نی بڑا دہوکا کہایا کہ دست عثمان کو ید اللہ ٹہرایا اسلئے کہ جناب رسولخدا
کی دو ہاتھ تہی ایک ہاتھ سی عثمان کیطرف سی بیعت کی اور دوسری ہاتھ سی خدا
کیطرف سے بیعت لی اور جس ہاتھ سی بیعت لی اوسی ہاتھ کو خدا نی اپنا ہاتھ بتایا
فرمایا ہی کہ اوسے کار رجان کیا اور جس ہاتھ سی بیعت کی اوسے کار عثمان کیا تہا
وہ دست عثمان ٹہرا گیا تہا دست رجان پس آپنے دو ہاتھونکو کرکے ایک کر کی

دست عثمان دست خدا نباد یا یہ ہی غلطی کی کہ بیعت کنندہ کو اور بیعت گیرندہ کو اپنی
ایک کر دیا پس لازم آیا کہ خدا ہی نے خدا کی بیعت کی ہو پس اگر آپ مذہب اہل تصوف
بین ہین سے خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ ہر خود بر سر آن کوزہ خرد ار بیاید
تو یہ ایک طور و رار طور العقول ہی عقلا اس ہی بحث نہین کرتے اور اگر آپ متکلمین
مین ہین تو یا اپنے غلطی کی قائل ہو جئی یا ہمارا جواب دیجئی قولہ فیہا اب دیکھئی عثمان ہی
کو ید اللہ اقول آپکی قیاسات تو سنتے سے کی ہین کہ ید عثمان ید اللہ ہو نہ یہ کہ خود عثمان نفس
الشریفہ ید اللہ ہون ظاہر اخود عثمان کو ید عثمان سے آپنے بدل کیا ہی لیکن یہ
بدل الکل من البعض ہوگا اور بدل البعض من الکل کلام عرب مین شایع ہی جسکی
نسبت زید نے کہا لیکن بدل الکل من البعض سننے کبھی نہین سنا یہ کمان سے نکلا
مگر یہ کہ آپکی مولانا فرمائین کہ یہ ایجاد طبعزاد ہمارا ہے اگرچہ گندہ است مگر ایجاد بندہ است
قولہ فیہا یا اوس لقب کو ہر ہی مخصوص واسطی علی مرتضے کی کہی جاتے ہین
اقول انصاف بینی و بین اللہ یہ ہی کہ بعد غصب خلافت کی کل القاب مثل صدیق
اکبر و فاروق اعظم و امیر المومنین و سیف اللہ سب غصب ہو گئی تھی گر ید اللہ کا لقب رہا تھا
مولای مخاطب کو نکل پڑی اور آتش حسد گلخن دل سی نکل پڑی اور ایک تحریر پر مشتمل بچند تعجب
بیکہ جانتے ہین کہ اوسکو بھی چھپین لین حضرت والا وہ ایا فرطلہ و جور گزر رہے کہ ہمین کہی ہو جسنے
والا نہا کہ حضرت ابو بکر تو امیر المومنین نہی ہے نہین ہمکو ان سے نکلتی اپنی سونہ ہی
چوہا ہی سیان مشہور ہی گر دنیا مین کوئے بجز حیدر کرار غیر فرار قاتل کفار کی کسی بہادری
کو ید اللہ نکلے کا خیریت ہی جس دست غیبی پرست سی کبھی ایک تمتی تک نہ مری
ہو کیونکر ید اللہ ہو سکتا ہی مقابل محاذ اہل انصاف یہ امر ہی کہ حضرت عثمان راس و

رئیس بنی امیہ ہین اور تفسیر نیشاپوری مین ہی عن ابن عباس الشجرۃ الملعونۃ بنو امیہ یعنی
شجرہ ملعونہ فی القرآن سے بنے امیہ ہین پس کیا عقل کسی عاقل کی باور کر سکتے ہی کہ
دستمائی انجاس ملعونہ رب الناس یداللہ ہون اور بعد سماعت اس حدیث کے جو
کتاب معتبر اہلسنت سی ہی دیکھین اب بھی آپکی مولانا صاحب عثمان کو یداللہ کہی جاتے
ہین یا اس لقب کو جناب امیر کی واسطے چھوڑ دیتی ہین قولہ اس حدیث سی ثابت
ہوتا ہی سلے اقولہ استقلال پر یقین کامل تہا اقول محض غلط اس حدیث مین کین بہروسے
اور استقلال کا ذکر ہی نہین قولہ حضرت نی فرمایا یہ ممکن نہین اقول یہ فرمانا اون حضرت
کا سلے راہ سی تہا کہ دنیا سازی اہل نفاق کو اکثر تجربہ فرما چکے تہی تقضائی جو فرو فے
اور گندم نمائی یہ تہا کہ تنہا طواف کرین اور اگر کرتے تو بطریقہ کفار کرتی اور برہنہ ہو کر
تیلے کی بل کیطرح گرد خانہ کعبہ پہرتی تو لوگ شبہ ارتداد کرتی اسلئے طواف نکیا چنانچہ
صاحب ازالۃ الخفا لکہتے ہین کہ جب حضرت عثمان کی ابن عم نی کہا کہ تم طواف کرو
تو حضرت عثمان نی جواب دیا کہ اگر پیغمبر ہوتے تو جسطرح وہ طواف کرتے ہم بہی اونکے
پیچہے طواف کرتی جب وہ نہین ہین ہم کیونکر طواف کرین قولہ ذرا انصاف فرماوین کہ
مفسرین اور محدثین اسپر مشرف نہین کیا لکہتے ہین اقول نفاق نفاق ثلثہ کا قولہ کہ
اور اونکی استقلال اور صبر اور ایمان اور اسلام کو کیا تسلیم کرتی ہین اقول محض غلط اور
کذب صحبت ہی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو ثابت قدم رہتی اور فرار عن الزحف نکرتے
اور اگر ایمان ہوتا تو شک بعد یقین نہ لاتی اگر اسلام حقیقی ہوتا تو جان پیغمبر فرماتی وہان
چلی جاتی عبارت جملہ مین بہی اور عبارت حدیث مین بہی جہان ذکر حضرت عمر کی جان
پہر لیکا اور انکار کریگا تمہ مین جانتی ہی ہے اور سکو ہماری حضرت نی چہوڑ دیا اطواف کی

ذکر سی شرمائی کہ جسمین اونکے نامردی کا پردہ رہجای تہ نہ سمجھے کہ صاحب ازالہ نے خفا
نی بہی عمر کی پردہ دری کی ہی اور ازالہ مگر خفا فرمایا ہی اور عثمان کی مکہ مین جانے کا
ذکر تو تمنے کیا مگر اونکی سازش پر ساتھہ کفار کی نظر نہ کی جو عین دلیل نفاق ہی بلکہ
اونکی استقلال اور ایمان کی بلا دلیل مانے ہوئی **قولہ** سر سو اطاعت نبوی سی باہر نہوں
اقول حضرت عمر کا انکار کرنا مکہ مین جانے سے معلوم نہین کہ یہہ بہی اطاعت نبوی تہے
یا اطاعت نفس امارہ یا اطاعت قوہ واہمہ یا اطاعت شیطان **قولہ** اور سب کے
استقلال اور صبر کی ندا تعریف کری **اقول** کسقدر باتین خلاف واقع آپ فرماتے
ہین افترائی بحث پر کمر باندہی ہی اور وہہ بہی خدا پر کہان خدا نے صبر و استقلال صحابہ کی
تعریف کی ہی ہمکو اس کلام اللہ مین تو کوئی آیت تعریف صبر و استقلال صحابہ کی نہین
نظر آتی بلکہ تمنے نکث سدم صبر اور عدم استقلال پر دلیل دی اگر صبر اور استقلال ہوتا تو نکث
بیعت بغیر اعذر الزحف نکرتی اور بہ ثبات قدم قتل کرتی یا مر جاتی معوذ باللہ کہ ایسی منافق اور
مرتد سے من ہون **قولہ** ہاری سمجہہ مین نہین آتا **اقول** یہ قصور آپکی سمجہہ کا ہی شیعون کا کیا
قصور ہی **قولہ** ایسے سچی مسلمانون اور پکی ایمان والونکو منافق کہتے ہین **اقول** سچا اور
پکا ہونا مسلم نہین ہی بلکہ جہوٹا اور کچا ہونا ثابت ہی **قولہ** ایسے صریح آیات اور سچے
روایات کا انکار **اقول** آیات اور روایات کا انکار نہین مگر تمہاری فہم علیل کا انکار ہی
قولہ جب کوئی شخص ان آیتون اور قولہ شبہہ کر سکی **اقول** شک و شبہہ تمہارے
ہونگے شیعہ انہین سے جو دیکہکر کفر اور نفاق حضرات ثلثہ کا یقین کرتے ہین **قولہ** غور کرنیکا مقام ہی
اقول اگر غور ہی کرنیکا مقام ہی تو عوای صراحت کر نہایت جگہ نا ہی **قولہ** بلکہ منافقون
صاف **اقول** اگر صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک ہی پتہ اور نشان ہتا تو اکہون

عقلا کی مورد تبرا ہوتی **قولہ** شبہات کو دور کردیا **اقول** شبہات تمکی دفع ہوے ہین
ہون تو ہوی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوے بلکہ مدارج تعین نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑہ گئی **قولہ** ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
ایمانی **اقول** تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہی تفصیل آیات مین کیے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا **قولہ** کہ مین اون مسلمانون سی رہتی ہوا **اقول**
جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی من المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کردیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین **قولہ** کہ درخت کی نیچی **اقول** درخت کی نیچی
اور زمین کی اوپر ہوتی ہے نفاق منافقون کا زایل نہین ہوتا **قولہ** بلکہ سیڑہا تہہ پر
اقول جہان فرمایا ہی سیڑہا تہہ پر وہین فرمایا فمن نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی **قولہ** تواب کون شخص ہی **اقول** وہ ہم ہین
جو ایمان فمن نکث پر بھی لائے نہ تم کہ یومنون ببعض ونکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی معدودی چند ہون
اقول لاریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی معدودے چند ہی جو ثبات قدم سے گو بیعت کی کرنیوالے
خوفزدہ سو ہون بلکہ اضعاف اوسکی **قولہ** اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین **اقول**
اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی سفان مین آیہ فمن نکث بھی خدا نے نازل کیا
قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی **اقول** اور اسکا بھی اقرار کیا کہ ایک تہی
اوسیوقت نقض بیعت کی اونہین سے غیر اونہین مین نقض بیعت کے **قولہ** ایسا فاسد
اعتقاد رکہتی ہین **اقول** فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بہ بطلان بیعت صحیح اور درست ہی انشاء اللہ چشمہ بد دور **قولہ** نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام خدا پر یقین ہے لیکن تمکو فقط رسے اللہ آ
پر یقین ہی اور فقط نکت پر یقین نہین ہے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کے پر نہین ہی قولہ ای بھائیو تمہاری حق مین
اقول کبی جائی کہانتک کبی گاتم کو خدا ہی کے قسم ہی جو چپ ہو تم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمین سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو قولہ اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول سعاذ اللہ حضرت تم تو دماغ کھا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
بینی کو جے چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچہ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچہ بھی ہوتا تو جو کچہ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھہ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا مسلمانون نے کیا وہ کافر بھی نہین کرتا ہے ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان
کردند قولہ اگر ہے تو د کھلاؤ اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکھا تینون کا
حال اچھی طرح کھول کر دکھیا دیا اگر آپ کی تسکین حاصل نہو گئی تو خیر اور نہین ہوتے
تو پھر فرمایئے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکھاؤ تو اوسکو پھر دکھا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالۂ
حزینت کو اقول نالۂ حزین و آہ آتشین بشنیدن در فراق فلح نشان سزاوار ست و
لاف عشقبازی زدن صوفیان روزگری بازار عشق را قسمے از جنون و شعار
نوطیان مابون و زبون سید انند و از نشانہائے آن پریدن زیر جامہاست از ما
از حال کہ آن دوائی ہست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی ہمہ در استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان یہ دأ ما کان دواءہ الا ساء الرجال ؛؛

عقلا کی مورد تبرا ہوتی قولہ شبہات کو دور کردیا اقول شبہات تمھاکی دفع ہوے نہین
ہون تو ہوی ہون مگر عقلا کی یقینیات تو ہرگز نہین دفع ہوے نہ بلکہ مدار تقین ہی نفاق
اہل نفاق مین ان آیتون کی دیکھنے سی بڑھگئی قولہ ایمان لانیوالونکی فقط تعریف
اجمالی اقول تعریف بھی اجمالی ہی اور مذمت بھی اجمالی ہی تفصیل آیات مین ہے
نام کی نہین ہی ورنہ اختلاف کیون ہوتا قولہ کہ مین اون مسلمانون سے رہتی ہوا اقول
جھوٹ ہی مسلمانون سی نہین کہا ہی بلکہ رضی من المومنین کہا ہی پس منافقین کو خارج
کردیا کہ منجملہ اونکی شیوخ ثلثہ بھی ہین قولہ کہ درخت کی نہی اقول درخت کی نیچی
اور زمین کی اوپر ہوے نفاق منافقون کا زایل نہین ہوتا قولہ بلکہ سیدی ہاتھ پر
اقول جہان فرمایا ہی میری ہاتھ پر مین فرمایا من نکث پس ناکثین نی فقط بیعت
رسول نہین توڑی بلکہ خدا کی بیعت توڑی قولہ تواب کون شخص ہی اقول وہ ہم ہین
جو ایمان من نکث پر بھی لائے نہ تم کہ یومنون ببعض ونکفرون ببعض ہو لیکن شبہ
نہین کرتی بلکہ یقین کرتے ہین قولہ کہ شاید بیعت کرنیوالی وہی سعدودی چند ہون
اقول اریب فیہ بیعت حقیقی کرنیوالی وہی سعدودی چند ہی جو بات قدم رکھے گو بیعت نہی کرنیوالے
خود ۱۲ سو ہون بلکہ ضعاف اوسکی قولہ اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین ہی اقول
اور یہ بھی قبول کرلیا کہ اونہین کی شان مین آیہ من نکث بھی خدا نے نازل کیا
قولہ اسکا بھی اقرار کیا کہ سوای ایک منافق کی اقول اور اسکا بھی اقرار کیا کہ ایک تھا
اوسیوقت نقض بیعت کی اور تین سے غیر اور عینین مین نقض بیعت کے قولہ ایسا فاسد
اعتقاد رکھتی ہین اقول فاسد بلکہ فاسد در فاسد اعتقاد تمہارا ہے
اور ہمارا اعتقاد بطریق بیعت صحیح اور درست ہی انشاء اللہ تعالی بہ بعد قولہ نہ خدا

کی کلام پر یقین ہی اقول ہمکو کل کلام سند پر یقین سے ہے لیکن تمکو فقط رسے اللہ تہ
پر یقین ہی اور فقط نکت پر یقین نہین سے قولہ کسی پر عمل ہوتا اقول ہمارا عمل
سب پر ہی تمہارا عمل کسے پر ہی کے پر نہین ہی قولہ ای بھائیو تمہاری حق مین
اقول کہی جائی کہانتک کہیگا تم کو ہمری کے قسم ہی جو چپ ہو تم بھی دعا کرتے ہین
کہ خدا تمکو ایک ذرہ عقل دی تاکہ تم لوگ اپنی عقیدونکی برائیون پر خود ہی اقرار کرنی کو اور
جو ہم تمہین سمجھاتی ہین تم خود ہی سمجھنے لگو قولہ اے یارو ذرا اپنی عقیدون پر غور کرو
اقول معاذ اللہ حضرت تم تو وداع کہا گئی اب تو جواب جاہلان باشد خموشی ہی جواب
بینی کو بے چاہتا ہی تم خود سوچو اور غور کرو کہ تمہاری ثلاثہ مین کچہ بھی اثر ایمان اور اسلام
کا ہی اگر کچہ بھی ہوتا تو جو کچہ اونہون نے خاندان نبوت کی ساتھہ کیا ہرگز نہ کرتے بلکہ
جو اون نا سلمانون نے کیا وہ کافر بھی نہ کرتا ہے ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان
کردند قولہ اگر ہے تو دکہلاؤ یا اقول ہمنے تو کوئی پردہ نہین رکہا تینون کا
حال اچھی طرح کہول کر دیکہا دیا اگر آپ کی تسکین باطن ہو گئی تو خیر اور نہین ہوئی
تو پھر فرمایئے گا کہ بالخصوص فلانا امر دکہا دو تو اوسکو پھر دکہا دینگے مگر آپکی نزدیک
جب اوسمین تقصیر اور کوتاہی نظر آوے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہین مجبوری ہی قولہ نالہ
حزینت کو اقول نالہ حزین و آہ آتشین بشنیدن در فراق فلح نشان سزاوار ست و
لاف عشقبازی زدن در سوفیان روزگار ی بازار عقلا عشق را قسمے از جنون و شعار
لوطیان مابون و زربون سیدانند و از نشانہائے آن پیدون زیر جامہا ست از مار
الرجال کہ آن دوائی ہست عدیم المثال کہ حضرت خلیفہ ثانی رض در استعمال بود کما صرح
بہ السیوطی حیث قال کان یداوی ما کان مداوہ الا سماء الرجال ۱۲

قال المخاطب الفقہاء ہدا ہ اللہ سبل السلام پانچوین آیت لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جب لڑائی بدر کی فتح ہوئی اور مشرکین قید ہین آئے تب پیغمبر خدا نی صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیے حضرت ابو بکر نے کہا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے حضرت عمر نی کہا کہ انکی گردنین مار دینا چاہیئی بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنی ہاتھہ سے اوسکو قتل کرے اور خدا کی محبت کی سامنی دوسرے کی محبت کا خیال نکری لیکن حضرت نی موافق مشورہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور اور صحابہ کی فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اور اس روایت کو علما ء و مفسرین امامیہ بھی تصدیق کرتی ہین چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج کاشانی مین لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی مین ستر آدمی قید ہوی منجملہ اونکے عباس اور عقیل بھی تھے حضرت نی اونکی باب مین اپنی یار و یسنی مشورہ کیا ابو بکر نی کہ وہ بھی مہاجرین سے ہین کہا کہ یا رسول اللہ یہ سب چھوٹی بڑی آپکے قوم اور قبیلہ کی ہین ہر ایک بقدر طاقت اور استطاعت اپنی کے کچھ فدیہ دی تو امید ہی کہ انکیدن دولت اسلام سے پھیچین اور مجمع البیان طبرسی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے بدر کی دن قیدیونکے باب مین اپنے یارون سے کہا کہ اگر تم چاہو انکو مار ڈالو اور چاہو جانی دو حضرت عمر نی کہا کہ یا رسول اللہ انہون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو نکالا اسلیئی اونکی گردنین مارنا چاہیئی عقیل کو علی کے سپرد فرمائی کہ وہ اونکو ماڑین اور فلان شخص کو میرے سپرد کیجیئی کہ مین اوسکو قتل کرون اور یہ سب سردار ان کفار سے ہین اور حضرت ابو بکر نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آپکی قوم اور برادری کی لوگ ہین فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے چنانچہ اوسپر یہ آیت پر حضرت کی کیا سب یہ آیت نازل ہوئی اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا

آسمان سے تو سوائے حمرا اور سعد معاذ کی کوئی نجات نہ پاتا ان روایتون سی باوجود علمار امامیہ
پسند فائدی حاصل ہوئی اوّل حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا مہاجرین اور اہل مدینہ سی
ہونا دوسری پیغمبر خدا کا اون سے مشورہ کرنا تیسری حضرت عمر کا کافرون پر سخت ہونا
اور خدا کی راہ مین قرابت اور برادری کا کچھ خیال نکرنا اور یہ کچھ ان فائدون سے
فائدی حاصل ہوتے ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین کہ سبب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر کا مہاجرین مین ہونا ثابت ہوا تو جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کے بیان کی
ہین اور جنکو اوپر ہم نقل کر چکے ہین وہ سب اونکی حقیقین ثابت ہوئین دوسری جو بعض علماء
امامیہ نی انکار کیا ہے کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین مین سے تھی وہ قول باطل ہوا چنانچہ
تقلیب المکائد کی مولف نی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ کی تحفہ کی باب مکائد
شیعیان کی کید نوزدہم کی جواب مین صاف لکھا ہی کہ اصحاب ثلثہ از مہاجرین اوّلین نبودند
تیسری امامیہ کا یہ گمان کہ معاذ اللہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ابتدا ہی سے
منافق تھے اور کبھی دل سے ایمان نہ لائی تھے اور اونکی نیت نیک نتھی خاسد ثمر اصیا
کہ خباب میر رضا صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کی باب سوم مین لکھتے ہین کہ سیرت شیخین دلالت
برخبث سریرت آنہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبوی درخواست اظہار دعوت نمودہ
در فکر اضرار آنحضرت صلعم بر می آمدہ و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا
یا اولی الابصار انتہی بلفظہ اگر میر رضا صاحب قبلہ زندہ ہوتے تو مین پوچھتا کہ حضرت اگر شیخین
کی نیت نیک نہوتی اور وہ وقت اعلان کی نصرت سی ہاتھہ کھینچتی ہوتے تو بدر کے
لڑائی مین کیون شریک ہوتی اور کیون خدا اونکے ہاتھہ پر فتح دیتا اور کیون پیغمبر خدا اونسی
مشورہ کرتے اور کیون آپکی جدا مجد کا ستائی اور طرہی مہاجرین اور اہل سعد مین

ہین ہونا اونکا قبول کرتی آی مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اور حیا پر غور کرو کہ وہ شیخین کے
نسبت جو کہ تمام جان سی اپنے عاشق پیمبر کے تہی اور تمام مال اپنا حضرت پر فدا
کر چکی تھے اور جو شب و روز اظہار دعوت کی لئے اصرار کیا کرتے تہی یہ گمان کرتی
ہین کہ اونکی نیت اس اصرار سے یہ تہی کہ پیغمبر خدا اظہار دعوت کرین اور لوگ اونکو
ستاوین اور ہلاک کر ڈالین افسوس ایسی عقیدہ پر خیر بہر حال میر نصاحب قبلہ جو چاہین
فرماوین اور اونکی پدر بزرگوار جو دلین آوی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین مہاجرین
اور اصحاب بدرین سے تہی ہٹلا نہین سکتے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سے حاصل
ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جب وی مہاجرین مین سے تہی تو اون فضیلتونکی مستحق ہین جو خدا نی
جابجا قرآن مجید مین ہجرت کرنیوالونکی بیان کی ہین اور جب کہ وی اہل بدر سی تہے تو وہ
اوس مغفرت کی وعدہ مین شریک ہین جو اللہ جل شانہ نی اہل بدر سی کیا ہی کہ مین نے اونکو
مرفوع القلم کر دیا ہے چنانچہ اس امر کو علمای امامیہ بہی قبول کرتے ہین علامہ کاشانی
خلاصۃ المنہج مین تفسیر کریمہ ماکان للنبی ان یکون لہ اسری کی بابین الفاظ کرتی
ہین کہ اگر نہ حکمی و فرمانی می بود از خدای تعالی کہ پیشتے گرفتہ شد و اثبات آن در لوح محفوظ کہ
بی نہی صریح عقوبت نہ فرمود یا اصحاب بدر را عذاب نکند اور اسی طرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال
لہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہ خدا نی اہل بدر کی شان مین فرمادیا ہی
کہ جو چاہو سو کرو مین تمکو بخش چکا ہون اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکہا ہی کہ خدای تعالے
بدریان را وعدۂ مغفرت داد و ایشان را بخطاب مستطاب اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم نوازش فرمود پس جب پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تمام اہل بدر کا قطعے

جنتی ہونا اور خدا کا اونکی نسبت اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کہنا ثابت ہوا تو پھر
اب صحابۂ کبار علی الخصوص اصحاب شجرہ کی قطعے جنتی ہونی مین کونسا شبہ رہا ای یارو
ہم ابتک نہین سمجھے کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار کس پر ہی اگر خدا کی کلام پر ہی تو وہ صحابہ
کی فضیلتون سے بھرا ہوا ہے اگر پیغمبر کی حدیثون پر ہے تو اونمین بھی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے اگر ائمہ کرام علیہم السلام کی روایتون پر ہی تو اونمین بھی اون کی
خوبیونکا بیان ہے اگر اپنی ہے تفسیرون اور کتابون پر ہی تو اونسی بھی انکی فضایل کا ثبوت
ہوتا ہے پس اب اور کیسی سند حضرات چاہتے ہین جو صحابہ کی فضایل مین ہم پیش کرین اور
کیسی دلیل چاہتے ہین جو انکی بزرگیون کے ثبوت مین بیان کرین اصل یہ ہی کہ اگر
ایمان اور انصاف ہو تو خدا کی کلام اور رسول کی احادیث اور ائمہ کی اقوال کو مانین
جب ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی عبداللہ بن سبا کی کرنی منظور ہی
تو پھر کیونکر اپنی پیر و مرشد کے سکھلای عقیدونکو چھوڑین افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو برس
گزر گئی اور اوس ملعون یہودی کی ہڈیان خاکستر تک ہو گئین مگر جو بچہ وہ اپنی شیعون کو
سکھلا گیا اوسکو وہ نہین بھولتے اور جس راہ پر وہ اپنے یارون کو چلا گیا اوس سی نہین
ہٹتی ہزار ہزار کوی سمجھاوی لاکھ آیتین اور حدیثین دکھلاوی مگر اپنی پیر و مرشد کی قول کی
روبرو ایک پر بھی نظر نہین کرتے کلام اللہ کی تاویل کرین حدیثونکو بناڈالین لیکن اونکے
قولونکو رد کرین مگر اپنے جد امجد کی بات کو نہین بھولتی جس عقیدہ کو خیال کیجی اوسمین
اوسی ملعون کی تعلیم کا ابتک اثر ہی جس مسئلہ مین غور کیجی ابتک اوسی کمبخت کی قول پر
عمل ہے ولنعم ما قیل ؎ بہ لب زدرد دل آہی کہ داشتم دارم نہشتنی سر راہ کہ داشتم دارم
یقول المتمسک بولاء علی بن ابیطالب علیہ السلام تعجب کل العجب کہ حضرت

مخاطب باشور وشغب مدعی بیان آیات فضایل صحابہ ہے لیکن خدا نی کیسا عقل پر پردہ ڈالا
ہی کہ قلم اتجو بہ رقم سے وہ آیت نکلتی ہے جو نفس صریح اوپر مذمت صحابہ بکبار عنان کے
ہی اور بس سے بیدینی اور دنیا طلبی صحابہ کی اور اونکا سزاوار مستحق عذاب عظیم ہونا ثابت
ہے کو خدا نی اپنے فضل وکرم سی چھوڑ دیا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ خداوند باری بکمال
تاریخی خطاب پر عتاب صحابہ دنیا طلب سی مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ تریدون عرض الدنیا
واللہ یرید الآخرۃ واللہ عزیز حکیم لولا کتاب من اللہ
سبق لمستکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنی ای صحاب رسول تم لوگ طالبین مال دنیا ہو
اور خدا خواہان ثواب آخرت ہے اور خدا عزیز وحکیم ہے اور اگر نوشتہ خدا پیشتر نہ گزرا ہوتا
تو ہر آئینہ بیشبہا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنے عذاب عظیم غرض جناب باری عزاسمہ کی سرزنش
کرتا صحابہ کبار سے جنہون نے دوست کہا اسیران بدر سی فدیہ لینی کو جنکے راس و رئیس
حضرت ابوبکر تھی کہ تم اگر دیندار ہوتی تو طالب مال دنیای فانی نہوتی بلکہ طالب ثواب
باقی ہوتی اور خدای عزیز وقہار تمپر اس دنیا طلبی اور بیدینی پر عذاب کرتا لیکن حکمت
اوسکی مقتضے عذاب نہین ہوی اور اگر بمقتضا اپنے حلمت کی پیشتر اس تی یہ امر مقرر کیا
ہوتا کہ عذاب دنیا تمپر نکریگا تو فدیہ لینے کی سبب سی تمپر عذاب سخت نازل کرتا بان یار دہم
ہستی یہنین کہتے کہ غور وفکر کرو بلکہ تم آنکھین بند کر کے اپنی حافظونکی طرح تقلید کرو تب بھی اس آیت
مین حضرات صحابہ کی سے وہ صحابہ جنکو تم کبار کہتے ہو سوای عذاب عظیم کے کچھ نپاؤگے
اب تبلاؤ کہ یہ آیت مذمت صحابہ کی ہے یا تعریف صحابہ کی لیکن اوسی بھروسے کا کیا علاج ہی
یہ تھا حال آیت فضیلت کا اب جھوٹی روایت کا حال بھی سنیے کہ جو روایتین کتب اہلسنت
کی ہماری علمانی نظر مبارکہ نقل کفر کفر نباشد اپنی کتابہ مین نقل کی ہین حضرت مخاطب

خوش فہم کی زعم مین یہ آجاتا ہے کہ وہ مصدق ہی اوسکی ہوگئی حالانکہ یہ بہیات سی ہے
کہ روایت اور یکیسی اور تصدیق روایت مردیگری چہ جای اینکہ کوئی تو در روایت ہی نکاری بلکہ نقل روایت
اہل خلاف کرے وہ کیونکر مصدق ہو جائیگا و زعلاوہ اسکی کہ کوئی دلیل اوپر تصدق
کی قایم نہین ہے نقل اقوال مختلفہ کرنا دلیل قطعی اوپر صدم تصدیق کی ہی اسلیے
کہ کوئی آدمی مصدق اقوال مختلفہ نہین ہوسکتا ہی بلکہ اگر مصدق ہوا تو ایک ہی کا ہوگا اس
مقام پر چند روایتین اہل سنت کی ہماری علما نی ذکر کی ہین بعضو نمین ذکر اسکا ہے کہ
اونحضرتؐ نی مشورہ لیا صحابہ سی در باب اسارای بدر کی کہ ان قیدیونکو کیا کرنا چاہیئے
قتل کرنا چاہیئے یا فدیہ لیکر چہوڑ دینا چاہیئے اور بعض دیگر مین اسطرح ذکر ہی کہ انحضرتؐ نی
صحابہ کو اختیار دیا کہ تمہارا جی چاہی چہوڑ دو اور تمہارا جی چاہے قتل کرو اور خود آنحضرتؐ نی کچہ حکم نہین دیا اور بعض
مین یہ ہی کہ اونحضرت نی رای ابوبکر کو کہ جو فدیہ لیکر چہوڑ دینی کو سکتے نہی بہت پسند کیا اور
اوسی پر عمل کیا اور رای عمر کو کہ قتل پر تھے ناپسند کیا اور بعض مین یہ ہی کہ رای تہ یعنی عمر کے
اونحضرتؐ کو نہایت ناپسند ہوئی اور حضرت کو غصہ سے تغیر ہوا یہانتک آثار کراہت چہرہ
مبارک سی سعد معاذ نی مشاہدہ کرکے کہا کہ یا حضرت انکی قتل سے کا حکم دینا میرے
رای کے بہی موافق ہے اور عمر نی بہی یہی کہا کہ میری رای مین بہی یہی آتا ہے
گو ہماری نزدیک حضرت عمر کا یہ فرمانا فقط خوش امدی کے راہی ہو نہ تہ دل سی اب ہم
صاحبان انصاف سی پوچہتی ہین کہ آیا کوئی عاقل ان سب اقوال مختلفہ کی تصدیق
کرسکتا ہی اور کہہ سکتا ہے کہ ان باتونکو حضرت نی پسند بہی کیا اور پہر نہین بہی پسند کیا
یہ دونو نقیضین سچ ہین اور مشورہ لیکر خود حکم دیا اور خود ہی حکم نہین دیا بلکہ صحابہ کو اختیار
دیا یہ دونون ضدین سچ ہین ہم سب کی مصدق ہین پس کوئی حضرت مخاطب سے

کہ تم جو مدعی تصدیق علمائی شیعہ ہو تو تصدیق اسی کا نام ہے کہ نقائض اور اضداد کو کوئے
جمع کرے اور سب کا مصدق کہلائے حضرت مخاطب سے عرض ہے کہ اگر تمہاری ایسی بیڑھی
سمجھ ہوتی تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتے **قولہ** لیکن حضرت نے موافق
مشورۂ ابوبکر صدیق اور صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا **اقول** ابوبکر اور عمر سے مشورہ لینا اور
اسی ابوبکر کو پسند کرنا مضمون حدیث صحیح مسلم ہے کتاب الجہادیات امداد الملائکہ فی
غزوۃ البدریین شیعہ ایسی احادیث کاذبہ کو کب تصدیق کرتے ہیں عبارت اس حدیث کی
یہ ہے قال ابن عباس فلما استولوا الاساری قال رسول اللہ لابی بکر
وعمر ما ترون فی ہؤلاء الاساری فقال ابوبکر یا نبی اللہ ہم بنو العم والعشیرۃ
اری ان تأخذ منہم فدیۃ فتکون لنا قوۃ علی الکفار فعسی اللہ ان یہدیہم
الی الاسلام فقال رسول اللہ ما ترے ابن الخطاب قال قلت لا واللہ
یا رسول اللہ ما ارے الذی رای ابوبکر ولکنی ارے ان تمکنا فنضرب
اعناقہم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقہ وتمکنی من فلان نسیبا لعمر
فاضرب عنقہ فان ہؤلاء ائمۃ الکفر وصنادیدہا فہوی رسول اللہ ما قال
ابوبکر ولم یہو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول اللہ وابوبکر قاعدین
یبکیان قلت یا رسول اللہ اخبرنی من ای شیئ تبکی انت وصاحبک فان وجدت
بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول اللہ ابکی الذی عرض
علی اصحابک من اخذہم الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ شجرۃ
قریبۃ من رسول اللہ فانزل اللہ عزوجل الحدیث ماحصل ترجمہ
ہر گاہ اسیران بدر کو اسیر کیا جناب رسول نے مشورہ لیا کہ در باب

ایسران تمھاری رای کیا ہے پس کہا ابوبکر نی یہ سب تمھاری ابنای ہمام اور قوم قبلیہ مین سے
رای مین یہ ہے کہ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دو کہ شاید بعد ازین مسلمان ہو جائین عمر نے کہا کہ
ہرگز یہ رای میری نہین ہے بلکہ حکم دیجیئ ہمکو انکے قتل کا پس علیؑ سے کہو کہ عقیل کو قتل
کرین اور مجھسے کہی کہ مین فلانی کو قتل کرون اسلیئے کہ یہ سب سرداران اہل کفر ہین پس عمر
کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ابوبکر کی رای پسند کی اور میری رای نہین پسند کی پس
دوسرے روز مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسولخدا اور ابوبکر بیٹھے روتی ہین کہا مین نی کہ مجکو بھی
خبر دو کہ تم لوگ کیون روتے ہو تا کہ اگر رونا آوے تو مین بھی روؤن و نہ تکلف صورت
رونیوالونکی بناؤن پس فرمایا حضرت نی کہ مین اسلیئے روتا ہون کہ عذاب فدیہ لینے کا جو
تیری اصحاب کیواسطے مقرر کیا گیا وہ مجھپر عرض کیا گیا پس انکی عذاب کو دیکھکر مین روتا ہون
کہ عذاب ادنی سبب فدیہ لینی کی قریب تر اس درخت سی ہو گیا تھا اور اشارہ کیا طرف
ایک درخت کی جو قریب رسولؐ خدا تھا پس اوسوقت خداوند عزوجل نی آیہ عتاب
خطاب کو نازل کیا انتہے محصلاً حقیقت واقعی یہ ہے کہ جب بیدینان دنیا طلب پر عتاب
خطاب تریدون عرض الدنیا نازل ہوا اور رئیس طالبین مال دنیا حضرت خلیفہ اول
تھی پس واضع حدیث نی واسطے عیب پوشی اپنی خلیفہ جی کے چاہا کہ جناب رسولؐ خدا
کو بھی شریک عتاب و خطاب جناب باری بناوی پس حدیث جھوٹی بنائی جسکا محصل یہ
ہے کہ جناب رسولؐ خدا نی شیخین سے مشورہ لیکر رای ابوبکر کو پسند کیا اور خود فدیہ
اسارٰی سے لیا پس غرض راوئی کذاب کی یہ ہوئی کہ چونکہ اصل حکم دینی اور فدیہ لینی والی
جناب رسولؐ خدا تھے اور کل قوم اونکے تابع تھے تو حقیقت مین مصداق عتاب و خطاب
لمشکم فیما اخذتم عذاب کی عظیم معاذ اللہ رسولؐ خدا ہی تھے لیکن کوئی مسلمان یا ایمان

اس بات کو نہ مانیگا کہ شرف انبیاء و مرسلین و زاہد ترین اولین و آخرین تو ڈرسے سال
دنیای نفاسے کہ سبلی راہ حق سے عدول کری اور متاع قلیل دنیا پر گری اور تحق عذاب
عظیم ہو جاشاہ اور مصدق ہماری قول کی دوسری روایت اہلسنت سے ہے جو
صاحب مجمع البیان نی کتب اہلسنت سی نقل کی سے ان النبی ص کرہ اخذ الفدآء
حتی رای اسعد بن معاد کراھیۃ ذالک وجہہ یعنی جناب رسول خدا نی فدیہ لینی
کو نہایت مکروہ اور نا پسند جانا یہانتک کہ آثار کراہت چہرہ مبارک سی لوگون نی مشاہدہ
کرکے پہچان کر رای ابوبکر پسند خاطر تھے تو کراہت کی کیا وجہ تھی سوا وہ اسکے خود است
روایت کا آخر مکذب اسکی اول کا ہے سلمی کہ محصل آخر روایت یہ ہی کہ جب عمر نے
سبب گریہ و بکا پوچھا تو حضرت نی فرمایا کہ عرض کیا گیا مجھپر عذاب نیری اصحاب کا بسبب
فدیہ لینی اونکے کی قریب تر اس درخت سی پس اگر خود ہی جناب رسول خدا نی بطیب خاطر
اور پسند کرنی رای ابوبکر کے فدیہ لیا ہوتا تو بجای عذابہم کی عذابی فرماتی یعنی عذاب نیچا ہم
عرض کیا گیا اور لا اقل یہ ہی کہ عرض علینا عذابنا یا عذابی و عذاب اصحابک فرماتے
اور جب یہ نفرمایا بلکہ عذاب کو مخصوص اصحاب آخذین فدیہ کیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ
کہ وہ حضرت شریک عتاب و خطاب نتھی پس راوی کذاب لی مقتضای انکہ در دغگو را
حافظہ نباشد چار سطر کی سباعت مین اول و آخر کلام کو متناقض کر دیا قولہ مفسرین اما سیہ ہی
تصدیق کرنے ہین اقول اس تصدیق مین ہم آپکے تکذیب کرتی ہین جب تلک کوئی
دلیل تصدیق نہ بیان کیجیگا ہم آپکو جھوٹا کہے جائینگے باری کوی جھوٹی ہی سے
دلیل بھی بیان کردی ہوتے والا قول زہ بلک قولہ چنانچہ تفسیر خلاصہ منہج اقول مضمون
اس روایت کا کہ مصدر بلفظ آوردہ اندہی مشہور با اصحاب مین قریب بروایت

صحیح مسلم ہے جو کہ ابھی مذکور ہوئی اور قریب تر بروایت بیضاوی ہے کہ باین عبارت ہے
ہی انی یوم بدر بسبعین اسیرا فیھم العباس وعقیل ابن ابیطالب فاشتشار
فیھم فقال ابو بکر قومک واھلک استبقھم لعل اللہ یتوب علیھم وخذ منھم
فدیۃ تقوی بھا اصحابک الی اخر ما قال پس جو روایتین کہ ماخذ اوسکا کتب اہلسنت ہین تعبیر
اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر حجت نہین ہوسکتے قولہ مجمع البیان طبرسی مین
لکھا ہے الی قولہ چاہو مار ڈالو اور چاہو جانی دو اقول یہ روایت تخییر بھی اصل اسکے
کتب اہلسنت سی ہے چنانچہ صاحب مجمع البیان نے عبیدۂ سلمانی سے کہ رواۃ اہلسنت
سے ہی نقل کی ہی اور مضمون اسکا روایت بیضاوی مین بھی موجود ہے حیث قال فخیر اصحابہ
فاخذ والفداء الحدیث پس یہ روایت بھی بغیر اثبات تصدیق علمای شیعہ شیعون پر
حجت نہین ہوسکتی ہے اور بفرض صحت مضمون تخییر ضرور ہے کہ تخییر سی تخییر جوازی نہ مراد
لی جاوی ورنہ امر جائز مین عتاب وخطاب کی اور استحقاق عذاب عظیم کی کیا معنی بلکہ مراد
تخییر سے تخییر اختیاری لیجاوی یعنی واسطے امتحان اور آزمایش نیت ہای صحابہ
کی دینداری اور دنیا طلبی مین اونکو اختیار دیا گیا درمیان قتل اور فدیہ کے تاکہ معلوم ہو
کہ بحسن اختیار دینداری کو مقدم کرتے ہین یا بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کرتے ہین
لیکن صحابہ نے خلاف مرضی خدا اور رسول کے بسوء اختیار مال دنیا کو پسند کر کی مصداق
تریدون عرض الدنیا اور مستحق عذاب عظیم ہوی اور ضرور ہے کہ بنا بر لا تتبع الا ما یوحی
الی کے یہ اختیار انحضرت کی جانب پروردگار سے ہوا اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ اختیار انحضرت
تھا بنا بر خطای اجتہادی رسول خدا تھا تاہم اختیاری کرنا اختیار کرین بلکہ مشق مشورہ و پسند رای ابوبکر
بنا بر خطای اجتہادی کی کہین جیسا کہ فرعوم اہل السنت ہی تب بھی عتاب وخطاب کی کیا وجہ تھی کہ

مجتہد صائب بنا بر ان حضرت کی مستحق دو ثواب کا ہی اور مجتہد مخطی مستحق ایک ثواب کا ہی
نہ مستحق عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ یہ قاعدہ مخصوص و اعلی مجتہدہ صاحب حضرت عائشہ اور مجتہد
صاحب حضرت معاویہ کی سے ہے اور جناب رسول خدا کی بارہ مین یہ قاعدہ مرعی نہین ہی
تب بہی ہم کہینگے کہ استحقاق عذاب عظیم خصوص مجتہد صاحب ہونا چاہئے نہ مقلدین بیچارے
مقلدین کا کیا قصور تھا کہ جناب باری بصیغہ جمع خطاب اونکی طرف کرکے فرمائے
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم مگر یہ کہین کہ مراد نوع سے یہان واحد ہے
یعنی فتعاجنا ب رسول خدا جیسا کہ الو الفضل مین مراد الوسی فقط ابوبکر ہین گو آیۂ انما
ولیکم اللہ الذین یؤتون الزکوٰۃ و ھم راکعون سی تنہا جناب امیر کا مراد لینا جائز
نہین ہے بہرکیف نا برابری کے یہ خدشہ باقی رہجاتا ہے کہ یہ خطاب رسول خدا کی
نا برابر حدیث سے بدا ہی گذرتا کہ فرمایا لقد عرض علی عذابھم یعنی
تیری امت کے عذاب کو لیا پس مجھ پر کی کہ کیا کہئے کہ آدمی اپنا
کن دوسرے سے نہی شاید وقت تک آیہ من یکسب خطیئۃ او اثما
ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا نہین نازل ہوا
تہا غرض اتمہ یا وان نا برابر اہلسنت کا استقام پر مثل نا برابر عشرہ کے تماشا کرنی ہے کہ
اسطرح پر ایتین بناست ایتین مارسی پہلوانٹ نہین منہتا قولہ باقرار علمای امامیہ چند
فائدی حاصل ہوے اقول جب اقرار علمای امامیہ ثابت نہین کیا تو ذکر فائدون کا
بیفائدہ ہے اور بنای فاسد علی الفاسد ہے اور نقل اقوال اور روایات کی اقرار
اور تصدیق نہین ثابت ہوتی ہے مشہور ہی کہ نقل کفر کفر نباشد قولہ اول حضرت ابوبکر
اور عمر کا مہاجرین اور اہل بدر سے ہونا اقول ایمان ظاہری اور مہاجرت ظاہری

او بدری ظاہر ہونیکا کوئی انکار نہین کرتا کہ اکثر منافقین موصوف باین صفات تھے
کلام ایمان حقیقی مین سے کہ ہم شیخین کو مومن حقیقی نہین جانتے بلکہ ہو منون بافواھھم
مین داخل سمجھتے ہین اور مہاجرین حقیقی نہین جانتے اسلئے کہ بنا بتصریح بیضاوی
اور صاحب مشکوۃ مہاجرت حقیقی مین مہاجرت عن الشرک اور مہاجرت عن المعاصی
اور مہاجرت عن الاوطان للدین شرط ہے اور حضرات ثلثہ حقیقت مین نہ تارک شرک
اور نہ تارک معاصی تھے اور نہ تارک اوطان للدین تھے بلکہ بطمع دنیا تارک وطن ہوئے
تھے کما تقدم اور اہل نفاق کا اہل مدینہ ہونا کس کام آتا ہے مگر یہ کہ کسی عذاب دنیا
سے بچ جانیکا شاید کچھ فائدہ کرے قولہ دوسرے پیغمبر خدا کا اونسے مشورہ کرنا اقول
مشورہ کرنا بھی ثابت ہے اور انہین روایات صحیح مسلم اور بیضاوی سے ہے اور اگر مشورہ
کرنا ہم مسلم بھی کرین تو بنا بر استکشاف مافی الضمائر کے تھا نہ حال اخلاص اور عدم اخلاص
اور دینداری اور دنیا طلبی معلوم ہو جاوے ورنہ عقل مجال جانتے ہی کہ عقل انسان
محتاج بمشورہ دیگرے چہ ہو قولہ تیسری صورت مدینہ کا فرشتہ نہ ہونا اقول سخت
ہونی پر حدیث صحیح مسلم کے لفظ اوضح بھی دلالت کرتے ہی اور حدیث بیضاوی تو بہت
صاف ہے وہ بھی دلالت کرتی ہی لیکن خیال کرنیکی بات ہی نہ ایسی قسے القلب سی ہو اشد
من الحجارۃ ہو کفر راسخ چہل سالہ کا نکلنا اور ایمان سی متاثر ہونا بھی بہت دشوار امر ہی مگر یہ کہ کسی
جاوی کے پختہ فقار باتھ ہے تھی اور حقیقی بندگی ہوتی ہی نہ باتکی بڑی ہی ہوتی ہی مصرع عشق ہی جو
کر سکتے ہین وہ بادل کم رستے مین بہرکیف لانسلم کہ بمشورہ قتل عمر نے دیا ہی کہ
مبتنی اوپر روایات کا فوق اہلسنت کی سے ہے سلمنا لاکن لانسلم کہ یہ مشورہ باخلاص
تھا بلکہ افعال جملہ منافقین رسول پر باکا دسے ہین چونکہ جناب رسول خدا کو فدیہ لینی

پر تغیر پایا یہانتک کہ حضرتؐ کی چہرۂ مبارک سی آثار کراہت ظاہر ہوی تب عمر صاحب بی
بجوشا پر صہ لخذا ظاہر مین یون کلمات متکلم ہوے اور باطن مین بجہت طمع چیفۂ دنیاوی
انکی اور ابوبکر کی ایک ہی تہی یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم
سلمنا کہ تہا دل کہا تہا لیکن لاسلم کہ بمقتضای داعیۂ ایمانی تہا بلکہ بقساوت قلبی وبمیلان
الی الیہودیت تہا ورنہ یہ تجویز نکرتے کہ ہر شخص اپنے عزیز رشتہ کو ماری وقت قرنی
بیان اسشدار علی الکفار فتدبر تاکہ ان فائدونسی فائدی حاصل ہوتی ہین اقول
ہم کہچکی کہ اصل فائدی بناء فاسد علی الفاسد تہی پس فائدونکی فائدی بناء فاسد علی الفاسد
ہونیکے قولہ جو فضیلتین اللہ جل شانہ نی مہاجرین کی بیان کی ہین اقول فضیلتین اللہ جل شانہ
نی مہاجرین تحقیقی کی بیان سے ہین نہ اونکی کہ جو ظاہر مین مہاجر اور باطن مین منافق تہے
قولہ جنکو ہم اوپر نقل کر چکے ہین اقول ہم اونکی نیچے جواب بہی لکہا چکے ہین قولہ دوسری
جو علای امامیہ نی اقول ایسی بدحواسی کیون ہے کہ دوسری کا پہلا مدار دہی ہر کیف
تخصیص بعض علماء امامیہ کی لغو ہے کل علماء امامیہ ثلثہ کو مہاجرین حقیقی سے نہین
جانتے جیسا کہ مومنین بایمان حقیقی نہین جانتے اری ظاہر مین مومن بہی تہی مہاجر
بہی تہے لیکن منافق بہے تہے قولہ مکائد شیعیان کے اقول مکائد شیطان رایا
کید وشید مین چونکہ شاہجی مدعی اسکے ہوی ہین کہ ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی
صاحب تقلیب المکائد قدس سرہ نی اوسکے رد مین منع کیا کہ ثلثہ از مہاجرین اولین
نبود ند اور سند منع حدیث صحیح بخاری سے لای ہین کہ جناب رسولؐ خدا کے فرمانی
سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے طرف حبشہ کے
ہجرت کی اشال جعفر طیار وغیرہ پس جبتک شیعہ نکی مستند کتابون سے ہر ایک کا

اصحاب ثلثہ سے مہاجرالی الحبشہ للدین ہونا نہ کوئی ثابت کری اوسوقت تک مدعی اسکا نہین
ہوسکتا کہ اصحاب ثلثہ مہاجرین اولین سے تہی اس تعن کا جواب تو حضرت مخاطب کو کچہ نہ
سوجہا مگر اونکی مہاجرت پر اب دلیل لاتے ہین اپنی حدیث سی کہ جسکی شیعہ تصدیق نہین
کرتے وعلی التنزل اثبات نہوگا مگر مہاجرت ظاہری کا حقیقی کا اور اسکا انکار صاحب
تقلیب المکائد نی نہین کیا بلکہ کسے نی علمار امامیہ سی نہین کیا بلکہ وہ منکر اولیت ہین خصوصًا
اور منکر مہاجرت حقیقی ہین عمومًا لیکن حضرت مخاطب کو خدا نی اسقدر فہم سے نہین
دیا ہے کہ اطراف وجوانب کلام اور قیود وشروط پر نظر کرے **قولہ** تیسری امامیہ کا
یہ گمان کہ حضرت ابوبکر وعمر ابتدا ہے سی منافق تہے الی قولہ فاسد ٹہرا **اقول** الحمد للہ
کہ ان احادیث سنیہ مین یہی کوسے لفظ اوپہ عدم نفاق اور حسن نیت ثلثہ کی نہین
دلالت کرتا ہے پس گمان امامیہ فاسد نہ ٹہرا بلکہ بہت ٹہیک اور درست ٹہرا
اسوجہ سے کہ فسادنیت ابوبکر جو بانی مبانے فدیہ لینی کے تہی جیسا کہ ان روایات
مین بالتصریح موجود ہی کہ ابوبکر نے کہا کہ خذ منہم فدیۃ وارہ ان تاخذ منہم فدیۃ وہر ایک
بقدر طاقت واستطاعت فدائی دہ خود نص صریح آیت قرآنی تریدون عرض الدنیا
سے بخوبی ثابت ہوگیا اور فسادنیت عمر بسبب حکم بہودیت دینی کے اور سبب
عدم قبولیت مشورت اونکی کے عند اللہ والرسول ثابت ہوگیا اب ارشاد فرمائیی کہ
خوش نیتے اور ایمان کہان سے نکلا **قولہ** جناب میر صاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ
اقول جو کچہ جناب علیین آب رضوان اللہ علیہ نی حدیقہ سلطانیہ مین ثلثہ کی بدنیتے
کا حال لکہا ہے بہت درست ہی اور علاوہ دلائل قطعیہ دیگر کے یہی آیت اور روایت
بہی اوسپر دلیل بین ہے کما اوضحنا آنفا **قولہ** تو بدر کی لڑائی مین کیون شریک

اقول کیون نہ شریک ہوتے کیا طمع مال غنیمت اور حرص مال فدیہ اسارے
نہتی اور قول خدا تریدون عرض الدنیا جھوٹ تہا بدر کی کیا تخصیص ہی سب ہی لڑائیون
مین لطمع مال غنیمت شریک ہوتی تہے مگر جب کہین تیر ہے پڑجاتی تہے اور وقت نصرت
و اعانت ہوتا تہا دم دبا کر بہاگ کہڑی ہوتے تہے قولہ اور کیون خدا اونکے ہاتہہ
پر فتح دیتا اقول تف برین بیحیای حضرت والا کچہہ بہی شرم و غیرت نہین آتی کہ فتح کو نام
ثلثہ سے مقارن کرتے ہین جنکی تلوار کسی معرکہ مین سیان بے سی نہ کبہی بہلا اونکو فتح تہی
کیا واسطہ اس لڑائی مین باتفاق مورخین جناب امیر اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ
علیہم السلام نے دس بیس مین دو تین کافرون کو فی النار کیا کہین جہوٹی ہی تاریخ
مین دکہایا ہی کہ حضرات ثلثہ نی ایک کافر بہی مارا ہو تب ہم شاید قایل ہو جائین کہ
فتح اونہین کے ہاتہہ پر ہوئی ہم بہت حیران ہین کہ آپ استدر بی سر و پا باتین کیون بکتے
ہین قولہ کیون پیغمبر خدا اونسے مشورہ کرتے اقول آیہ وانی ہدایہ شاورہم
فی الامر مین علمائی تفسیر نی اختلاف کیا ہے کہ باوجود اس بات کی کہ وہ حضرت
اعقل الناس تہے اور بوحی ربانی و الہام یزدانی مستغنی تہے صواب رائی ناس سے تہی
پہ کیون حکم شاورہم ہوا پس کہا قتادہ اور ربیع اور ابن اسحاق نے کہ امر مشاورت
مقتدا واسطی خوش کرنی دلہاے مومنین کے اور واسطی تالیف قلوب منافقین
کے تہا اور واسطی قدر و ہے اور عزت بخشنی صحابہ کے تہا تاکہ وہ جانین کہ حضرت
اونپر نظر عنایت رکہتی ہین اور اونکے اوپر اعتماد رکہتے ہین اور اونکی رای کیطرف
مراجعت کرتے ہین اور سفیان بن عیینہ نی کہا ہے کہ امر مشاورت اسلئی ہوا کہ امت
رسول خدا اونحضرت کی اقتدا و پیروی اسبارہ مین کرے اور اپنی امورین آپسمین

مشورہ کیا کرے اور زمن اور ضحاک نے کہا ہے کہ حکم مشورہ نظر بعزت بخشی صحابہ ہے
اور نظر باقتدای امت ہی ساتھ اور بحسب سنت کی اور کہا بعض مفسرین دیگر نے کہ عرض
مشاورت سے امتحان مکنون ضمائر ناس ہے تاکہ رای صالحہ اور رای فاسدہ کا سدہ
سے ظاہر ہو جائے کہ کون خیر خواہ اور کون بدخواہ اور کون صاف باطن اور کون
صاحب غش ہے اور کون دیندار اور کون طالب بیضہ دنیای ناپائدار ہی پس اس مقام
خاص مین دنیا طلبی ابوبکر کے مشورہ سے اور فساد نیت عمر کے مشورہ سے
صاف ظاہر ہو گئی اگر حضرت مخاطب نے اقوال اپنے مفسرین کے ملاحظہ فرمائی
ہوتی تو یہ نہ پوچھتی کہ کیون پیغمبر نے اونسی مشورہ لیا **قولہ** اور کیون آپکے جد امجد
کاشانی اور طبرسی مہاجرین اور اہل شوری مین ہونا قبول کرتے **اقول** آپکے باپکے
جد امجد کاشانی اور طبرسے نے اونکو کہین مہاجر نہین کہا بلکہ اونکی تقریر سے ثلثہ کا
مہاجر منافق ہونا ثابت ہی **قولہ** ای مسلمانو شیعونکی ایمان اور عقل اوپر غور کرو
اقول اے مسلمانو شیعونکے تسلط اور حیا اور ایمان پر غور کرو کہ شیخین کی نسبت
جو تمام جان و تن سے عاشق مال دنیا اور بندہ زر خریدہ مال و زر تھے اور [illegible]
مفلس اور قلاش اور پیغمبر کی جو تین سو تیرہ سے مال و دولت و عزت و منصب مین
پہنچا سکتے تھے اور باوجود اسکے شب و روز باین ہمہ محبت در پے ایذا اور ازار انحضرت
کے رہتے تھے گمان کرتے ہین کہ اونکی نیت بخیر تھی اور وہ منافق سچے مومن تھے
افسوس ایسے عقیدی پر خیر بہر حال جد امجد سنیان سنا۔ عبد العزیز صاحب چوچاہین
فرماوین اور اونکے پدر بزرگوار جنکو اپنا آشنا بتاتی ہین اور حقیقت مین وہ اونکی اشنا انکی
آشنا ہین جو اولین آدمی ارشاد کرین لیکن اس امر کو کہ شیخین منافقین مہاجرین

اور دنیا طلبان اہل مدرمین سے تھی ہو ٹال نہین سکتے اسلئے کہ خود خدا نے تردید و تن
عرض الدنیا سی اونکے نفاق پر گواہی دی ہے اور ہمارا مطلب اتنی ہی بات سی
حاصل ہوا جاتا ہے اسلئے کہ جب وہ دنیا طلبان مہاجرین سے تھی تو اون فضیحتو نکے
مستحق ہین جو خدا نے جابجا قرآن مجید مین منافقین کے لئے بیان کی ہین یہانتک کہ فرما
دیا ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار — اور جبکہ وہ منافقین
دنیا طلبان اہل مدرست تھے تو اوس مغفرت کی وعدہ مین جو اللہ جل شانہ نے
مومنین کیواسطی کیے ہین شریک نہونگے **قولہ** کہ مین نے اونکو مرفوع القلم کر دیا ہی
اقول مضمون مرفوع القلمی سے دلالت کی اوپر اسبات کی کہ حضرت مخاطب بھی
مرفوع القلم ہین جو ایسی سنے نہکانی باتین بکتے ہین رفع القلم عن الصبی والمجنون مشہور
ہے تہین معلوم کہ حضرات اہلسنت اسپیران نابالغ کو کس قسم مین شمار کرتے
ہین جو اونکو مرفوع القلم بناتے ہین **قولہ** علمای امامیہ یہی قبول کرتے ہین **اقول**
استغفر اللہ کہ علمای امامیہ ایسے دیوانی باتونکو قبول کرین بلکہ دیوانگی دیوانگی ظاہر
کرنیکے لئی اونکے کتابون سے نقل کرتے ہین ونقل کفر کفر نباشد **قولہ** باین الفاظ
کرتے ہین **اقول** یہ الفاظ تفسیر لولا سبق ہین نہ تفسیر ما کان للنبی نہ مخاطب فی تدلیسا
وتخدیعا ترجمہ تریدون عرض الدنیا اور ترجمہ لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم
کو چھوڑ دیا تا عوام متوحش نہون اور حقیقۃ الامر پر پردہ نہ لیجاوین لیکن ان چوریون سے
کچھ کام نہین چلتا بہرکیف کوئی مجنون دیوانہ ان الفاظ سی مضمون مرفوع القلمی سمجھیگا
ورنہ ان الفاظ سی صاف سمجھا جاتا ہے کہ جو عذاب دنیا واسطے منافقین ودنیا طلب اہل مدرسہ
کے جناب رسول خدا کو قریب تر از شجرۂ قریہ دکھلایا گیا جناب باری فرماتا ہے

کہ اگر ہمارے علم مین حکمت و مصلحت نہوتا تو یہ عذاب ہم ان پر دنیا مین نازل کرتے
یعنی یہ منافقین دنیا مین بہی مستحق اسکے ہین لیکن چونکہ مقتضاے مصلحت وقت نہ تھا
باین جہت کہ جھوٹ سچ نام اسلام کا لینے والی اوسوقت دنیا مین اتنی ہے لوگ
تہے پس اگر بسبب افعال ناشایستہ کی یہ لوگ بہی متاصل کردئی جاتے تو نام
ظاہرے اسلام بہی باقی نرہتا اسلئے عذاب انکا آخرت ہی پر اوٹہہ رہا ولعذاب
الاخرۃ اشد وابقی اور منجملہ چند احتمال کے جو علمائی فریقین نے تفسیر لولا کتاب
مین لکہا ہے یہ ایک احتمال ہے کہ اگر فی الواقع یہے ہو تو ایک وقت خاص مین ایک شخص
خاص فریبی سی سچ جانی ضلالت کرتا ہی اسکو مرفوع القلم ہوجانے سی کیا علاقہ علاوہ اسکے
اگر وہ مرفوع القلم ہے بہی تو پیغمبر خدا کو عذاب کسکا دکہلایا گیا تہا اور اس دکہانی سی
کیا فائدہ تہا اور جب خدا کیطرف سے مرفوع القلم ہے تہے تو پہر عذاب کہانسے آیا تہا
اور کسلئے آیا تہا اگر عذاب کرنے سے یہ غرض تہے کہ پہر ایسا کام نکرین تو جب وہ
مرفوع القلم ہوگئے تہے تو پہر کون اونکو مانع اوس سے بدتر کام کرنے سی تہا تعجب ہے
کہ عذاب کا پہر جانا جو مصلحۃً اتفاق ہوا دلیل مرفوع القلمی ہوگیا اور عذاب کا آنا باعث
گریہ اور بکا لوگونکا ہوا وہ دلیل تکلیف اور مؤاخذہ نہو قولہ اسیطرح پر تفسیر مجمع البیان
طبرسی مین لکہا ہے اقول اسطرح پر تو نہین ہے بلکہ دوسرے طرح پر ہے بیان کر
اوس عذاب کا ہے جو دنیا طلبان اہل بدر سے لمصلحۃ پہنچا گیا تہا اور یہ عبارت
لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الخ اخرہ قصۂ حاطب بن بلتعہ مین ہے کہ جس نے
سترِ رسول خدا کو فاش کرنے کا ارادہ کیا تہا جسوقت کہ جناب رسول خدا نے عزم
فتح مکہ کیا اس شخص نے خفیۃً کفار مکہ کو خط لکہا تہا کہ تم ساز و سامان حرب سے غافل

نرہو کہ پیغمبر جنہون نے تمہارا قصد کیا ہے یہ خط باخبار حضرت جبرئیل پکڑا گیا
جناب رسولؐ ندا نے بہب حاطب سی یہ خندہ اسکا فرمایا اور سنے معذرت کے
اوس صاحب خلق عظیم نے اسکا عذر قبول کر کے فرمایا کہ حاطب نی جو بیان کیا وہ
سچ ہے کہ یہ حرکت ناشایستہ اوس سے بوجہ کفر و نفاق نہین ہوئی ہے حضرت عمر نی
تصدیق جناب رسولؐ خدا کی تکذیب کی اور بکمال طیش و غضب فرمایا کہ مجھی چھوڑ دیجیے
کہ مین اس منافق کے گردن مارون اوسحضرت نی جواب مین فرمایا مایدریك
لعلّ اللہ اطلع علی اھل بدر فغفر لھم فقال لھم اعملوا ما شئتم یہی محصل روایت
بعد اسکے صاحب مجمع البیان فرماتے ہین کہ اسیطرح پر روایت کی ہے مسلم و بخاری
نے اپنی اپنے صحیح مین اسیکو نقل کیا ہے صاحب مجمع البیان نے شان نزول مین
آیہ والے ہے یہ کی یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوّی وعدوّکم اولیاء
تلقون الیھم بالمودّۃ الی قولہ تسرون الیھم وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم
ومن یفعلہ منکم فقد ضلّ سواء السبیل یعنی نہ لو میرے دشمن
کو اور اپنے دشمن کو دوست القا کرتے ہو طرف اونہین دشمنی کے دوستی کو یا خبر دیکو
میرے رسولؐ کے طرف کفار کی بسبب دوستی کے پہنچاتی ہوتا اینکہ فرماتا ہے
چھپاتے ہو دوستی کفار کو یا چھپا کر خبرین بھیجتے ہو طرف کفار کی بسبب محبت کفار
کے یعنی تمہارا زعم باطل یہ ہے کہ خدا پہ یہ باتین تمہاری چھپ رہین گے حالانکہ مین
جانتا ہون یا دانا تر ہون اوس چیز کا جو تمنے دلو مین چھپائی ہے نفاق اور محبت کفار
سے اور اوس چیز کا جو تمنے ظاہر کی ہے ایمان اور دوستی خدا اور رسولؐ خدا سی
اور جو شخص ایسا کرتا ہے تحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سی یہانتک کہ فرماتا ہے

ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون یعنی جو لوگ کہ کفار کو دوست رکھین گے
پس وہی لوگ ظالمین ہین اب حضرت مخاطب مخاطب ہو کر جواب فقرۂ لعل اللہ اطلع علی
اہل بدر سنے کہ اولا جب بتصریح صاحب مجمع البیان معلوم ہوا کہ یہ روایت مسلم اور
بخاری سے ہے کہ بمقتضاے آنکہ نقل کفر کفر نباشد جسکے طبرسی ناقل ہوئے ہین تو شیعہ کب اسکی
تصدیق کرینگے اور صاحب مجمع البیان کے زبان سے کون کلمہ ایسا نکلا ہی کہ جس سے
تضمنا یا التزاما بھی تصدیق سمجھے جائے فضلا عن المطابقہ پس اپنی اون روایات
سے جسکو شیعہ افترائے بحت سمجھتی ہین شیعون پر استدلال کرنا نہایت خوش نمہنے
مخاطب ہے ثانیا آیت اور صدر روایت کو اس فقرۂ باطلہ سے کچھ واسطہ نہین ہے
اسلئے کہ صدر روایت اسپر دلالت کرتا ہے کہ حاطب سے ایک فعل قبیح قابل
عتاب و خطاب رب الارباب واقع ہوا اور مضمون آیت یہ ہی کہ جناب باری سے
عتاب فرماتا ہے اوس فعل قبیح کرنیوالون پر یہانتک کہ فرماتا ہے کہ جو تم مین سے ایسا
کرتے ہین وہ راہ راست سے گمراہ ہین اور وہ ظالمین مین سے ہین اور مضمون اس
فقرۂ کا ذبہ کا کہ جزافترے علی اللہ والرسول کے کچھ نہین ہے یہ ہے کہ اہل بدر
مرفوع القلم ہو چکے ہین پس جسکو اندک عقل ہے وہ یہ سمجھے گا کہ اگر مرفوع القلم ہونا
واقعی تہا تو پھر عتاب و خطاب کی کیا معنے اور اونکو ایسے کام سے منع کرنے کی کیا وجہ
اور گمراہ ٹھہرانے کا کیا باعث اور پھر اونکو ظالم کہنا کسواسطے ہے عجب تناقض
خدا کے کلام مین لازم آتا ہے کہ خود ہے تو فرماتا ہے کہ تم جو جی چاہی سو کرو چاہے
شرابین پیو چاہو کون ہنونے تنا کرو چاہو سور کھاؤ تم کو سب معاف ہی پھر ایک اوسنے
کام پر کہ دوستی کفار ہے یہ عتاب و خطاب ہے کہ گمراہ بتاتا ہے ظالم ہونا بہے سناتا

ہی سنے بھی فرماتا ہے ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ یہ امر و نہی کیونکر جمع ہو سکتا ہے بجز اسکے
کہ کہا جاوی سنے افعال قبیحہ سے جو کلام اللہ مین موجود ہے واقعی ہے اور امر اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُم راوی کذاب کی بنائے ہوئی بات ہی ورنہ کلام خدا مین تناقض ممکن نہ تھا
تالث قطع نظر از مخالفت آیت و روایت کی یہ فقرہ فی نفسہ بھی باطل ہے اور عین
مذہب اباحتیہ ہے کہ جس سے بنائی مذہب اسلام اَنیخ برکندہ ہوتی ہے اسلئے کہ
صیغۂ امر اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم اگر وجوب اور ندب پر محمول نہوی تو لا اقل اوپر اباحت اور
جواز کے محمول ہوگا پس مضمون اسکا یہ ہوگا کہ تمکو جائز اور مباح ہے کہ جو فعل چاہو
شنایع افعال اور قبایح اعمال سے بجالاؤ اور جو دل چاہے منکر اور فحشاء اور معاصی
سے عمل مین لاؤ اور اگر کوئی کہے کہ افعال قبیحہ کہانسے سمجھی گئے تو ہم کہین گے کہ فقرۂ
غَفَرْتُ لَکُمْ سے سمجھی گئے اسلئی کہ افعال حسنہ مین غفران کے کیا حاجت ہی ضرورت
مغفرت نہین ہے مگر بہ نسبت افعال قبیحہ کے اور اعز القبیح اور امر بافعال قبیحہ کار
شیطان ہے چنانچہ جناب باری فرماتا ہے اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ
پھر فرماتا ہی اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ پھر فرماتا ہی قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ پھر فرماتا ہی
یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ الغرض کل آیات اور روآیاتِ اوامر و نواہے کا
مدار اوپر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہے اور بنائی دین اسلام اسی پر قایم
کی گئے پس مضمون سے اس فقرہ کے بیخ اسلام برکندہ ہوئے جاتی ہے مگر حضرات اہلسنت
کو محبت حضرات ثلثہ مین اسکا کچھ خیال نہین ہے نعم حُبُّ الشَّیْءِ یعمی ویصم حالانکہ اس
راوی کذاب نے واسطے اظہار فضیلت عمر ابن الخطاب کی بعد قصۂ قرطاس رسول اللہ کے
جو آخر قصہ یا طب ہی عبارت فقام عمر بن الخطاب وقال دعنی یا رسول اللہ اضرب

عنق ہذا الفاسق فقال رسول اللہ یا ابدر یک یا عمر لعل اللہ اطلع علی اہل بدر الخ بنائی
ہے تاکہ لوگ جانین کہ نصرت عمر ایسے بہادر بھی اور حمایت دین مین مستعد تھی کہ
ہر وقت قتل منافقین پر تلوار کھینچی رہتے تھے شاید ایسی باتون سی عیب سراپا بھار
و شنار پشت دادن بکفار کو چھپاوے بعد اسکے فقرہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ جمایا ہے تاکہ حمقا
حضرات ثلثہ کی حرکات منافقانہ سے قطع نظر کرکے اونکو بہشتی قطعے تعین فاضل
اس سے کہ بعد تصدیق رسول خدا کی عدم نفاق حاطب پھر حاطب کو منافق کہنا تکذیب رسول اللہ
ہے اور تکذیب رسول اللہ عین کفر و الحاد ہے اور کفار کے حق مین خداوند تعالے
فرماتا ہے لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی نہ داخل
ہونگے بہشت مین یہانتک کہ سما جاوی اونٹ بیچ سوراخ سوزن کے نبابر اسکی عمر کا
بہشتی ہونا موقوف ہوا اوپر سما جانے اونٹ کی سوراخ سوزن مین پس بہشتی قطعی
ہونا کہان سے ثابت ہوگا تعجب ہی کہ جس بزرگ کی صحابیت پر لوگون کو فخر ہے اسکی
شان مین تو خطاب باری فرماوی کہ فاستقم کما امرت یعنی جسطرح پر تو حکم کیا
جاتا ہے اوسیطرح پر قایم اور ثابت قدم رہ اور فرماوی اذاً لاذقناک ضعف
الحیوۃ وضعف الممات یعنی تو اگر اوسنے میل طرف کفار کے کرتا تو ہم دونا عذاب
دنیا اور دونا عذاب اخرۃ تجکو چکھاتے اور فرماوے لان اشرکت لیحبطن عملک
یعنی اگر شرک بخدا لائے گا تو مکمل اعمال خیر تیرے ساقط ہو جاوین گے الغرض شان
پیغمبر مین تو خداوند تعالیٰ یہ سختیان فرماوے اور صحابہ کرا ایسا مطلق العنان گستہ ہا
اور خلیع العذار کرے کہ فرماوے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی جو کفر اور زندقہ اور شنایع اور
قبایح تمہارا جی چاہے عمل مین لاؤ تمسے کچھ مؤاخذہ نہین ہے تم مرفوع القلم کر دیے گئے

خدا جانے کہ حضرات اہلسنت کی عقلونپر کیسے پردی پڑے ہین کہ کچھ نہین سمجھتی کہ ہم کیا
کہتے ہین اور آل اس کلام سراپا ابلام کا کیا ہے فذرھم فی سکرتھم یعمھون
اب یہ بات بھی سن لینی چاہئے کہ بعض علمائی اہلسنت کو جو کسیوقت بیہوشی اور غفلت
سے فی الجملہ افاقہ ہوا ہے اور شنایع اور قبایح اس کلام سراپا ابلام پر کچھ تنبیہ ہوا ہے تو وہ
اس غباوت کی تاویل کی فکر مین پڑے ہین اور مثل نا آشنا عشوا ہاتھہ پاون مارنا شروع
کیا ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین قولہ قد غفرت لکم الخ ھذہ فی
الآخرۃ اما فی الدنیا فلو توبۃ علی احدٍ منھم حدًا او غیرہ اقیم علیہ واقاد رسول اللہ
علی مسطح حد الفریۃ وکان بدریًا انتہی یعنے وعدۂ مغفرت عام نہین ہے دنیا اور
آخرت سی بلکہ مخصوص بآخرت ہی پس اگر متوجہ ہو طرف کسیکی اہل بدر سے
کوئی حد وغیرہ یعنی تعزیر تو دنیا مین اوسپر قایم کیجائیگی جیسا کہ جناب رسولخدا نے
قذفِ حضرت عایشہ جاری کے حالانکہ اہل بدر سے تہا لیکن اس تاویل سے
کچھ فائدہ نہدیا اسلئے کہ اغراء قبیح اور امر بالفحشاء محکوم شنیع کا بحال خود رہا
غایۃ الامر یہ ہے کہ اہل بدر افعال قبیحہ کو نظر حاکم شرع سے بچا کر کرین تا دنیا کی
عذاب سی بچ جائین اور آخرت کا تو اونکو خوف ہی نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد
اسکی خود فرماتے ہین وفعل حاطب کان کبیرۃ قطعا لانہ تضمن ایذاء النبی لقولہ ان
الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ ولا یجوز قتلہ الا کفر بہ انتہی یعنے فعل حاطب
گناہ کبیرہ تہا اسلئے کہ متضمن ایذای رسول تہا اور جناب باری فرماتا ہے کہ جو لوگ
خدا اور رسول کو ایذا دیتے ہین لعنت کی ہے خدا نے اونپر اور قتل اوسکا جائز نہ تہا
اسواسطے کہ فعل کبیرہ موجب کفر نہین ہے الغرض شارح صاحب جب اقرار کرتی

ہین فعل حاطب کی کبیرہ ہونیکا اور مواخذہ دنیویہ کا اور سپر دعوی کلی مرفوع الحکمی، اہل بدر
تو باطل ہو گیا اسکے کہ مواخذہ دنیا تو ثابت ہوا باقی رہا کلام مؤاخذہ آخرت مین پس
جس دلیل سے فعل حاطب کا کبیرہ ہونا اور قابل مواخذہ دنیا ہونا ثابت کرتی ہین
اوسی دلیل سے ہم قابل مواخذہ اخرت ہونا بھی ثابت کرتے ہین اسلیے کہ موذیان خدا
ورسول فقط ملعون اور مطرود فی الدنیا نہین ہین بلکہ بمقتضاے باری فرماتا ہے ان الذین
یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کو بشارت مشارکۃ کہا
کیے اور اوسکی انہار سے جی چرا گئے یہ فقط اسلمی تہا کہ بھی جواب سی عاجز تھے کما
یخفی اب ایک دوسرے سنی صاحب کا کلام سنے کہ حضرت عسقلانی شارح صحیح بخاری
فرماتے ہین وقد استشکل قولہ اعملوا ما شئتم فان ظاہرہ للاباحۃ وہو خلاف عقیدۃ الشرع
یعنے اشکال واقع ہے قولہ اعملوا ما شئتم مین اسلیے کہ ظاہر اس قول کا دلالت
اوپر اباحت کی رکہتا ہے جو مذہب کفر والحاد و فرقہ اباحیہ ہی اور خلاف شرع ہے پھر
فرماتے ہین کہ اجیب بانہ اخبار عن الماضی اے کل عمل کان لکم فہو مغفور لکم وقال
ویؤیدہ انہ لو کان کما یستقبلونہ من العمل لم تقع بلفظ الماضی ویقال ما غفر لکم بصیغۃ
بانہ لو کان للماضی لما حسن الاستدلال بہ فی قصۃ حاطب یعنی جواب دیا گیا ہے
اشکال لزوم اباحت کا بدینوجہ کہ قد غفرت لکم اخبار ہے زمانہ ماضی سے یعنے
جو اعمال قبیحہ زمانہ گذشتہ مین تمسے ہوئی تھے وہ بخش دیئے گئے اور یہ جواب ہی
ابن جوزی کا علمائی السنت سے چنانچہ دوسری مقام پر اسکے تصحیح کے ہے کہا
اوسی کہ تائید کرتی ہی ہمارے جواب کی یہ بات کہ اگر واسطے اعمال مستقبلہ کے ہوتا تو بلفظ ماضی
نہ بیان کیا جاتا اور بجاے قد غفرت لکم کے سا تغفرہ لکم ہوتا پھر خود ہی فرماتے ہین

کہ اعتراض کیا گیا ہے اوپر اس جواب کی بدنیوجہ کہ اگر ماضی کے واسطے ہونا تعیین
نہوتا استدلال لانا ساتھ اسکے قصۂ حاطب مین یعنی فعل حاطب زمانۂ ماضی عن الیقین تہا بلکہ زمانۂ مستقبل
لہذا یہین تہا پس غفرت لکم مین داخل نہین ہوسکتا فندہ کہتا ہے کہ علاوہ اس اعتراض
کی اس جواب کو اباحت اعملوا ماشئتم سے بہی کچہ مناسبت نہین معلوم ہوتی ہے مگر
یہ کہ کہا جاوے کہ ماشئتم سی افعال قبیحہ نظر بوعدۂ مغفرت مراد لیگئی تہی اور سب مغفرت
محضوص بزمانہ گذشتہ ہوئی تو اب اعملوا ماشئتم سی ضرور ہی کہ افعال حسنہ مراد لیئے
جاوین لیکن اس صورت مین مضمون مرفوع القلمی اہل بدر بالکلیہ باطل ہوا جاتا ہے اور
عرق ریزیان حضرات اہلسنت کی دربارۂ ترک تنی حقیقی قد غفرت کہ حقیقۃً واسطی ماننے
کے ہی اور زبردستی بلاضرورت داعیہ اوس ہی سننے مجازی استقبالی تاویل تحقق وقوع
مغفرت حتمی مراد لیتی مین خاک مین ملی جاتی ہین بعد اسکی حضرت عسقلانی دوسرا جواب
اباحت اعملوا ماشئتم سے یون دیتی ہین وقیل ان صیغۃ الامر فی قولہ (اعملوا) للتشریف
والتکریم فالمراد عدم المواخذۃ بما یصدر منہم بعد ذالک انتہی خصوصاً بذلک لما حصلت لہم من الحالۃ
العظیمۃ التی اقتضت مغفرۃ ذنوبہم السابقۃ وتاہلوا الان لیغفر اللہ لہم الذنوب اللاحقۃ ان
وقعت ای کلما عملتموہ بعد ہذہ الواقعۃ من ای عمل کان فہو مغفور یعنی کہا گیا ہی کہ صیغہ
امر بیچ اعملوا کے واسطی تعظیم اور تکریم کے ہی پس مراد عدم مواخذہ ہی اوسی اوپر
اوس چیز کے جو اونسے صادر ہوا بعد اسکے اور تحقیق کہ خاص کئے گئے ہین وہ لوگ
ساتھ اسکے بجہت حصول ایک حالت عظیمہ کے واسطے اونکی جو مقتضی مغفرت گناہان
سابقہ ہوئے اور لاہلیت پہر پہونچای اونہون نے واسطے اسکے کہ گناہان لاحقہ
بہی اونکی بخشے جاوین اگر واقع ہون یعنے کل عمل تمہاری بعد اس واقعہ کی جس قسم کے

عمل مین ہون وہ سب مغفور ہین بندہ کہتا ہے کہ یہ عجیب کلام بیجا اور لچر ہے کہ جسکا کچھ
فصل نہین معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اگر غرض یہ ہے کہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم محض واسطے
تعظیم اور تکریم کے کہا گیا ہے لیکن جو اعمال قبیحہ اونسے سرزد ہونگے اوسپر مؤاخذہ کیا
جاویگا تو آمین شک نہین کہ اباحت کا جواب ہوگیا لیکن مرفوع القلمی اہل بدر کی بالکل
باطل ہوگئی اور مایۂ فخر و مباہات حضرات اہلسنت بالکل خاکمین مل گیا اور اگر غرض یہی
کہ یہ تعظیم موجب عدم مؤاخذہ بر افعال قبیحہ آیندہ ہے جیسا کہ آخر کلام مین فرماتے ہین
کہ کل عمل تمہاری جس قسم کے ہون یعنے خواہ کفر و نفاق ہو خواہ شرب خمر ہو خواہ زنا با
مادر و خواہر ہو سب مغفور ہین تو پھر اباحت مین کیا باقی رہا اور مذہب اباحیہ اور مذہب
اہلسنت مین اسبات مین کیا فرق ہوا اور رفع اشکال اباحت سبکو خلاف مقصود شرع
فرمایا تھا کیونکر ہوا بعد اسکے جواب ثالث کی تقریرون بیان فرماتی ہین وقیل سے
بشارۃ بعدم وقوع الذنوب منہم وفیہ نظر ظاہر کما سیاتی فی قصۃ قدامہ بن مظعون حین
شرب الخمر فی ایام عمر فحجرہ بسبب ذلک فرأی عمر فی المنام من یامرہ بمصالحتہ وکان قدامۃ
بدریا یعنی جواب اشکال اباحت مین بعضون نے یون کہا ہے کہ مراد اِعْمَلُوا مَا شِئْتُم
سے بشارت دنیاہی اسبات کی کہ بعد از واقعۂ بدر اہل بدر سے کوئی گناہ واقع ہی
نہوگا بلکہ جو فعل اونسے واقع ہوگا وہ حسن ہی واقع ہوگا پھر خود فرماتے ہین کہ اس جواب
مین اعتراض بہت ظاہر ہی جیسا کہ اویگا قصہ قدامہ بن مظعون مین کہ اونسے شراب پی
اور حضرت عمر نے اوس سی ترک ملاقات کی پس خواب مین دیکھا کسی شخص کو کہ خلیفہ صاحب
کو حکم کرتا ہے کہ تم قدامہ سی مصالحہ کرو اور تنہا قدامہ اہل بدر سی نبندہ کہتا ہے کہ یہ
جواب سب سی زیادہ پوچ ہی کہ جسکو من حیث اللفظ بھی قدر غفلت نگری کچھ واسطہ

نہین اور علاوہ شراب خواری قدامہ کی افک حضرت عائشہ جو سطح سے سرزد ہوا
اور اظہار اسرار رسول اللہ جو مثل عائشہ وحفصہ کے خاطب سی ہوا کہ جسکو طیبی صاحب
نی ایذاے رسول اللہ کہا اور اونکے حق مین یہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
پڑہا اور خود خدا شہادت بعض اہل بدر کی دنیا طلبی پر بقول خود تریدون
عرض الدنیا دیتا ہے اور بلسکو فیما اخذتم عذاب عظیم سی ڈراتا ہے یہ سب
افعال اہل بدر کی مجیب کی نزدیک حسن تہے تو پہر فعل قبیح کسکا نام ہے اور حکم
بصالحۃ شارب الخمر دینی والا سوای شیطان کے اور کون ہوسکتا ہے اس سے
الشیطان یفرق من ظل العمر کی بہی خوب تصدیق ہوجاتی ہے بہرکیف اضطراب
علمائی اہلسنت اور ہاتہہ پاؤن مارنا اونکا تاویل روایت مین دیکہنا چاہیئی اور پہر
اسی روایت سی جو کیسطرح بنانے سی نہین بنتے سر افتخار تا فلک دوڑا پہنچانا اور
حضرات ثلثہ کا بہشتی قطعے ہونا اوس سے ثابت کرنا نہایت تعجب کا مقام ہی لازم
تہا کہ پہلے اس خبر کے جو از قسم احاد ہی قطعیت ثابت کرتے پہر قطعیت کوئی ایسے
معنونکی جو خالی از اعتراض ہون ثابت کرتے تب بحث اسمین کرتے کہ قطعیت
بہشتے ہونی ثلثہ پر اسکو دلالت ہے یا نہین اب ہم رابعاً علی التنزل وبفرض محال
کہتے ہین کہ یہ روایت سُنیہ صحیح ہے لیکن خود اہلسنت اسکی تاویلات کرتے ہین
اور اپنی عموم پر باقی نہین رکھتے اور تخصیصات دور از کار لگاتی ہین جیسا کہ ابہی
ہمنے بیان کیا کہ کوئی صاحب مخصوص بآخرت کرتے ہین اور مغفرت دنیا سی ہاتہہ
اوٹہاتی ہین کوئی صاحب مخصوص بزمانہ ماضی کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص
بر تشریف وتعظیم کرتے ہین کوئی صاحب مخصوص بافعال حسنہ کرتے ہین تو اگر

شیعہ بھی اس روایت کو مخصوص بحسن ایمان وحسن خاتمہ کرین تو کیا قباحت ہی لیکن
حضرات ثلثہ کے نہ ایمان سہے کی شیعہ قایل ہین نہ خاتمہ بالخیر ہی ہونیکے پس اونکا
بہشتی قطعی ہونا اس روایت سی ہرگز نہ ثابت ہوگا طرفہ یہ ہے کہ مثل اسکے اور بھی
روایتین حضرات اہلسنت کی صحاح کی اس مقام مین موجود ہین چنانچہ اصح الکتب بعد
کتاب الباری صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ موجود ہے قال سمعت رسول اللہ
قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنبت ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال
اصبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ
بہ غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء اللہ ثم اذنب ذنبا او اصاب ذنبا الی ان کرر المقال ثلثا فقال
فی المرتبۃ الثالث قال اللہ غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ماشاء محصل یہ ہے کہ کہا
ابوہریرہ نے کہ جناب رسول خدا فرماتے تہے کہ ایک بندہ نی بندگان خدا سے
ایک گناہ کیا پس کہا خداوندا گناہ کیا مینے پس بخش تو واسطی میرے پس فرمایا
جناب باری نے کہ جانا میرے بندہ نی کہ اوسکے واسطی ایک رب ہی کہ گناہ کو
بخشش بھی دیتا ہے اور گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے مینی بخشا اپنے بندہ کو پھر بعد چند
روز کی پھر گناہ کیا اور پھر اوسیطرح سے کہا اور خدا فی بہی اوسیطرح سے فرمایا اور بعد
چندے پھر گناہ کیا اور پھر اوسیطرح سے کہا پس مرتبہ ثالثہ مین خدا فرماتا ہے کہ
مین نے اپنے بندیکو تین مرتبہ بخشا اب اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہے سو کرے پس
اس حدیث مین فلیعمل ماشاء مثل اعملوا ما شئتم کے ہی بلکہ اوس سے بڑہکر ہایئی کہ وہان
تو صرف ایک کار خیر من اباحت فواحش کی گئے تہی اور یہان تو بعد چند گناہون اور
چند توبہ شکنیون کے مرتبہ مرفوع القلمی ملا اس قسم کے روایتون کو تصحیح کرنا اور پھر اوپر

ظاہر کی تحویل کرنا بجز بدبینی کے کار دیندار نہین ہے اور بغیر غیر
ذوی العقول کی کرتے ذی عقل مرفوع القلمی کے ذی عقل کی پسند نہین کر سکتا ہی
اور اسی سبب سے عقلائی تاویل اہل سنت بین فرماتے ہین معناہ ما دمت تذنب
فتتوب غفرت لک یعنی سنتے اسکے یہ ہین کہ جب تک تو گناہ کرکے توبہ کریگا ہین
بخشوں گا تجکو پس سبب اس حدیث مین علماء اہلسنت مغفرت کو شرط توبہ کرنے مین تو کیون نہین حدیث اہل مدینہ سے
شرط توبہ کرتا کہ مثل یہ نام دوہانہ سادق اوپے بالجملہ چونکہ مطمح نظر اہلسنت اثبات مرجع انعلم
حضرات ثلثہ ہی ادنسے تاویل حدیث مین پہنچ نہین پڑتے ورنہ تاویل اسکی کوئی
اور دشوار نہین ہے اسلئے کہ غفرت کو اوپر معنی ستر ذنبہ ماضی کے محمول کرین اور عملوا
باستقبال ہی افعال سنہ آیندہ مراد لین یعنے خدا فرماتا ہے گناہان سابق مومنین کو
سنے بخش دیا اب آیندہ چاہیئے کہ اعمال صالحہ مین ان ویسا شامل سابقہ کی مواخذہ
اعمال قبیحہ مین اپنے تئین گرفتار نکرین اور مناسب تر یہ ہے کہ مخاطب ہی ہوتا ہی
ہے کہ جب عمر نے تکذیب رسول اللہ کرکے مخاطب کو منافق کہا اور اوسکی گردن مارنے
پر مستعد ہوئی تب جناب رسول خدا نے مغفورت سابقہ مخاطب کو کہ مومن تھا
یاد دلائی اور فرمایا کہ خدا جن مومنین کے گناہان گذشتہ سے درگزرا ہے
اور آیندہ کو حکم کیا ہے کہ مراقب اپنی احوال کے رہین اور اعمال قبیحہ سے باتھہ
اوٹھاوین ایسے لوگون کو تکذیب صریح رسول اللہ کرکے تو کیون زبردستی منافق
بناتا ہے اور اس سے نہین لازم آتا ہے کہ جنکا نفاق اور شقاق بدلائل قطعیہ مثل
حضرات ثلثہ کے ثابت ہو جائے اونکو بھی کوئی منافق نہ کہے اور جنکا اصرار اور عدم
توبہ بدلیل قطعی ثابت ہو اونکو بہشتی قطعی جانے سو اسکے اور بھی توجیہات ہمارے

علمارنی بفرض تنزل بیان فرمائے ہین ہم کہانتک لکھین قولہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکھا ہے کہ خدا یتعالیٰ بدریان را وسدہ مغفرت داد اقول ہم آپکی تکذیب
کہانتک کرین جو جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل فرماتے ہین ہم ہرگز
اوسکو مطابق اصل نہین پاتے ہین ہمارے پاس دو نسخہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی موجود
ہین ایک قلمی ایک چاپہ ایران کہ جو ۱۲۸۴ھ مین چھپا ہے کہین اس عبارت کا پتا
نہین ملتا معلوم نہین کہ آپ کس تفسیر کو خلاصۃ المنہج سمجھتے ہین کہ جس سے یہ عبارتین
نقل کیا کرتے ہین خلاصۃ المنہج مین آخر رکوع آیت حاطب مین یہ عبارت لکھی ہوئی
ہے پیغمبر ان افسوس تا اورا از مسجد بیرون کنند مردمان اورا میزدند می انداختند
و آو باز پس میگریست و برسول خدا گناہ میکرد شاید کہ بروے رحم کند چون بر
مسجد رسید رسول فرمود تا اورا باز گردانید پس حضرت اورا تو بہ داد و حق تعالیٰ
این آیہ فرستاد یہ ہی عبارت خلاصۃ المنہج کے آمین نہ کہین خطاب مستطاب
سے نہ کہین اعملوا ما شئتم کا باب ہی یہ آپکا حقیقی جواب ہی آیۃ التنزیل اگر یہ
عبارت خلاصۃ المنہج کے ہو تو یہ ترجمہ اوستے حدیث شیخ مسلم اور بخاری کا ہے
جسکا جواب بتفصیل ہم آپکو ابھی دے چکی ہین قولہ پس جب پیغمبر خدا کی زبان
مبارک سی اقول پیغمبر خدا کی زبان مبارک سی تو ہمنے کچھ نہین سنا مگر آپکے زبان
مبارک سی سنتے ہین کہ ہمین لگام نہین ہے بے سر و پا باتین بکتے ہین سب کچھ
کہانتک بکیگا ہم ہی آپکے خدشگزاری کو بلکہ آپکے لئی ہر وقت کفش بردار سے
کو حاضر ہین قولہ خدا کا اونکی نسبت اعملوا کہنا ثابت ہوا اقول قرآن مین تو
کہین یہ کلموا ما شئتم نہین ہے اور اگر ہے تو ملحدین کے شان مین ہے

اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر پس اگر اسی کو ثلثہ کے شان مین کہے تو ہم بھی
مسلم کرتے ہین اور سوائی اسکے جو اعتراض صحیح مسلم اور بخاری مین ہے گو آپ اوسکو
کتاب الباری سے پڑہکر سمجھین مگر ہم زند و پارند زرشتی بہتر جانتے ہین اسلئے کہ
اسقدر افترا آیات خدا اور رسول پر تو شاید اوسمین بہے نہونگی قولہ کون سی۔
رہا قول شک و شبہ آپ ہی کو ہوگا ہمکو تو اونحضرات کی دوزخی قطعی ہونیکا یقین ہے
قولہ ای یار وہم اتبک نہین سمجھے اقول آپ مرتے دم تک نہ سمجھینگے جب خدا نے
سمجھ ہی نہین دی ہے تو کہان سے سمجھی قولہ کہ حضرات شیعہ کی مذہب کا مدار
کس پر ہے اقول حضرات شیعہ کے مذہب کا مدار غاصبین خلافت اور غاصبین
فدک پر تبرا کرنے پہی قولہ تو صحابہ کی فضیلتون سے بہرا ہوا ہے اقول اور
منافقین صحابہ کی رذیلتون سے بہی بہرا ہوا ہے قولہ اونمین بہی اونہین کے
صفات کا تذکرہ ہے اقول اونمین بہی منافقین بذات کا تذکرہ ہے قولہ
انمین ہے اونکی خوبیونکا بیان اقول انمین ہے منافقین کی بدذاتیون اور
نکمراپیون کا بیان ہے قولہ تو اونسے بہی اونکی فضائل کا ثبوت ہوتا ہی اقول
غلط محض ہے بلکہ ثلثہ کے رذائل کا ثبوت ہوتا ہے قولہ اور کیسی سند حضرات
چاہتی ہین اقول سند ایسی چاہتے ہین کہ جسکو ہم مانتے ہین اور حجت جانتے
ہین نہ مزخرفات صحیح مسلم و بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و آبن داؤد و نسائے کہ
جسکو صحاح ستہ کہتی ہین قولہ کیسی دلیل چاہتے ہین اقول ایسی دلیل
چاہتے ہین کہ جسی عقل عقلا باور کرسکے نہ ایسی دلیل پوچ کہ جسکے توجیہ مین
تمہاری علما خود غوطے کہاتے ہین اور ہاتھہ پاؤن مارتے ہین مگر کچھہ بن نہین

پڑسنے قولہ اصل یہی اقول مسم بداصلون کے اصل دنیل سے خوب واقف
ہوچکے اگر کچھ بھی اصالت کا اثر ہوتا تو راہ انصاف اختیار کیجاتی قولہ جب
ایمان اور انصاف سے نہین ہے الی قولہ پر عمل ہے اقول جب حضرات
اہلسنت مین ایمان اور انصاف ہی نہین ہے اور پیروی منافقین صحابہ کا
تلمثہ منظور نظر ہی تو پھر کیونکر اپنے نجار اکے پیرون اور چہیتی مرشدون
کی سکھلائی ہوئے عقیدونکو چھوڑین افسوس ہزار افسوس کہ بارہ سو
برس گذر گئے اور اون لعینون منافقون کے ہڈیان سڑگل کے خاکستر
تک ہوگئین مگر جو کچھ وہ اپنے ستیون کو سکھلا گئے اوسکو وی نہین بھولتے اور
جس راہ پر وہ اپنے مریدون کو چلا گئے اوس سے نہین ہٹتے ہزار ہزار کوئے
سمجھاے لاکھ آیتین اور حدیثین دکھلائے مگر اپنے اشال یہودی بغدادی پیر پیران
بے پیر اور دستگیر پیروان مضلان بے توقیر کے قول کے روبرو ایک پر بھی نظر
نہین کرتے کلام اللہ کی تاویلین کرین حدیثون کو ابوہریرہ کے نام سے بنا ڈالین
اماموں کے قول کو رد کردین مگر اپنے اجداد فاسد کے باتون کو نہین
بھولتے جس عقیدہ کو خیال کیجئے اوسمین اونہین لوگون کے تعلیم کا اثر ہے
جس مسئلہ پر غور کیجئے اتبا اونہین کمبختون بیدینونکے قول پر عمل ہے ولنعم
ماقیل ؎ بلب زرد دل آہے کہ داشتی دارے نشستنی سر راہے کہ
داشتی دارے حضرت سلامت یہ جواب ترکی بہ ترکے ہی آپ ہوش
نہو بجئے آپ نے اس مقام پر تہذیب اخلاق کو بالاے طاق رکھکر ایک
ملعون یہودی کو شیعون کا جد امجد بنا یا ہے نہی طابق النعل بالنعل اوسکا

جواب دیا کما تدین تدان مگر قابل گزارش دو امر ہین ایک تو یہ کہ ہم شروع
کتاب ردّ تمہید مین آپکی ثابت کر چکے ہین کہ شیعیان علیؑ ابن ابیطالب منہب
اہل بیتؑ طہارت رکھتی ہین اور اسکے بڑے بڑے علماء آپکے مذہب کے
مثل تفتازانی اور ابن اثیر جزری اور شہرستانی نے سب مقر ہین پھر آپ
نے شیعیان علیؑ بن ابیطالب کو شیعیان عبداللہ بن سبا بدلیل و
برہان کیونکر کہا آپ ہم بالخصوص آپکے خدمت مین کچھ گستاخی نہین کر سکتے
ہین لیکن جس نے آپ سے یہ کذب و افترا کہا ہے کہ اہل تشیع عبداللہ بن سبا
کو اپنا پیشوا جانتے ہین اور اوسکے کی تمام باطلہ پر عمل کرتے ہین اوسی سے
ہم مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ اے شخص کذاب اگر تو حلال زادہ ہے تو مستند
کتابون سے قطع نظر کر کے کہ یہ مستند ہی کتاب مین شیعون کی
دکھلا دے کہ کوئی لفظ کوئی سخن شیعون نے عبداللہ بن سبا سے نقل کیا
ہی یہ خلاف عقل ہے کہ کوئی شخص کسیکو اپنا پیشوا جانے اور پھر اوسکی اقوال اور
عقائد اپنے دین و ایمان کے کتابون مین نقل نکرے پس یہ مفتری کذاب یا
اپنے دعوی کو کسی دلیل سے ثابت کرے یا وہ گوئی اور افترا پردازی
سے باز آوے دوسری ایک نقل مشہور ہے کہ ایک روز مجلس عالمگیر بادشاہ
مین رافضیون کے باپ پر تبرا ہو تا تھا اتفاقاً کوئی شیعہ ظریف
بھی حاضر مجلس تہا اوسنے آواز بلند کہا کہ محمد بن ابی بکر رافضی ہوا کل
اہل مجلس سنے بی غور و تامل کہا کہ برپدر ش لعنت غرض نقل کی اس
حکایت کے یہ ہے کہ آپ صدر کتاب مین اسکا اظہار کر چکے ہین

کہ ہمارے آبا اور اجداد سب شیعہ تھے پس اس صورت مین جب آپنی
ایک یہودے ملعون کو سب شیعون کا دادا بنایا تو قطع نظر اسکی کہ
وہ آپ کا بھی لکڑ دادا ہوا آپ کو اس قدر ناخلفی اور عقوق ابا اور اجداد کا
مناسب نہتھا اور اگر فرمایئے کہ بکمال نارسانمدی از ابا رہے اپنی
تئین اونکے نبوت سی خارج کر لیا ہے تو پھر شروع کتاب مین
اپنے تئین ابن سید ضامن علی غفرہ اللہ کیون کہا اور بعد از خروج
بنا بر مذہب استحلاے ابو حنیفہ کے جس مین نطفہ مزابن ہندوی پر چلتا
ہے یا کسی افغان کے تحت نبوت آپ تھے کے مین یا نہین اگر ہوگے ہین
تو ضرور رہی کہ ایک اشتہار دیجئی تاکہ لوگ آپ کو ابن سید ضامن علے
نہ کہین بلکہ ابن فلانے خان کہین اور اگر آپ نی کسیکو ابہی تک باپ نہین
بنایا تو مشکل ہے کہ قیامت تک آپ بن بیاہے کہلائین گے جناب والا یہ بہادری
کی بات نہین ہے قدیم سے یہ ہوتا چلا آیا ہی دیکھئے جب حارثہ نے
نبوت زید کا انکار کیا تو جناب رسول خدا نی اونکو اپنے نبوت مین داخل
کر لیا اور اسی طرح جب محمد بن ابی بکر نی اپنے باپ سے انکار کیا اور
قاتلین عثمان مین شریک ہو گئی تب جناب امیر علیہ السلام نی اونکو
اپنی فرزندی مین لے لیا اسیطرح آپ بھی کیسکی فرزندی مین در آئین
اور چونکہ آپ کو مذہب اہلسنت پسند آیا ہے اور بڑی کرنے افغانان
توران مین تو مناسب یہ ہے کہ اونہین کے فرزند ارجمند بنئی ہمارے
راہی ناقص مین جو مناسب معلوم ہوا ہے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہی

قال المخاطب المقام یہ اہ اللہ سبل السلام جسپر یہ آیت والذین امنوا وہاجروا
وجاہدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ہم المؤمنون حقا لہم مغفرۃ
ورزق کریم اس آیت کی معنی یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لای اور جنھون نی ہجرت کی اور خدا کی راہ
مین جہاد کیا اور جن لوگون نی جگہ دی اور مدد کی وہی سچی ایمان والی ہین اونکی لیئی مغفرت اور
رزق باکرامت ہی اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور انصار کی ایمان اور اسلام پر کچہہ
شبہہ نہین کرسکتی اور انکی مغفرت اور جنتی ہونیمین کچہہ شک نہین لاسکتے اسلئی کہ جب اللہ جلشانہ خود
تصدیق فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ہجرت کی اور اپنی گہربار کو چہوڑا اور جنہون نی پیغمبر صاحب کو اور
ہجرت کرنیوالونکو اپنی گہرونمین جگہہ دی اور انکی مدد کی وہی سچی مسلمان اور پکی ایمان لانیوالی ہین
اور مغفرت اور رزق کریم اونکی حصہ مین ہی پس خدا کی ایسی شہادت کو سنکر کونسا شخص ہوگا کہ
مہاجرین اور انصار کی ایمان مین شبہہ کری اور اونکی مغفرت مین کلام کری شیعیان عبد اللہ
ابن سبا کو ذرا سوچنا چاہئی کہ جب اللہ جل شانہ مہاجرین و انصار کی ایمان کی تصدیق کرتا
ہی اور اونکی حق مین شہادت اولئک ہم المؤمنون حقا کی دیتا ہی اور اونکی شان مین
لہم مغفرۃ و رزق کریم فرماتا ہی پھر کیونکر اونکی دلمین ایسی پاک لوگونکی طرف سی شبہہ
ہوتا ہی اور کسطرح اونکی زبان سی ایسی شخصونکی نسبت کفر و نفاق کا کلمہ نکلتا ہے کبرت کلمۃ
تخرج من افواہہم اگر کسی کو شک ہو کہ آیت اون مہاجرین و انصار کی شان مین نہین ہے
جنکی نسبت حضرات شیعہ نیک اعتقاد نہین رکہتی اسلئی ہم تفسیر مجمع البیان سی جو معتبر تفسیر امامیہ
ہی تفسیر اس آیت کی لکہتے ہین جسکو شک ہو وہ صفحہ ۵۲ ۴ تفسیر مذکور مطبوعہ طہران ۱۳۱۳ ہجری کو
دیکہہ لی مفسر موصوف لکہتا ہی کہ خدا نی پہلی آیتونمین مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا اور انکی
ثنا اور صفت بیان کی پس خدا کی اس قول کا والذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی

سبیل اللہ یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نے خدا کی اور رسولؐ کی اور ہجرت کی
اپنے گہرون اور وطن سے یعنی مکہ سی مدینہ کو اور جہاد کیا اونہون نے خدا کی دین کی
ترقی کے لئے اور والذین اووا ونصروا کی یہ معنے ہین کہ جگہ دی مہاجرین کو اپنی گہرون
مین اور مدد کی پیغمبرؐ کی اور اولئک ہم المومنون حقا کا یہ مطلب ہی کہ وہی لوگ سچے
مسلمان ہین اسلئے کہ اونہون نے اپنی ایمان کو ہجرت کرکی اور مدد دیکر ثابت کردیا اس
تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین تو سوای تعصب
اور ضلالت کی کیا تصور کیا جاوی کاش اگر حضرات بمقابلہ ایسی صریح آیتون اور ایسے
صاف بشارتونکی ایک دو آیت بہی قرآن سے نکالکر ہمکو دکہلاتی اور جسطرح پر ہم نی اونکے
فضائل اور درجات کو کلام اللہ سی ثابت کیا وہ قرآن ہی کی سند سی اونکی ایک بہی برائی
کا ثبوت پہنچاتی تو ہم اونکو کسیقدر معذور بہی جانتے لیکن افسوس تو ہمکو اسی بات کا ہی کہ ہم
تو مہاجرین اور انصار کی فضائل مین قرآنکی آیتونکو پیش کرتے ہین رسولؐ کی احادیث کو
بیان کرتی ہین آماموںکی قولونکو اونہین کی کتابونسی نکال کر دکہلاتے ہین اور وی ان سبکو
چہوڑکر چند مفتری کذابونکی جہوٹی باتونکو پیش کرتے ہین اور اون لوگونکی قولون پر عمل کرتی
ہین جنکو اماموں نی نکال دیا اور جن پر اپنی زبان سے لعنت کی اور جنکو جہوٹا اور مفتری
خطاب دیا جسکا ثبوت ہم آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالی اب انصاف کرنیوالی انصاف
کرسکتی ہین کہ خدا کی کلام پر ہم ایمان رکہتے ہین یا حضرات شیعہ امامہ قرآن کے آیات کی ہم
تصدیق کرتے ہین یا شیعیان عبداللہ بن سبا یقول لمہتمک بولایتہ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام ترجمہ آیہ تو ترا جم قرانیہ سے دیکہکر آپ نی لکہا مگر افسوس ہے
کہ اونکی تحریر پڑہنی والی بہی کسیقدر مبتدا خبر سمجہہ لیتے ہین مگر آپ کچہہ نہین سمجہتی جناب والا

سنی اور جنہی کہ اولئک ھم المومنون حقا جو سب ہے اوس مبتدا کی جسمین چند صفتین
جناب باری سنے لگائی ہین اول ایمان دوم مہاجرت سوم جہاد فی سبیل اللہ پس جن
لوگونمین یہ تینون باتین پائی گئی ہین اونکو خدا فرماتا ہی کہ ھم المؤمنون حقا اور جو لوگ
کہ مصداق ان صفات ثلثہ کی نہین وہ تحت اس آیہ کے ہرگز داخل نہین ہو سکتے اور
گستاخی معاف کرر گذارش ہو چکا کہ آپکے حضرات ثلثہ ان صفات ثلثہ مین سی بالکل بی بہرہ
ہین اسواسطی کہ نہ حقیقت مین وہ ایمان بخدا و رسول لائی اور نہ مہاجرت فی سبیل اللہ اور نہ
جہاد فی سبیل اللہ کیا بلکہ ایمان اور مہاجرت اور جہاد اونکا کلمہ یطمع مال دنیا تھا منکو من
یرید الدنیا ومنکو من یرید الاخرۃ وتریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اگر یہ طالبین دنیا مہاجرین اور انصار نہین ہین تو کون لوگ ہین بیان آیہ سابقہ مین گزرا
کہ راس و رئیس طالبین دنیا حضرت ابوبکر تھی کی رای شریف باوجود کراہت رسول اللہ کی
و اہل فصیلت کی سارای بدری ہوئی اور خداوند باری کیطرف سی بشارت لمسکم فیما
اخذتم عذاب عظیم اونکی شان جلالت نشان مین نازل ہوئی الغرض ایمان منافقونکا
کس شمار مین ہے جسکو باربار اونکو تحت الذین امنو مین داخل کرتی ہین خدا
منافقین صحابہ کو بدترین کفار مین شمار کرے اور فی الدرک الاسفل من النار
کہے اور آپ اونکو مؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم کہین جسخدا کا سامنا
ہوگا تب اس زخرف تقریرون کا مزا معلوم ہوگا ابھی زبان وقلم اختیار مین ہی جو چاہے
سو کہئی تمنے سابق مین بیضاوی اور مشکوۃ شریف سی لکھا ہے کہ مفہوم مہاجرت مین ہجرت
عن الشرک و ہجرت عن المعاصی اور ہجرت اوطان الذین سب داخل ہی اور اونکی ثلثہ کی ہجرت
حقیقی عن الشرک والمعاصی اور ہجرت الذین غیر مسلم ہی بلکہ ہجرت اونکی بشہادت خداوند

عرض الدنیا الدنیا تھی اور شرکت جہاد انکی بھی بطمع مال غنیمت تھی اور وقت مجاہدہ بجز
بھاگ کھڑی ہونیکی اونسے کچھ عمل مین نہین آیا اِن سب باتونکا ہم ثبوت بوجہ احسن آپ سے
کی کتابون سے کرچکی ہین اب تکرار بیکار ہی **قولہ** اس آیت پر ایمان لانیوالی مہاجرین اور
انصار کی ایمان اور اسلام پر کچھ شبہ نہین کرسکتی **اقول** اس آیت پر ایمان لانیوالی مومنین
مہاجرین کے ایمان مین کچھ شبہ نہین کرتے ہین بلکہ منافقین کی ایمان مین شبہ کیا بلکہ یقین عدم
ایمان کا کرتے ہین اور انکی جہنمی ہونیکا شک کیا بلکہ یقین کرتے ہین **قولہ** جن لوگون نے
ہجرت کی **اقول** مراد ہجرت سی ہجرت حقیقی ہے جو للدین تھی نہ وہ ہجرت جو للدنیا تھی کما
مقرر اً **قولہ** سچی اور پکی ایمان لانیوالی **اقول** سچے اور پکی مومنین موقنین تھے نہ منافقین
خادعین اللہ والمومنین کہ وہ نہایت کچی تھے **قولہ** شیعیان عبداللہ بن سبا کو سوچنا چاہئی
اقول سنیان معاویہ ویزید کو سوچنا چاہئے کہ رب اللہ جل شانہ مومنین کی تعریف کری تھی
منافقین بحسب کو کیونکر اوسمین داخل کرسکتے ہین یفترون علی اللہ الکذب ولقد لعنھم
بما قالوا **قولہ** تفسیر مجمع البیان **اقول** صاحب تفسیر مجمع البیان نے بھی مثل خدا کی مومنین
ہی کی مدح وثنا کا ذکر کیا ہے یہ نہین فرمایا ہے کہ منافقین کی شان مین الذین اٰمنوا وا
ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ نازل ہوا ہی اور یہ بھی نہین فرمایا ہی کہ شیعہ جن منافقین
مہاجرین اور انصار کو برا کہتی ہین انہین کی شان مین یہ آیت ہی حضرت والا جان کہین مطلق
مومن یا مہاجر یا انصار بلا قرینہ اطلاق کیا جاوی گا تو اوس سے افراد کاملہ یعنی مومنین اور
مہاجرین اور انصار حقیقی ہی مراد ہونگے نہ منافقین مہاجرین وانصار کہ بظاہر مومن تھی
اور مہاجر تھی اور انصار مین تھے اور حقیقت مین کافر اور یہان تو قرینہ بیحد ظاہر ہے کہ
مومنین حقیقی ہی بشارت بہشت ہین نہ منافقین کہ بشر بالدرک الاسفل من النار ہین **قولہ**

یہ مطلب ہی کہ تصدیق کی اونہون نے خدا کی **اقول** لفظ اونہون سی کون لوگ مراد ہین آیا ثلثہ مراد ہین یا منافقین مراد ہین یا مومنین مراد ہین اگر مومنین مراد ہین تو ثلثہ اور منافقین کو کیا ملا علاوہ اسکے مبتدا تو الذین ہی اور چونکہ الذین مبہم ہے تو جناب باری خود رفع ابہام فرماتا ہی کہ وہ لوگ جنہون نے تصدیق خدا و رسول کی یعنے بقلب نہ مثل ثلثہ کہ ایمان اونکا بلسانہم تھا **ولم تؤمن قلوبھم** اور جنہون نی ہجرت کی الذین لا للدنیا اور جنہون نی جہاد فی سبیل اللہ کیا نہ فی سبیل الدنیا پس جو لوگ جامع ان صفات کی ہین جناب باری اونکو بشارت بخشش و مغفرت دیتا ہے کیون حضرت منافقین صحابہ اور ثلثہ اس تفسیر مین داخل رہگئے یا نکل گئے آپکی خواہش اور تمنا تو دخول ثلثہ ہی کی ہوگی مگر شیعہ کب داخل کرتے ہین **قولہ** اس تفسیر کو دیکھکر اگر حضرات شیعہ مہاجرین اور انصار کی فضیلت کا اقرار نکرین **اقول** اس تفسیر کو جسمین صاف صاف قید تصدیق خدا و رسول موجود ہے دیکھکر اگر حضرت اہلسنت بھی فضیلت ثلثہ ہون بالخصوص اون لوگونکی نزدیک کہ جو ثلثہ کو مصدق خدا و رسول سمجھتے ہی نہین ہین تو سوای حماقت اور ضلالت کے کیا تصور کیا جاوے **قولہ** ایک دو آیت بھی قرآن سی نکالکر ہمکو دکھلاتی **اقول** ہم سیکڑون مرتبہ نکال کر دکھلاتے ہین مگر کیا کرین کہ اندہون کو سوجھتا ہے نہین حضرت سیکڑون ایات ہین مجمع قرآن جو آپ نے سنا ہوگا کہ منافقین صحابہ کی شان مین ہی سبکے رئیس و رئیس حضرات ثلثہ ہین **قولہ** ہم آپ کو کسی قدر معذور جانین **اقول** آپ انکمون سے خود معذور ہین دوسرون کو معذور سمجھنی سے کیا ہوگا **قولہ** ان سبکو چھوڑ کر چند معتبری کذابونکی جھوٹی باتون کو پیش کرتی ہین **اقول** جسی ہمارا کلام از اول تا آخر دیکھا وہ جانتا ہے کہ ہمنی سوائے کلام اللہ کی تمہارے ابطال مذہب مین کچھ پیش نہین

کیا آڑی چندمقدمی کذابونکے کلام کو بھی کہین کہین درپیش کیا ہے وہ اصحاب صحاح ستہ
وغیرہ مین نہ اُس راہ سی کہ اون کذابون کی تصدیق کی ہی بلکہ اس راہ سے کہ
اونکی جھوٹی باتون سے بھی تمھاری تکذیب کی ہے قولہ کہ جنکو امامون نے نکال دیا
اور جن پر اپنے زبان سی لعنت کی اقول جو ملاعین کہ مردود درگاہ ایزد تھے اور ائمہ دین
اونپر کیا اونکی پیرون پر بھی لعنت کی وہ رُدات حضرت اہلسنت ہین اسی سبب سے
دیکھو کہ کہین صحیح بخاری مین امام جعفر صادق سے بزرگ سی جسکے چار ہزار راوے ہین ایک
روایت بھی نہین مذکور ہوی ہے بلکہ ذہبی ذہب اللہ جو روافض کو تصریح اسکی کی ہے کہ ہم
بتتبع بخاری اور تفتازانی نے فخر کیا ہے کہ ہم مثل شیعون کی مرویات اہلبیت
پر عمل نہین کرتی بلکہ مرویات صحابہ پر عمل کرتے ہین وقد قدمنا فی صدر الکتاب
قولہ جسکا ثبوت ہم آیندہ کرین گی انشاء اللہ اقول ہم بھی اوس ثبوت کا ثبوت کذب
وافتری آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالے قولہ پس انصاف کرنیوالی اقول انصاف کہان
ہین کہان ہے اگر انصاف ہوتا تو تم شیعہ سے سنی اور سنی سے نصرانی نہ بنجاتی ہم بھی کہتے
ہین کہ اگر کوئی منصف دنیا مین پایا جائیگا تو انصاف کرے گا خدا کی کلام پر ہم ایمان
رکھتے ہین یا حضرات اہلسنت اور قرآنکی آیات کی ہم تصدیق کرتے ہین یا سفیان یزید و معاویہ
العاویۃ الغاویہ اسکنہ اللہ فی الہاویہ قال المخاطب لمقام ہداہ اللہ سبل السلام
آسی یا دگر فرض کیا جاوے کہ جو ہمارا اعتقاد بہ نسبت صحابہ کے ہی وہ معاذ اللہ باطل ہووے اور جو عقیدہ شیعون کا بہ نسبت
اونکے ہے وہی صحیح ہووے اور قیامت کی دن اللہ جلشانہ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل
پر ہم سی جواب چاہے تو ہم لوگ کیا کہینگے اور کیا بہانہ کرینگی اور نہایت ادب سی عرض کرینگے کہ الٰہی العالمین تو
عادل ہے اور موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصول ایمان مین سے ہے

تو اب تو ہے انصاف کر کہ یہ کتاب تیری ہے جسکو تو نی ہماری ہدایت کیواسطے اپنے پیغمبر
کی معرفت نازل کیا اور اسکا نام کتاب مبین رکھا اور اوسکی عبارت اور مضمون مین اخلاق
اور تصنع کو دخل نہ دیا ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اور خود اوسکا حافظ رہکر اوسکو تحریف
سے محفوظ رکھا پس جسنے اور جسنی تیری ہی کتاب کو اپنی آنکھونکے سامنے رکھہ لیا اور جو
کچھ اوسمین تو نے کہدیا اور فرما دیا اوسی پر مبنی یقین کیا مہاجرین اور انصار کی متعدد بزرگیان
اور فضیلتین تو نے بیان کین کہ ہم اونکی نسبت نیک اعتقاد کرنی پر مجبور ہو گئی اور تیری ہے
شہادت سی اونکے ایمان اور اسلام پر بلکہ اونکے فضائل اور درجات پر معتقد ہو گئے کہین
تونی اونکے حقمین فرمایا الذین امنو وھاجرو وجاھدو فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون کسی مقام پر تونی اونکی نسبت ارشاد
کیا والذین امنوا وھاجروا وجاھدو فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا
اولئک ھم المومنون حقا کسی جگہہ اونکی شان مین تو نے فرمایا لھم مغفرۃ ورزق
کریم کسی مقام پر اونکی صفت مین تو نے کہا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا غرضکہ
خدایا جبسے تونی تیری کتاب کو کہولا تو کوئی ورق اور کوئی صفحہ اوسکا مہاجرین اور انصار کی
ذکر سی خالی نہ پایا کسی آیت سی اونکے برائی کا ثبوت کیسا اونکی فضیلت پر شبہ تک نہوا
جب تیری کتاب سے اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ اولئک ھم
المومنون جب قرآن سے اونکی واسطے فال کھولی تو یہی نکلا کہ اولئک ھم الفائزون
پس جب تو نے یون بے نیاز سے اونکے صفات اور فضائل سے اپنی
کتاب کو بھر دیا اور اونکی شانمین بار بار لقد رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ فرمایا
اور بیشمار اونکی اقتدا اور پیروی کے تاکید کی اور اون سی محبت رکھنے کی تحریص اور

عداوت اور کینہ رکھنی پر تہدید فرمائی تو ہم اکرا نسے محبت نرکتے اور اونکو اچھا نہ جانتے
اور اونکی اقتدا نہ کرتی کیا کرتے آلہ العالمین تو نے ہمکو اون لوگونمین تو پیدا نہین کیا
تہا جنکی نسبت تو نی فرمایا ہے الذین اخرجوا من دیارہم یبتغون فضلا من اللہ
و رضوانا اوس گروہ مین تو نے ہمکو شامل ہی نہ کیا تہا جنکی صفت مین تو نی ارشاد کیا
ہے والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ہمکو تو
اون سبکے پیچہی مخلوق کیا اور ہم لوگونکی نسبت پہلی ہی سے تو نی یہ لکہدیا والذین جاؤا
من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا تو کیونکر ہم اون پیشواؤن سے محبت نہ رکہتی اور
کس طرح اونسے کینہ اور عداوت رکہتی یہ کتاب تیری موجود ہے جسکی نسبت تو نی فرمادیا
تہا کہ نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور اسی وعدہ پر ہم اوسکو برابر غیر محرف
بجہتی رہے اور اسپر ایمان رکہتی آئے اگر یہ آیتین جو مہاجرین اور انصار کی نسبت ہمنی
بیان کین تیری کتاب مین موجود ہین تو پہر خدایا ہمارا کیا قصور اور کیا گناہ ہی جنکو تو نی
اچہا کہا ہمنی اچہا جانا جنکی تو نے تعریفین کین اونسے ہمنی محبت رکہی ہان اگر ان لفظون کی
تو نے اور کچہہ معنی رکہے ہون اور اس عبارت کا مطلب اور کچہہ ہو تو ہم نہین جانتے موافق
تیری ارشاد کی تیری کتاب کو کہلی اور روشن کتاب سمجہتی رہے اور اوسکو معما اور پہیلیون کا
مجموعہ نہ جانتے تہی غرضکہ ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگے تو خداوند عادل کس جرم
مین ہمکو سزا دیگا اور کس طرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا نہ سمجہیگا ہمکو تو یقین ہے کہ ضرور
ایسی عقیدہ سے خدا ہماری نجات کریگا اور ہمکو اونکی مغفرت اور رزق کریم مین سی حصہ عطا
کریگا اے یارو ہمارا جواب تو سن لیا اب کچہہ اپنی جوابہی کے فکر کرو کہ اگر تمہارا عقیدہ

جو پسند بت صحابہ کی سبب طبل ٹہرا اور قیامت کے دن خدا نی تسے سوال نہ کیا
تو تم کیا جواب دوگی ہماری نزدیک تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہوسکتا
خداوندا تنے تیری کتاب کو اسلئی پس پشت ڈالدیا تھا کہ اوسمین اصحاب رسول نی
نی تحریف کردی تہے اور اوسکو کم وبیش کردیا تھا جیسا تونی نازل کیا تھا ویسا
نرکہا تھا اور اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تھا وہان ہمارا گذر بہی نہوسکتا تھا
کچہ نشان اور پتہ بہی امام صاحب کا نہ ملتا تھا پس ہم کیونکر مصحف عثمانی پر عمل
کرتے اور کیونکر محرف قرآن کی تصدیق کرتے ہم تو اسکو کبہی دیکھتے بہی نہ تہی حفظ
یاد کرنیکا کیا ذکر ہے کبہی اسکو پڑہتی بہی نہ تہی بلکہ ہمیشہ امام صاحب کی خروج
کے دعا کیا کرتی تھے اور اونکی ساتہہ جو اصلی قرآن تہا اوسکے دیکہنی پر جان دیتی
تہے مگر خداوندا ہمارا کیا قصور ہے اسلئی کہ تونے اونکو ایسا چہپایا کہ کبہی اونکا پتہ
بہی نہ دیا ملاقی دیا ہزارون عرضیان ہیجین ایک کا بہی امام نے جواب نہ دیا۔
مسدس از خواجہ خضر والیاس کے ذریعہ سے براہ دریا رسال کین کسے پر کچہہ
حکم نہ آیا بڑی بڑے مجتہدون سے پوچہا اونہون نے بہی فرمایا کہ ابہی انتظار مین
رہو اور خروج اور ظہور کی دعا کیا کرو ہنوز وقت نہین آیا لیکن ہمنی بہت انتظار کیا
مگر ہماری جیتے جی ظہور کسکا خروج کیسا کچہ خبر تک امام کی نہ آئی ؎
شام تک تو آمد جانان کا کیینجا انتظار وہ نہ آیا وعدہ اپنا یان برابر ہوگیا
غرضیہی امام کی غیبت سرآنکہہ ہنی چہوتی لیکن دیکہنا کسکا ملنا کیسا صورت تو امام
کی نظر ہی نہ پڑی پس بغیر امام کی ہم کیا کرتے اور کیونکر راہ حق پہ چلتے ہان امام
کے دیکہنی والون نے جو کچہہ ہمسے کہدیا اوسپر ہم ایمان لے آئی اور اوسکو حق

جانتی رہے اور کبھی اوس سے نہ پھرے پیس اگر خدا یہ جواب سنکر فرماوی کہ اے
کمبختون جسکو مین اپنے کلام کا حافظ تہا اور خود کہہ چکا تہا کہ نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون تو کسکی مجال تہے کہ وہ تحریف کرتا اور کون تہا کہ اوسکو بدل دیتا
کسنی تمسے کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی ہے تب تم شاید یہی جواب دوگی
کہ ہمنے زرارہ سی سنا تہا ہمسے شیطان الطاق نے کہدیا تہا تب اوسوقت اگر خدا
یہ فرماوی کہ بدبختو مین سچا تہا یا زرارہ میرا رسول صادق تہا یا شیطان الطاق
تو معلوم نہین کہ کیا جواب دوگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کی اور کچہہ
جواب ندی سکوگے اوسوقت سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبہم
فسحقا لاصحاب السعیر ورہا یہ حکم نبوکا بقول المتمسک بالآیہ علی ابن ابیطالب
علیہ السلام لقد حق القول کل حزب بما لدیہم فرحون مثل مشہور ہمارا
کی کفار بت پرست بہی اپنے جی مین بہت مزخرفات اور لغویات سوچکر اپنا دل
خوش کر لیا کرتے ہین لیکن یہ اوسی وقت تک ہی جب تک کسی مخاصم کا سامنا
نہین ہوا یہی مثل ہے کہ جبتک اونٹ پہاڑ کی نیچے نہین جاتا ہے جانتا ہے کہ
مین سب سے اونچا ہون سا سنا خداوند جبار و قہار کا تو ایک امر عظیم ہے کہ
جس سے انبیا کی بدنون پر لرزہ ہے اگر آپکو کسیے ادنی مخاصم کا سامنا پڑے
تو دیکہیگی کہ کسطرح آپکے مزعومات باطلہ کی دہجیان اوڑا دیتا ہی آپکے بڑے
بڑے گرو گھنٹالون کی کتابون کے مثل شاہ عبدالعزیز اور مولوی حیدر علی کی چیتہ ہی
اوڑا دیے گئی تو آپکی واہیات تقریرون کے کیا حقیقت ہی محصل آپکی اس تقریر
بے سر و پا کا یہی ہے کہ جب خدا پوچہیگا کہ ثلثہ کواے رسینو تسنی اپنا پیرو کیون بنایا

تو ہم جتنی آیات صحابہ کی تعریف مین اور مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہین پیش
کرینگی تب خدا لاجواب ہوجاویگا سبحان ربی وبحمدہ جناب من یہ ہمکو نہین معلوم کہ
خداوند تعالیٰ آپکے اس جواب ہائل کو کس تقریر سے ہائل کریگا مگر شیعہ اپنی حسنہ
کیطرف سے بچند وجہ جواب دے سکتے ہین ایک یہ کہ جناب باری فرماوی کہ ہم بالخصوص
ثلثہ سے سوال کرتے ہین تو مطلق صحابہ کا ذکر جواب مین کیون کرتا ہے کیا مطلق کا
وجود فرد دیگر مین ہوکر پایا جانا ممکن نہین ہے دوسری ہمنے مومنین صحابہ کی تعریف کی
ہے یا منافقین صحابہ کی تعریف کی ہے تیسری ہمنے کہان کہا ہے کہ ثلثہ مومنین
مہاجرین سے ہین اگر آپ جواب مین فرمائین گے کہ ہمنے بی عائشہ صدیقہ اور حضرت
ابوہریرہ وغیرہ سے سنا کہ سب صحابہ اور سب مہاجر اور سب انصار مومنین مخلصین
سے تھی تو جناب باری فرمائیگا کہ اے کمبخت ای بیدنوای احمق من اصدق
من اللہ قیلا تم ان کو ابونکو خدا سے بھی صادق ترسمجھے مینی خود صحابہ کے
ثنائمین کہا تھا کہ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ اور بعض
مہاجرین اور انصار کی ثنائمین کہا تھا تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ
اور انہین کے ثنائمین کہا تھا بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی
اور انہین کی ثنائمین کہا تھا ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا اور انہین کے ثنائمین کہا تھا
یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم اور قالوا انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ
واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اور ولیحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین
قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم اور یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا

الغرض اس قسم کی سیکڑون آیتین اور حدیثین ہین جو مطلق صحابہ کی کفر و نفاق
پر دلالت کرتے ہین بلکہ بالخصوص ثلثہ کی کفر و نفاق پر دلالت کرتے ہین اور خدا
فی اتمام الحجۃ علم مسلم اور بخاری وغیرہ سی لاعن شعور لکھوادی ہین مثل حدیث قرطاس
وحدیث حوض وحدیث فدک وحدیث جیش اسامہ الی غیر ذلک پس جب بمقتضای
للہ الحجۃ البالغۃ و حجتھم داحضۃ عند ربھم حجت خدا غالب آویگی
تو معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت کیا جواب دینگے ہماری نزدیک تو سوائے
اقرار جرم کے کچھ جواب نہی سکین گے اور اوسوقت سوای ادخلوا ابواب
جھنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین کی کچھ حکم نہوگا قولہ عدالت کی
کرسی پر بیٹھکر ہمارے اعتقاد باطل پر ہمسے جواب چاہی اقول جب تم اپنے
اعتقاد کو باطل ہے فرض کرتے ہو تو باطل کو کلام اللہ سی کیونکر ثابت کرسکتے ہو
حالانکہ خود جناب باری فرماتا ہے کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ یہ فرض تو فرض تناقضین ہے ابھی تو تمہاری بدحواسی کا حال یہ ہی پس
جب خدا عدالت کی کرسی پر اجلاس فرماوی گا اور منبر باری اور رفقارے پہ
جلوہ فرما ہوگا اور کارپردازان دار جہنم کو سامنے بلاویگا تب تم سے مجرمون کے موننہ
سے کیونکر ایسی مختل اور متناقض تقریرین بدحواسی کے نکلینگے دنیا مین تو یہہ
اختلال حواس ہے اب آخرت کا خدا حافظ خدا کا کرسی پر بیٹھنا کہ یاد وہ عرش
کے چرچرانی کا ہے اور ہنستی ہنستے اولٹ جانی کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین
ہے ضحک اللہ حتی تتلقی یعنے خدا ہنسا یہانتک کہ اولٹا گرا یہ صفت تو ہنسی کی
ہے اور رونے سی تو طوفان نوح آجاتا ہے نہین معلوم کہ ان طوفانونکا جو ہے

حضرات اہلسنت خدا کو کیا دیگے قولہ موافق مذہب شیعون کے تیرا عدل اصول
ایمان مین سے ہے اقول اور موافق مذہب سنیون کے تیرا ظلم اصول ایمان
مین سے ہی قف برین ایمان کہ جسمین خدا ظالم ہو حضرت اہلسنت کو کچھ بھی غیرت
نہین ہے کہ تخصیص عدالت خدا فقط ساتھہ شیعون کے کرتی ہین حالانکہ خود
جناب باری فرماتا ہے قائما بالقسط ولیس بظلام للعبید قولہ ہماری
ہدایت کی واسطے اقول بیشک ہدایت کی واسطے بھیجا تھا مگر ہدایت مومنین نی پائی
لیکن جو لوگ کہ مثل روز حدیبیہ شاکین فی البیرۃ تھے وہ گمراہ ہوئے یضل بہ
کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین قولہ اسکا نام کتاب مبین
رکھا اقول مبین مین حاصل اختلاف نہین یا اعتبار طور و جوہ عجائبکی ہی یا اعتبار طور عربیکے ہی ہوائی
کہ الفاظ غیر مانوسہ متنفرہ جو مخل فصاحت ہین مثل ما کلم تکا کا تم علی کتکا کو وکم علی فی جتو
افرتقعوا اسمین مستعمل نہین ہوئے یا اعتبار تبیان حلال وحرام خدا کی ہے کما فی
البیضاوی وغیرہ بہرکیف اگر غرض آپکے ذکر مبین ہی اس مقام پر یہی کہ جب کل
قرآن مبین ہے تو جو آیات ہم فضائل صحابہ مین بیان کرتے ہین یہ بھی مبین ہین
پس من حیث الدلالہ قابل انکار شیعہ نہین ہو سکتے تو شیعہ بھی بعینہ مثل اس کلام
کے کہہ سکتی ہین کہ جو آیات ہمنی رذایل صحابہ مین چند سطور پیشتر اس سے ذکر کیے
اور اسیطرح جو نصوص خلافت جناب امیر کے ہین کہ جس سے خلافت ثلثہ باطل
ہوتی ہے مثل آیہ ولی ہدایہ انما ولیکم اللہ اور مثل آیت مباہلہ اور مثل
آیت تطہیر اور مثل آیت ودے القربی اور مثل آیت سورت فرقان واشالہا یہ سب
مبین ہین انکار اہلسنت نہین ہین ورنہ کتاب کا غیر مبین ہونا لازم

آویگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا قولہ اخلاق اور تصنع کو دخل نہ یا اقول تصنع تو بظاہر اوس
باطل کو کہتے ہین جو بصورت حق ظاہر کیا جاوے اور باتفاق امت کلام اللہ مین
ایسا نہین ہے باقی رہا اخلاق پس نصوص اور محکمات قرآنی بھے جای کلام
نہین ہین لیکن متشابہات آیات کہ جسکی تاویل مین علمای اہلسنت ٹھوکرین کھاتی
ہین اور علمای شیعہ علم اوسکا منحصر اہنین سے فی العلم اور اہل ذکر علیہم السلام مین جانتے
ہین خصوصا مقطعات قرآنی پس اونکا عدم اخلاق کا قایل ہونا جای بحث وکلام
ہے ومن اوّہی فعلیہ البیان قولہ ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا اقول اگر
ہر چیز کو صاف صاف بیان کر دیا ہے تو کوئی آیت ابوبکر کی خلیفہ ہونیکی اور
کوئی آیت عمر کی خلیفہ ہونیکی اور کوئی آیت عثمان کے خلیفہ ہونیکی دکھلاؤ اور کس آیت
قرآنی نے حکم دیا کہ ای عمر تو ابوبکر سے بیعت کر اسواسطے کہ جسوقت حضرت عمر نے
ہاتھہ واسطی بیعت ابوبکر کے بڑہایا تہا اوسوقت تک تو اجماع بھے نہین ہوا تہا اور
خود باقرار حضرت عمر جناب رسولؐ خدا نے خلیفہ ہی نہین کیا تہا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ
مین ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے ان لم استخلف فما استخلف من ہو خیر منی رسول اللہ
یعنی اگر مین نہ کسی کو بجای خود خلیفہ کرون تو جو شخص کہ بہتر مجھسے ہی یعنے رسول اللہ
اونہون نے بھی کسیکو خلیفہ نہین کیا تہا اور راختیار کو بھی خدا نے بقول خود ما
کان لہم الخیرۃ طال سبے کر دیا تہا پس جب خدا حضرت عمر سی پوچھے گا کہ ای عمر
تو نے کیون ابوبکر کی بیعت کی تو جو آیت حضرت عمر کتاب مبین کی خدا کی سامنے
پیش کرینگی شیعہ کی بھی کان ذرا اشتاق اوس آیت کی سن لینے کی ہین اور
یہ سنکر کہ جس قرآن کو حضرت عثمان نے جلا دیا اوسمین یہ آیت تھی قابل سماعت نہین ہی

اسلئی کہ بزعم اہلسنت خلاف اتالہ محافظون کی نسبت اور یہ خبر کہ صحیح بخاری مین
اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہی کہ حضرت عثمان نے جلادیا
پیش رفت نجائیگا جسمین لکھا ہی کہ خدا فرمائیگا کہ ای بدبختو تمہارے نبی اہل کی راہی مین سچا تھا کہ
صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوٰۃ والا اوسوقت مین بجز اعتراف فوائد بنہو کے
کچھ جواب نہو سکیگا الغرض مضمون ہر جزکی صاف صاف بیان ہونیکا بھی طرفہ
مضمون ہے کہ دنیا مین بجز مخاطب کی شاید کوئی عاقل اسکا قایل نہوگا اگر یہی تھا
تو حضرت ابوحنیفہ نے قیاسات خرسیہ مین ناحق اپنے اوقات شریف کو ضایع کرکے
اخوت علی اول من قاس کے اختیار کی جناب والا کوئی آیت تراویح کوئی آیت
مسح علی الخفین کوئی آیت دست بستہ مثل یہود یونکے نماز پڑہنی کے صاف صاف
نہ سہی بی صاف صاف ہی ہمکو دکہادیجیے ورنہ ایسی دعویہای بی سروپا سی بازآیئے
قولہ خود اسکا حافظ رہا قول اگر دعوائی حفظ باعتبار اتالہ محافظون کی ہے تو
مرجع ضمیر لہ پر کوئی دلیل قطعی قایم کی ہوتے آخر تمہاری ہی علما سے وہ لوگ ہین جو فرماتے
ہین کہ ضمیر لہ طرف رسول خدا کے پھرتی ہی قال البیضاوی وقیل الضمیر فی لہ للنبی
پس ضرور تہا کہ ان اپنی علماء کو تحت من فسر القرآن برایہ داخل کرکے انکی بیدینی
اور بی ایمانی ثابت کرلیتی تب آگی کچھ گفتگو کرتے قولہ تحریف سی محفوظ رکہا قول
مدخول ہے بچند وجہ پلی اگر ہر قسم کی تحریف خواہ بزیادتی خواہ بکمی خواہ بہ تغیر خواہ
بہ تبدل خواہ باسقاط سبقۃ احرف وابقای حرف واحد سب سی محفوظ رکہنی کا وعدہ
خدا نی فرمایا تہا تو اسصورتمین اقل کافر نہ حضرت عثمان نہی ورنہ کلنی خود کہوت
اوپر ترتیب اور جمع کرنیکے اور اپنی جمع کردہ کے رکہنی کی اور وہ سرے کی جمع کردہ کے

جلانیکی باندسہے اگر حفظ خدا پر ایمان رکھتے تھی اور یقین اسپر تہا کہ جلانیکی تضییع کو
اسمین دخل نہین ہوسکتا تو بحضرت کو دخل در معقولات کی کیا حاجت تہی دوسری وعدہ
حفظ اسا متعلق بکلام لفظی تہا جسکو آپکی علما کلام حقیقی نہین سمجہتے یا متعلق بکلام حقیقی نفسے تہا
کہ متکلم ہونا خدا کا نزدیک اہلسنت کی اوسی پر موقوف ہی یا متعلق بحفظ لفوظ مابین الدفتین
تھا پس اقل جب وہ نزدیک اہلسنت کی حقیقت مین کلام خدا ہی نہین ہے
یہانتک کہ مطابق بواقع ہونا اوسکا آپکی علما واجب نہین جانتی اور حقیقت مین مدار
اشاعرہ خدا پر کوئی بات واجب ہی نہین ہے تو حفظ اوسکا کیون واجب ہوگا بلکہ
ایفا بوعدہ حفظ ہی کب واجب ہی اور محفوظ رہنا اوسکا تغیر اور تبدل اور تحریف سی
کیا ضرور ہی اور نغز جبری عادت غیر مسموع ہے اسلئی کہ جبری عادت کو سنی واجب
کیا اور ثانی پس ہر چند فی نفسہ نفوس عقلا مین کلام نفسی کلام مہمل ہی جسکا ابھی تک
کوئی محصل نہین معلوم ہوا مگر اوسکی عدم تحریف کو تحریف کلام لفظی سے کیا علاقہ ہے اور
ثالث پس اوس سے بھی البطلان زیادہ کون امر ہوگا اسلئی مشاہدہ مابین ہے کہ
نسخ بہت تحریفین کرتی ہین اور صفحات اور نقوش کرم خوردہ بھی ہوجاتی ہین اور سب
سے بڑھکر یہ ہی کہ حضرت عثمان نی صدہا نسخے جلا ہی دیئے اگر وعدہ اسی کے حفظ کا ہوتا
تو ضرور تہا کہ آسمانسی آگ نازل ہوتی اور حضرت عثمان کو بعوض جلانی مصاحف کے
جلا دیتی تیسری شخص محل حفظ بھی ضرور ہی کہ آیا محل اوسکا سفینہ بیاض عثمانی سب تھا تو
البتہ بعد اسکے حفظ معدوم تہا کہ حضرت عثمان کو مجال اجرای ملی لیکن کیا وجہ سکی کہ آیہ
حفظ تو شاید پیشتر ہی نازل ہوا ہوگا یا محل حفظ قلب مطہر جناب سید الانام تہا نزل بہ الروح

الاحقين على قلبك لتكون من المنذرين فانه نزل على قلبك ولا تحرك به لسانك لتعجل به انا علينا جمعه وقرانه اور بعد اونکی تلاو

اوصیا رطاہرین تین اونکے محفوظ تہا یا محل حفظ اسمدور و سینہ مع قنین تہا بل ہو آیات

بینات فی صدور الذین اوتوا العلم یا محل حفظ لوح محفوظ تہا بل ہو قران

مجید فی لوح محفوظ بہر کیف تحریف اور تبدل اور تنقیص اور اختلال فی النظم پر

سیکڑون احادیث صحاح اہلسنت دلالت کرتی ہین چنانچہ زہبی اور ستقصا مین

اونکی پتہ اور نشان مذکور ہین پس جو مخلص اہلسنت اپنی واسطی تجویز کرین وہی شیعونکی

واسطی سمجھ لین اور تحقیق اس امر کی کہ کس قسم کی تحریف ممکن الوقوع ہی اور کس قسم کی

غیر ممکن الوقوع ہماری علمانی اپنی کتب کلامیہ مین کی ہے ولیس ہذا محل البحث عنہ

قولہ پس خداوندا ہمنے تیری کتاب کو اپنی آنکھون کے سامنی رکہا لیا اقول حضرت

وہان تو تنہا پیش قاضی روی رضی ائی ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ شیعیان علی ابن ابیطالب

بہی وہان حاضر ہون پس کوئی شیعہ اوٹہہ کہڑا ہوگا اور کہی گا کہ خداوندا تو حلام الغیوب

خوب جانتا ہی کہ یہ لوگ جہوٹے دغاباز ہین حسبنا کتاب اللہ بکدو فریب کہا زبان سی

کہتے ہین کہ ہمنی کتاب خدا کو سامنی رکہا اور حقیقت مین پس پشت پہینکا نبذوہ وراء ہم

ظہریا تیری نصوص کی خلاف کیا تو نی اتخذ القرنین حقہ فرمایا انہون

نی حق ذوالقرنی کا غصب کیا تو نی مودۃ اولی القربی کو اجر رسالت فرمایا انہون

نی اون لوگون سے بیعت کر کے اپنا پیشوا بنایا جنہون نی فضیت رسول کو قتل کیا

تو نی موذیان خدا اور رسول پر لعنت کی انہون نے اون موذیون کو خلیفہ رسول اللہ

بنایا ارا صول تا فروع تیری کتاب کی خلاف کیا قولہ مہاجر اور انصار کی استعدیہ

بزرگیان اور فضیلتین تو نی بیان کین اقول شیعہ علی ابن ابیطالب عرض کرے گا

کہ خداوندا جو مومنین مہاجرین و انصار کی تونی فضیلتین بیان کین ہم مسبر و چشم اوسکے
قائل ہین مگر چند منافقین موذیان خدا و رسول تہے چونکہ تونی اونکی حق مین لعنت
کی تہے اسلئی ہمنی بہے اونپر لعنت کی قولہ نیک اعتقاد کہنی پر مجبور رہو گئی اقول
شیعہ کہی گا خداوندا اشاعرہ نی اپنی تئین کل افعال قبیحہ مین مجبور سمجہا اور تجکو ظالم ٹہرایا
باوجود اقرار کرنے کی کہ الحق انہ کفو للجبر کما فی مسلم الثبوت پہر بہی ابو الحسن اشعری کی
اطاعت نہ چہوڑی اور اوسکو باوجود فرمانی تیرے نبیؐ کے مجوبن ہذہ الامۃ نجانا قولہ
اونکی حقمین فرمایا الذین امنوا اقول شیعہ کہی گا خداوندا ائمہ کو ہمنی متصف بہاتہ
ایک صفت کی بہی ان صفات مین سے نہ پایا نہ اونکا ایمان درست تہا نہ ہجرت
اونکی نہ جہاد اونکی فی سبیل اللہ تہا بلکہ تیری ہے فرمانی ہمنے جانا کہ طالبین جیفۂ دنیا تہی
اس سبب سی تونی اونکو مخاطب بخطاب سراپا عتاب تریدون عرض الدنیا کیا
اور اسی وجہ سی ہم اونکو مصداق اولئک ہم الفائزون اور اولئک ہم المفلحون
نسمجہے بلکہ اولئک ہم المنافقون سمجہی اور بجائے لہم مغفرۃ و رزق
کریم کی وسطی منافقین کے فی الدرک الاسفل من النار خود تونی فرمایا اور
بجائی لہم رزق حسن کی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی
فی البطون کغلی الحمیم تونی ارشاد کیا ہے غرضکہ خدایا جب ہمنی تیری کتاب
کو کہولا تو کوئی ورق کوئی صفحہ اوسکا خالی اس سے نپایا کہ جہان کہین تونی مومنین
کیوسطی ذکر ثواب کیا اوسکی ساتہہ ہی کفار اور منافقین کی وسطی ذکر عذاب بہی کیا
ہے کسی آیت سی اون منافقون کے لئی کچہ تلقین بدہی سے نیکی کا ثبوت کیا شبہہ
تہا نہ جب تیری کتاب سی اونکی نسبت شہادت چاہی تو یہی معلوم ہوا کہ

اولئک هم الظالمون جب قرآن سے انکی وہ بطی فال کہدی تو یہی نکلا کہ
اولئک هم الفاسقون پس تونی باین ستاری وغفاری انکی فضایح اعمال اور شنایع
افعال سے اپنی کتاب کو بھر دیا اور انکی شانمین بار بار فقد باء بغضب من الله
وماواہ جهنم وبئس المصیر اور لعنهم الله فی الدنیا والاخرة فرمایا اور
اقتدا اور پیروی کے کیا معنی ادنی سبلان سے طرف انکی بقول خود ولاترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار منع فرمایا اور انکی عداوت پر تحریص فرمائی
اور انکی محبت پر تہدید بدخول نار فرمائی چنانچہ فرمایا یا ایها الذین امنوا لاتتولوا
قوما غضب الله علیهم قد یئسوا من الاخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور
اور پھر فرمایا لاتجد قوما یؤمنون بالله والیوم الاخر یوادون من حاد الله
ورسوله خداوندا تو ہم اگر انسے عداوت نرکھینگے اور انکو برا نجانینگے اور انسے بیزاری نکرینگے تو پھر کیا کرینگے
آله العالمین تونی ہمکو اوس زمانہ مین نہین پیدا کیا جب فرمایا تھا یا ایها النبی جاهد
الکفار والمنافقین واغلظ علیهم ومأواهم جهنم وبئس المصیر تاکہ تیری
نبی برحق اور دینی خلق کے ساتھ ہوکر کفار بیدین اور منافقین ملعونین سے اور
سرکردہ ہای اہل اوصفین جہاد کرتی افسوس ہی کہ ہمکو تونی اون مجاہدین کی بعد مخلوق
کیا ناچار جب جہاد سیف وسنان سی معجور رہوئی تو فقط جہاد لسانی پر بہمنی اکتفا کی اور نہ نبطر
اسکے کہ یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون تونی پہلے ہی بیدینونکی تعین کرلیا تھا
ہمنے اپنی تئین زمرۂ لاعنین منافقین سی ٹہرایا اور اگر ہم بھی مثل اہلسنت کی اونپر لعنت
کرتی تو ہمیرا قول یلعنهم اللاعنون معاذ الله کاذب ہوجاتا اور جب ہمنی بموجب
تیری حکم کی وبرات اینسی بیزاری خروج کی تو کونکر ہم اون پیشوایان اہلسنت سی محبت

رکھتی اور کسطرح اونسی کینہ اور عداوت نرکھتی خداوندا یہ کتاب تیری ہے جسکی حفاظت
تونی صدر رسولؐ مومنین موقنین مین فرمایا عثمان نے اوسکو جلایا اور جو اوسکے
جلانی سی ہماری ہاتھہ مین بچ رہا وہ یہی ابھی تک اہلبیت طاہرین کی مدح وثنا سے
بھرا ہوا ہی پس وہی اہلبیت جنکی شان مین تونی بلا تصنع اور اخلاق یطھرکو تطہیرا
فرمایا جن منافقونسی رمرتی دم تک غضبناک رہین پھر اگر یہہ اونسی غضبناک ہون تو
ہمارا کیا قصور ہی اور کیا گناہ ہی جنکو تونی اچھا کہا ہمنی یہی اونکو اچھا کہا جسپر تونی
اپنا غضب اور لعنت ظاہر کی ہمنے یہی اوسپر لعنت کی اور مصداق فیؤمنون ببعض
بالکتاب ویکفرون ببعض مثل اہلسنت کی نہین ہوی جن عبارتونمین تونی اپنے
ظالمونپر اور موذیون پر لعنت کیے اور فارین عن الزحف پر غضب ظاہر کیا اور مأواہ
جھنم وبئس المصیر کہا اور جن لوگونکی تونی مذمتین بطلب جیفۂ دنیا کین ہمنے
اون کو کلاب دنیا جانا اور اولنسی لعنۃ اللہ عداوت رکھی ہان ان لفظونکی اگر تونی
کچھ اور معنی رکھی ہون اور ان عبارتون کا مطلب اور کچھ ہو تو ہم نہین جانتے ہم تو
موافق تیری ارشاد کی تیری نصوص اور محکمات آیات کو مانا اور پہلیون کا مجموعہ
نسمجھے اور موافق ارشاد تیری نبیؐ کی کہ اونہون نی بحدیث متفق علیہ ثقلین اپنے
اہلبیت کو تا ی کتاب خدا فرمایا تہا تفسیر آیات کو اہلبیت طہارت سی پوچھہ لیا
اونہون نی بہی یہی فرمایا کہ مصداق ان آیات کی وہی منافقین ہین جنکے افسر
حضرات ثلثہ ہین چنانچہ خطبۂ شقشقیہ کہ باعتراف معتبرین علمای اہلسنت مثل
فیروز آبادی وابن اثیر جزری کلام جناب امیر علیہ السلام ہی اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اپنی
صحیح مین مسلم وبخاری بہی حدیث کا ذبین غادرین آثمین خائنین مین اسیکے

ہاقل ہین ہم نہین جانتے کہ جب ہم یہ جواب دینگی تو خداوند عادل کہ جسکا عدل
ہمارے اصول ایمان سے ہی اور خدا ہر مسلمان کو ایسے ایمان کی ہدایت دی
ہمکو کس گناہ پہ سزا دیگا اور کسطرح ہمکو اپنی کتاب کا تصدیق کرنیوالا سمجھی گا ہمکو تو
کرور در کرور مرتبہ یقین بلکہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین ہی کہ ضرور ایسی
عقیدی سے خدا ہماری نجات بلکہ ہماری غلامونکی بہی نجات کریگا اور ہمکو
مومنین موقنین کی مغفرت اور رزق کریم سے حصہ کامل اور بہرہ وافر عطا فرمائیگا
قولہ ای یارو ہمارا جواب سن لیا اقول ای یارو تمہاری جواب کی ہمنی دہجیان
اوڑا کر خاک مین ملادیا اور مثل شبہات زنادقہ وملاحدہ کی از سر نہایل اور مثل
ہفوات ابن کمونہ وابوالبرکات یہودی بغدادی کے سراہا پہل کر دیا فصار کالعصف
اصابہ برق خاطف او کرمادٍ اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف
اب کوئی دوسری جواب کی فکر کرو اور ہماری نزدیک سوا اسکی دوسرا جواب نہین
ہوسکتا کہ خداوند اگو ہم الفاظ قرآنی کے حامل کما یحمل الحمار اسفارا ہوئی
اور وہابی پڑہانے تراویح مبتدعہ کی مثل نبی بے پہچو زبان پڑہا دی کیا مگر اوسکے
معانی لفظے کو بہی ہم کیا ہماری پیشواون تک نی کلالۃ وآباتک سمجہا مضمون کا
کیا ذکر ہے اور جن مصاحف مین کسیقدر تفصیل احوال منافقین اور مومنین تہی اُنکو
حضرت عثمان محرق القرآن نے جلا ہی دیا اور جناب امیر علیہ السلام نے
علی ترتیب النزول اپنا جمع کیا ہوا قرآن جسمی ناسخ اور منسوخ کی تمیز ہو جاتی تہے
بخوف جلا دینی عثمانیونکی مخصوص اپنی اولاد کی ساتہہ رکہا کہ وہ اپنی شیعونکو اوس سے
ستفید کرتی رہی اور بسبب اسکی کہ ہماری جد فاسد حبنا کتاب اللہ کہکر گئی تہے

ہمنی اہلبیت طاہرین سے کیونہ پوچھا پھر خداوندا ہمکو نیک و بد کی تمیز کیونکر ہوتی
تب خدای جل شانہ فرمائیگا کہ ای کمبختو مینی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
نہین کہا تہا اور ائمۂ اہلبیت نی نہین کہا تہا کہ ذکر سی مراد رسول ہین جیسا کہ انا ارسلنا الیکم
ذکرا رسولا اسپر دلالت کرتا ہے اور ہم اہل الذکر ہین ہمسے پوچھو امد کیا ہماری پیغمبر نے حکم بہ تمسک
بہ اہلبیت نہین دیا تھا اے بدبختو تم نے ہم کو اور ہمارے پیغمبر کو اور اماموں
کو جہوٹا سمجھا اور قول جد فاسد اپنی کو سچا سمجھا تو کہو یا روکہ اوسوقت خدا کو کیا
جواب دوگی پہر جب خدا تمہاری سزا مین فرمائیگا ادخلوا نار جہنم خالدین
فیہا تو دنیا نہین ہے کہ کچہ چون وچرا کا موقع ملے بلکہ جب خطاب اخسئوا فیہا
ولا تکلمون پہونچیگا تو جبک مار کی چپ رہنا پڑیگا قولہ خدائی سے مواخذہ
کیا اقول استغفر اللہ ممکن نہین ہے کہ خدا ہمسے مواخذہ کری ہمکو اپنی صحت
ایمان پر یقین کامل ہے جیسا کہ خدا کی ذات پر یقین ہے آری پیروان شیاطین
فی النبوۃ کو اپنی ایمان مین شک ہی تو اونکو ایسی احتمالات ہونا عجب نہین ہے
قولہ تم کیا جواب دوگی اقول جو ہمارا جی چاہے گا جواب دیونگے تم
اپنی فکر کرو کہ جو جواب تمنی سوچا تہا وہ باطل ہوگیا اب کیا کہوگی قولہ ہماری
سمجہ مین تو سوای اسکے دوسرا جواب نہین ہے اقول ہم آپ سے کب
پوچہتی ہین آپ کیون زبردستی دو کلمہ ازما در عروس ہم بشنو اپنی عندیات زبان
پر لاتی ہین تو چہ وعندیہ تو چہ آپ کس کیت کی مولی ہین کس گنتی شمار مین ہین
جو اس سیوقوفی کے جواب مین کوئی آپ سی سنے ہمارا جواب وہی ہی کہ جب تم
آیات فضائل صحابہ درپیش کروگے تو ہم آیات نفاق صحابہ منافقین درپیش

کرینگی تب ہماری تمہاری درمیان مین احکم الحاکمین حکم فرماویگا قولہ خذ لوذا سے تیری کتاب کو سامنے پس پشت ڈالا اقول اپنی محبیۂ عثمانی نعشلی تو بہت بڑہا دی مگر سادہ لوحی قلبی معلوم نہین کہ کس مفتری کذاب علیہ اللعنۃ والعذاب کی باتکی مصدق ہوی مین جسنے چند خطائین اسمقام پر کی ہین اور ایک خطاء و خطا تیسری خطا سی اپنی طیب ولادت ظاہر کی ہے یہ پہلی خطا ہی کہ شیعون نی کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی اگر ایسا ہوتا تو شیعہ نفاق منافقین صحابہ خصوصاً نفاق ثلثہ آیات کتاب خدا سی کیونکر ثابت کرتی آری تمنے کتاب خدا کو پس پشت ڈالا ہی کہ آیات فضائح منافقین صحابہ کی تصدیق ہی نہین کرتی ہو اور سب صحابہ کو عدول سمجھی ہو برخلاف شیعہ کی کہ اصحاب فضائل کو قابل رحمت اور اصحاب نفاق کو سزاوار لعنت سمجھتی ہین علاوہ اسکے تامی کتاب خدا یعنی اہلبیت رسول خدا کو تمنی بالکلیہ پس پشت ڈالا ہے اور حدیث ثقلین کو نسیاً منسیاً کر ڈالا ہی طرفہ یہ کہ اسکا اقرار بھی کرتی ہین چنانچہ کلام علامہ تفتازانی مین گزرا فاعترف بذلک فسحقا لاصحاب الشعیر قولہ اور اوسکو بھی کم و بیش کر دیا اقول یہ دوسری خطا ہی بلکہ کمال کذب و افتری ہی جو شخص کہ اتنی لمبی ڈاڑہی بڑہا کی اتنا جھوٹ بولی اوسکی ڈاڑہی کی لیے کیا تجویز کیا جاوی دیکھو یار و غضب خدا کا ہی کہ شیعہ بیچاری از اولین تا آخرین تبصر بسمات تمام بر سر بام ندا کرتی ہین کہ مجمع علیہ کل ائمہ کا خلفاً عن سلف یہ ہی کہ کلام اللہ مین تحریف بیشی نہین ہوی جو کچھ بحث و فحص ہے بہ نسبت کمی کی ہے یہ خدا تارس بکذب و افتری کہتا ہے کہ شیعہ بیشی کے قایل ہین پس بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی ہم کیا جواب دین آری سنیان بالجہا اسکی قایل ہین کہ کلام اللہ مین تحریف بیشی

ہوئی یہانتک کہ دعاہای قنوت اللھم نستھدیک مصحف ابن مسعود مین بڑہائی گئے
کہ ابن مسعود سی بضرب مشت ولکہ وہ کلام اللہ چہین کے حضرت عثمان محرق القرآن
نی جلایا اور اسی طرح کل مصاحف کہ عثمان نی جلایا سب مین مبشی بالغاظ تغیر ہوئی
تہی چنانچہ اس مضمون سی صحاح اور غیر صحاح قوم مملو ہین قولہ جیسا تونی نازل کیا تھا
ویسا نرکہا تہا اقول خود تمہاری علما اقرار اسکا کرتی ہین کہ مصحف عثمانے بر
ترتیب نزول نہین ہے اری مصحف جناب امیر علیہ السلام البتہ بر ترتیب نزول
تہا قولہ اصلی مصحف امام صاحب کی پاس تہا اقول یہ بہی ایک تیسری خطا ہے
کہ تخصیص صاحب الزمان علیہ وعلی آبائہ آلاف التحیۃ والسلام من الملک العلام و
عجل اللہ ظہورہ علی رغم اناف اللئام کی نہین ہے بلکہ ہمیشہ دوازدہ امام علیہم السلام
کی پاس تہا اور شیعیان اہلبیت بارشاد انکی اوس سے ستفید ہی گو ہمکو نسبت
تلاوت کی اور استدلال بآیات کی بانی ایدی الناس ہی سے حکم فرمایا وذلک
لمصالح لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم ۔ قولہ کچہ نشان اور پتہ بہی امام صاحب
کا نلا اقول یہ بہی ایک خطا ہی اگر شیعون کو امام صاحب کا پتہ ونشان نہین ملا
تو انکی امامت کی کیونکر قایل ہوئی اری سنیونکو کچہ نشان اور پتہ ابتک نہین ملا
اسی سبب سی وہ موت جاہلیت پر موجب ارشاد اپنی خلیفہ زادی ابن عمر کے
مرتے ہین اور انہون نی یزید اور عبدالملک کی اسی سبب سی بیعت کی اور
ایک شب بی بیعت کی نرہ کی کہ مبادا یمرت جاہلیت مرین اور شب کو پای حجاج
بن یوسف سی بیعت کی وقد قرن البخاری والمسلم وشرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید طرفہ
یہ بہی کہ شاہ عبدالعزیز اپنی کبیر صدوششم مین فرماتی ہین کہ حضرت امام محمد بن الحسن المہدی

صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئی اور سن طفولیت مین انتقال فرمایا شیعیان علی ابن ابیطالب
پیدا ہونا تمہاری اقرار سی مسلم رکھتی ہین اور انتقال فرمانی پر طالب دلیل ہین وانی
لم ذلک قولہ ہم اسکو کبھی دیکھتے بھی نہ تھے اقول یہ بھی جھوٹ اگر نہ دیکھتے
تو خلافت جناب امیرؑ اور نفاق ثلثہ کہان سے ثابت کرتے قولہ حفظ یاد کرنیکا
کیا ذکر ہے اقول یہ بھی جھوٹ ہی اگر حفظ نکرتے تو نماز و نمین تلاوت کس چیز
کی کرتے اور کل کی حافظ تو تمہاری ثلثہ بھی نہ تھی ہماری مذہب کی تو سیکڑون
حافظ موجود ہین آری انہی حافظ واسطی تراویح پڑہانے کی نہوتے تھے
قولہ کبھی اوسکو پڑہتی بھی نہ تھی اقول آری تراویح مین نہ پڑہتے تھی جس کو
حضرت عمر خود آئیدنہ نعم البدعۃ کہتی تھے بسبب اسکی کہ قول رسول اللہ
کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار اور کہتی تھے قولہ ہمیشہ امام صاحب
کی خروج کی دعا کرتے تھی اقول آری منتظر ظہور ہین اللھم عجل ظہورہ جیسی تم منتظر
قیامت ہو اور جیسی تم منتظر خروج اپنی پیشوا دجال کے ہو اور جیسی تم منتظر نزول
عیسی مسیح کے ہو اور اونکی ظہور وافی السرور کی دعا بھی کرتے ہو جیسا کہ تم
اونکی پیدایش کی منتظر ہو اور دعا کرتی ہو اور اگر نہین منتظر ہو اور نہین دعا کرتی
ہو تو مصدق وعدہ خدا و رسولؐ نہین ہو اور فقط یہی ایک امر تمہاری ثبوت کفر
والحاد و بی دینی کی لئے کافی اور وافی اور دلیل شافی ہے اور ادعای دینداری
تمہارا محض لافی اور گزافی ہے کما ہو علی اہل الدین لیس مانحافی وان خفی
علی شلک الملبث الحافی والحرف الجافی واللہ ہو العافی وللمومنین المعافی قولہ
اوسکی دیکھنے پر جان دیتی تھی اقول یہ بھی غلط ہی ہمکو کیا غرض ہے جو اوسکی دیکھنے

پر جان دین ہمکو بدلیل لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یقین کامل ہے کہ
اہلبیت قرآن حقیقی سے جدا نہین اور جو حکم اونکا ہی وہی مین حکم قرآن ہے اور
جب اونھون نے ہم سے فرمادیا ہے کہ تمھاری ثلثہ مصداق ایات
نفاق ہین اور اس کلام اللہ مین جو عثمان کے جلانی سی بچ گیا ہے خدا نی ہے
شہادت اونکی طالبین دنیا ہونیکی بقول خود ترین عرض الدنیا دی
ہے تو ائمہ کا فرمانا اور کلام خدا مین اوسکی تصدیق کیا پایا جانا ہماری صدق ایمان
کی لیے کافی ہی آری جب وہ قران بھی ملجائیگا تو مدارج یقین سو سی ہزار اور ہزار
سی لاکھ اور لاکھ سی کرور درجہ بڑہ جائینگی قولہ تونی اونکو ایسا چھپایا کہ کہین اونکا نشا
بھی نہ دکھلای دیا اقول خدا نی باعتبار مصالح کی بری بھلون سبکو چھپایا جیسا
خدا نی تمھاری پیرو مرشد دجال کو چھپایا اور شیطان کو چھپایا اور عیسیٰ مسیح کو چھپایا اور
خضر و الیاس کو چھپایا ویسا ہی صاحب الزمان کو نظر اہل عدوان سے
چھپایا قولہ ہزارون عرضیان بھیجین ایک کا بھی جواب نہ دیا اور خواستین الی قولہ کچھ
حکم نہ آیا اقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ تمھین اتنی بھی عقل نہین ہی کہ اگر جواب
نہ ملتا اور حکم نہ آتا تو ہزارون عرضیان کیون لکھتی اور خواستین کیون گزرانتی آری تم ایسی
مردود دین درگاہ کا جواب نہین ملتا شیعہ بخدای لایزال کہ ہمیشہ اپنی عرایض سی کامیاب
اور اپنی درخواستون سی بہرہ مند ہوتی چلے آئی مسائل عامہ مین تو قبہات رفیعہ پر
عامل اور احکام شریفہ منیعہ سی خوشدل ہین اگرچند نالایق مثل ابوجہل و ابولہب کی
زمرۂ مکذبین الضالین سے ہون ہوا کرین کہ اونکی لیے انشاء اللہ تعالی عنقریب نزل
من حمیم و تصلیۃ جحیم طیار ہی حضرت مخاطب کی خدمت مین عرض ہی کہ آپ

کیون ہیں اُنکے شک و حسد سی قبل از آخرت دنیا ہی مین جلی جاتی ہین کہ حضرات تشکر دنیا
مین نہین ہین مگر اونکی خلیفہ حضرت دجال تو دنیا مین موجود ہین اگر آپ بھی عرضیان
لکھئی اور درخواستین بذریعہ دخانی اوسکے جزیرہ تک بھیجی کہ شیخ علی ابن ابیطالب
نی بہت سر اوٹھایا ہی آپ جلد قدم رنجہ فرائی تو ہمکو یقین نہ وہ سبے اپنے
ہواخواہون کو جواب نہی محروم نہ رکھین اور بعید نہین ہی آپ کی ایسی مدد شان
پاکی جلد آوین اوسوقت مین اگر شیعہ اپنی صاحب الزمان کو نہ بلاوین تو پھر جو چاہئی
سو کہئی قولہ ہمنی بہت انتظار کیا مگر ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ جہور کسکا خروج کیسا کچھ خبر امام کی
نہ آئی اقول بعد اسکے کہ آپ عرضیان خدمت دجال مین روانہ کیجئی اگر آپ کے
بھیجے جی خبر اوس ملعون شقی کے خروج کی آجاوی تو امام علیہ السلام کا اوسوقت مین
ظہور اور خروج نہو تو جو آپ فرمائی آپکا کہنا بسر و چشم قبول ہوگا اور اگر آپ کے
جیتے جی خبر اوس شقی کی نہ آوی تو مرتی وقت یہی شعر پڑھکر حسرت و یاس و درد زبان

کذب و لغو اساس فرمائیگا ۔۔۔ شام تک تو آمد بالا ایسا کہیگا کیا انتظار
وہ نہ آیا وعدہ اپنا یاد برابر ہوگیا ۔۔۔ قولہ ہندسی امام کی غیبت سر اسک الی

قولہ صورت تو امام کی نظر ہی نہ پڑی اقول تم بھی ہندسی جزیرہ دجال تک پہنچکر دیکھو
صورت اوس شقی کی تمکو نظر پڑتی ہے کہ نہین اگر نظر پڑی تو شیعونکی بھی تصدیق اپنی
امام کی خدمتمین مشرف ہونی کی کر لینا اور اگر نہ دیکھنا تو وجود دجال کا بھی مثل وجود امام
کے انکار کر کی اسلام ظاہری کو چھوڑ کر کیلے خزاہ بی پردہ و بیحجاب اور بی مقنع و بی نقاب
نصرانی بن جانا ضرور ہی کہ اس کام کو بہت جلد انجام کرو قبل اسکے کہ جان کو جان مالک
کو سو قولہ بغیر امام کے ہم کیا کرتے اقول بغیر امام کے ہم سب کچھ کرتی ہین راہ حق اور

صدق پر چلتی ہین مگر افسوس ایقدر ہی کہ بغیر امام کے کفار اور زنا وقہ جو شکل تمہاری
بیہودہ گوئی کرتے ہین اونکو سزا نہین دیسکتی قولہ ہان امام کی دیکھنے والون نی جو
کچھہ کہدیا اقول جسطرحسی تسے ثلثہ کی دیکھنی والون نی اور اونکو خلیفہ بنانی والون
نی جو کچھہ کہدیا تم اوسپر ایمان لائی یہ نہ سمجھی کہ یہ کذابین وضاعین انباء الشیاطین جیفۂ
دنیا کی کلاب طالبین ہین از سر تا پا محض بیدین ہین اونہین کی سکنے کو جو خلاف عقل
ونقل تہا حق جانتے رہی اور کبھی اوس سی نہ پہری ہر چند ہادیان راہ دین لاکہہ
سمجھاتی رہے گر یزید ومعاویہ کا ساتہہ نچھوڑا اور اون بیدینونکی رفاقت سی مونہہ
نہ موڑا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ ای کبختو اقول
جواب کمبختی کمبختو نکو بخوبی دیا گیا قولہ تو کسکی مجال تہی کہ وہ تحریف کرتا اقول قدمر
جوابہ ایضا قولہ کسنے تم سی کہا کہ میری کتاب مین تحریف ہوئی تہی اقول صحاح ستہ
والون نے کہا جامع الاصول والے نے کہا جمع بین الصحیحین والی نے کہا احادیث
تحریف قرآن ان کتابونمین اس کثرت سی ہین کہ اگر جمع کرین تو ایک کتاب
مبسوط ہو چنانچہ کسیقدر صوارم اور نزہۃ اور استقصا اور دیگر کتب کلامیہ مین منقول
ہوئی ہین اور حاجت نقل کیا ہی جب اصل سب سے موجود ہی قولہ جواب دوسے کہ
ہمنی زرارہ سی سنا تہا شیطان الاطاق نے کہا تہا اقول نقل روایات تحریف
نہ زرارہ نی کہے نہ مومن الطاق نے کی بلکہ شیاطین صحاح ستہ نی کہے جبان
شیاطین کو روایات تحریف قرآن مین تم کاذب سمجہی تو جب تمہی جناب باری سے
پوچہی گا کہ روایات فضائل ثلثہ مین کیون نہ کاذب سمجہی تو سعادہ نہین کیا جواب
دوسگے ہماری نزدیک تو سوای اقرار جرم کے اور کچھہ جواب نہی سوجی اوسوقت

سوای اسکے کہ فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعیر اور بچہ حکم
شرکا والحمد للہ رب العلمین قال المخاطب لمقام ہداہ اللہ سبل السلام
ساتوین آیت یاایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ
اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع
الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم اللہ عذابا
الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شئ
قدیر الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن
ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا
وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ
ہی العلیا واللہ عزیز حکیم جو آیتین ہمنے ابتک لکہین انمین عام مہاجرین
اور انصار کی فضیلتین ثابت ہوئین اب ہم اس آیہ کو لکہکر خاص حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت ثابت کرتی ہین جاننا چاہئی کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی طائف اور حنین سے مراجعت فرمائی اور تہوڑی دن مدینہ مین
قیام فرماکر قصد جہاد روم کا کیا تو بعض لوگون پر نہایت گران گزرا اسلئی کہ گرمی کی
دن تہے سفر دور دراز تہا خرمونکی پکنے کی فصل تہی اور روم کا خوف بہی غالب تہا
تب اللہ جل شانہ نی وسطی ترغیب جہاد کی ان آیتون کو نازل کیا اور کئی طرح سے
لوگون کو سمجہایا چنانچہ اول آیت مین فرماتا ہی یاایہا الذین امنوا مالکم اذا
قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض کہ اے مومنین تمہین کیا ہوگیا
ہے کہ جب تمہسے جہاد کے لئے کہا جاتا ہی تم اپنے گہرون سے نکلنا

بیچ میں بعض
کی بولیان اور بعض
نشانیان کی تہی نہ قل
مہاجرین وانصار
خطاب کل سے کرنا تہا
مراد بعض ہی نانکام ہوئے
بن جاری ہی اور بنی ہاشم
خطاب سبین شامل
اہل بیت ہی ۱۲ منہ
عفا عنہ

مینین چاہتی کہ تم دنیا کی زندگی کو بمقابلہ آخرت کی اچھا سمجھکر اوسپر راضی
ہو یا اِسکہ دنیا کا فائدہ آخرت مین بہت ہی تھوڑا ہی اس آیت مین اللہ جلشانہ
نے دنیا کی حقارت بیان کرکے جہاد پر ترغیب دی بعد دوسری آیت الا تنفروا
یعذبکم اللہ عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروہ شیئا واللہ
علی کل شئی قدیر مین فرمایا کہ اگر تم سستی کروگی اور جہاد پر مستعد نہوگی تو خدا تم کو دنیا
و آخرت مین عذاب دیگا اور تمہاری بدلی اور غیر قوم کو پیدا کریگا اور تمہاری مدد
نہ کریگا خدا یا اوسکے رسول کا کچھ نقصان نہین ہی اسلئے کہ خدا کو کچھ پروا نہین
ہی اور رسول کا وہ خود حافظ ہی چنانچہ اپنی بے نیازی اور اپنی رسول کے
بی پروائی کو اِن لفظون سے بیان کیا کہ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ
پیغمبر کے مدد نہ کروگی تو اوسکو تمہاری مدد کی بابت نہین ہے یعنی کہ خدا اوسکا مددگار
ہی اور اپنی مددگاری اللہ جل شانہ اسطرح سے ثابت کرتا ہی اذ اخرجہ الذین
کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار کہ جب کفار نی پیغمبر کو مکہ سے نکالا اوسوقت کس نے
اوسکی مدد کی اور اوسوقت کونسا لشکر اور گروہ اوسکا مددگار ہوا اور سوای ایک
یار کے دوسرا کون اوسکی ساتھہ غار مین گیا اور جب کفار در غار پر آپہونچی اور اِن
پیغمبر کی اور اونکی کچھہ فاصلہ نرہا اوسوقت اوسکا یار غار بہی گھبرا گیا اور خیال
کرکے کہ ایسا نہو کہ کفار غار مین چھپے ہونیسی آگاہ ہوجاوین اور سبب پیغمبر پر کوئی صدمہ
پہنچاوین وہ غم کریگا اوس اضطراب اور اضطرار کی حال مین بہی کہ بڑی بڑے
شجاع اور جوانمرد گھبراجاتی ہین میری پیغمبر کو کچھ اضطراب نہوا اور اپنی یار کو لاتحزن
ان اللہ معنا کہکر مطمئن کیا اور مینی اپنے پیغمبر کے کہنی سے اوس یار پر تسلی نازل

کی کہ اوسکا خوف اور اضطراب جو پیغمبر پر صدمہ پہنچنے کے خیال سی تھا جا بجا فانزل
السکینۃ علیہ اور بعد گذرجانی اوس مصیبت کیوقت کی جب بدر کی لڑائی ہوئی تب مین نے
ایسے لشکر سی مدد کی کہ جسکو تم دیکھ نہین سکتے تھی وایدہ بجنودٍ لم تروھا آخر کار کفار
کی بات کو پست کرکے اپنی بات کو بلند کیا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی
وکلمۃ اللہ ھی العلیا تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنی اسپر متفق ہین کہ اذ اخرجہ
الذین کفروا مین جس زمانہ کا ذکر ہے اوس سی ہجرت کا وقت مراد ہی اور اذ یقول لصاحبہ
مین جو لفظ صاحب کا مذکور ہی اوس سے حضرت ابوبکر صدیق مراد ہین اور سبھی سب
قائل ہین کہ ہجرت کا وقت بڑا نازک اور نہایت مصیبت اور تنہائی اور رنج کا تھا جو
اوسوقت صدق دل سے شریک ہوا اوسکا رتبہ بھی سب سی بڑا ہی اور اس سے
بھی کیسکو انکار نہین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت سی کہ جب پیغمبر صاحب اپنی
گھر سی برآمد ہوئی اور جب تک نار مین رہے اور جب تک مدینہ مین پہنچے برابر ہمراہی رہی
لیکن باہم ہماری اور شیعون کے یہ اختلاف ہی کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق کی رفاقت کو
اونکی اخلاص اور نیک نیتی پر محمول کرکے اونکو افضل مہاجرین جانتے ہین اور حضرات شیعہ
اونکی ہمراہی کو بدنیتی پر معنوذ باللہ من ذلک محمول کرکے اونکو منافقین مین سمجھتے
ہین اسلئے ہم ایسی آیت سی حضرت صدیق اکبر کی فضائل ثابت کرتے ہین اور حضرات
شیعہ کی شبہات بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین بقول المتمسک بولایۃ علی
بن ابیطالب علیہ السلام حضرت مخاطب تی ابتک عام آیتون کی لکھنے مین
تا حق اپنی اوقات شریف ضایع کی اور قضیہ مسلم الثبوت لا دلالۃ للعام علی الخاص کی حد
الدلالات الثلث کو پیش نظر نہ رکھا شیعہ کب مطلق کے منکر ہین جسکے اثبات کی کیسکو احتیاج

ہو آپنی بنیاد تحصیل حاصل اور تطویل بلاطائل کرکے ہماری بھی اوقات تلخ کی اغنیت
ہے کہ آپنی اوس راہ کج کو چھوڑا مگر کیا حاصل کہ دوسری راہ کج پر تشریف لاے ہین اور
چونکہ چھوڑنا بہ تنبہ علی الخطا نہین ہی بلکہ بخیال خام اسکی ہے کہ آپ منتہای کلام کرچکے
پس ہر سنہ بند و بھی بجوب استیفای انتقام کرچکا ہی مگر پھر بھی آپکا پیچھا نہین چھوڑتا ہون
اور چاہتا ہون کہ چلتی چلاتے آپکی پچھلے راہ اسطرح بند کرون کہ جسمین وہ راہ بکل ما ہی
پڑہی تب آپکی اگلی راہ بھی مدخول اور راہ آمد و شد نفس مسدود کرون صورت اوسکے
بہ نرمی و ملائمت بدون سختی و اذیت یہ ہی کہ آپ ابتدای کتاب سی مدعی اسکے ہوتے
چلی آئی ہین کہ صحابہ کلہم عدول ہین اور حقیقۃً بھی مذہب اہلسنت و جماعت ہی اور
خود آپ صفحہ ۱۱ مین مقر اسکے ہین کہ مسلمان سکے سب کامل الایمان تھے پس ہر چند ہم دلائل
کثیرہ اس عقیدۂ فاسدہ کے ابطال پر قایم کرچکے ہین مگر اسمقام پر تین آیتین آپ نی لکھی
ہین یہ تینون آپکے ابطال دعوی کے لئی کافی ہین لیکن آیۂ اولی جو آپنے لکہا ہے
پس اگر سبکی سب مسلمان کامل الایمان تھے تو مصداق اثاقلتم الی الارض رضیتم
بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کون لوگ تھی کیا کامل الایمانونکا یہی کام ہی کہ سب خدا و رسول
بالخصوص اونکو کسی کام کرنیکا حکم فرماوین تو وہ گھرونکے چولہونمین بیٹہین اور اوسکے
بجاآوری سے سرتابی کرین اور زندگانی دنیا کو آخرت پر اختیار کرین اور اگر کسی
جاہل کو یہ خیال ہو کہ مضمون آیہ بطور استفہام کے ہی نہ بطور تثبیت اور تقریر کی تو جواب
یہ ہی کہ اثاقلتم الی الارض تو استفہام نہین ہے باقی رہا رضیتم گو بظاہر استفہام
ہے مگر محاورات مین اسطرحکا استفہام ابلغ فی الثبت والتقریر ہوتا ہی جسطرح سے مثلاً کہا
جاوے کہ تجھکو کیا ہو گیا ہے آیا تو احمق ہی آیا تو مجنون و دیوانہ ہے جو کل صحابہ کو

ہے دل کتاب پس غرض قائل کی اس کلام سے حقیقت مین استغراقی نہین ہی بلکہ تبعیض
و تقریر حماقت ہی اور یہ جو آپنے اس مقام کی حاشیہ مین اضافہ فرمایا ہے کہ خطاب
طرف کل کے ہی مگر مراد بعض ہین یہ مثبت ہماری مدعا کا ہے کہ بعض اچھی تھے
اور بعض بری تھے لیکن یہ قاعدہ آپنی مخصوص اسی مقام کیواسطے کیون کیا جہان
عام فضائل صحابہ کی آپنے لکھین مین مثل کنتم خیر امۃ وغیرہا کی اوسمین سے
یہی قاعدہ جاری کیجئے کہ خطاب طرف کل کے ہو اور مراد بعض ہون پس اثبات
فضیلت تمکشہ اور تعدیل الکل آپکے ہاتھ سے نکل گئے اور افادہ اس قاعدہ کا اور
ذکر اس آیہ کا اسمقام پر مصداق یخربون بیوتھم بایدیھم کا ہوا وکفی اللہ
المومنین القتال ولنعم ما قیل ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
ز خمیر مایہ دکان شیشہ گر ننگ ست
آدم بر آید ز ما نی جرو عید عذاب بے نیا

اور آخرت ہی پس یہی مبطل آپکی مرغوم طلل کا ہے سہی کہ کہان دعوای کامل الایمانی
کل اور مدالت کل اور قطعیت جنت اور جان و مال فی سبیل اللہ صرف کرنا اور
راہ اطاعت خدا و رسول پر قدم بقدم چلنا اور کجا وعید یعذبکم عذابا الیما
یہانتک کہ یستبدل قوما غیرکم کا فرمانا پس اگر سب کی سب کامل الایمان ہی
تھی تو آیا یہ کامل الایمانی مقتضی وعید عذاب الیم ہی یا عدالت ہی موجب عدم تعمیل حکم
خدا و رسول تھے اور جب یہ امر خلاف عقل ہے تو البتہ بعض اچھے تھی اور بعض
بری تھی اور کل کامل الایمان اور عادل نہیں وہو المطلوب باقی رہی آیت ثالث جو
ملقب بہ آیہ نار ہی اور جسپر نکا مایہ افتخار ہے اور شیعون کی نزدیک یار غار کے لئی موجب
ہزاران حسنہ و عار و شنار ہی اور اگر نظر بسہولت تقریر سنبان لفظ غار کو مہمل کہی

کرنی لقب اسکا آیہ غار کہی تو بیجا نہین سنے بحر کیف یہ آیہ شریف بھی بتقریب لیاق
بوضوح تمام ہی پر دلالت رکھتا ہی کہ کل صحابہ کامل الایمان نہتی ورنہ کیا ضرورت اس
عتاب وخطاب کی ہوتی کہ اگر تم لوگ نہ نصرت اور مدد کروگی تو خدا اور رسول خدا
تمہاری نصرت کا محتاج نہین ہے پس دعوای کامل الایمانی کل بحمد اللہ ان تینون
آیتون سے بخوبی باطل ہوا اور جس بنا پر حضرت مخاطب نی ابتدای کتاب سی بالو
کی دیوار اوٹھای تھے وہ ازیخ برکندہ ہوگئی یہ سب گفتگو بہ نسبت آپکی پہلی راہ
کی تھے اب ہم آپکی اگلی راہ پہ نظر کرتے ہین کہ آپ بالخصوص فضیلت ابو بکر
آیہ غارسی ثابت کیا چاہتے ہین پس یہ آیہ مشتمل اوپر چند لفظون کے ہی کہ آپکی
نزدیک اوس ہی فضیلت نکلتی ہے اور شیعون کی نزدیک انہین الفاظ سے
سراسر کفر ونفاق نکلتا ہے لہذا جناب والا سی یہ استفسار کیا جاتا ہی کہ اگر اثبات
فضیلت مطابق تفسیر اہلسنت آپ کیا چاہتے ہین تو آپکو بخوبی معلوم ہے کہ شیعہ
اوسکو نہین مانتی اور اگر بنا بر تفسیر شیعہ کی اثبات فضیلت کیا چاہتے ہین تو ترجمہ آپنی
کس تفسیر شیعہ سی کیا ہے اور کس کتاب شیعہ سی لکھا ہی اوسکا پتہ ونشان دیجیے
ودونہ خرط القتاد حق یہ ہے کہ ترجمہ لفظی پر ہی آپ نی اکتفا نکی بلکہ توجیہات کیکہ
مذاق اہلسنت پر گئی پس اگر کوئی شخص بمذاق شیعہ بھی کچھ توجیہات کری تو آپکے
ای کچھ جای کلام نہین ہے اسلئی کہ ہر شخص کو اپنی اپنی سمجھ کا اختیار ہے مثل اسکی
کہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اے بظاہر
ایمان لانیوالو اگر تم لوگ ہماری پیغمبر کی مدد نکروگی تو خدا اوسکی مدد کریگا جسطرح سے
پیشتر اس سے عالم تنہائی مین کہ کوئی یار اور مددگار اوسکا نتہا اور درمیان دشمنان ظاہری

وطنی کے گرفتا تھا خدا نی اوسکی مدد کی تھے اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین
جسوقت مین کہ نکالا تھا اوسکو گھر سے کفار نی کہ وہ دشمن ظاہری تے درحالیکہ ثانی
اثنین تھا یعنی ایک اون دو کا تہا کہ جسکا دوسرا دشمن طاہری تھا معنے ثانی اثنین اور
ثالث ثلثہ کی باتفاق اہل لغت و اہل تفسیر احد اثنین اور واحد ثلثہ کی ہین یعنے ایک دو
کا اور ایک تین کا پس بسطرح ثالث ثلثہ مین ایک خدای برحق اور دو خدایان
باطل تھے اوسیطرح ثانی اثنین مین ایک حق اور دوسرا باطل تہا اذ هما فی الغار جسوقت
وہ دونو حق و باطل ایک غار مین جمع ہوے تھے اور اس باطل نے اوس حق کو ناحق غار تیرو
وتار مین مثل مار آستین ایذا دینی شروع کی اور قلق اور اضطراب اور جزع و فزع
خواہ حقیقۃً از راہ بزدلی اور عدم ایمان بصدق وعدۂ خدا و رسول خواہ بمکر و خدع
و عدم ایمان بخدا و رسول شروع کیا اذ یقول لصاحبه جسوقت ہماری پیغمبر نے
اوس اپنی ساتھی سے جو موذی تہا کہا اور اوسکو ایک فعل قبیح سے بقولہ لاتحزن
ان اللہ معنا منع اور نہی فرمائی یعنے ای سنے ایمان بصدق خدا و رسول کیون قلق
ہی اور کیون ڈرتا ہے یا کیون باظہار حزن ہمسی مکر و خدع کرتا ہے خدا ہماری ساتھ
ہے ہمکو ہر طرح سے محفوظ رکھیگا ہماری صدقہ سی تیری بہی جان بچی گی
اور خدا تیرہی مکر و خدع سے بہی ہمکو بچائیگا فانزل اللہ سکینته علیه پس ایسی وقت
نازک مین کہ باہر سے کفار فکہ قتل سیدا برار مین تھے اور درمیان مین مار آستین نیش زنی
کر رہا تہا خدا نی اپنے پیغمبر پر سکینہ نازل کیا کہ اوسکو کسیطرح سے باوجود دشمنان
بیرونی و اندرونی کے بہی قلق اور اضطراب نہوا بخلاف اوس دشمن خانگی کے
کہ مظہر قلق اور اضطرار ہوا اگر اوسپر سکینہ نازل ہوا ہوتا تو کیون اظہار اضطرار کرتا اور

اگر اوسوقت مین داخلاً وخارجاً کوئی مومن پیغمبرؐ کے ساتھہ ہوتا تو خدا ضرور اوس
سکینہ مین جو اپنے پیغمبرؐ پر نازل کیا تھا اوسکو بھی شریک کرلیتا جیسے جس جس مقام پر
پیغمبرؐ کے ساتھہ مومنین تھے جب پیغمبرؐ پر سکینہ نازل ہوا تو مومنین کو بھی شریک کرلیا
اور فرمایا فانزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین مگر چونکہ اسمقام پر
سوا ہی ایک کافر کے کوئی مومن ساتھہ نتھا اسلئے سکینہ مخصوص بہ پیغمبر کیا وایدہ
بجنودٍ لم تروھا اور مدد کی اپنے پیغمبرؐ کی ساتھہ ایسے لشکر ملائکہ کی کہ مخاطبین نے
اوسکو نہین دیکھا پس اون ملائکہ نی کفار کی آنکھون پر پردہ ڈال دیا اور اوس
رفیق بی توفیق کا گلا گھونٹا کہ جزع وفزع پھر نکر سکا یہ ہی توجیہ وجیہ آیت کی مطابق
مذاق شیعہ کی نہ جو توجیہ غیر موجہ مخاطب نی کے باقی رہی گفتگو رد توجیہات رکیکہ
مخاطب مین پس بعد اسکے مطاوی رد کلام آیندہ مین آویگے انشاء اللہ تعالے
قولہ تمام مفسرین کیا شیعہ اور کیا سنے اسپر متفق ہین **اقول** دعوی بیدلیل
کرنا کار مخاطب والا مقام ہی اور غیر مسلمات کو تحت مسلمات دخل کردینا مکاری و
خداعی کا کام ہی آگے مفسرین متفق ہین کہ اذا خرجہ سی مراد زمانہ ہجرت ہی اور
صاحب الغار بمقتضای ثنین الصاحب الخ حضرت ابوبکر تھی لیکن کس مفسر شیعہ نے
لکھا ہی کہ جو شخص کہ شریک ہجرت بمعیت خلاف مرضی خدا و رسولؐ ہوا اوسکا بھی
رتبہ سب سی بڑا ہی اگر مصلحت خدا اقتضی اپنے پیغمبرؐ کی تنہا سفر کرنیکی نہوتی تو جان
نثاران اونحضرتؐ کی مثل جناب امیرؑ وحمزہ وعلیدہ وابوذر وعمار یاسر ومقداد
جنہون نے کسی معرکہ مرد آزما اور کسی شدت درخاین اونحضرتؐ کی قدم سی مقدم
نکی اور وقت اشتعال نوائر کارزار برق سیوف صاعقہ کردار سے کبھی اونکی

پلک تک نہ جھپکی اور مثل حضرات ثلثہ کے کبھی پیغمبر کو نرغہ کفار مین تنہا چھوڑکر اپنے
جان بچاکر نہ بھاگی پس ایسے لوگ اوس شب تارمین کہ جسکا ستارہ تھی مقام غار
مین کہ مامن خطر و حراست ایزد کردگار تھا اور محروس بملائکہ اخصاء و نصبار تھا کب
اونحضرت کا ساتھہ چھوڑتے آری رتبہ اوسکا سب سی بڑا ہی جسنے بقصد قتل بشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اپنی جان بیچکر سیکڑون شمشیر ہای برہنہ مین اپنی
تئین فرش رسول خدا پر سلایا چنانچہ علمای فریقین متفق ہین اسپر کہ وہ جناب امیر
علیہ السلام تھے اور یہ آیہ اونہین کی شانمین نازل ہوا جیسا کہ ازالۃ الخفا مین آثر
مین انحضرت کی مذکور ہے اور بی اجازت خدا و رسول ساتھہ دنیا بوبکر کا نہ للہ و نہ للرسول
تھا سلئی کہ حامیان دین مبین اور صحابہ رد دین اور ہی لوگ تھی کہ امتثالاً لامر اللہ
و الرسول متخلف ہوی اور ابوبکر بطمع دنیا کا ہنولنسی سنا تھا کہ انحضرت کو مدینہ مین
رفعت و ترقی ہوگی ساتھہ ہوئی قولہ اور اس سے بھی کسیکو انکار نہین ہی اقول شیعونکو
انکار ہی مگر افسوس ہی کہ آپکو دروغگوئی سے کسیوقت انکار نہین ہی قولہ جب سے
پیغمبر صاحب اپنی گھر سی برآمد ہوئی اقول بعد اسکے خود ہی شیعون سی نقل ہوا ہی کہ
بوبکر سی اثنار راہ مین بعد تھوڑی راہ ملی کرنیکے ملاقات ہوئی بیان فرماتی ہین کہ جسے گھر سی نکلی آسے دروغگو
لعافظہ نباشد قولہ ہمارہی اور شیعونکی یہ اختلاف ہی اقول یہی اختلاف نہین ہی بلکہ
بہت سا اختلاف ہی منجملہ اوسکی یہ بھی ہی کہ شیعونکی نزدیک چونکہ عند اللہ یہ سفر تنہائی
قرین مصلحت تھا پس قطع نظر از بدنیتی بہ نیک نیتی بھی مشارکت اس سفر مین خلاف
حکم خدا و رسول جائز نہ تھی اس سبب سی کوئی شخص نیک نیتون سی شریک اس سفر کی
نہوا قولہ بدنیتی پر و نعوذ باللہ من ذلک محمول کرکے اقول کچہ تخصیص ابوبکر نہین ہے

بلکہ کل منافقین کے اعمال بدنیتی پر محمول کرتے ہین اور کچھ تخصیص اس فعل خاص
کی یہی نہین ہے بلکہ کل افعال ابوبکر کو نعوذ باللہ منہ ومن افعالہ نیک نیتی پر محمول
نہین کرتے چنانچہ بدنیتی اور رزایل اونکے بہت سی آیات سی مثل تزیدون
عرض الدنیا اور بہت سی احادیث سے مثل غصب فدک وغیرہ ثابت ہین اور بالخصوص
اس آیت سی بھی ثابت کرکے شبہات اہلسنت کو رد کرتی ہین قال المخاطب
القمقام ہداہ اللہ سبل السلام بیان صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے
فضائل کا جو اس آیت سی ثابت ہوتی ہین۔ اس آیت سی بہت سی فضیلتین حضرت
ابوبکر صدیق کے ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
قتل پر کفار مکہ نے اتفاق کیا اور اللہ جل شانہ نی اونکے ارادہ سی حضرت کو آگاہ
فرمایا اور اجازت ہجرت کی دی تب پیغمبر خدا نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو
اپنے ہمراہ لیا پس اگر خدای جل شانہ کی نزدیک ابوبکر صدیق ایمان مین سچے اور اسلام
مین پکے نہوتی اور پیغمبر صاحب پر جان ودل سے عاشق نہوتی تو ہرگز وہ ایسی وقت
مین اونکو ساتھ لینی کے اجازت نہ دیتا اور خود پیغمبر صاحب کو اگر اونکی محبت اور
عشق پر یقین کامل نہوتا تو کبھی ابوبکر صدیق کو اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی دوسری
اگر ابوبکر صدیق اپنے جان ومال کو حضرت پر نثار کرنیسی راضی نہوتے تو وہ ایسی
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نہ ڈالتے بلکہ
حیلہ حوالہ کرکے اپنی آپکو ایسی مصیبت کیوقتمین شریک ہونیسی بچالیتی تیسری گھر مین
سے نکلنی کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہونچنے تک جو باتین صدیق اکبر نے کین
اور جسطرح پر پیغمبر خدا کی حفاظت کی اور جسطرح پر حق رفاقت کا ادا کیا اون سب کو تمنی

ظاہر ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا کے ساتھ عشق کا مرتبہ تھا اور پیغمبر صاحب
کے بچانی کی لئے اپنی جان اور آبرو کا کچھ خیال نہ تھا چوتھی جتنی اور صحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی اونمین سے کوئی اس رتبہ کا نتھا کہ جسکو پیغمبر خدا اپنے ہمراہ
لیتے اور جسکو اپنا یار غار بناتی سوای ابوبکر صدیق کے کہ اونہین کو ایسی وقتین
اپنا رفیق بنایا اس سے ابوبکر صدیق کی فضیلت اور صحابیت ثابت ہوتی ہے
پانچوین اللہ جلشانہ کو یہ خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور
رفاقت کو اور لوگونکی تحریص اور ترغیب کیواسطی اس آیت مین بیان کیا تاکہ سنکو
سنکر لوگونکو غیرت آوی اور پیغمبر صاحب کی رفاقت پر مستعد ہوجاوین پس اگر ابوبکر صدیق
کی صدیقیت خدا کی تزویک مقبول نہوتی اور اونکی خدمت اور رفاقت اعلی درجہ کی نہوتی
تو اونکی مثال کیون دیجاتی اور اونکے یاری اور مددگاری اور اونکی دل بڑہانی شان
لئی بیان کیجاتے چھٹوین اللہ جل شانہ نی ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد
پیغمبر خدا کے دوسرا شخص ادای مناصب دینی کیواسطی ابوبکر ہے ساتوین اللہ جلشانہ
نی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا کہ یہ رتبہ
کسی دوسرکو نہین نصیب ہوا اسلئی ابوبکر صدیق کی صحابیت کا انکار درحقیقت نص
قرآنی کا انکار ہے آٹھوین اس آیت مین لا تحزن ان اللہ معنا سی ثابت
ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر صدیق کو تسلے دی اور خدا کی حفاظت
اور نصرت نے اونکو اپنا ساتھی فرمایا جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ جلشانہ کا لطف اور ناصر
اپنے پیغمبر کا تہا اور جلشانہ پر اپنے پیغمبر کے یارغار کا حامی و مددگار رہتا اور جبکہ اس آیت سے
یہ ثابت ہوا کہ اللہ ابوبکر کے ساتھ تہا تو اسی سے ابوبکر کا متقی اور محسن ہونا ثابت ہوا

سائی کہ دوسری آیت مین اللہ جل شانہ نی فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الذین اتقو ا
والذین ھم محسنون کہ خدا اونہین لوگونکے ساتھہ ہوتا ہی جو کہ متقی اور نیک ہوتی
ہین تو ہین اللہ جل شانہ نی نے اپنی تسلے ابوبکر صدیق پر نازل کی اور خدا اپنی تسلے
نازل نہین کرتا مگر اونہین لوگون پر جو کہ ایمان مین پکے اور اسلام مین مضبوط ہوتے
ہین اور جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہی اور تسلے نازل کرنیکا ثبوت فانزل السکینۃ علیہ
سے ہوتا ہی دسویں ان آیتون پر غور کرنیسے بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہی اسلئے کہ یہ آیتین صرف واسطی ترغیب اور تہدید اون لوگون کی
نازل ہوی ہین جو کہ جہاد پر جانیسے سستی کرتی تھے اور ان آیتونمین خدا نے اون
سستے کرنیوالونکو سمجہایا اور ڈرایا اور اپنی بے نیازی کو ظاہر کیا چنانچہ اول دنیا
کی حقارت کرکے اونکو سمجہایا پہر اونکو عذاب نازل کرنیسی اور اونکی بدلی دوسری
قوم کو پیدا کرنیسے ڈرایا آخرکار اپنی بے نیازی اور رسولؐ کی بی پروائے کو
بیان فرمایا اور پہر اوس بے نیازی اور بی پروائی کی بیانمین صدیق اکبر کی تمثیل دی
اور اونکی رفاقت اور محبت کا تذکرہ کیا پس اسسے سی ابوبکر صدیق کی صدیقیت اور
اونکی صاحبیت کی مرتبہ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اللہ اور اللہ کی رسولؐ کے نزدیک
اونکی نصرت اور یاری کے کیسی کچہ وقعت تہی کہ منجملہ اور امور ترغیب و تہدید کے
اونکی نصرت اور رفاقت کو بہی بیان کیا غرضکہ فضائل ابوبکر صدیق جو ان آیتونسے
ثابت ہوتی ہین اجمالاً ہم بیان کرچکے اب اون شبہات کو جو حضرات شیعہ کرتے
ہین بیان کرکے اوسکا رد کرتے ہین اور چونکہ شبہات اونکے ایسے پوچ اور
رکیک ہین کہ اونکے تردید کرنا ایسا ہے جیسا کہ روز روشن مین آفتاب کی طلوع

سے انکار کرنیوالی کے مقابلہ مین دلائل اور براہین بیان کرتا لیکن بمجبوری موافق
قول خاتم المحدثین کے چون بنا کلام بر اصول گروہی نہادہ است ناچار زمام اختیار
بدست آنہا دادہ ہر جا کہ کشیدہ برند میرود و بہر رنگ کہ رنگین کنندے شود مگر
منصف مزاجون سے امید ہی کہ اون اعتراضات کو ذرا انصاف سی دیکھین اور
علما و مجتہدین امامیہ کی تعصب اور عناد پر خیال کرین کہ عداوت نی اونکی دلونپر کیسا
پردہ اور دشمنی نے اونکی عقلون پر کیسا حجاب ڈال دیا ہی کہ ایسے نص صریح سے
انکار کرتے ہین اور فضایل اصحابہ کی فضیلت کی انکار کے لئی کیسی پوچ تاویلین
بیان کرتی ہین و ہا انا اشرع فی بیان ہفواتہم لیقول الممتمسک بولایۃ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام یہ فضیلتین جو آپ ثابت کرتی ہین یا اپنی عقاید باطلہ کی راہ
سی بتصدیق روایات کاذبہ ہین یا بنا بر روایات شیعہ اور عقاید شیعہ کی ہین اگر بنا بر عقاید و روایات
اہلسنت کی ہین تو شیعہ اوسکو باطل اور کاذب جانتی ہین اور اگر بنا بر مذہب شیعہ کی
ہین تو آپکو اونکی کتابون سے سند دیکر بیان کرنا تہا تاکہ معلوم ہوتا کہ بنا بر عقیدہ شیعہ
کی یہ فضیلتین ہین تو اسصورتمین البتہ شیعونکو قبول کرنا ضرور ہوتا و اذلیس فلیس قولہ
اول یہ الی قولہ اجازت ہجرت کی دی اقول اس کلام کو فضیلت ابوبکر سی کچہ واسطہ
نہین ہے قولہ تب پیغمبر خدا نی بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنی ہمراہ لیا اقول
تحریر تقریر فضیلت بطریق قیاس یہ ہی کہ ابوبکر کو پیغمبر خدا نی بحکم خدا وقت ہجرت کے
ہمراہ لیا یہ پہلا قضیہ ہی دوسرا یہ کہ جو شخص کہ ایسا ہو ضرور ہے کہ سچے ایمان والا اور پکا
مسلمان ہو نتیجہ مقدمتین یہ ہی کہ ابوبکر سچا ایمان والا اور پکا مسلمان تہا قبل اسکی کہ صحت
مقدمتین مین گفتگو کیجاوی ہم کہتے ہین کہ اس آیت سی ان دو قضیونکو کچہ واسطہ نہین

ہے اسلئے کہ آیت کا مفہوم اسیقدر ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبر کی اوسوقت مدد کی کہ وہ ایک تنا دوسرے خصوصکا
اور اوسوقت اپنے ساتھی سے کہتا تہا کہ لاتحزن آہ اس عبارت سی یہ نہین نکلا کہ ہمنی حکم ابوبکر کے ساتھ
لینی کا دیا تہا اور ساتہی اوسکا پکا مسلمان تہا ہان اگر مضمون آیت یہ ہوتا کہ ہمنے اوسوقت مدد کی
کہ جسوقت حکم کیا تہا کہ ایک پکی مسلمان کو ساتھ لو اور پیغمبر نے ابوبکر کو ساتھ لیا تو مقدمتین کو آیت سے
کچہ واسطہ ہوتا اور لیس فلیس اور جب مقدمتین کو آیت سے واسطہ نہوا تو ہم کہتے ہین کہ دونو غیر مسلم ہین
کیون نہین جائز ہے کہ ابوبکر بی حکم خدا و رسول گہر سے باہر نکلی ہون جیسا کہ شیعہ کہتی ہین کہ باوجود
ممانعت رسول خدا گہر سے نکلی پس بمجبوری بخوف افشای راز حضرت نی اوس
وقت بحکم خدا اپنے ہاتہہ لیا پس بنا برا سکے ابتدا بحکم خدا نہ ثابت ہوا اور جو شخص
کہ بمجبوری ساتہہ لیا جاوی اوسکا پکا مسلمان ہونا مدیہی البطلان ہی یہ گفتگو بہ نسبت
مقدمہ اولی کے ہی لیکن مقدمہ ثانیہ کہ جو شخص بحکم خدا رسول وقت ہجرت کی پیغمبر
کی ساتہہ ہو وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو یہ بہی غیر مسلم ہی کیون نہین جائز ہے کہ
رسول خدا بحکم خدا لمصلحۃ پکی مسلمان کو ساتہہ نہ لین بلکہ ایک کچی مسلمان کو ساتہہ لین
جیسی کہ ایک کافر کو کہ دلیل رسول اللہ تہا ساتہہ لیا تہا باقی رہی وہ مصلحت کہ جس سے
پکی مسلمان کو ساتہہ نہ لیا اور کچی مسلمان کو ساتہہ لیا اسمین ہمکو غور و فکر کی کچہ ضرورت
نہین ہے جائز ہی کہ کچی مسلمان سی ایک وقت خاص مین ایک کام ایسا نکلے
کہ پکی سے نہ نکل سکی اور جائز ہی کہ یہ کچا سب کچون سی بدتر ہو اور تاب تحمل کفار کی
ایذاؤنکی نہ لا سکے اور فوراً پہر جائی اور شریک کفار ہو جائی اور اوس سی کوئی
مفسدہ عظیم پیدا ہو اسلی اسیکو ہمراہ لینا ضرور پڑا باقی رہا خیال اوس فساد کا جو
اوس سے اثنا راہ مین پیدا ہو پس جب خدا اپنی حفظکا وعدہ کر چکا ہو تو پہکا

خیال کرنا کچھ ضرور نہین ہے پس اس تقریر سے یہ بازی ثابت ہوا کہ اگر ظاہر سی حدیث
سے ابوبکر کا بیحکم خدا ساتھہ لیجانا ثابت بھی ہو تو اوس سے نکوئی فضیلت ابوبکر کے
نکلی سکے نہ اونکا سچا مسلمان ہونا ثابت ہوگا قولہ پس اگر خدائی جل شانہ کی نزدیک
ابوبکر ایمان مین سچے اور اسلام مین پکے ہوتی الیٰ قولہ اس سفر مین اپنے ہمراہ نہ لیتی
اقول بخوف افشائی راز ساتھہ لینا دلیل اوپر کچی ہونی اسلام اور سچی ہونی ایمان
کے ہی اگر خدا اور رسول انکو محب صادق اور مومن کامل جانتی تو مثل جناب امیر
علیہ السلام کی انکو بھی کفار مین چھوڑ جانے سی کچھ پروا نکرتی پس یہ ہمرا ہے عین
دلیل کذب ایمان اور صدق نفاق خلیفہ صاحب ہی اور شیعونکی نزدیک عاشقے
معشوقی درمیان افضل اور حضرت عمر کی مسلم ہی لیکن اسمقام سے اوسکو کچھ علاقہ نہین
ہے یہان اسکا ذکر ہی کہ اگر ابوبکر عند اللہ و الرسول معتمد علیہ فی الایمان والایقان
ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی اونکو اپنا خلیفہ اور جانشین کرتی اور اپنی فرش
خواب پر سلاتی قولہ دوسری اگر ابوبکر صدیق اپنے جان و مال کو حضرت پر نثار
کرنیسی راضی نہوتے اقول جناب والا وقت جان نثاری روز روشن احد و خیبر جنمین
تھا یہ من خلیفہ صاحب فی پشت بہ کفار دیگر راہ فرار کو اختیار کیا نہ مقام اوسکا شب
تار حال اہتشار فی الغار تھا اور مفلس قلاش انا عن حجتی کہان مال پایا جو نثار کرتا اور
اوس شب تار مین کیا محل مال نثار کرنیکا تھا اور کسکو دیا اور کیونکر نثار کیا شیعونکے
کتاب سی تو کہان کہین سنیسون ہی کی کتاب سی بیان فرمائیے قولہ تو وہ ایسے
مصیبت کیوقت مین خود شریک نہوتی اقول اگر پیشتر سے کفار مین گھر جانی کا
حال معلوم ہوتا تو شاید مثل احد و خیبر کے کنارہ کش بیٹھے ہو جاتے خیال سابرک

مین تو یہ تہا کہ شب تارمین عالم غفلت کفارمین نکل جائینگے اور وہان جاکر مال دنیا پر
ہاتھہ لگائینگی سفر کو وسیلہ انتظفر جانتے بی اجازت خدا و رسول گھر سے باہر نکلی یہ سفر تو
وس ہی منزل کا تھا طلب دنیا مین کلاب جیفۂ دنیا تا بہ چین و روس جاتے ہین اور
کیسی کیسے تکلیفین اور مصیبتین سفر بحر و بر کی اوٹھاتے ہین آپ اپنی اشال اور اوزان
سے قیاس کرلیجیئ دنیا بمقام اعتبار ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ تیسری گھر
مین سی نکلنے کیوقت سی مدینہ منورہ مین پہنچنی تک جو باتین صدیق اکبر نی کین اقول
ہمارے خیال مین تو یہی آتا ہے کہ جو باتین کین سب تدبیر حصول دنیا مین کین اگر
کفش برداری اور خدمتگاری کی تو بحر حصول دنیا کی اگر غدر اور خیانت کی راہ پر قدم
مارا تو وہ بہی برائی حصول دنیا تہا جب در غار پر اپنی برادران کفار پر نظر پڑی تو خیال
شریف مین یہ آیا کہ جناب رسول خدا سی جس دنیا کی حصول کی طمع ہی وہ ابھی بعید
ہی اور اگر اپنی برادران کفار کو کسی حیلہ سے تنبہ کرکی او نحضرت کو گرفتار کروا دیجیئ
تو اسکے مین انہین کفار سی کچہ مال دنیا عاجلا ہاتہہ لگ جائیگا اس خیال خام سے
بہت جزع و فزع کرنا شروع کیا اور گریہ زاری مار کا حیلہ کیا مگر چونکہ ملائکہ نی گوش و چشم
کفار پر پردہ ڈالدیا تہا یہ افسون کچہ کارگر نہوا الاجرم پہر وہی جو تیان سیدہی کرنے
کی راہ پر چلی یہانتک کہ مدینہ مین پہنچی قولہ اور جسطرح پیغمبر خدا کی حفاظت کی اقول حافظ
او نکا خود ایزد کردگار اور ملائکہ خداوند گار تہی و ابو بکر چون کس چہ فتہ و چہ بیدار جو
شخص کہ خود اپنی حفاظت نکر سکی اور مقابلہ کفار مین باوجود اعوان و انصار کے
بہاگ کہڑا ہو وہ تنہا حفاظت دوسرونکی کیا کریگا قولہ اور جسطرح پر حق رفاقت کا
ادا کیا اقول ادای حق رفاقت جزع و فزع کرنے سی اور قلق اور اضطراب کے

رومیسی ظاہر ہوی آری جب یہ مکر و خدع پیش رفت نہوا تو بجز خوش آمد کی اور کشش
بروزی ظاہری کے حصول دنیا کی لئی اور کون صورت تھی لاجرم مثل دیگر منافقین
کی اتنا وصدقہ ناکارے تحو قولہ اپنی جان و آبرو کا کچھ خیال نکیا اقول جان کا
خیال نکرنا تو درائیون سے جان بچاکر بھاگنی سے ظاہر ہی آری آبرو کا خیال
البتہ نکیا ہوگا کہ اشال ابن ربیعہ کی پرانی جوتیونکے صدقہ سی پھر حاصل ہو جائینگے
قولہ حقیقی اور صحابہ پیغمبر خدا کی تھے اونمین سی کوئی اس رتبہ کا نتھا جسکو پیغمبر خدا
اپنی ہمراہ لیتی الخ اقول جیتنی اصحاب نفاق تھی کسیکو ایسی طمع دنیا غالب نہ تھے
کہ خلاف حکم رسول گھر سے باہر نکلی بجز خلیفہ صاحب کی اس راہی ہم بھی انکار رتبہ سب
سی بڑھکر جانتی ہین مگر بے اعتمادی مین انکا رتبہ سب سی بڑھکر جب ہم جانتی کہ اور
اصحاب نفاق بھی گھر سے باہر نکلی ہوتی اور اوسوقت مین وہ حضرت سبکو چھوڑ جاتی
اور انکو ہمراہ لیجاتی تو ہم کہہ سکتے تھی کہ انکا رتبہ خوف افشای راز مین سب سی بڑھا
ہوا تھا لیکن جب بجز انکی کوئی باہر نہ نکلا اور واقف راز نہوا لاجرم انہین کو بخیال
اسکے کہ ایک مرتبہ جو تیان کفار کی کھا چکے ہین مبادا اب تاب تحمل نہ لاکی افشار راز
کرین یا طمع دنیا بیجا غارین افشای راز کیا چاہتے تھی یہان سے کرین ہمراہ لیا
اس بات سی حاشا کہ کل صحابہ پر فضیلت ثابت ہو قولہ پانچوین اللہ جل شانہ کو یہہ
خدمت صدیق اکبر کی ایسے پسند آئی کہ اونکی صدیقیت اور رفاقت کو الخ اقول آیہ
کتاب خدا بالفاظ معدودہ ہی کسی لفظ کو تضمنا اور التزاما بھی کسی ادای ندمت پر دلالت
نہین ہے فضلا عن المطابقۃ آری التزاما دلالت اوس حرکت ناشایستہ پر ہی کہ جس سے
صاحب خلق عظیم نے بلفظ لین لاتحزن نہی فرمائی اور اگر بجاے اوسحضرت کے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کوئی افظ و اغلظ مثل حضرت عمر کی کافی الصحیح اختیاری ہوتا تو اسکت ایھا الشقی غراتا
اور اسیطرح آیۂ شریفہ مین نہ ذکر صدیقیت اور ادای حق رفاقت ہی اور نہ ذکر یاری
و مددگاری ہے آری یہ سب مفہومات بمقتضای المعنی فی بطن الشاعر حضرت مخاطب
کی پیٹ مین ہین اور خداوند تعالی نے ذکر رفیق بی توفیق مثل سارق ابریق اسلئے
فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ ہمارا پیغمبر اوسوقت دشمنان ظاہری اور باطنی دونون مین
گرفتار تہا اور ہمنی ایسی وقت مین اپنی قدرت کاملہ سی اوسکی نصرت اور مدد کی کہ
کوئی مددگار نتھا نہ یہ کہ جب ابوبکر مددگار تہی تب ہمنی مدد کی قولہ چہارمین اللہ جلشانہ
نے ثانی اثنین کا لفظ فرماکر ظاہر کیا کہ بعد پیغمبر خدا کی دوسرا شخص اوسے
مناصب دینی کیونکر ملی ابوبکر ہے اقول پیشتر اس سی بیان ہوا کہ اہل لغت و تفسیر
متفق ہین اسپر کہ معنی ثانی اثنین اوثالث ثلثہ کی احد الاثنین اور احد الثلثہ کی ہین یعنی
ایک دوکا اور ایک تین کا اور اذھما فی الغار جو بعد اسکی ہے دلالت کرتا ہی
کہ احد الاثنین ہونا فی الغار تہا جسطرح سے کہ احد الاثنین ہونا اوسکی خلوت
خلوت حضرت عائشہ کی مثلاً فی الدار تہا تو اگر یکبار احد الاثنین فی الغار ہونا موجب
خلافت ہی تو صدبار احد الاثنین فی الدار ہونا البتہ صدبار موجب خلافت ہوگا پس
حضرت عائشہ صدبار مستحق تر بخلافت اپنی پدر بزرگوار سی ہونگی شاید اسی سبب سے
لعنی اونٹ پر چڑہکر چاہا تہا کہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سی چھین لین مگر ننگ
خدا کر شکست فاش پائی اور جنگ جمل کی ندامت الی یوم القیامت سینونکی ہاتھ
آئی اور اگر کوئی کہی کہ بنسبت غار کی ثانی اثنین خدا نے فرمایا ہی اور یہ بنسبت اوسکے
نہین فرمایا تو ہم کہین گے کہ گو خدا نی نہین فرمایا مگر واقع مین تو ایکوقت خاص مین

ساتھہ اونکی ثنا سے اثنین ہوتی تھے یا شیعونکی نزدیک اوسوقت خاص مین کوئی
ثالث یا غیر بھی موجود ہوتا تھا اور ترتب احکام اوپر امور واقعیہ کی ہوتا ہے خواہ خدا
بھی اوسکا ذکر کری خواہ نکری بہرکیف ثانی اثنین سے شیعونکی نزدیک غرض اسقدر
ہی کہ مثل حضرت عائشہ کی ایک خانگی دشمن اوسوقت مین بھی موجود تھا اسبات کو
ادای مناصب دنیا و دین سے کیا علاقہ آری اگر اتحاد بین الاثنین مفاد آیہ ہوتا
بسطن النفساء انفسکم مین سے ہے تو البتہ اگر کوئی شخص اتحاد منصب کا قائل ہوتا تو بیجا
نہ تھا لیکن اس مقام مین تو ہرگز مفہوم احد الاثنین مین اتحاد شیئین صنفاً و نوعاً و جنساً ضرور
نہین ہے فضلاً عن اتحاد الذات والصفات ایک آقا اور ایک غلام ملاکر اثنین
ہوتی ہین اور آقا احد الاثنین کہلائیگا اور اسیطرح ایک ملک پاک اور ایک سگ
ناپاک اور ایک ایزد اور ایک بت آذر اور ایک خدائی برحق اور ایک باطل مطلق
ملکر اثنین اور احد الاثنین پایا جاتا ہی اسی ایک دوسری مماثلت اور مشابہت فی الذات
والصفات نہین لازم آتی ہے اور اگر حضرات اہلسنت کو لفظ ثانی سے دہوکا ہوا
ہے کہ کبھی مشابہت اور مماثلت مین مستعمل ہوتا ہے جیسی کہتی ہین کہ زید ثانی اسد
ہی تو ہمنے بیان کیا کہ اس مقام پر ثانی بمعنی احد ہی نہ بمعنی مشابہ بلکہ معنی مشابہت
وقت اضافت باثنین کہنا فی نفسہ سخن مہمل ہے ورنہ بر قیاس ثانی اسد معنی اسکی
مشابہ باثنین کے ہونگی دہو لغو بحت علاوہ اسکی جناب باری سے ثانی اس مقام
پر جناب رسول خدا کو فرمایا ہے نہ ابوبکر کو پس اگر معنی مشابہت مراد ہون تو لازم
آتا ہی کہ جناب رسول خدا مشابہ ابوبکر ہون اور چونکہ قاعدہ کلیہ ہی کہ مشبہ باقوی
مشبہ بہی ہوتا ہی پس لازم آویگا کہ ابوبکر العیاذ باللہ افضل جناب رسول خدا سی ہو

وہو باطل بالاجماع من کل اہل الاسلام وبفرض محال اگر خداوند تعالیٰ ثانی ابوبکر کو
فرماتا اور معنی شباہت ہی مراد ہوتی تو تشبیہ کی لئے مشارکت فی بعض الامور کافی
ہے نہ مشارکت فی کل الامور یہانتک کہ زید کا لاسد مین زید کی لئے دم بہی ضرور ہو
پس تشبیہ کی لئے مشارکت فی الاستتار فی الغار کافی ہے ادای مناسب دینی کہانسے
ثابت ہوسکتا ہے اگر ابوبکر کو لیاقت ادای مناصب دینی ہوتی تو تبلیغ آیت سورۂ
برات کہ ادنی مناصب دینی سی تھا حضرت ابوبکر اوس سی بی لیاقت نہ کہی جاتی
اور حضرتؐ نفرماتی یودی عنی رجل من اہلبیتی ولایودی عنی الا اہلبیتی
کمافی البیضاوی وفی ازالۃ الخفا پس ادای مناصب دینی کی لیاقت بعد او حضرتؐ کی اہل بیت
کو تہی نہ اوسکو کہ جبی لیاقت ادنی منصب کی ادا کرنیکی نہ تھی لیکن جب خدا نے
مثل کفار غار کی آنکہون اور کانون پر پردی ڈالی ہون تو بجز راہ ضلالت کے راہ
ہدایت کب دکہائی دیتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ سائرین اللہ جلشانہ
فی صاحبہ کا لفظ ابوبکر صدیق کی نسبت فرماکر اونکی صحابیت کو ثابت کیا اقول
شیعونکو ہرگز صحابیت ابوبکر کا مثل صحابت جملہ منافقین کے انکار نہین ہے لیکن اس
صحابت لغوی کو یا صحابت ظاہری کو موجب شرف وفخار نہین جانتی اسلئے
کہ یہ صحابتین بین المومن والکافر وبین المومن والمنافق اطلاقات قرآن وحدیث
سی ثابت ہین کما سبجے آری شرف اوس صحابت مین البتہ ہے جسمین قید
ایمان حقیقی کے اور ما تو اہل الایمان الحقیقی کی لگے ہوئی ہی اور شیعون کی نزدیک
بہ نسبت صدیق سنیان کے دونو مسلم نہین ہین بلکہ عدم ایمان اور موجب الکفر ثابت
ہے قولہ آٹہوین اس آیت مین الفاظ لاتحزن ان اللہ معنا سی ثابت ہوتا ہے

کہ پیغمبر خدا نی ابوبکر صدیق کو تسلی دی اقول ابہی تو آپ ابوبکر کی یاری اور مددگاری
اور جان نثاری اور خدمتگذاری کو گہر سی نکلنے سی مدینہ مین پہنچنی تک سراہتی تہی
اب کیا ہوگیا کہ خود ابوبکر قابل تسلے و تشفی دادن ہوگئی کہ خود جناب رسول خدا
کو انکی مددگاری اور خدمتگذاری کرنے پڑی حال جان نثاری بخوبی معلوم ہوگیا
کہ فقط کفار کی دیکہنے سی جان نکل گئی اور قبل از مرگ واویلا کرنیلگی یہانتک کہ پیغمبر
کو تسلی دینی پڑی احیاناً اگر کفار تلوارین کہینچکر آہی پڑتے تو یقین تہا کہ بی ارے
مرجاتی سبحان اللہ کیا اچھی حفاظت اور کیا اچہی خدمت اور رفاقت تہی آور بعد
اسکے معلوم ہوگا کہ لاتحزن صیغہ نہی سے ہے اور حقیقت نہی واسطی حرمت کے ہی
اور دلالت کرتی ہے اوپر منع کرنیکی ایک فعل قبیح سے مگر یہ کہ کوئی قرینہ اوسکی
خلافت پر قایم ہو جیسا کہ شان کل معجزات ہی ویسیہی قولہ اور خدا کی حفاظت اور
نصرت مین اونکو اپنا ساتہی بنایا اقول بناس کلام کی اسپر ہی کہ ان اللہ معنا
مین مراد معیت سی معیت من حیث التائید والنصرۃ ہی نہ من حیث العلم والقدرہ
اور ضمیر جمع متکلم کا استعمال واحد پر نہین ہوسکتا اور یہ دونو امر خیر منع مین مین و
علی التنزل کوئی فضیلت بکری پر دلالت نہین ہی بلکہ رذلیت پر دلالت ہوسکتی
ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ اگر معیت سی جو لفظ معنا مین ہی مقصود اصلی ابوبکر ہوتے تو
ان اللہ معک بجای معنا ہوتا اور اگر جناب رسول خدا اور ابوبکر دونو مقصود
اصلی ہوتی تو معی ومعک ہونا ضرور تہا اور جب نہوا تو ہم کہتی ہین کہ اس مقام
مین معنا سی فقط جناب رسوخدا مقصود ہین اس دلیل سے کہ مراد معیت سی
معیت من حیث العلم والقدرۃ بنا بر فہم مخاطب کی نہین ہی ہرچند شیعونکی لئے اسکی

ل ان اللہ معنا
ع ان اللہ یحفظنی
ف ان اللہ ینصرہ
ص ان اللہ یعصمک
ب ان اللہ یرحمہ
ا و ب ان اللہ یغفر لہ
ا و ح ان اللہ یوفقہ
ا و ع ان اللہ یسامحہ
ا و ی ان اللہ یعینہ
ا و ی ان اللہ یحبہ
ا و ی ان اللہ یرضی عنہ
ا و ی ان اللہ یسامحہ
ا و ی ان اللہ یعینہ
ا و ی ان اللہ یحبہ
ا و ی ان اللہ یرضی عنہ

گنجایش ہے کہ کہین کہ جناب رسولؐ نے خدا نی معنا اس راہ سی فرمایا کہ اے ابوبکر
جناب باری میری اور تیری حال سے خوب واقف ہی اور تیری بدنیتی اور میری
نیک طینتی کی جزا دینے پر قادر ہی تو کیون جزع وفزع کرکے مجکو ایذا دیتا ہی جیسا
کہ آپ معنی دوم شیعہ مین بعد اسکی لکہین گی لیکن یہ بات چونکہ آپکی طبع نازک پر
اسقدر ناگوار ہی کہ اسکے سنی سے حالت جنون طاری ہوتے ہی لہذا پاس خاطر
آپکی ہم اس سے درگذر کرکی کہتی ہین کہ جیسا آپ نی فرمایا کہ مراد معیت سی معیت
تائید ونصرت ہی یہی ہے لیکن یہ تائید ونصرت بقول خداوند تعالی وایدہ بجنود
لوترونہا مخصوص بجناب رسولؐ خدا ہی اور حضرت ابوبکر اوس سی بی بہرہ ہین
پس نابراسکے ضرور ہی کہ صیغہ جمع سے اسمقام مین معنی مفرد کی مراد ہون ہرچند
اہلسنت نی آیہ انما ولیکم اللہ مین جو بروایات فریقین مخصوص بجناب امیر
علیہ السلام ہی اسکا انکار کیا ہی اور اطلاق جمع علی الواحد جائز سمجہا ہے مگر
محاورات فصحا وبلغا مین یہ کثرت ہی بلکہ خود کلام خدا مین انا اور نحن واسطے
ذات واحدہ اپنی کی بہت آیا ہی اور اسیطرح ربت ارجعون اور یاایہا النبی اذا طلقتم
ورسانیتہم ولنخرجنہم یاایہا النبی اذا طلقتم قصہ حضرت سلیمانؑ مین مذکور ہی بلکہ خود حضرات اہلسنت فی نابرسکے
کاذبہ کی جو شان نزول آیہ ولایاتل اولوالفضل مین بنایا ہی حضرت ابوبکر کو
مصداق اُنوٹہرایا ہی الغرض اسیطرح اس مقام مین بہی کیون نہین جائز سمجہی کہ معنا
سی فقط ذات واحدہ جناب رسولؐ خدا مراد ہو لیکن اگر آپ کہی نہ مانئی
اور فرمائی کہ ہم کو اطلاق جمع علی الواحد پسند نہین ہے بلکہ ضرور ہی کہ اس مقام پر
دو شخص شریک کئی جائین تو ہم کہین گے کہ شخص دیگر جناب امیر علیہ السلام ہین

جیسا کہ آپ معنیٔ اوّل شیعہ مین بیان کر گئے یعنی جب جناب رسولؐ خدا نے پوچھا کہ لم
تبکی یعنے ای ابوبکر تو کیون روتا ہے کمانی ازالۃ الخفا ابوبکر نے از راہ زور و مکر
کہا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ علی کیواسطے کہ وہ مار ڈالی گئی ہونگے اور
آپکی واسطے روتا ہون کہ عنقریب شہید ہو جاوی گا تب حضرت نے فرمایا کہ ان اللہ معنا
یعنی ہمارا اور علیؑ کا ناصر و معین خدا ہے اور اگر یہ بات بھی آپکو نہین پسند ہے تو
باپس ناظرین عاطرہم اس سے بھی درگزر کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بہت خوب جیسا
آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر ہی معنا مین شریک ہین وہ ہے سہی لیکن ہمین کچھ شک
نہین ہی کہ جب دونو مقصود اصلی نہین ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا تو لاریب کہ ایک
بالاصالۃ اور دوسرا بالتبعیت ہی اور ظن غالب ہی کہ اتنی سنے انصافی تو آپ
نکرینگی کہ مقصود اصلی ابوبکر کو ٹہراوین و ز تفضیل ابوبکر جناب رسولخدا پر لازم آوینگی
ہر چند آپکی علما کا اس سے کچھ باک نہین ہی ابوبکر یا عمر کو تفضیل رسولخدا پر دیجاتی ہے
جیسا کہ مصافحہ بخدا اول عمر سے بیان ہوتا ہی اور قصۂ اسارای بدر مین ما کان لنبی الاسمر
ہی کہا جاتا ہی اور بے عائشہ کی ناچ دیکھلانی کیوقت شیطان حضرت عمر ہی سے
بھاگتا ہے بہرکیف آپ مسلم کرین یا نکرین مقتضاے ادب یہی ہے کہ کہا جاوی
کہ مقصود اصلی بیعت رسولؐ خدا ہی اور بیعت ابوبکر بالتبعیت ہی چونکہ آنحضرتؐ کی
ساتھ تہی لیکن ہر چند ہم غور کرتے ہین مگر ہمکو کوئی شرافت و فضیلت اور مزیت اس
تبعیت مین حضرت ابوبکر کی لئے نہین ثابت ہوتی ہے اگر فرض کیجئے کہ دعوت
مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی کچھ انفار بھی بہرہ یاب ہو جاوین تو ادن انفار کی کیا
شرافت ہی اور اگر ظل سلطنت مین ایک شاہباز کی ایک کہوسن کی جان بچ جاوے

تو کہوسٹ کی لڑی کیا فضیلت ہی اور اگر تسکا شیر شرزہ کی طبع خودہ سے لومڑی بھی سیر
ہوگئی تو لومڑی کو کیا فرت حاصل ہوئی قولہ ابو بکر کا محسن اور متقی ہونا ثابت ہوا اقول احسان
اور اتقا بعد از ایمان ہے اِنَّ اللہَ مَعَنَا کو تو دلالت اوپر عدم ایمان ابو بکر کے ہے
سہائی کہ علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا ہے کہ تاسیس اولیٰ اور اقدم تاکید ہی
ہے پس اگر حضرت ابو بکر کو تصدیق و اذعان و ایمان و ایقان بتائید و نصرت خداوند
منان لسید الانس و الجان ہوتا تو وہ حضرت اِنَّ اللہَ مَعَنَا ابو بکر سے کیون فرماتے
خصوصاً تاکید لفظ اِنَّ کہ حقیقۃً مخصوص واسطے منکرین کی ہی کما ثبت فی علم البیان
اور نہ ایمان رکھنے والی تائید و نصرت خدا رسولہ وہ منافقین تھے جنکی شان مین
خطاب باری ورتا ہی الظّانین باللہ ظنّ السّوء علیھم دائرۃ السّوء و غضب اللہ
علیھم و لعنھم و اعدّ لھم جھنّم و ساءت مصیرا تعجب ہی کہ جو
لوگ مصداق غضب خدا اور لعنت خدا ہون اور جنکا مصیر ہو وہ محسن اور متقی
کیونکر ہو سکتے ہین قولہ نعم اللہ بل شانہ فی اپنی تسلی ابو بکر نازل کی اقول
لانسلم کہ ضمیر علیہ کی صرف ابو بکر کی پھرتی ہے کیون نہین جائز ہی کہ سکے
طرف کل ضمیرین ماقبل و مابعد کی پھرتی ہون اوسکی طرف ضمیر علیہ کی بھی پھرتی ہو و اِذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال چہ جای انیکہ گر نا درجۂ فصاحت و بلاغت سے
اوس کلام کا جو حدّ اعجاز مین ہے دلیل بطلان احتمال اور متعین ہو جانی احتمال
ثانی کا ہو کما سیجئی عنقریب یہ کلام متعلق بہ نقل ہے لیکن دلیل عقلی اوپر تعین احتمال
ثانی کے پس قول مخاطب ہی دہونا اور خدا اپنی تسلی نازل نہین کرنا مگر اونہین
لوگون پر جو کہ ایمان مین پکے اور اسلام مین مضبوط ہوتے ہین اقول اسبات مین

ہم اُنکی سرمو مخالفت نہین کرتے اور بمقتضای الکذوب قد یصدق ہمقام پر اُنکو سچا بھی
ہین اور ہم بھی کہتے ہین کہ بی ایمان کے لئے خدا تسلی نہین نازل کرتا لیکن چونکہ بی ایمانی
ابو بکر کی بعدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ اور قلق اور اضطراب اور جزع اور فزع اور
ظن السوء باللہ سی ثابت ہی پس جو شخص کہ مورد غضب و لعنت خدا ہو وہ مورد تسلی خدا
کیونکر ہو سکتا ہے یہی ہے دلیل عقلی اوپر اسبات کی کہ ضمیر جلیہ کی جناب رسولؐ خدا
کیطرف پھرتی ہے نہ ابو بکر کی کیطرف اور جب بدلیل عقل و نقل ثابت ہوا کہ ضمیر
طرف رسولؐ خدا کے پھرتی ہے تو تخصیص نزول سکینہ علی رسول اللہ ہمقام پر
دلیل ہے اوپر اسبات کی کہ ہیچجا پر بعد الرسول کوئی مومن نتھا ورنہ انزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین ہوتا ولا اقل علیہما ہوتا اسلئے کہ جہان جہان جناب
رسولؐ خدا کی ساتھہ مومنین ہوی تو تخصیص سکینہ بر رسولؐ نہین کی گئی بلکہ خدا نے
انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین فرمایا ہی اور جب ثابت ہوا
تو یہ ایک دلیل دیگر ہی اوپر کفر حضرت صدیق عتیق کے بس علاوہ فضیلت ہشتم کی
فضیلت نہم بھی دلیل اوپر کفر کے ہوی اور مثل مشہور ایک نشد دو شد کی صادق
آئی بلکہ یہان تو باعتبار اسکی کہ ہر فضیلت سی ایک کفر ہی نکلتا ہے ایک نشد دہ
شد کہنا چاہیے قولہ وسوین اِن آیتون پر غور کرنیسی بڑی فضیلت صدیق اکبر کے
ثابت ہوتی ہے اقول صاحبان بصیرت اگر فضیلت دہم اور نہم پر غور کرینگی تو بجز
تکرار بی سود کی کچہ حاصل نہ نظر آویگا فرق اسیقدر ہی کہ اسمین حاصل مضامین آیات
سابقہ بڑہا دیئی ہین اور حقیقت یہ ہی کہ وہ تین سخن واہی ہین کہ خنکو رنگ برنگ
کی تقریرون سے دس کی گنتی گنائے ہی اور اسے سبب ہی احراز فضیلت

وہم کو شامل چارم و پنجم و ششم کی کہا گیا ہی اور عوام فریبی کیو اسطی حاشیہ پر لکھہ یا
ہی کہ ہمنی ضمناً ذکر کیا ہے حالانکہ دس کی گنتے تہی عقلا سمجھتی ہین کہ محض فریب
عوام ہی بہرکیف جواب وہم وہی ہی جو پنجم مین مذکور ہوا یعنی خداوند تعالی نے
اس آیت مین کہین صدیقیت صدیق کا ذکر نہین فرمایا اور نہ کوئی تمثیل دی اور نہ
کوئی ادائی خدمت اور ادای حق رفاقت کا ذکر کیا اور نہ کہین یاری اور
مددگاری پر کوئی لفظ دلالت کرتا ہی بجز اسکی کہ رفیق بے توفیق ایسا تہا کہ خود
پیغمبر کو اوسکی قلق اور اضطراب کی اہتمالت کرنی پڑی اور اوس دشمن خانگی سے
بہی مثل دشمنان بیرونی کے ایذا اوٹہانی پڑی اور ایسے وقت مین ہمنی اپنے
پیغمبر کی مدد کی کہ درمیان دو قسم کی دشمنونکی وہ گرفتار تہا اور کوئی حقیقت مین اوسکا
دوست نہا پس وقت تنہائی وقت مددگاری ہے نہ یہ کہ ایک مددگار کی موجود
ہونی کیو وقت وقتِ مددگاری ہو طرفہ یہ ہے کہ خود حضرت مخاطب بیان فواتی
ہین کہ خداوند تعالی اپنے بی نیازی اور بے پروائی کو بیان فرماتا ہی پس ایسے
وقت مین ذکر یاری و مددگاری غیر کا کیا موقع ہے جو خداوند تعالی یاری اور
مددگاری ابوبکر کا ذکر فرماوی اور اپنی بی نیازی اور بی پروائی کو باحتیاج مددگاری
و نصرت ابوبکر ظاہل کری اور کون لفظ اس آیہ مین اوپر مددگاری اور نصرت
ابوبکر کی دلالت کرتا ہی مقام حیرت ہی کہ خداوند تعالی تو فقد نصرہ اللہ سی
نص صریح اوپر اپنی نصرت کی فرماتا ہے اور مخاطب نے بردوستی نصرت اور مددگاری
ابوبکر کا حمل مچاتا ہی عقل کسے عاقل کی تجویز نہین کرتے ہی کہ اگر مقام نصرت و
یاری غیر خدا ہوتا تو وہ حضرت کسی شخص کو شجاعان اور ابطال سے ساتہہ

نہ لیتی بلکہ ایک بیان کہن سال مخنث خصال کو جسکا خود قلق و اضطراب سے برا
حال ہو ہمراہ لیتی اور جب وہ خود ہی ایسا حواس باختہ ہو کہ خود پیغمبر کو اوسی تسکین
دینی پڑی تو کیا مدد اور نصرت اوسنی کے ہوگی قولہ غرضکہ فضائل ابوبکر اقول
اس کلام مختل النظام مین بجای لفظ فضائل کے رذائل اور بجای حضرات شیعہ
کی حضرات سنیہ اور بجای محدثین بالتشدید کی بالتخفیف اور بجای افضل الصحابہ کے
اکفر اہل النفاق کر کے اس تقریر کو ہم منقلب کرتے ہین کہ کالای یہ بریش خداوندش
اولی لست وہا انا اشرع فی رد ہفواتہ الآخر قال المخاطب المقام ہذا اللہ
سبل السلام بیان شیعیان عبداللہ ابن سبا کی اعتراض کا اس آیت پر ہم
اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب سی ہمنے فضیلتین بیان کین
ہین تاکہ دیکھنی والونکو ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات اور شبہات شیعونکی معلوم
ہو جاوین پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر جو کہ ہمنے پہلی فضیلت مین بیان کیا ہے کہ
اللہ جلشانہ کی حکم سے پیغمبر خدا نی صدیق اکبر کو اپنے ہمراہ لیا اوسکو امامیہ اسطرح پر رد
کرتے ہین کہ نہ خدا نے پیغمبر خدا کو ابوبکر کی ہمراہ لینے کی اجازت دی نہ پیغمبر صاحب
نے اپنی خوشی سے اونکو اپنے ساتھہ لیا بلکہ بلا مرضی اور بغیر اجازت حضرت
کے ابوبکر ہمراہ ہو گئی چنانچہ اسبات مین جو کچھہ علمار شیعہ نے لکھا ہی اوسکو ہم بیان
کرتے ہین بڑی مجتہد صاحب یعنی شیعونکی قبلہ و کعبہ ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ
کہ احتجاج باین آیت موقوفست کہ بہ ثبوت رسد کہ ہجرت ابوبکر باجازت حضرت
نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند اور قاضی نوراللہ شوستری سے
مجالس المومنین مین اور اپنے اور رسالون مین بھی یہی لکھا ہی کما فی منتہی الکلام

کہ قاضی نوراللہ شوستری در مجالس المومنین وبعضی از رسائل دیگر ذکر میکنند کہ ابوبکر از منافقین بود و بر خلاف امر اقدس نبوتی در اثنار راہ ایستاد و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد زجر شدید او را ہمراہ گرفت تا کفار را دلالت نہ کند او را کب رسالہ مین جو منسوب بہ حسینہ ہی ایک بڑی سیر صاحب اسطر پر لکھتے ہین کہ چون پارہ راہ برفت دید کہ شخصی در برابر آنحضرتؐ می آید حضرتؐ توقف نمود چون نزدیک رسید بشناخت کہ ابوبکر ست فرمود کہ ای ابوبکر نہ من امر خدا بشما رسانیدم و گفتم کہ از خانہ خود ہا بیرون نیائید تو چرا مخالفت امر الٰہی کردی گفت یا رسول اللہ دلم از بہر تو خائف بود دوست ان بودم نخواستم کہ در خانہ قوا گیرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متحیر ماند بواسطہ آنکہ حکم الٰہی نبود کہ کسے در ہمراہی خود ببرد در ساعت حضرت جبرئیل باز رسید و گفت یا رسول اللہ بخدا سوگند کہ اگر این را نگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار را گرفتہ از عقب تو بیایند و ترا بقتل رسانند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آنوقت بطرف غار ست باور ا با خود برد و در غار داخل شد غرض کہ اس اعتراض سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلی اور راہ روک کر کھڑی ہو گئی اور باوجودیکہ حضرتؐ نی گھر سی نکلنی کو منع کر دیا تہا وہ عدول حکمی کر کے بارادۂ ایذا رسانی پیغمبر صاحب کے سد راہ ہوئی آخر کار پیغمبر صاحب مجبور ہوئی اور بصلاح جبرئیل علیہ السلام کی اونکو اپنی ساتہہ لی لیا اگر ہمراہ نہ لیتی تو ضرور ابوبکر کفار کو لی آتے اور پیغمبرؐ کو گرفتار کرا لیتے اگرچہ اہل انصاف غور کر سکتی ہین تو یہ تو یہ ایسی بدیہی امر مین غور کی کیا حاجت ہی ویسی ہی سمجہہ سکتی ہین کہ یہ اعتراض بالکل پوچ اور واہی ہی اور اوسکی رکاکت الفاظ و معنی سی ظاہر ہے لیکن ہم چند باتین اس اعتراض کی ابطال پر لکھتے ہین

اور صفاہت اس دعوی کی کہ ابو بکر صدیق بہ قصد گرفتاری و ایذای پیغمبر صاحب کی
نکلی تہی ثابت کرتی ہین اول سوچنا چاہیے کہ ابو بکر صدیق اسوقت پیغمبر صاحب کی دوست
تہے یا دشمن اگر دوست تہے تو قصد گرفتاری اور نیت ایذادہی کی کیا معنے اگر دشمن تہی تو بسطح پر
ابوجہل وغیرہ اور دشمن حضرت کی قتل کی نیت سی آپکے گہر پر گئی تہی اوسیطرح پر ابو بکر
اونکی ساتہہ کیون نہ گئی اونسی علیحدہ کیون ہوی دوسری ابو بکر کو حال ہجرت کا اور
وقت وہلتسر اسی برآمد ہونیکا اور غار مین تشریف لیجانیکا پیغمبر صاحب نی بتلایا تہا
یا نہین اگر نہین بتلایا تو ٹہیک وقت پر عین اوسی راہ پر جس طرفسی حضرت جاتے
تہی ابو بکر بسطح راہ روک کر کہڑی ہوگئی اگر پیغمبر صاحب نی پہلی سے بتلادیا تہا تو
حضرت کو ابو بکر کا ہمراہ لیجانا منظور تہا یا نہین اگر منظور نہ تہا تو راز فاش کرنی سے
کیا حاصل تہا اور ایسی پوشیدہ بات کو دشمن پر ظاہر کرنیسی سوای اندیشہ ضرر کے
کیا فائدہ تہا اگر ساتہہ لیجانا منظور تہا تو پہر اعتراض ہی باطل ہوا تیسری اگر فرض بہے
کیا جاوی کہ ابو بکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر خدا راہ روک کر کہڑی ہوگئی اور اپنے
بدنیتی مین ایسی مضبوط تہی کہ حضرت جبرئیل اونکی نیت سی خوف کرکے فوراً الہی سدہ سے
اوتری اور پیغمبر صاحب سی کہنی لگی کہ اگر اس رامیگذاری و ہمراہ نہ گیری کفار دا از
عقب تو گرفتہ باید و ترا بقتل رساند لیکن یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اوسوقت ابو بکر
تنہا تہی یا اور کوئی کافر بہی اونکی ساتہہ تہا اور ہتیار بند تہی یا خالی ہاتہہ اگر یہ کہا جاوی
کہ اور کافر بہی موجود تہی تو کوئی شیعہ بہی اسکا قائل نہین اور اگر کوئی اور کافر ہمراہ
ابو بکر کی نہ تہا تو تعجب آتا ہی کہ ابو بکر باوجود جانی شجاعت اور قوت پیغمبر صاحب
کی تنہا حضرت کی گرفتاری اور قتل کو بغیر ہتیار کی چل دیئی اور دو چار رفیقو کو بہی

اپنی ہمراہی نہ لیا اور اگر یہ کہا جاوی کہ وہ فقط خبر لینی کی لئے کھڑی ہوگئی تہی چنانچہ جبرئیل
علیہ السلام کی اس ارشاد سی کہ کفار را از عقب تو گرفتہ بیا ثابت ہوتا ہی تو یہ
امر معلوم نہین ہوتا کہ کفار اسجگہہ سی جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو ملی ایسے
نزدیک تھے کہ آواز پہنچ سکتے تہی یا اتنی دور تہی کہ اونکے ملانی کے لئی جانا پڑتا اگر
نزدیک تہی تو تعجب ہی کہ ابوبکر نے اونکو اواز دیکر کیون نہ بلا لیا اور چپ چاپ
کیون کہڑی رہی اور اگر دور تھی تو معلوم نہین کہ کیون پیغمبر خدا کو دیکہتی سنے ابوجہل
وغیرہ سی خبر کرنیکو نہ دوڑی کس امر کی انتظار مین کہڑی رہی اور تعجب تو اس امر پر ہی
کہ جبرئیل علیہ السلام نی یہ صلاح تو پیغمبر صاحب کو دی کہ اس دشمن کو اپنی ساتھہ لی لو
اور یہ مشورہ نہ دیا کہ ذرا ٹہرو جب یہ تمہاری دشمنون کو خبر کرنی اور ملانی کو جاوی تب
چل دینا اور جب تک وہ لوٹی تب تک سای مقصود پر پہنچ جانا خدا جانی جبرئیل
کی عقل کو معاذ اللہ کیا ہوگیا تہا کہ ایسی اضطرار کیوقت مین پیغمبر صاحب کو ایسی دشمن
کی ہمراہ لینی کے صلاح قہری اور جو حکمت اوسی بچنے کی تہی وہ نہ بتلائی چہ تہی تعجب
ہی کہ جب ابوبکر کو پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا ہی منظور تہا تو پیغمبر صاحب کی ساتھ
کیون چل دیئی اور کیون غار مین جاکر حضرت کی ساتھہ چپ چاپ بیٹھہ رہی اور
کس لئی کوئی تدبیر گرفتار کرانی کی نکے اہل انصاف غور کرین کہ جسطرح پر اوسوقت
ابوبکر صدیق نی حضرت کو راہ مین پایا تہا اور اونکا قصد قتل کا تہا اگر اوسطرح پر ابوجہل
یا اور کوئی کافر قریشی حضرت کو دیکہلیتا تو کیا کرتا اور حضرت اوس سی کیا کرسکتے
اگر کسی کی ذہن مین یہ بات آوی کہ وہ حضرت کو چہوڑ دیتا یا حضرت اوسکو اپنے
ہمراہ لی لیتی تو ہم ابوبکر کی نسبت یہی شیعونکی خیال کو درست کہہ سکتی ہین ہم تنہا

تعجب کرتی ہین کہ شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ آتا نہین سمجھتی کہ ہجرت کا
وقت وہ تھا کہ تمام کفار مکہ کی پیغمبر صاحب کی قتل کے درپی تھی اور دور دولت پر
مجمع کرکی اپنے ارادہ کی پورا کرنیکی لیے پہنچ گئی تھی اور کسیکو خبر تک نہ تھی کہ پیغمبر صاحب
اس گھر سی نکل گئے بلکہ سب جانتی تھی کہ اپنی جگہ پر آرام کر رہی ہین اوسوقت مین جو
رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتے ہین اگر وہ رفیق بحکم اور مرضی
پیغمبر صاحب کی رفاقت کی لیے آمادہ نہوتا تو وہ اوس گروہ مین شامل ہوتا جو درد دولت
پر واسطی قتل کے گیا تھا یا بلا اطلاع بلا خبر راہ روک کر کھڑا ہوجاتا یقول لمستمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام بیان ستیان یزید و معاویۃ العاویۃ کا
کہ اعتراض شیعہ اس آیت پر ہی محض کذب اور دروغ بیفروغ ہے بلکہ حسب عادت باطل
اپنی اہلسنت معاویہ مدعی ثبوت فضائل ابوبکر اس آیت سی ہوتی ہین تو شیعہ
بعدم تسلیم دعویہای بے دلیل اوسکی مجیب ہوتی ہین ان جوابون کا نام اعتراض
آیت پر رکھنا کمال حماقت اور بی عقلی پر دلیل ہے کجا اعتراض برآیت اور کجا جواب
استدلالات اہل بدعت ومجاعت قولہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان
کرتی ہین اقول ہذا وعدہ کذوب وعدہ تو یہ کیا کہ ہر فضیلت کی مقابلہ مین اعتراضات
بیان کرینگی لیکن انجام کو نہ پہونچا اور بحیلہ بیان ضمنی جان چرا کر اور دم دبا کی نکل گئی
بحمد اللہ کہ شیعونکی پوری پڑی کہ ہر فضیلت کو باطل کرکے بیدینی حضرت ابوبکر
ہمنی ثابت کردی اب جو ٹوٹی پھوٹی جوابات اہلسنت نی دی ہین کہ مصداق اس
کنواری مثل کی ہین کہ سیانی بلی کہیا نوچی اسکو بھی لعون اللہ باطل اطراً بیتاً مضمحل
کئی دیتی ہین قولہ پہلا اعتراض پہلی فضیلت پر اقول چونکہ یہ فضیلت مبتنی ہے آپ

کہ ابتدا سی حکم خدا سی پیغمبرؐ ابوبکر کو ساتھہ لی گئے شیعہ اس دعوئی بلا دلیل پر سلام نہ
کہتی ہین اور چونکہ منع ایک مقدمۂ خاص کی ہے احتیاج بسند منع نہین ہی کما تقرر
فی علم المناظرۃ ومع ذلک تبرعًا واحتاجًا سند منع ہم کتب اہلسنت سی ثابت کرتے
ہین کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا نی ابتدا سے ساتھہ نہین لیا تہا کما سیجی من ازالۃ الخفا
وغیرہ اب اہلسنت کو لازم ہی کہ اثبات اپنی دعوی کا کسے دلیل عقلی سے کرین
یا سی ایسی دلیل نقلی سی کرین کہ شیعونکو جسکی انکار کی گنجایش نہ رہے ورنہ خرط القتاد
پس بفرض محال اگر کسی خبر سی جو اخبار احاد سی ہو کوئی سنّے اثبات اپنی دعوے
کا کری تو شیعہ کب اوسی مسلم کرینگی باآنکہ بحمد اللہ کسی خبر واحد کو بھی اسپر دلالت
نہین ہے کما ستعلم عنقریب قولہ بڑی مجتہد صاحب اقول بڑی مجتہد صاحب
اور چھوٹی مجتہد صاحب مثل مجتہدۂ سنیان نواب خورد محل صاحبہ کی ایسے ناوان
نہین ہین کہ امثال طلحہ وزبیر کی فریب مین آوین اور چھوٹی گواہیان اہلسنت کے
مثل شہادت روزہ اجرائی کلاب حوأبؓ کی مان لین اسے سبب سی طالب دلیل
ہین قولہ ذوالفقار مین لکہتی ہین کہ احتجاج ہاین آیت موقوف ہست اقول ممنوع ہے
مقدمہ اولی کی مقدمتین دلیل سے اور جسطرح سی اثبات فضیلت اوپر اثبات امامت متقدمہ
کی موقوف ہی اسیطرح احتجاج موقوف ہی اوپر اثبات مقدمۂ ثانیہ کی یعنے
جسکو پیغمبرؐ بحکم خدا ساتھہ لین وہ ضرور ہی کہ پکا مسلمان ہو اسپر ہی ہم لانسلم کہتے ہین
کیون نہین جایز ہے کہ ایک منافق کو بھی مثل ایک کافر کی جو دلیل رسولؐ اللہ
نہا ساتھہ لین کما مر مشروحًا فلا تغفل قولہ کما ذکرنی منتہی الکلام اقول صاحب منتہی
اسنے کی صادق اور حضرت مخاطب اونکی خلف الصدق ہین قولہ ایک بڑی

میر صاحب اقول بڑے میر صاحب نی بڑے شیخ صاحب کی طرف نسبت قتل کی نہین دی ہے
بلکہ کفار کی طرف دی ہی آپ تباسی ایک کاذب کی ناحق تبلائی کذب فضیح ہوتے ہین رسالہ حسینیہ
کوئی کتاب یا باب نہین ہی لڑکونمین متداول ہی عبارت اوسکی یہ ہی در ساعت جبرئیل در رسید و
گفت یارسول اللہ بخدا کہ اگر او را بگذاری کفار او را گرفتہ از عقب تو بیایند و ترا
بقتل رسانند الخ تا قال جناب والا اس تغیر اور تبدیل عبارت بکذب و افترا سے
بجز خسر الدنیا والاخرہ کی کچھ کام نہین نکلتا غرض اس کلام سی یہ ہی کہ اگر آپ
ابوبکر کو چھوڑ جائین گے تو یہ گرفتار دست کفار ہو جائینگی اور کفار مار ڈالینگی اوسے
سمت تشریف بری کا پتہ اور نشان پوچھینگی تو یہ بسبب خبث سریرت کی حسب
اعتقاد شیعہ اور بسبب حسن سیرت کی باعتبار اعتقاد اہلسنت کی اہلئی کہ صدیق
تھی ضرور سچی بتا دینگی ورنہ کذبیت کہ سنانی وصف صدیقیت ہی لازم آئیگی
بہر کیف خواہ بخوشی خاطر خواہ بجبر و اکراہ بخوف کہنہ نعال ابن ربیعہ گمراہ جب نظہر
سر رسول اللہ ہونگی تو البتہ سبب قتل آنحضرت کی ہوجاوینگی اور مسند قتل طرف
سبب قتل کی دنیا مجازات شائعہ سی ہے پس اگر صاحب رسالہ حسینیہ نے
مسند قتل طرف ابوبکر دی ہوتی تو ہو سکتا تھا لیکن جب اونہون نی نسبت
ہی قولہ غرضکہ اس افترا سی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق بقصد گرفتار کرانے
پیغمبر صاحب کی گھر سی نکلے اور یہ گریبانی جواب شیعہ اور بقصد ابوبکر کے
نہین ہے بلکہ ابھی تو ضبح تمام بیان ہوئی گریبانی جواب اوپر عدم تسلیم اوس
مقدمتین کی ہے جسکا مقدمہ اولی یہ ہی کہ پیغمبر خدا انجام خدا ابتدا سی ابوبکر کو ساتھ لیکر

گہری نکلے چنانچہ چوتھے بار تین بجانت آپ فی الفعل کین بعض مرجح اسے بات پر
دلالت کرتی ہین بانے رہا یہ امر کہ ابوبکر گھر سے کس قصد پر نکلی آیا گرفتار کرنیکے
قصد پر نکلی یا کرانیکی قصد پر نکلی یا خود قتل کرنیکی قصد پر نکلی ہا کفار سے کروانیکی قصد پر نکلے
یا بطمع دنیای عاجل نکلے کہ کفار سی ہاتہہ آوی یا بطمع آجل نکلی کہ بعد مدینہ پوہنچنے
کی جب اسباب بمکنت وحشمت بہم پہنچین تب مال دنیا حاصل ہو واتیا کان کسے لفظ
کوان عبارتون مین دلالت اوپر قصد ابوبکر کی نہین ہے **قولہ** راہ روک کر کھڑے
ہوئی **اقول** در اثنای راہ ایستادن دلالت اوپر راہ روکنی کے نہین ہے اوین کھڑا ہونا واسطے
انتظار کے بہی ہوتا ہی اور واسطے واقف ہونے اوپر اسرار کے بہی ہوتا ہے راہ روکنی پر منحصر نہین ہے
حضرت مخاطب نے راہ کا روکنا کہان سے نکالا **قولہ** عدول حکمی کرکے بارادہ ایذا رسانی پیغمبر صاحب
کی ستدراہ ہوئی **اقول** عدول حکمی کرنا مسلم ہے لیکن بارادہ ایذا رسانی یا بارادہ دیگر اسکا ذکر
ان عبارتون مین نہین ہے اور کوئی لفظ ان عبارتون کا ارادہ ابوبکر پر نہین دلالت کرتا ہے
اور اسی طرح ستدراہ ہونی پر بہی دلالت نہین کرتا **قولہ** تو ابوبکر ضرور کفار کو ہمراہ لاتی
اقول ابوبکر کفار کو ہمراہ لاتی یا نہ لاتی اسکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا ذکر ہے کہ کفار
ابوبکر کو بضرب تمانچہ واسطی نشان دہی کے ہمراہ لاتی **قولہ** یہ اعتراض بالکل ہیچ
اور واہی ہے **اقول** تم خود ہیچ اور واہی ہو اور تمہاری اعتراضات بہی از سر
تا پا ہیچ اور واہی ہین جنکے رکاکت اوسکی الفاظ و معانی سی ظاہر ہے **قولہ** اور
سفاہت اس دعوی کی **اقول** تم خود سفیہ ہو اور یہ دعوی تمہاری سفاہت کا مترشحہ
ہوا ہی شیعہ اس مقام پر ہرگز مدعی کسے امر کی نہین بلکہ تمہاری اس دعوی کو
کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا ابتدا سے ابوبکر کو ساتہہ لیا مسلم نہین رکہتے ہین اوکہتی ہین

کرکیون نہین جائز ہی کہ جیسا شیعہ روایت کرتی ہین کہ ابوبکر کا گھر سے نکلنا بلا مرضے
خدا و رسول واقع ہوا یہی سچ ہو لیکن ابوبکر کس قصد سے نکلی باغوای شیطانی یا بالقصد
تحصیل دنیای فانی یا بقصد ایذا رسانی اسکا ذکران عبارت توضین نہین ہی پس اپنی طرف سے
ایک دعوی تراشنا اور فکر اوسکی ابطال کی کرنا نہایت سفاہت پر دلیل ہی **قولہ** صدیق
اوسوقت پیغمبر کی دوست تہی یا دشمن **اقول** افسوس ہی کہ باینہمہ دعوای تحقیق ابے
تک حضرت مخاطب کو یہ نہ معلوم ہوا کہ شیعون کا عقیدہ اسباب مین کیا ہی خیر اگر نہین
معلوم ہی تو اب سنئی کہ حضرات شیعہ حضرت ابوبکر کو منافق کہتے ہین یعنے بظاہر
دوست و بباطن دشمن پس ہمارے مذہب مین محض اور نہ کافر محض بلکہ لااِلیٰ ہٰؤُلاءِ ولااِلیٰ ہٰؤُلاءِ یہ لوگ
ایک قسم کی کافر علاوہ کفار پرست کی تہی حقیقت مین یہ لوگ سبدہ کفر تہی نہ دوست
پیغمبر تہے نہ دوست کفار تہی بلکہ دوست کامل بقیہ دنیای بی اعتبار تہی **قولہ** اگر دوست
تہی تو قصد گرفتاری اور نیت ایذا دہی کی کیا تہی **اقول** در دافع اگر دوست ہوتی
تو کیہ اوسکی ساتہہ اور اوسکے اولاد کی ساتہہ بلکہ اوسکی غلامونکی غلامونکی ساتہہ ایسا کرتی
جیساکہ کیا لیکن جب دوست کامل دنیا کی تہے پس مین جب بلکہ احتمال حصول دنیا گرفتاری
و ایذا دہی ہوتا تو حتی المقدور کیون اوس سی باز رہتے اور حقیقت یہ ہی کہ حتی المقدور باز
نہین رہی مگر جسوقت تک سعی و تدبیر فی مساعدت نکی بجوری عذر شکار ے
اور کشش برداری مین حاضر رہی اور جب قابو پایا یا قہر تک جلا یا جیسا کہ خود
شاہ عبدالعزیز تحفہ مین آگ لیجانی واسطے جلانیکے در اہلبیت رسالت پناہ مین وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اگر دشمن تہی تو مسطح پر اوجہل وغیرہ اور
دشمن حضرت کی قتل کی نیت سے **اقول** واعجبا حضرت مخاطب کی لکیر پیٹنی تو بجا نہ پہنچے

رہی مگر بچپنکی سے یاتین کرتی ہین ابوجہل وغیرہ کی دشمنی اور عداوت ظاہر تھی ظاہر تھے
وہ منافق تھے اور ابوبکر منافق تھی باطن کی دشمن اور ظاہر کی دوست تھی پس اگر ظاہر
کی دوست بھی کفار کی پاس جاتی تو وہ کچھ مرنباتی اسلئے کہ کفار علم باطن نہ رکھتی تھے کہ
درمیان دوست ظاہری اور باطنی کی تمیز کرتی آری کچھ منافقین ایسے بھی تھی کہ کفار
بھی کسیقدر رسم وراہ رکھتے تھی اونکو کفار ایسا نہ ستاتی تھے جیسا مومنین کو ستاتی تھی
جیسے حضرت عثمان جب کفار مکہ مین تشریف لیگئی تو اونکو کسنے مارنہین ڈالا بلکہ باعزاز
واکرام پیش آئی پھر کیف حضرات شیخین چونکہ ظاہر مین ربقہ اسلام مین در آئی تھے
گو یہ در آنا بطمع دنیا ہی تھا مگر اب شرکاء کفار سی ہونا اونکا نہین ہو سکتا تھا بیغیبت شرکت
ابوجہل ممکن تھے اور اگر شرکت ابوجہل مین کچھ نفع دنیا دیکھتی تو پیشتر ہی سے اوسکا ساتھ
چھوڑ کر بظاہر مسلمان کیون ہوتی آرے اگر پیغمبر کو گرفتار کرا دیتے تو انعام اون تک رسائی
ہو جاتی بلکہ کچھ خلعت اور جائزہ اور انعام بھی ملنے کی امید تھی اور ممکن ہی کہ خلیفہ صاحب نے
اسی طمع پر خار مین غل مچایا ہو لیکن چونکہ بقدرت کاملہ پروردگار وہ تمام سعی و کوشش
بیکار ہوئی لاجرم بحیلہ وحوالہ گزیدگی مار سپر اپنا اعتبار جایا والنعم ماقیل ؎ میرین آن
امام کہ در مہد کشت مارہن این امام مار گزیدہ کجا یرم + قولہ دوسری ابوبکر کو حال ہجرت
کا اور وقت مدینہ تک سے برآمد ہونیکا الخ اقول نہ پیغمبر خدا نی ابوبکر کو حال ہجرت کا بتایا تھا نہ
ہمراہ لیجانا منظور تھا بلکہ گھر سے نکلنی کو منع فرمایا تھا مگر ابوبکر اس منع کرنیسے سوچی کہ کوئی
امر مہم درپیش ہی اور قرائن حال سی معلوم کیا کہ پیغمبر خدا کو گھر سی نکل جانا منظور ہی پس
ایک ابن ربیعہ کی جو تیونکا خوف دوسری طمع دنیا جسکا ذکر ہم سابق مین کر چکی دونو امر باعث
آنکی ہوئی کہ خلاف حکم خدا و رسول گھر سی باہر نکلی اور اتفاقات لاقات بھی ہو گئی اسکے

کئی شبیک وقت جاننی کی کیا ضرورتہی علاوہ اسکی اگر شبیک وقت نہ معلوم ہوتو اسی
سے چارکہ مسی وقت مظنون سی پیشتر نکل کر سر راہ مشترک منتظر کہڑا ہو سکتا ہی کہ جسین
خواہی نخواہ ملاقات ہو خصوصًا وہ شخص جو ہمسایہ مین کسی شخص کی ہوا و سکونہ زیادہ تر
آہٹ جاگنی کی اور اوسٹھنے کی ہمسایہ کی مل سکتے ہی بہرکیف ایسی استبعادات پوچ
و لچر سی اثبات کسی دعوی کا نہین ہو سکتا ہی جب تک کوئی دلیل یا برہان قطعی
سی اسکا اثبات نکہجی کہ پیغمبر خدا بیکخدا ابتدا ابوبکر کو ساتھہ لیگئی واذ یمکر بک الذین کفروا الایۃ
اگر فرض بہی کیا جاہی کہ ابوبکر صدیق بہ نیت قتل پیغمبر کی راہ روک کر کہڑی ہو گئے
اقول سابق مین بیان ہوا کہ جو عبارتین آپنے نقل کین اوسمین کوئی لفظ اور پتہ اور
قصد اور ارادہ کسیکے نہین دلالت کرتا ہی کہ قتل کرنیکے قصد سی کوئی نکلا یا کروانیکے
قصد سی نکلا یا بلا حکم خدا التش قہر خدا سی اپنا موہنہ جلسانیکی قصد سی نکلا یا دنیا کمانیکی قصد سے
نکلا یا ابن سعید کے جو تیون سی جان بچانیکی قصد سی نکلا پھر وہ نکلنا راہ روکنا بہی ان عبارتون سی نہین نکلتا
جس عبارت مین آپنے بکذب وضع تبدیل اور تغیر کردی ہی اوس سی بہی بجز بہتیت
قتل کی مباشرت قتل کا ثبوت نہین ہی اپنے جو تقریبات اوپر اسکی کئی ہین وہ سب بنائی
فاسد علی الفاسد ہین ایسے طہی تقریرون خود ساختہ کا جواب دینا حق ملاقات معزز کو
ضایع کرنا ہی قولہ حضرت جبرئیل انکی نیت سی خوف کرکے فورًا ہی سیدہ سی اوتر آئے اقول
ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کی نزدیک حضرت جبرئیل کا نازل ہونا بی حکم خدا برخلاف
یفعلون ما یؤمرون اور برخلاف نزلہ علی قلبک باذن اللہ کے ہوتا تہا
یا بحکم خدا ہوتا تہا اور کار قابل ہونا تو مین بہودیت ہی اور بنا بر ثبات کی کہنا چاہیے کہ خدای
جبرئیل خود بہی سناقین سی بایسا خائف اور ترسان تہا کہ ہمیشہ منافقین کی سکایون اور دھمکیون

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سی سے اپنے پیغمبر کو خبر دیتا رہتا تھا اور بی بی عائشہ اور حفصہ کی شرسی زبانی کی سے با الکل خود
بذات اقدس متوجہ ہوتا تھا پہلے جبرئیل اور صالح المومنین کو شریک کمک فرماتا تھا اور پھر
نبی اکتفا کر کے بمقتضای والملائکۃ بعد ذالک ظہیرا اور فرشتوں کو بھی
مددگاری کیواسطے بلاتا تھا پس جب خدائی جبرئیل مکرر سہ کرر ایک زن ضعیفہ کی ایسا خائف
ہو تو اگر خود جبرئیل مکرر بہ ضعیفہ ہی خائف ہو کر سدرہ سی اوتر آئی تو کون مقام شکایت ہی
قولہ کہنی گے کہ اگر این را میگذاری و ہمراہ نگیری کفار را از عقب نمو گرفتہ باید اقول
لعن اللہ الکاذبین المحرفین الکلم عن مواضعہا قولہ لیکن یہ بات نہین
معلوم ہوتی کہ اوسوقت ابوبکر تنہا تھے یا کوئی اور کافر بھی ساتھہ تھا اقول ایک کافر
جو کان من الکافرین تھا وہ تو بیشک تھا اور ہمکو بھی نہین معلوم قولہ ہتیار بند تھی یا خالے
ہاتھہ تھی الی قولہ اپنی ہمراہ نہ لیا اقول اس بحث و تفحص اور وقت نظر پر روح حضرت عمر
کی سو جان سے اپ پر قربان اور روح ابوبکر و عثمان کی بلا کردان اگر آپ ایسے ہی موقعہ فہمان
کرینگے تو پھر بچاری شیعونکا کہان ٹھکانا ہے آری ۔۔۔ و ظہیر شوکانی کا
تلامذہ است لیکن ہتو ایک بھونڈی سی بات یہ جانتی ہین کہ شیعہ ہرگز اسکی
قایل نہین ہین کہ حضرت ابوبکر اس نیت سی نکلی کہ نعوذ باللہ آنحضرت کو قتل کرینگے
بیامرنیت دنیا طلبی کی خلافتہا غایۃ الامر یہ ہے کہ اگر گرفتار دست کفار ہو جاتے
تو وہ مار مار کی مستکشف اسرار ہوتی اور یہ حضرت اپنے جلین اور بدینی سی کا شعار کر
ہو کر سبب قتل نبی مختار ہوتے آری اگر شیعہ کہتی کہ خود بدست عزیز پرست
قتل کرنیکو نکلے تھی تو بیشک آپ یہ فرما سکتی تھی کہ ایک جہان کو قصد قتل آنحضرت کا
امکان کرنا ایک انتہا کی سماقت ہی اور باوجود سمع قصد سماقت کی یہ بی بی بچا رہیں

گہرسی نکلنا ایک دوسری پہلی سے بھی بڑی حماقت ہی اور عقل کسی ماقل کی قبول نہین
کرتی کہ حضرت ابوبکر ایسے بیخبر تھے ہون کہ اسطرحکی دو دو حماقتین اونسے عملمین آوین اصلیہ
تقریر آپکی بہت درست ہوتی اور اگر شیعہ اسکی جوابمین کہتی کہ جو شخص دنیا کو آخرت
پر دیدہ ودانستہ اختیار کرے اوس سے زیادہ احمق من اینقبہ کون ہوگا تو یہ بات کسیقدر
غور وفکر طلب ہوتی مگر الحمدللہ کہ شیعون نی باوجود دشمنے کی خلیفہ صاحب کی جان
بچادی اور ایسا کوئی دعوی نہین کیا کہ جس سی حماقت حضرت ابوبکر کی لازم آوے مگر
حیف ہی اہلسنت سی کہ باوجود دعوای دوستے انتہا مرتبہ کی حماقت خلیفہ صاحب کی
لئی ثابت کرتی ہین آری ؎ دشمن دانا کہ پی جان بود بہتر ازان دوست کہ نادان
بود ہای یار حضرات اہلسنت کی لئی یہ مقام رونی اور خاک اوڑانی اور صف ماتم بچھانے
کا ہی بگوش دل متوجہ ہوکر سنو راویان اخبار فضائل ابوبکر وحفی کنندگان آثار غدر وبکر
کہ انہین مین سی حضرت مخاطب بہی ہین یون روایت کرتی ہین کہ حضرت ابوبکر بخلوص
نیت اور کمال صدیقیت جانبازی اور جان نثاری پر مستعد ہوکر واسطے یارے اور
مددگاری پیغمبر کے تن تنہا ہزارون کفار مین بی یار ومددگار اور بی ہتیار گہرسی باہر نکلے
چنانچہ سارے غذار فضیلت چارم وپنجم مین اسکا تذکار کرتا ہی اور تنہائی اور بی ہتیار ہونی کا
اسمقام مین اقرار ہی ؎ یار واس روایت سی چند حماقتین ابوبکر کی ثابت ہوئین پہلی یہ کہ
باوجود جاننی شجاعت اور قوت اور کثرت کفار کی ایک پیغمبر قوت کو خدا اونکی مقابلہ کا کرتا ہین
حماقت تہی دوسری حماقت یہ تہی کہ تنہا نکلی دو چار اور رفیقونکو ساتہہ نہ لی تیسری حماقت
یہ تہی کہ بی ہتیار پکڑی ہوئی نکلے کاش ہاری ہاتہ سے جان بچنی کی لئی ایک سپر ہی ہوتی
سے ہوئے تا وقت قتلی دبرین ہاتہ سپر نکرسنے پڑتے شیعہ اسمقام پر ایک فقرہ

مگر سوز اور بی بیان کرتے ہین کہ جب احد اور خیبر اور حنین مین باوجود ہتیار پکڑنیکی حضرت
خلیفہ صاحب سی کچہ یاری اور مددگاری نہو سکی تو اس نہتے پن مین جو یاری اور مددگاری
ہوئی ہوگی وہ بخوبی معلوم ہی ولنعم ماقیل ؎ اور تو اگر مرد ہا بدیودہ ہر بخت صلاح جنگ
چہ سود قولہ چپ چاپ کیون کہڑی رہے اقول حضرت سلامت آپ ہوتی تو
اور مقام پر کچہ کام کر جاتی مگر خلیفہ صاحب سی تو کچہ بھی نہ بن پڑی اسوجہ سی کہ ایکطرف تو
ابن ربیعہ کی جوتیون کا خوف تہا اور دوسری طرف تو کفش اسلامی کا بھی ڈر لگا تہا پھر
بیمار چپ چاپ نہ رہتا تو کیا کرتا قولہ اس دشمن کو اپنی ساتھہ لیلیوا اقول اس سوت
ظاہری اور دشمن باطنے کو اپنی قابو ہی مین رکہنا اوسوقت مناسب تہا تا افشای راز
نہوتی پائی قولہ یہ مشورہ مت دیا کہ ذرا شہر وا اقول اگر آپ مشاور ہوتی تو یہی مشورہ دیتی کہ
شہر وکہ جسمین کفار اگر گرفتار کرین لیکن عقل کہان وہ بدلون مثالق کل تشریف لاوی وہ ایسا
مشورہ کیونکر دے قولہ خدا جانی جبرئیلؑ کی عقل اقول خدا جانی کہ تمہاری عقل
پر کیا پتہر پڑی کہ حکم کفار اور منافقین ایک ہی کئی دیتے ہو قولہ چوتھی تجربہ ہی کہ جب ابوبکر کو
پیغمبر صاحب کا گرفتار کرانا منظور تہا اقول جب ہم اسکی قائل نہین ہین کہ بقصد
گرفتاری اور بقصد قتل ہی نکلے بلکہ ہم کہتی ہین کہ بقصد دنیا طلبی نکلی ہو جو
تعزیرات اس تقریر مین بھی اپنی نباء خصوص قصد گرفتاری و قتل کے ہین سب بنای فاسد
علی الفاسد ہی فلا حاجۃ لنا الی جوابہ قولہ وہ پیغمبر صاحب کی ساتھہ کیون چل دیئی اقول
ساتھہ چلدینی کی وجہ تو بہت ظاہر ہی کہ بعد از ملاقات ستاری اور نافرمانی حکم رسول متصور
خیر اختیاری باہر تہی ورنہ زمرۂ اہل نفاق سی نکل کر داخل زمرۂ محض کفار ہو جاتے
اوسوقت مین جناب رسول خدا اونکی ساتھہ اس طرح پیش آتی جسطرح اگر کوئی کافر ملجا تو

اوسکی ساتھہ پیش آتی قولہ غارمین جاکر چپ چاپ بیٹھہ رہی اقول اگر چپ چاپ
ہی بیٹھہ رہتی تو شیعہ کیسیقدر اونکی شکر گذار ہوتی لیکن منیونکی کتابونسے رونا اور
پیٹنا اور قلق اور اضطراب اونکا ثابت ہی قولہ اور کس طرح کوئی تدبیر کرفرار کرانیکی تھی
اقول اونھون نی تو کرانیکی بہت تدبیر کی مگر کچہ چل نہ سکی اگر جیسی ابوبکر کی کوئے
اپکا ایسا دانشمند ہوتا تو ہم بھی کہتی کہ شاید کچہ کام کرلیتا مگر اوس بڑے بے عقل سی کچہ کام
نہ نکلا یقین ہے کہ آپکو نہایت افسوس ہی کار رہا ہوگا مگر جب خدا ہی کفار کی آنکھون اور
کانونپر پردی ہی ڈالی تھی تو آپ ایسے اگر ہزار بھی ہوتے تو کچہ نہ بنا سکتے قولہ
جسطرح پر اوسوقت ابوبکر نی حضرت کو راہ مین پایا تہا الخ قولہ اوس سی کیا کرتی اقول
ہم نہین سمجہتے کہ حضرت مخاطب کیا فرماتی ہین دو قسم کی کافرونکا کفر ایک قسم کا کیون
نہاتی ہین یہ بات تو بہت ظاہری ہی کہ اگر ابوبکر ابوجہل ہوتے تو بیشک پیغمبر پر وار کرتی
اور وہ حضرت بھی اوسکو فی النار کرتے لیکن کفر ابوجہل کفر جحودی تہا جو مانع قتل وقتال نہا
اور کفر ابوبکر کفر نفاقی تہا جو مانع قتل وقتال ظاہری جانبین سی تہا اسلیی کہ ایمان ظاہری
منافقین کا مقتضا یہ نہا کہ ظاہر بظاہر پیغمبر پر پانہہ اٹھاوین گو دلمین ہو کہ کسی تدبیر سے
قتل کرین مگر ظاہر مین تو کلمہ رسول اللہ کا پڑہتے تہے گو خدا ہی شہادت اونکی کاذب و
خدع کی دیتا ہی جیسا کہ سورۂ منافقین اسپر شہادت دیتا ہی اور اوسحضرت کو بہی حکم خدا نہا
کہ منافقین کو قتل کرین چنانچہ جلد ثانی صحیح مسلم مین صفحہ ۲۱۲ نسخۂ مطبوعہ مین ہی در باب اوس
منافق کی کہ حضرت عمر نی اجازت اوسکی قتل کی جناب رسولخدا سی چاہی تہی پس اوسحضرت نی
فرمایا دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه یعنی اسی عمر اسکو چہوڑ دی
تا لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین شارح نووی فرماتی ہین کہ اس حدیث مین

دلالت ہی حضرت کی علم پر اور اسپر کہ وہ بعض امور پسندیدہ کو بخوف فتنہ ترتب مفسدہ ترک کرتے تھے اور
بعض امور مفاسدہ کو اختیار کرتے تھے بخوف اسکی کہ کوئی مفسدہ غلیظ تر اوس سے نہ لازم آوے تالیف قلوب
باہن کیا کرتے تھے اور جفا کار اعراب اور منافقین پر صبر کرتی تھی تاکہ شوکت مسلمین قوی ہو اور دعوت اسلام
تمام ہو اور ایمان داخلین موافقہ القلوب کی جگہ پکڑی اور غیر انکی طرف اسلام کی رغبت
کرین اور اسی وجہ سے وہ حضرت منافقین کو اموال جزلہ عنایت فرماتی تھی اور اونکو اسی وجہ سے
قتل نہین کرتے تھی اور اسلئے کہ منافقین ظاہر مین اظہار اسلام کرتی تھی اور وہ حضرت
جانب خدا سے مامور تھی کہ حکم بظاہر کرین اور خدا متولی سرائر قلوب ہی ولا تنہم کا نواسہ مدوین
فی اصحابہ یعنی وہ لوگ بظاہر حضرت کی اصحاب مین شمار ہوتی تھی اور جہاد کرتی تھی اونحضرت
کی ساتھ یا بجبت یا بطلب دنیا یا بسبب تعصب کی وہ علی اون لوگون کی جو اون حضرت
کی ساتھ تھی عشائر اور قبائل اونکی سی لئے اشبہ بلفظ اس حدیث اور شرح حدیث مین
فوائد کثیرہ ہین کہ انشاء اللہ مقامات مناسبہ مین اوسکی طرف اشارہ کیا جائیگا **قولہ** وہ حضرت
کو چھوڑ دیتا یا حضرت اوسکو ہمراہ لیتی **اقول** یہ بات آپکی صحیح ہی کہ نہ ابوجہل اونحضرت
کو چھوڑتا اور نہ حضرت اوسکو بغیر فی الثانی کی چھوڑتے مگر ابوبکر نی اونحضرت کو علاوہ تامر دے
کی بوجہ نفاق چھوڑ دیا اور اون حضرت نی بھی اونکو بوجہ اونکی نفاق ہی کی ہمراہ لیا اور اگر
موسن ہوتی تو مثل جناب امیر علیہ السلام کی فرش خواب رسالت پر سوتی نہ یہ کہ حسن حسین
نامرین باظہار گذرین مارڈالین مار کر روتی **قولہ** شیعون کی خیال کو درست کہہ سکتے
اقول شیعونکا خیال درست ہی آپکا خیال محض باطل ہی کہ حضرت ابوبکر کو محسن
کافر جانتی ہین اور شانی ابوجہل بناتے ہین حالانکہ ان دونو کافرون ہی ایک واجب القتل
اور دوسرا واجب الترک تھا جیسا کہ حدیث صحیح مسلم اور شرح نووی سی ہمنی ثابت کر دیا **قولہ**

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی **اقول** خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی کہ ابوبکر منافق کو حکم ابوجہل کا فرد بتاتی ہین **قولہ** اور کسیکو خبر تک نہتی کہ شیر صاحب اس گھر ہی نکل گئی **اقول** حسبطرح کہ کافر کو خبر نتھی اسیطرح حضرت ابوبکر کو بھی خبر نتھے اہلی سب خلاف حکم خدا و رسول تفحص جناب رسول خدا مین آئی تو جناب امیر علیہ السلام کو درشن خدا پرستا پاکر رسول خدا جانکر یا نبی اللہ یا نبی اللہ پکار بیٹھی چنانچہ بعد اسکی اسبات کو ہم حدیث ازالۃ الخفا سی ثابت کرینگی **قولہ** اسوقت مین جو رفیق حضرت کا ہوا اوسکی نسبت دشمنی کا گمان کرتے ہین **اقول** اگر رفاقت کا بحکم خدا و رسول ہونیکا ثبوت ہوتا تو فی الجملہ گمان دوستی کو بھی کرسکتا تا ہر چند ثبوت دوستی جب بھی نہین ہوسکتا ہی اسلئے کہ جائز ہی کہ مصلحۃ للوقت حکم ایک منافق کی بھی ساتھ لینی کا ہوا ہو جیسی کہ ایک کافر دلیل رسول اللہ تھا اوسکی ساتھ لینی کا حکم ہوا تھا چنانچہ پیشتر اس سی طبقات اور جذب القلوب اور صحیح بخاری سی ہمنے نقل کیا کہ عبداللہ بن اریقط دیلی یا دیلے کہ ایک کافر تھا وقت ہجرت دلیل رسول اللہ تھا اور شامل ابوبکر تا مدینہ ہمراہ تھا پس صحیح ایک کافر ظاہرے ہمراہ تھا اسیطرح اگر ایک کافر بلخ بھی ہمراہ ہو تو اسمین کیا استبعاد ہی **قولہ** تو وہ اس گروہ مین شامل ہوتا جو در دولت پر واسطے قتل کی گیا تھا **اقول** یہ دعوی بھی محض غلط ہی اگر منافقین ہمیشہ شریک کفار رہے اگر تے تو ابوبکر بھی شریک کفار اور شامل قاتلین رسول کردگار رہ جاتی تھا لاکلام بھی ترجمہ عبارت نووی ہم نقل کرچکی کہ منافقین کی حال مین کہتے ہین انہم کانوا صنفین من اصناف المسلمین یہ اما بیۃ و اما لطلب الدنیا او مصیبۃ لسن منہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار رہجایا کرتے تو پھر حضرت کی ساتھ مجاہدین لطلب الدنیا اور مجاہد بحمیت جاہلیت اور مجاہد بعصبیت عزیز و اقارب کون لوگ تھی

jabir.abbas@yahoo.com

شیعونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا ہی اقول خدایا شیعونکی عقل پر کیسا پتھر ہوا اور کفار قریش
منافق کو حکم ابوجہل کا فر دیتی ہین قولہ اور کسیکو خبر تک نہتی کہ منع نماز کے لئے صدا دی ہون اور یہی
اقول جسطرح سی کافر کو خبر نتھی اسیطرح حضرت اور کسی کو بی رفاقت کی سبب ہی تجہیز طرح
حکم خدا اور رسول تخصص جناب رسولؐ خدا عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر
پرستو پاکر رسول خدا جانکر سین بلاد کفین گرفتار ہون اور قیامت تک اوسمین پڑا رہون تبھی
ازالۃ الخناسی تا یہ تیسی بہتری کہ تجھکو چھوڑکر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری جان میرا
گمان نکیری ہی اہل و عیال اگر کی سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑکر کہان رہون گا
سے کف پا بہر تسکین کہ رسد تو نازنین را ہبلب خیال بوسہ ہمہ عمر آن زمین را ہ بینگر
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیری دل کی ہی
تو لہتین خدائے تعالی الحمجکو بمنزلہ تیری سعادت کی کرے گا اوتجکو تیری ساتھ
نسبت ہوگی جو سر کو تیسی ہی اور یہ روح کو بدن سے ہی انتہی اس روایت کو دیکھکر ہم نہین جانتی
کہ پھر کیونکر شیعونکی زبان ہی یہ بات نکلی گی کہ بلا جازت پیغمبر خدا کی ابوبکر صدیق راہ رو کی
کہ پھری ہوگئی تھے اسلئی کہ خود امام حسن عسکری علیہ السلام تصدیق کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی
بحکم اور وحی کے ابوبکر کو اپنے ساتھ لیا تھا اور جو کچھ ابوبکر نی پیغمبر خدا سی کہا اور جو کچھ حضرت
نی اونکی نسبت فرمایا اوسپر بھی غور کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر خدا سے
کیسے محبت تھی اور پیغمبر خدا کو بھی اونپر کیسی شفقت تھی کہ اونکو اپنے سمع و بصر اور جان اور
ہین انہم کا تو اشعث تھے ہانا چاہیے کہ اس حدیث کو بسبب تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
لسن معہ من عشائرہم پس اگر منافقین شریک کفار ہوجاتے بیان علی خان کے کہا تھا تو خان صاحب
مجاہدین بطلب الدنیا اور مجاہدہ بحمیت جاہلیت اور مجاہدہ بعصبیت عزیز و اقارب کون لوگ ہی نے کا

مقام تھا اسلئے کہ جب امام کی قول سی حضرت ابوبکر صدیق کا وحی لانے آنحضرتؐ کی ساتھہ
ہجرت کرنا اور پیغمبر خدا کا ابوبکر صدیق کو سمع و بصر سی تشبیہ دینا ثابت ہوا تو پھر بطلان
عقائد امامیہ مین کونسا شبہہ باقی رہا اور منشی سبحان علی خان صاحب فی اس روایت
کو دیکھکر جو خط مولوی نورالدین صاحب شہید ثالث کی نورالعین کی نام لکھا ہے اور جو رسالہ
المکاتیب فی رد تیہ الشعالیب والغرابیب مطبوعہ ۱۲۹۳ ہجری کی صفحہ ۱۹ امین بلفظہ نقل ہی
قابل ملاحظہ کی ہی ہم بھی شائقین کی دیکھنے کیلیے اوس عبارت کو بلفظہ نقل کرتے ہین
وہو ہذا لکن اشکال ہمین ہست کہ ناصب بلحاظ حدیث طریقہ امامیہ التقاط کردہ بافعل پنج جزوہ
از کتاب ابرام بعبارۃ نورین یا چہ نام دارد فرستادہ دران حدیث مبسوط از تفسیر منسوب بہ
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصہ ہجرت در مدح ابی بکر نقل کردہ پس اگر تالیف شرف تالیف
بندہ مدہست کسی از متمذہبین بمذہب غیر اسلام افتد او ستادہ و او استفادہ یعنی معاذ اللہ حکم تبعا رضا
و تساقطا کند مدبر عالم جلت قدرتہ ان ظہور صاحب امر و الزمان نزدیک برساند تا این اختلاف
از میان برخیزد غرضکہ منشی صاحب ہزار واویلا و واویلا مچاوین اور بہر چند امام صاحب
الامر علیہ السلام کی ظہور کی دعا کرین مگر امام حسن عسکریؑ کی تکذیب نہین کر سکتے اور جو فضائل
ابوبکر صدیق کی امام کی قول سی ثابت ہوئے اوسکو باطل نہین کر سکتے ای بھائیو فدا سوچہ
کہ جب امام صاحب یہ فرماوین کہ جبرئیل آئے ابوبکر کو پیغمبر خدا نی اپنی ہمراہ لیا اور پھر ملا نورالله
شوستری وغیرہ سا نہین یہ کہین کہ ابوبکر راہ روک کر کہڑی ہو گئی تھے تو اب ہم
امام کی قول کے تصدیق کرین یا ملا نورالله شوستری کی بات سنین حقیقت تو یہ ہی کہ ملا نورالله
شوستری نی ظاہر مین تو دعوی محبت ائمہ کا کیا لیکن باطن مین اونکو جورہا بنایا اور
تشیع کی پردہ مین ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ؎ دامن فشان گذشت و ہوا رابہانہ

ساخت خاکم بباد داد و صبا را بہانہ ساخت بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام اہتمام پروہی شکل صادق ہی کہ دروغ گویم بر روے تو آپنی جواب شیعہ کو اعتراض بر آیت نام رکھا اور فرمایا کہ چند باتین اس اعتراض کی بطلان پر لکھتے ہین اب فرماتی ہین کہ جو کچھ لکھا بہ تسلیم روایات شیعہ لکھا اگر شیعون کی روایات تسلیم ہی کی تو بطلان کسکا کیا شیعون کا کلام اسمقام پر اسیقدر تہا کہ مخالب فی اثبات فضیلت اولی مین دو دعوی کئی ایک تو یہ کہ جناب رسول خدا بحکم خدا ابوبکر کو ساتھہ لیگئی شیعون نی کہا کہ لانسلم کیون نہین جائز ہی کہ بلا حکم خدا اور رسول ساتھہ آئی ہون جیسا کہ شیعہ روایت کرتی ہین کہ باوجود منع رسول خدا کی ابوبکر گہر سی نکلے اور اثنای راہ مین ملاقات ہوئی تب حکم خدا بخوف افشای راز کہ سبب قتل پیغمبر ہوتا انکی ساتھہ لینی کا ہوا دوسرا دعوی مخالب کا یہ تہا کہ جو شخص پیغمبر کی ساتھہ بحکم خدا جاوی وہ ضرور ہی کہ سچا مسلمان اور سچا ایمان والا ہو اس دعوی پر بہی شیعہ لانسلم کہتی ہین اور کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ایک منافق مثل ایک کافر کی جو دلیل رسول اللہ تہا ساتھہ ہووی آپنے اپنی دونو دعوون سے ابتک کسیکا اثبات نکیا بلکہ ایک امر آخر کی ابطال پر چار دلیلین لیچ اور لچر پیان کین تہے ابوبکر کا بقصد قتل اون حضرت کی گہر سی نکلنا بہل ہے حالانکہ ہرگز شیعون نی قصد ابوبکر کی بحث ہی نہین کی تہی کہ بقصد قتل نکلے تہی یا بقصد طلب دنیا نکلی تہی یا بقصد کہنی کی نکلے تہی یا موتی کی نکلے تہی بہرکیف اس قول خارج از بحث کو اگر ہم بہل ہی سہین تو اس سی اثبات آپکی دونو دعوون کا نہین ہوتا کچہ سمجہہ مین نہین آتا کہ آپ کس تخبط مین گرفتار ہین قولہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین تحریر فرماتی ہین اقول البتہ یہ عبارت دلیل قطعا آپکے بعض دعوی اول پر ہو سکتی ہی بہ شرط

ایک تصحیح نقل دوسری اعتبار روایت نہ آپکی دعوی ثانی پر اور اثبات فضیلت ابوبکر موقوف علیہ پر اثبات دونو
وعدونکی ہے نہ ایک پر کما مر لیکن اے لاکلام تصحیح نقل مین ہی پس ہمکو شرم آتی ہے کہ حضرت مخاطب کے تکذیب
کہانتک کرین جو عبارتین آپ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہین ہم اوس سے مطابق نہین پاتے معلوم نہین کہ یہ تدلیس
عمداً ہی یا کسیے تفسیر السنت کو آپ خلاصۃ المنہج سمجھتے ہین ہم تو آپکی خدمت مین بپاس ادب
کچھ گستاخی نکرینگے مگر شیعیان مشتاق تو لاقل فوراً لعنۃ اللہ علی الکاذبین زبان پر جاری کرینگے
بہرکیف عبارت مفتری کور کی نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ چاپہ طہران مین جو ہر جگہ موجود ہی یہ ہی در شہر
مکہ امیر المومنین را در جای خود خوابانید و خود بر فاقت ابوبکر بیرون آمدہ در میان شبستان
غار متوجہ شد انتہے پس اس عبارت مین نہ کہین وحی آنے کا ذکر ہی نہ کہین مرضئے
رسالت پناہی کا ذکر ہے جسکی آپ مدعی ہین اور نہ کہین از خانۂ ابوبکر بر فاقت او کا لفظ
ہی آپنے بر فاقت ابوبکر کو از خانۂ ابوبکر بنایا اور اوس ہی ابتدای رفاقت نکالا اور وحی
آنے اور مرضئے رسالت پناہی کا اوپر اسی حاشیہ چڑہایا ان حیلہ سازیون اور بہانہ
بازیون سی کچھ کام نہین نکلتا ہی اس عبارت مین اوپر ذکر شہر مکہ موجود ہی کہ انتہا اوس سے
صاف ظاہر ہی کہ ذکر شہر مکہ سی نکلنے کا ہی یعنی جسوقت حضرت شہر مکہ سی نکلی اوسوقت
ابوبکر ساتھ تہی لیکن یہ ساتھ ہونا ابتدا سے تہا یا بعد خروج از خانہ تہا اور وحی الہی اور
رضای رسالت پناہی بہی بجز شے خاطر تہی یا بمجبوری یا بمقتضائی مصلحت وقت بعد از
ملاقات تہی پس اس عبارت کو کسیطرح سے اسپر دلالت نہین ہی پس مخالفت مولانا ئے
شوستری کی قول سی آپ کا خیال خام ہی الحمد للہ کہ مولانای شوستری اور صاحب
خلاصۃ المنہج دونو سچے اور آپ ہی جہوٹی نکلی ثانیاً گفتگو اعتبار روایت مین سے ہے پس
بفرض تسلیم اسکی کہ کسی نسخہ مین کسے خدا ناترس سی منقی عبارت کو تصحیف کیا ہو اور جو ثابت

آپ نقل مین اوسیطرح عبارت ہوتو یہ روایت بشیعونکی نزدیک قابل اعتبا نہین
ہی بچند وجہ ایک احتمال تصحیف کہ نسخہ معتبرہ کی خلاف ہی دوسری سباق و سیاق اوپر
عدم اعتبار کی دلالت کرتا ہی یعنے داخل ہونا اسکا تحت قولہ نقل ہست کہ در سال نہم از
ہجرت الخ اور مابعد اسکے روایات تفسیر ابن اہل سنت کا مثل مجاہد و قتادہ کی ذکر ہونا دلالت
کرتا ہی اسپر کہ یہ روایات بطور اہل سنت کی ہین تیسری مخالف ہونا اس روایت کا
روایات مقبولہ شیعہ سی جیسا کہ خود مخاطب رسالہ حسینیہ اور ذوالفقار اور مجالس
سی ناقل ہوا پس جو روایت مخالف روایات مقبولہ شیعہ ہو شیعہ اوسکو کب معتبر
کہین گی ہزارون روایتین شیعونکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بسبب مخالفت خاصہ
اور موافقت عامہ کی محمول بر تقیہ ہین پس مخاطب کو واجب ہی کہ پہلی مقبولیت روایت
ثابت کری تب اوس سے استدلال کری ورنہ خرط القتاد قولہ تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین کہنا ہی اقول قبل اسکی کہ اس سند و متن و دلالۃ بحث و فحص
کیجاوی ہم جواب مین یہ عرض کرتے ہین کہ علی التنزل اگر ہم فرض بھی کرلین کہ حدیث صحیح
ہی اور مضمون بھی اسکا یہی ہے کہ حضرت ابی بکر بحکم خدا ساتھ گئی تو اس سی آپکا دعوای
فضیلت ابی بکر نہ ثابت ہوگا اسلیئے کہ مکرر گذارش ہوا کہ کیون نہین جائز ہی کہ حکم خدا
لمصلحۃ ایک منافق کی بھی ساتھ لیسنی کا ہوا ہو جیسے کہ ایک کافر دلیل رسول اللہ تھا
وقت ہجرت ہمراہ تھا کما مر مرارا اب اولا جواب مین ہم کہتے ہین کہ جو تفسیر منسوب بہ امام
حسن عسکری علیہ السلام ہی گو اکثر روات احادیث اوسکی عند الشیعہ ممدوح ہون لیکن
احادیث کو ہم قطعی الصدور نہین جانتی اور جب احادیث کتب اربعہ کو کہ اوصول مذہب
شیعہ اوی پر ہی سوای متواترات کی شیعہ قطعی الصدور نہین جانتی فما ظنک بغیرہا

من الکتب اور حال شیعون کا اس بارہ مین مثل حضرات اہلسنت کی نہین ہی کہ احادیث
صحیحین کو قطعی الصدور سمجھتی ہین اور دعوی اجماع امت اور صحت صحیحین کی کرتی ہن چنانچہ
شارح نووی شرح صحیح مسلم مین صفحہ ۵ کتاب مطبوع مین فرماتی ہین اتفق العلماء رحمۃ اللہ
تعالی علیہم علی ان اصح الکتب بعد القران العزیز الصحیحان المسلم والبخاری انتہی یہانتک کہ علمائے
اہلسنت اسکا اقرار کرتی ہین کہ اگر کوئی ۔ سنے طلاق زوجہ کو معلق بصحت مافی الصحیحین کرے
تو طلاق واقع ہوجائیگی اور شیعہ جب اپنی کتب کی نسبت ایسا اعتقاد نہین رکھتی پس
جو احادیث مقبول اور معمول بہ اپنی اصحاب کی نہین ہین اونکو ماؤل یا مجعول علی التقیہ
یا مطروح جانتی ہین پس یہ روایت بھی جو آپنے تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام سے لکھی
ہی اگر فرض کیا جاوی کہ اسکا وہی مطلب ہی جو آپ سمجھی ہین تو چونکہ روایات مقبولہ علما کی
خلاف ہی ضرور ہی کہ مطروح ہونے پس اولا مقبولیت روایت ثابت کیجئی بعد اسکی
معرض استدلال مین لائیے ورنہ خرط القتاد ثانیا اس روایت کی اول اور آخر اور
وسط کو خلاف مقصود اپنا پایا کہ یا قل لی حذف واسقاط کیا اور فقرات بی سر و پا کا التقاط
کیا ورنہ کل روایت نص صریح ہی اور نفاق بکری کی گویا لا تقربوا الصلوۃ ہی لیا اور
اتمم سکاری چھوڑ دیا مثل آپکی ہر کافر جا مدکھہ سکتا ہی کہ خدا نی قرآن مین خمر اور میسر کے
تعریف کی ہی اور فرمایا ہی کہ اوسمین منافع للناس ہی باقی رہا ابتدا مین جو فیہما اثم کبیر
ہی اور بعد اسکے جو اثمہما اکبر من نفعہما ہے تو یہ مسلمانونکی موافق مطلب ہی اسکو سنکر ہن اسلام
مسلم نہین رکھتے پس جو کچھ اہلسنت جواب کفار مین کہینگے وہی شیعون کیطرف سی
جواب حذف فقرات واعلی النفاق کا ہوگا ثالثا زعم طویل حضرت مخاطب مین ان فقرات
ملتقطہ سی کوئے فقرہ اونکی دعوای بی دلیل پر صریح تر اس فقرہ سے نہین ہوگا کہ

امر کسان تستصحب ابا بکر یعنی حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ای پیغمبر حکم کیا ہی خدا نی تمکو کہ
ساتھہ لو ابو بکر کو لیکن ہم نہین سمجھتے ہین کہ اس فقرہ مین کون لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ حکم ساتھہ لینی کا برضامندی خدا و رسول کے تہا اور شیعونکو اسی قسم کی ساتھہ لینے
سی انکار ہی چنانچہ خود آپنے تفسیر شیعہ مین بیان کیا ہی کہ یہ پیغمبر صاحب نی اپنی
خوشی سی اونکو ہمراہ لیا ہی سے انتے ورنہ مطلق بحکم خدا ہمراہ لینی کا شیعہ انکار نہین کرتی
بلکہ صاحب تسنیہ خود اسکی تصریح کرتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئی اور فرمایا کہ ابو بکر
کو ساتھہ لو کلام اسمین سے کہ آیا یہ حکم ابتدائی تہا جسکو آپ اوپر خوشنودی اور رضامندی
خدا و رسولؐ کی دلیل ٹہراتی ہین کو خاے از فیہ ما فیہ نہین ہی اسلئے کہ یہ دلیل رضا از
حکم ہی نہ دلیل رضا از محکوم جیسا کہ ہمنے منع کبری مین کہا ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ
منافق کو اور کسی کافر کو کہ دلیل رسولؐ اللہ لغرض و مصلحتے بخوشی خود و خدا پیغمبر خدا نے
ساتھہ لیا ہو کما مر یا حکم غیر ابتدای بضرورت مصلحت وقت بحال نا رضامندی تہا شیعہ کہتی
ہین کہ کیون نہین جائز ہی کہ ابتداءً فقط حکم خدا اون حضرت کو تنہا بغیر اسکی کہ خبر کسے
دوست و دشمن کو ہو ہجرت کرنیکا ہوا ہو اور اسیوجہ سی اون حضرت نی صحابہ کو گہر سے
نکلنی سی منع فرمایا ہو لیکن ابو بکر کسے غرض سی بخلاف حکم خدا و رسولؐ گہر سی باہر نکلی پس
جب وہ حضرتؐ گہر سی نکلی اور ملاقات ابو بکر سی ہوئی تو متحیر ہوے کہ کیا کرین کہ ایک شخص
کو خبر از کار پوشیدہ پہنچی تب حضرت جبرئیلؑ بحکم رب جلیل نازل ہوئی اور فرمایا کہ قریش
عنقریب بقصد قتل آپکی آیا چاہتے ہین پس خداوند تعالی فرماتا ہی کہ علی کو اپنی فرش خواب
پر سلاؤ تا کفار جانین کہ ابہی آپ سوتی ہین ورنہ فوراً تعاقب کرینگی اور نوبت آپکے گرفتار
ہو جانیکی آوے گی اور یہی فرمایا کہ ابو بکر کو اپنے ساتھہ لو اسلئے کہ اگر اسکو چہوڑ جاؤگی تو

یہ کفار کو خواہ بطیع دنیا خواہ بخوف جان خواہ بخوف کہنہ نعال اشال ابن ربیعہ آپکی طرف دلالت
کریگا اور موجب آپکی قتل کا ہوگا اور بسبب اسکی کہ انحضرت نی زجرو توبیخ ابوبکر کی تھے
احتمال اسکا تہا کہ بشکستہ خاطری فرمانبرداری سی سرتابی کری یا کفار سی جاملی لہذا نایقا
جیسا کہ جمیع مولفۃ القلوب کی ساتھہ کیا جاتا تہا یہی حکم ہوا کہ فانہ ان انسلک وساعدک
وواازرک وثبت علی تعاھدک وتعاقدک کان فی الجنۃ من رفقائک
وفی غرفاتھا من خلصائک یعنی اگر ابوبکر اس سفر مین تمہارا ساتھہ
دیگا اور موانست اور مساعدت اور موازرت تمہاری ساتھہ کریگا اور بعد اسکی عہد و پیمان
ایمان پر باقی رہجائیگا اور حقیقت ایمانی کو نہ توڑیگا تو درجات بہشت مین تمہاری رفقا
سی اور غرفات جنت مین تمہاری خلصا سی ہوگا اور یہ ایک قضیہ شرطیہ ہی کہ جس مین
دلالت ہوتی ہی اوپر انتفای شروط کی بسبب انتفای شرط کی اور شیعہ جب خلیفہ صاحب
کی ایمان ہی کو نہین مانتے تو وفا بشروط ایمانی کو کب مانینگی وافات الشرط
فات المشروط اور اقل عہد شکنی اور غیر موانست اونسی اوسی مقام غار مین عمل مین
آئی کہ منطہ قلق و اضطراب ہوئی اور معلوم نہین کہ کس غرض سی رونا پیٹنا شروع کیا موانست
ایکطرف موجب وحشت خاطر عاطر ہوئی یہانتک کہ اون حضرت کو خود ہی سمجہانا پڑا
باقی اسکے جواب مین جو ابوبکر نے اظہار لسانی اخلاص جانثاری کا کیا پس کل منافقین
لساناً ایسا ہی کرتی تہے بلکہ حضرت ابوبکر نی تو کوئی بدتمیزی بہی نہین کہائی اور لوگ تو بیتمیزی
کہا کرایسے باتونکا اظہار کرتی تہے یحلفون لکم لترضوا عنھم فان ترضوا
عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین قولہ زبان سی
یہہ بات کیونکر نکلے گی کہ بلا اجازت پیغمبر خدا کی ابوبکر راہ روک کر اقول راہ روکنے

کا مضمون تو آپ کا تراشیدہ ہی مگر کہرسی نکل کر ما ثابت ہونی کی نفی عبارتی حدیث کی کسے
لفظ سی نہین نکلتی قولہ خود امام حسن عسکریؑ تصدیق کرتے ہین اقول شیعہ بہی اسکے
تصدیق کرتی ہین کہ رسولؐ خدا نی ابوبکر کو بکم سے آگے بھیجا جبرئیلؑ ساتھہ لیا چنانچہ صاحب جنبہ
تصحیح کرتی ہین کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ ابوبکر کو ساتھہ لو ورنہ کفار کو دلالت کریگا
قولہ اور جو کچہ ابوبکر نی پیغمبرؐ خدا سی کہا اقول منافقین قسمین کہا کہا کہ اس سی سے بڑہ
بڑہ کر کہا کرتی تہے لیکن دل ساتھہ زبان کی موافق نہا یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم
اسی سبب سی جناب رسولؐ خدا نی تصدیق صدیق نکی اور فرمایا ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد
مافیہ موافقا لما جری علی لسانک یعنی اگر خدا تیری راست گفتاری سی مطلع ہوگا ان اطلع کی
سرطا پر حور کرنا چاہیے کہ خود مصدق صدیق نہوی بلکہ اونکی تصدیق کو حوالہ علم خدا کیا اس
کلام سی صاف صاف سمجہہ لیا گیا کہ مقصود او حضرتؐ کا یہ ہی کہ مین نہین جانتا کہ تو سچا ہی کہ
جہوٹا ہی لیکن اگر خدا تجکو سچا جانے گا تو تجکو یہ رتبہ دیگا قولہ اپنی سمع وبصر اور جان اور
دل سی تشبیہ دیتی تہی اقول آپنی تشبیہ دینا سمع وبصر سی تو دیکہہ لیا اور سن لیا مگر قیود و
اور شروط پر کچہہ نظر نکی ادراک مفاد اوسکی سی آنکہون اور کانون پر پردی کیون پڑگئی بالجملہ قیود و
شروط سی ہی وفا بعہد و پیمان ایمان اور نکث نکرنا اور تغیر نکرنا اور تبدل نکرنا اور رد نکرنا اور
حضرت ابوبکر کا عامل قیود و شروط ہونا شیعون کی نزدیک غیر مسلم ہی بلکہ اگر خود جناب
رسولخدا کو ابوبکر کی طرف سے اطمینان ہوتا تو وہ حضرتؐ ہرگز بمنزلہ سمع وبصر ہونیکو موقوف ان
شروط نہ فرماتی بلکہ جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام کو بغیر کسی شرط کی اپنا سمع وبصر وجان و
دل فرمادیا تو کہ کما ان ذی ہو منی کذلک یعنی مثل علی کی کہ وہ بہ نسبت میری ایسی ہی ہین یعنی
بمنزلہ سمع وبصر وجان ودل ہین وعلی فوق ذلک بلکہ اس سی بہی بڑہ کر مین او سیطح ابوبکر

کو بھی فرما دیتی اور کسے شرط پر موقوف نکرتی لیکن جب ایسا نکیا بلکہ تین سطر کی عبارت مین تین
ہی مرتبہ حروف شرط لائی پہلے تو ان انسک اور اوسکی تحت مین چند قیدین ذکر کین دوسری
ان اطلع اللہ علی قلبک اور اوسکی تحت مین شرط موافقت لسان بنجان ذکر فرمائی تیسری
من عاہدتہ اور اوسکی تحت مین عدم نکث عہد اور عدم تغیر اور عدم تبدل اور عدم حسد کو ذکر
فرمایا تو اس سی صاف سمجھا جاتا ہی کہ ابوبکر کو عامل ان شروط کا نہ جانتی تھی اور سرگز ایسے
اطمینان نتھا کہ ان شروط پر عامل ہونگی بلکہ حدیث ترحم شہدا راحد مین تو تصریح اور پیدم
اطمینان کی بالخصوص بہ نسبت حضرت ابی بکر کی کردی ہی جیسا کہ فرمایا ہی لا اور سے
ما تحدثون بعدی کما مر عن جذب القلوب پس حضرت صدیق اگر بصدق نیت موصوف
اور نفاق سی بری ہوتی تو حضرت نا پی بی اطمینانی اسنے فرماتی نہ انکی حسن حال مین قیود
اور شروط لگاتی الغرض جو تقریر آپنے اور آنکی انیمانی کی کاریگر مولوی حیدر علی صاحب
منتہی الکلام فی فضیلت ابوبکر مین کاٹ چھانٹ کر شامل زری استر کی خوشنما بنائی وہ انکے
قد و قامت زیبا پر راست نائی آلات اور ادوات شرط کا ہرگز کچھ خیال و لحاظ بھی نہین فرمایا
نہ سمجھے کہ یہ فرمانا جناب رسول خدا کا بعینہ ویسا ہی کہ حضرت موسیٰ نی فرعون سے کہا
تھا کہ اگر تو ایمان لا دیگا تو یہ سلطنت تیری ابدالاباد رہیگی اور یہ یہ مدارج دنیا اور آخرت
مین تجھے ملین گی اور جناب سید الشہدا علیہ و علی آبائہ و ابنائہ آلاف التحیۃ و الثنا نی عمر
سعدین سے فرمایا تھا کہ اگر تو مجھی قتل نکریگا اور میری مساعدت کریگا تو دنیا اور آخرت
مین تجھے یہ درجات ملین گی لیکن جب اون اشقیا نی اون شرطون پر عمل نکیا تو مستحق
اون درجات کی بھی نہین ہوئی فرق اسیقدر ہی کہ اون اشقیا نی ظاہر نظاہر ستاب
کی اور منافقین نی سما اقرار کیا اور خانما انکار اسی سبب سی جناب رسول خدا نے

رسولخدا نی ان اطلع اللہ علی قلبك وجدہ مافیہ موافقا لما جری علی لسانك
فرمایا اور بعد اسکی شروع عالم تک ہے ولم یسیدل ولم یسید کی لگائی اگر یہ شرطین بجالاتے تو
بیشک وہی مرتبہ پاتی جو حضرت نی فرمایا لکن اذا فات الشرط فات المشروط اور نکث
عہود خلیفہ صاحب سی بکثرات وکرات عمل مین آئے چنانچہ ابتدا اوسیوقت تمام خارجین
باظہار طلق وضبطلر ایذا دہ رسول کردگار ہوے اور اگر خدا چشم وگوش کفار پر پردہ نہ
ڈالتا اور ملائکہ حافظ نہوتی تو خلیفہ صاحب نی کشف اسرار مین اپنی رونی پیٹنے سی کوتاہی
نہین کی تھی پہر نکث بیعت عدم فرار احد مین خیبر مین حنین مین کی پہر نکث بیعت غدیری
جسمین حضرات نی رنج بہت کہا تھا بروز سقیفہ عمل مین لائے اور حکم خدا ورسول مین بخواہش
دنیای فانی تغیر کیا اور خلیفہ حق کو ساتھ خلیفہ باطل کے بدل دیا اور جناب امیر علیہ السلام سی
حسد کیا جیسا کہ آخر فقرہ حدیث مین جو آپنے ملتقط کیا ہی آپ خود ہی قائل ہین ولم یسید من قد
اباہ اللہ بالتفضیل یعنی نہ حسد کری اوس شخص کا کہ خداوند تعالی نی جسکے فضل کو ظاہر کیا ہے
آیات قرآنی مین مثل آیہ انما ولیکم اللہ اور آیہ مباہلہ اور آیہ تطہیر اور آیہ قربی اور مثل اسکے
بہت سی آیات ہین قولکہ مولوی حیدر علی صاحب نی جواب مین سبحان علی خانصاحب
کی لکھا تو خان صاحب کی ہوش وحواس جاتی رہی اقول قائل اسکی حضرت مخاطب
کاذب عمن کاذب ہین شیعہ اسکو نہین مانتی بلکہ محض کذب وافترا جانتی ہین وکیف لا
حالانکہ اوناہی شیعہ کی تہوڑی توجہ نی فیض آبادی کی سجی بنائی جوڈیکی ٹانکے توڑی اور
جانب روی فرسیوگان نعال کہنہ ابن ربیعہ کا رسوڑی فرجع بخفین متواترا عن الکاذبین
الفاجرین کافی ہر صحیح المسلم الغرض تسلیم ایسی روایتون کی باعث ہوش وحواس جانا ہوا خواہ
خلیفہ صاحب ہی کہ ثبت نفاق ہی نہ ہو سکے اور حواے شیعہ اوکو اوکی عقیدہ پر

عین وفاق ہی قولہ اور حقیقت مین ہوش وحواس جانیکا مقام اقول حقیقت مین تعلم
ہوش وحواس جانیکا یہ ہی کہ ایسا مدعی تبحر اور مدعی فہم وفراست ایسی حدیث کو جو سراسر
اوپر نفاق صدیقی کی دلالت کرتی ہی سند فضیلت انکی ٹہراوی اور قیود اور شروط کلام ہی
بالکلیہ چشم پوشی کرکی کلام ناقص کو معرض استدلال مین لاوی یہ بات ایسی ہی کہ عقول اعتدا
کو دلوی تحیر مین ڈالتے ہی اسلئی کہ اس حدیث مین کوی لفظ خلاف دعوای شیعہ نہین ہے
بلکہ نفاق بکری کا حسب دعوای شیعہ ثبوت ہی کما مر قولہ امام کی قول ہی حضرت ابوبکر
صدیق کا بوجی سے آنحضرت کی ساتھہ ہجرت کرنا اقول شیعہ بہی یہی کہتے ہین کہ بفرمودہ حضرت
بحکم رب جلیل ابوبکر کو بکمال نارضامندی حضرت نبی ساتھہ لیا اور اس حدیث کا کوئے لفظ
اوپر بخوشے ورضامندی ساتھہ لینی کی نہین دلالت کرتا کما مر قولہ ابوبکر صدیق کو سمع وبصر
سی تشبیہ دینا اقول قدمرانہ کان مشروطا بشروط واذا فات الشرط فات المشروط
قولہ تو پر بطلان عقائد امامیہ مین کونسا ش۔ رہا اقول عین عقیدہ امامیہ کو مبطل عقائد
امامیہ سمجہنا نہایت مرتبہ کی دانشمندی ہی قولہ رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الشالیب و
الغرابیب اقول آپ کن لوگون کی روباہ بازی مین پڑی ہین اور کس غراب البین نے
آپکو حیران وادئی غربت اور سرگردان تیہ ضلالت کیا ہی رسالۂ مکاتیب کہ درحقیقت
اکاذیب الشالیب ہی ظاہر امصنف اوسکا وہی کارگر امنیائی کا یا کوئی اتباع انکی
سی ہی کہ جسکی غرابت طریقۂ علمی سے بتعیق غرابی لفظ غرابیب سی ظاہر ہی کہ بظاہر جمیع
غراب سمجہا ہی وہذا سنہ عجاب اسلئی غرابیب صفت سود ہی جیسا کہ کلام خدا مین غرابیب سود
ہی افسوس کہ دعواہای لسانی تو حفظ قرآنی اور قرآن دانی کی ہین اور یہ لفظین کہ کلام اللہ
مین موجود ہین اوسکی معنے لفظی بہی نہین سمجہتی معنے مقصود کیا سمجہین گی الفاظ قرآنی نے

شل طوطی نیا کی از بر کرلئی معنون سی کچہ وہ بطہ بنین جو احادیث مسلم اور بخاری مین ہی
کہ بہت لوگون کی کلام اللہ حلق سے نیچی نہ اوتریگا اور گلی سے نیچی نہ اوتریگا مصداق اوسکے
اہلسنت ہین جو غرابیب سود کی معنے سیاہ گوی کی سمجھتے ہین حالانکہ معنی غرابیب سود کی
سخت سیاہ کی ہین اہتمام پر وہی شل ٹھیک ہی کہ سیانی کوی گوہ کہاتی ہین بالجملہ ایسے
جہالت شعار ونکی تصدیق بجز آپکی امثال کی کون کرسکتا ہی اور کیونکر عقل باور کرے کہ
جس حدیث مین از سر تا سر شواہد نفاق ابوبکری بھری ہوئی ہین اوسکو کوئی شیعہ محمول مدح
ابوبکر پر کری آہی محبان ابوبکر ایسا کرسکتے ہین لان حب الشئی یعمی ویصم وعلی التنزل
عبارت از اقتضاء غایت اقتطاد لالت کرتی ہی اور پر تساوی سوال وجواب کی تاہم بحمداللہ
شیعہ ہی در ہی لان الجرح مقدم علی التعدیل کما ثبت فی الاصول قولہ امام حسن
عسکریؑ کی تکذیب نہین کرسکتی اقول شیعہ کلام امامؑ کی تصدیق کرتی ہین کما مر اور
تکذب کو کافر جانتے ہین آری تکذیب وہ لوگ کرتی ہین جو اون رذائل کذیب کو کہ
قول امامؑ سے ثابت ہوی مبدل بفضائل کرتی ہین قولہ ای بھائیو ذرا سوچو اقول
ای سنے بھائیو ذرا سوچو کہ امام صاحب تو نفاق ابوبکر ثابت کرین اور سید علی مفتری وغیرہ
معاندین اہلبیتؑ یہ کہین کہ ابوبکر کے فضائل بیان کرتی ہین تو اب ہم امامؑ کی قول کی
تصدیق کرین یا اوس مفتری کی باتکو سنین حقیقت تو یہ ہی کہ اشال سید علی فی ظاہر مین
تو دعوای استدلال بقول ائمہؑ کیا لیکن باطن مین اونکو جھوٹا بنا یا اور فتنن کی پردی مین اپنے
ایمان اور اسلام کو داغ لگایا ہی ؎ دامن فشان گذشت وادا بہانہ ساخت
خاکش بباد داد وصبا را بہانہ ساخت ۔ قال المخاطب اقتقام ہداہ
اللہ سبل السلام اس تفسیر کی روایت سی بھی اگر سیری نہوی اور خار سے از دو

پڑھنے والی کو اس تفسیر کا اعتماد شوار ہو تو ایسے کتاب کی بہ روایت نین جہر جگہہ مل سکتی ہی
اور جسکا مولف بڑا غالی شیعی مشہور ہی اوسیکو دیکھکر ذرا عبرت پکڑین کہ پیغمبر کی یارغار کے
تصدیقیت باوجود ایسے تعصب وعناد کی انہین کی مجتہدین وعلماء کی اقراری ثابت ہوتی
ہی اور اونکی مغبض کی بیماری کی دوا اونہین کی نسخون سے نکل آتی ہی اسپر بھی دوا نکرین
اور اپنا ہلاک ہونا چاہین تو اختیار ہی اب اوس روایت کو سنا چاہئی جو جملہ صحیحہ مین
مذکور ہی

نظم

چنین گفت آوی کہ والا دین — چو سالم بحفظ بیان آفرین
بسوے سرای ابوبکر رفت — پی ہجرت او نیز آمادہ بود
نبی در خانہ اش چون رسید — بگوشش ندای سفر در کشید
ز خانہ برون رفت و ہمراہ شد — گرفتند پس راہ شرق پیش
بسر پنجۂ راہ رفتن گرفت — پی خود ز دشمن نہفتن گرفت
قدوم فلک سای مجروح گشت — ابوبکر از آنکہ بدو دشمنش گرفت
کہ در کس پنان قوت آمد پدید — کہ بار نبوت تواند کشید
چو گردید پیدا نشان سحر — بدیدند غاری دران تیرہ شب
گرفتند در جوف آن غار جائی — ولی پیش نہاد بوبکر پائی
قبا را بدریدو آن رخنہ چید — بدینگونہ تا شد تمام آن قباء
بران رخنہ ماندہ آن یار غار — کف پای خود را نمود استوار
کہ دور از خرد می نماید بسے — نیاید چنین کار از غیر او
درآمد رسول خدا ہم ابا — نشستند یکجا ہم بر دو یار

ہاہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود ابوبکر کی [illegible] اور اونکو

ہمراہ لیا اور جو کچھ ابوبکر صدیق نے غدستین کین یعنی پیغمبر خدا کو دوش پر چڑہانا اور غار
مین اول جانا اور اوسکو صاف کرنا اور قبا کو چاک کرکی سوراخون کا بند کرنا اور باقی ماندہ
سوراخ کو اپنی کف پا سے مسدود کرنا وہ عشق محبت پر دالالت کرتی ہین نہ کہ نفاق و عداوت
پر اگر یہ غدستین ہوا ابوبکر صدیق نی شب ہجرت مین کین نفاق کی نشانیان ہین تو معلوم
ہین کہ محبت اور عشق کی علامتین کیا ہین یہ بات بہی لایق لکہنی کی ہی کہ بعض شیعون
نی دعوی کیا ہی کہ پیغمبر خدا نی سب صحابہ کو منع کیا تہا کہ اپنی گہرون سے نہ نکلنا اور
ابوبکر نی خلاف حکم پیغمبر کی کیا وہ بالکل غلط ہی اسلئے کہ خود موٴلفین انکی اقرار کرتے
ہین کہ پیغمبر خدا نی سب اصحاب کو اول ہی سے روانہ کردیا تہا اور صرف دو شخصون
کو رکہ لیا تہا یعنے حضرت علی کو کہ اونکو اپنی جگہہ پر سولایا اور ابوبکر صدیق کو کہ اونکو اپنے
ساتہہ لیا پس کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا جسکو پیغمبر خدا نی شب ہجرت مین باہر نکلنے سے
منع کیا ہوا و خنکی نسبت یہ ارشاد کیا ہو کہ نہ امر خدا انتظار سانذم کہ از خانہ خود باہر ون میاید
تو چرا مخالفت امر اسکے کردی اور یہ امر کہ سب اصحاب پہلی ہی ہجرت کرگئے تہے اور
صرف حضرت علی اور ابوبکر صدیق رہگئے تہے باقرار سونی شیعہ ثابت ہی چنانچہ

حملہ حیدر یہ مین لکہا ہی کہ ؎	حبیب خدا چون بدید آن ستم ؎
چنین داد فرمان ز لطف و کرم	کہ اصحاب ہجرت بہ یثرب کنند
نہان یک یک از چشم اعدا روند	نہادند یاران بفرمان قدم
برفتند پنہان بہ بنہال ہم ؎	بدین گونہ رفتند یاران تمام
علی ماند و بوبکر خیر الانام ؎	غرضکہ باقرار علماء شیعہ ثابت

ہوا کہ پیغمبر خدا نی باجازت اور بحکم آپ ابوبکر کو ہمراہ لیا اور ابوبکر نی حق رفاقت اچہی

طرح پر ادا کیا یقول کمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام احادیث
ائمۂ کرامؑ اور اقوال علمائی اعلام سی جب حضرت مخاطب کا کچھ کام نہ نکلا۔ رانپی دلمین سچی
کہ ہماری لغو بیانی بالکلیہ شیعونکی نزدیک ثابت ہوجائیگی تو ناچار ہوکر اپنی دعوی کو
قول شعرا سی ثابت کرنا شروع کیا بیخبر اس سی کہ قول علماء کی سامنی قول شعرا کس گنتی
شمارمین ہی آپ استدلال کرتی ہین کتاب حملۂ حیدری سی کہ ایک کتاب تاریخ ہی اور
مصنف اوسکا نہ شمار علمایمین ہی نہ مجتہدین مین بلکہ شوخ نے وسی ایک شاعر شیعی المذہب
ہی اکثر کتب تذکرہ شعرا سی اور بالخصوص کتاب مآثر الامرا سی ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف
حملہ عہد بادشاہ متعصب عالمگیر مین کلیدار قلعہ گوالیار تہا۔ بانی اونکی صوبہ دار گجرات
تہی اوسی زمانہ مین کہ تعصب بادشاہ وقت سی انتہا کا تقیہ بند۔ وستان مین شیعون
کی لنی تہا نظم محاربات جناب امیر علیہ السلام شروع کیا۔ و کتاب مدارج النبوت وغیرہ
تواریخ اہلسنت کو تقیۃً پیش نظر رکہا اور بحوالہ رواۃ اپنی دامن کو لوث کذب سی بری
کرتی تہی چنانچہ خود کہتی ہین کہ من از گفت راوی بیان می کنم و جوابش بر
گفتہ گریش و کم۔ باینہمہ شوخ طبعی جہان کہین کچہ موقع ملجاتا ہی تو توہینات سے
کرتی ہین اور بوجہ لطیف روایت کی تضعیف بہی کرتی ہین چنانچہ اسی روایت مین
دو جگہہ تعریض اور تضعیف کی ہی ایک جگہہ فرماتی ہین ؎ ولی زین حدیث
ست جائی شگفت۔ دوسری جگہہ فرماتی ہین ؎ کہ دور از خرد مینماید بسے چیسا
کہ آپ خود بہی ناقل ہوے ہین اسے سی سمجہہ لیا گیا کہ یہ روایت اہل سنت کی مذہب
کی ہے اور اگر اپنی مذہب کی روایت جانتی تو اگر تضعیف کرتی تو لا اقل تضعیف بہی
نکرتی بلکہ اگر مخالف مجمع علیہ ہوتے تو فی آیات قرآنی تاویل کرتی اس سی واضح تر

کوئی دلیل اسپر نہوگی کہ یہ روایت شیعہ نہین ہی بلکہ تقیۃً روایت سنیہ کو نظم کیا ہی
اور جبتک وہ بادشاہ متعصب زندہ تھا تب تک کی نظم تو اسی طریقہ پر ہی اور جب
وہ اپنی مقر کو سدھارا اور بمقتضای حال الحق وزہق الباطل بہادر شاہ بادشاہ رحمہ اللہ شیعہ
ہوا تو صاحب حلہ بھی ضیق تقیہ سی نکل کر کھل پڑی اور آخر حلیہ مین باجرای غدیر اور سقیفہ بندی
منافقان بی سیر پر ملا بلا تقیہ بیان فرمایا اور وہان کہہ دیا ہی سند گفتار راوی آل رسول
نہ از گفت ہر سفلہ بولفضول ایسی روایت سنیہ سی جو تواریخ اہل سنت مین موجود ہی
استدلال شیعہ پر کرنا نہایت دانشمندی حضرت مخاطب ہی قولہ اس روایت
سی ثابت ہوتا ہی اقول جو کچھ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی چونکہ روایت سنیہ ہی
معرض اعتبار مین نہین ہے اور جبکہ خود مصنف کتاب اوس روایت کی تضعیف کرتا ہی
تو اور لوگ اوسکا اعتبار کیونکر کر سکتے ہین اہلسنت مین اس روایت کا موجود ہونا
اور کتب شیعہ مین نہ پایا جانا اول دلیل ہی اور پر اسکی کہ مصنف نی تقیۃً روایت سنیہ
کو نظم کیا ہی الغرض پیغمبر خدا کا ابوبکر کی گھر جانا اور اونکو ہمراہ لی آنا ہرگز ہماری کتب معتبرہ
سی ثابت نہین ہی بلکہ خلاف اسکا ثابت ہی بلکہ خلاف اسکا کتب معتبرۂ اہلسنت سی بھی
ثابت ہی اور چونکہ ہماری اس بات کو جہال با وزنگی اور کہین گی کہ حضرت مخاطب جس
بات کا باین شدہ و مدعی ہی اور اوسکو اول دلائل اور سر سبد فضائل حضرت ابی بکر
سی قرار دیتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکا خلاف کتب اہل سنت مین پایا جاوی اسلئی ہمکو ضرور
ہوا کہ واسطے تسکین خاطر نابلدان کوچہ تحقیق کی کچھ تپہ اور نشان بتا دین پس محمد بن جریر طبری اپنے
تاریخ کی جزو ثالث مین علی ماتقل یون روایت کرتے ہین کہ آئی حضرت ابی بکر نزدیک
علیؑ کی پس سوال کیا کہ کہان ہین جناب رسول خدا کہا علیؑ نے کہ گئی طرف غار ثور کی

اور کہا علی نے کہ اگر تجھے کچھ حاجت ہو تو جا پس ابوبکر باہر آئی اور راہ مین قریب رسولخدا
سنے چنانچہ گوش جناب نبوتی مین آواز عمر پس ابوبکر پہونچے تاریک شب مین پس
گمان کیا پیغمبر خدا نے کہ کوئی شخص مشرکون سے ہی پس جلدی کی اون حضرت نے جلنے مین
تا اینکہ بند نعل مبارک ٹوٹ گیا پس اون حضرت کو ٹوکر لگی کہ انگوٹھے سے اونکی خون
جاری ہوا بعد اونکی ابوبکر سے ملاقات ہوئی کہتے ترجمہ موضع الحاجۃ کیون حضرت اس
روایت سے تو نہ کہ ابوبکر کی جانا ہی ثابت ہی نہ ساتھ لی آنا ہی ثابت ہوتا ہی بلکہ اونکے
شامت سے پای رسول خدا کا فگار ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر حضرت مخاطب کو اس روایت
سے اطمینان نہوتا یا تاریخ طبری میسر نہ آئی یا کوئی متعصب اونکو نامعتبر بتاوے تو حضرت
کو لازم ایسے کتاب کا ہم نشان دین کہ جو کثیر الوجود ہی اور چھپ بھی ہی ہر شہر مین نسخہ
دست فراہم ہی اور جسکی موثوق اور معتبر مورخین سے کسیکے مجال نہین ہی کہ دم زنے یعنی
کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ کی اونکی مجلد ۲ صفحہ ۲
مین ملاحظہ فرماویے کہ لکھی ہین قال ابن عباس وشری علی نفسہ طلب ثوبہ فلبسہ ثم
نام مکانہ قال ابن عباس وکان المشرکون یرمون رسول اللہ صلعم فجاء ابوبکر وعلی
نائم قال وابوبکر یحسب انہ رسول اللہ صلعم قال فقال یا نبی اللہ قال لا وان
نبی اللہ قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ قال فانطلق ابوبکر فدخل معہ الغار قال یمکث فیہ
کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی جان کو راہ خدا مین بیچا یہ اشارہ طرف آیہ یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ کی ہے کہ مدح جناب امیر علیہ السلام ہین نازل ہوا پس پہنا جناب امیر علیہ
السلام نے لباس رسول اللہ کو اور سوئی فرش پر اون حضرت کی اور مشرکین گمان
اسکی کہ رسول اللہ سوتی ہین پتھر پھینکتی تھے اونکی طرف پس آئی ابوبکر جس حال مین کہ

علی سوئی تھی اور گمان کیا ابوبکر نے کہ رسول اللہ سوتی ہین پس پکاری حضرت کو یا
نبی اللہ کہکر پس کہا جناب امیر علیہ السلام نے کہ نبی اللہ تشریف لیگئی طرف چاہ میمون کی
پس جا تو پس چلی ابوبکر یہانتک کہ رسول خدا سے ملاقات ہوئی پس ساتھہ دن
حضرت کی داخل غار سوے انتہی حضرت سلامت ذرا اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے
اور سر خجالت اور ندامت نیچی جھکائیے آپ دعوی کرتے ہین کہ جناب رسول خدا
ابوبکر کو گھر سے آپنے اور ابوبکر کو اپنی ساتھہ لائے لیکن آپکے جد فاسد شاہ ولی اللہ تصدیق
اس بات کی کرتے ہین کہ جناب رسول خدا بلانے نہین آئے اور ابوبکر خود بی بلائے
ہوئے پیغمبر کی گھر سے نکلی اور پیغمبر انکو ساتھہ لیکر گھر سے نہین نکلے بلکہ راہ مین ساتھہ ہو گئے
اب فرمائیے کہ آپکے جد امجد مولانای شوستری کی تصدیق کرتے ہین کہ آپکی الحمدللہ
کہ شیعونکا دعوی ثابت اور آپکا دعوی آپ ہی کی کتاب سے کاذب ہوا افسوس ہی
کہ شاہ صاحب زندہ نہین ہین نہین تو بندہ انکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر عرض کرتا
کہ گو بات آپنی سچے کہی مگر اپنی پیری کی جڑ کھودی اگر ایسی ہی راست گوئی آپ اختیار
کرینگے تو مرید کافور ہو جائین گے اور بازار پیری مریدی سرد ہو جائیگا قولہ پیغمبر خدا کو دو تین
پیچہ ہا یا اقول یہ بھی روایت سنیہ ہی جسکے تضعیف خود صاحب حملہ کرتی ہین جیسا کہ
فرمایا ہے ولی زین حدیث ست جای شگفت، کہ در کس چنان قوت آمد پدید، کہ بار
نبوت تواند کشید، اور مکذب اس روایت کی روایت نقش قدم شناس ہی جسکا نام
ابوکنز خزاعی تھا اور قریش اوسکو ساتھہ لیگئی تھی کہ وہ نشان پای مبارک پہچانتا ہوا تا
در غار پہنچا پنانچہ عبارت روایت یہ ہے فمازال یقفو اثر رسول اللہ حتی وقف بہم
باب الغار فقال ہذہ قدم محمد یعنے برابر نقش پای رسول خدا کو پہچانتا ہوا تا در غار پہنچا

اور کہا کہ یہ نقش قدم محمدی ہی یہانتک وہ حضرت بیشک آئی ہین بعد اسکی نہین معلوم کہ آسمان
پر گئی یا زمین مین سما گئی اور مصدق اس روایت کی کتب تواریخ مثل روضۃ الصفا وغیرہ
کی بھی ہین پس اگر وہ حضرت ابوبکر پر سوار ہوتی تو پی شناس قدم اون حضرت کا کیونکر پہچانتا علی
التنزل اگر ہم فرض بھی کرین متحمل ہونا ابوبکر کا دلالت کریگا اوپر غیر مجانست فیما بین کے
اسلئے کہ اگر مثل جناب امیر علیہ السلام کی من نور واحد ہین شجر واحد ہوتی اور اسمین علاقہ
اصل و فرع نبوت اور امامت ہوتا تو فرع متحمل اصل کی نہو سکتی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین مذکور
ہی کہ وقت کسر اصنام کعبہ جناب رسولخدا نی جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی تم
متحمل بار نبوت نہین ہو سکتی ہو لہذا بمقتضای الامر فوق الادب جناب امیر علیہ السلام نے
دوش مبارک پر قدم رکھی فرفعہ فکسر الاصنام ولنعم ما قیل ؎ زہی نقش بای کہ بر
دوش احمد زمہ نبوت مقدم نشیند بہر کیف اگر روایت سواری رسول صحیح
ہو تو ابوبکر متحمل ہونگی مگر بار جسمی کی نہ بار نبوت کی لیکن بار جسمی پس ناقہ و خر رسول اللہ اس
بار مین فضل ابوبکر سے تہا کہ نزول متحمل بار جسمی اون حضرت کا ہوتا تہا اور ابوبکر تو خاید ایک
سیل کی بھی نہ بار بردار ہوئی ہونگے اور گویا بعض مصالح ہمارے ہی ہی اون حضرت کی بعد اسکی
کہ ملاقات ہو گئی ایک یہ بھی مصلحت ہو سکتی ہی ؎ بیچارہ خراچہ پی تمیز ست بچون
بار جسمی بردہ عزیز ست ۔ قولہ اور غار مین اول جانا اقول یہ بھی مبتنی اوپر اوسی روایت
کمذورہ کی ہی اور علی التنزل اول جانا ظاہر مین سبتے بزعوش آمد اور باطن مین اوپر
اسکی ہو سکتا ہی کہ پہلے اپنی ہی تئین چشم کفار اشرار سے چھپائی اور امن حفظ و استتار
مین پہنچ جائے اور کل افعال خلاق ایسی ہی ہوتی ہی کہ ظاہر مین کچھ افعال باطن مین
کچھ اور تہی قولہ اور خدا کو پاک کرے سواروں کا بند کرنا اقول یہ بھی روایت سنیہ

ہی بلکہ صاحب ازالہ نے خانی انس بن مالک سی باین اسلافت روایت لی ہی بلکہ ارادے
حجر زمال شوبہ فشقہ ثم القمہ الحجر حتے افعل ذلک بشوبہ مرتے حتے تجر فوضع علیہ ثقلہ وقال
او نزل فلما ان تجر قال لہ انتے فاین ثوبک یا ابا بکر فاخبرہ بالذی صنع الحدیث مفصل یہ
ہی کہ ابو بکر نے کل سوراخونکو اپنا کپڑا پھاڑ پھاڑ کر بند کیا یہانتک کہ کپڑا تمام ہو گیا اور ایک
سوراخ باقی رہگیا پس جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا نے پوچھا کہ ای ابو بکر تمہارا
کپڑا کیا ہوا کہا کہ رات کو سوراخونکی بند کرنیمین خرچ ہو گیا پس اسے صنع بدیع اور فعل شگرف
پر صاحب حمامہ اعتراض کرتی ہین کہ ؎ نیا یہ جزا و این شگرف از کسی کہ دور
از خرد نماید بسے ۔ اس مقام کی بعض اشعار بتاشی سارق القرآن مخاطب نی چرائی
وہی ہذا ؎ بغار اندرون در شب تیرہ فام ۔ چسان دید سوراخہا را تمام ۔ دران تیرہ شب
یک بیک چون شمرد یکی کامد افزون بروپا فشرد ۔ نیا چنین کار از غیر او ۔ الحق سزاے
تعجب ہی کہ ای چون اوس شب تیرہ و تارین تاریکی غارین یار غار کو سوراخہای کثیر دیکھائی دیئے کہ قبا کو پھاڑ پھاڑ کر بند کیئی اور اگر فرمائیے کہ مثل
کثیر کہ جسکے بند کرنیمین ای قبا صرف ہو جائی کل ٹوٹنی سی بچ جائین اور بند ہو جائین اور بجز سوراخ کے
جو آپکی نیچے تہا اور وہ سوراخ مارتہا کوئی باقی نرہی خالی از استغراب نہین ہی اور شگرف
تر یہ ہی کہ قبا ی مبارک نہ زیب و تجمل کی نہوگی کہ درد ہ ہونیمین صدا اوسکی مثل صدای مفہوم
عمری علی المنبر ظاہر نہوتی اور بوقاحت حاجت باظہار پڑتی بلکہ ظاہر یہ ہی کہ قبا ی خلیفہ صاحب
پشم شتر وغیرہ کی ہوگی پس لا اقل اوس سی وقت مدینی صدای گوز شتر مثل صدای
ضربہ معاویہ علی المنبر کی سنکر حاضرین مجلس نبی علی منبر رسول اللہ بدعۃ کہا تہا
منجملی ہوگی اور اسمین بہی شک نہین ہی کہ بنسبت سوراخہای متعددہ کی یہ صدائین بہت

جنکی ہونکی پس تعجب ہی کہ خطاب رسول خدا با اینہمہ قرب کری آواز نہ سنین یہان تک کہ
جب دن ہوسے تو حال قبا پوچھین عجب صدیق بصدق دراستے بیان فرماوین کہ شب
کو بخوف کہ دم وار اکل سپٹ گئی سہر کیف علی التنزل یہ بھی ایک فعل نفاقی تہا کہ اہل نفاق
سے محل ارسکا بجز خوش آمد کی کسی امر پر نہین ہوسکتا ہی ولنعم قیل ؎ دست بیچارہ
چون بجان نرسد چارہ جز قبلہ بدین نیست قولہ موخرین اونکی اقرار کرتی ہین کہ پیغمبر خدا
نی سب اصحاب کو اول ہی روانہ کردیا اقول غلط محض ہی کوئی مورخ نہین اقرار
کرتا اور صاحب عمدہ نی جو روایت بنیہ تقیۃ نظم کی ہی بیسا کہ ہمنی ابھی بیان کیا شیعون
حجت نہین ہوسکتی یا عجب کہ شیعون کی واسطے روایات علما حجت نہون اور قول ایک شاعر
کا کہ وہ بھی تقیۃً قابل روایت نہیہ ہو اور خود اوسکی تضعیف ہی کری حجت ہوجاوی اب ہم
کہتی ہین کہ روایت بنیہ فی نفسہ باطل ہی اور خلاف اون نصوص قرآنی کی ہی کہ جسمین صحابہ
کو تاکیدین واسطے ہجرت کی کیگئی ہین مثل قولہ تعالی قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا وقولہ
تعالے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ
وقولہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ
الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ پس اگر صحابہ ہی کوئی باقی نہا تو یہ تاکیدین کن
لوگون کو واسطے ہجرت کی ہوتی تہین سو اسے سبب ہی محققین اہل سنت نی اس روایت باطلہ
کی تاویل کی ہے چنانچہ محدث شاہ عبدالحق دہلوی نی کتاب جذب القلوب مین روایت
نہ باقی رہنے کسی شخص کی صحابہ ہی تاویل کی ہی وہذا عبارتہ وازصحابہ غیر از ابوبکر صدیق و
علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما آنحضرت در مکہ نماندہ اند کہ مراد باین کلام آنست

کہ از اعیان صحابہ و اکابر ایشان نیز از صدیق اکبر و عمر و عثمان باو کسی نماند و الا در روایت
آمدہ کہ چند از برآمدن سرور انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ بسبب زخمہا بہ سفیان و بسیار ز شرکتان ضعفان
صحابہ را کہ با آنحضرت توانستند برآمد آورد و ہمہ جا بس دانواع خطبات کرفتار میکردند
انتہے موضع الحاجۃ اب کوئی صاحب انصاف فرمادے کیسکا قول صحیح ہوا اور کسکا غلط
ہوا قولہ کونسا اصحاب باقی رہگیا تہا اقول بقول آپکے ابوبکر سا اصحاب تو باقی رہگیا تہا
تو اگر اوسی سے حضرت نبی فرمایا ہو کہ سن امر خدا لشما را سازد تو کیا قباحت ہے آپ
خود اقرار کرچکے ہین صفحہ ۳ مین کہ خطاب طرف کل کی ہوتا ہی او مراد بعض ہوتے ہین
یہ بات تنزلی ہی ورنہ صحابہ کا موجود ہونا ابھی ہم ثابت کرچکے ہین او راطلاق لفظ اصحاب
کی بہی استعمام مین آپکے کلام مین بخبر تاویل حضار ہر کوئی بات سنیان ہین نہین آتی قولہ پھر کہ
باقرار علمای شیعہ ثابت ہوا اقول نہین بلکہ باقرار علمای اہلسنت ثابت ہوا کہ ابوبکر
ابتداءً باجازت خدا و رسول صلعم ہمراہ نہین گئے تہے بلکہ خود ہی گئے تہے او رحضرت نے اگر سے
اونکو ہمراہ نہین لیگئے تہے بلکہ راہ مین مگئے تہے او رادای حق رفاقت مین تعلل و اضطراب
جبلی طبعی یا ساختہ تصنعی کوتاہی کی او راگر کوئی خدمت بہی کی تو بجوشش آمد و یاکاری
و دنیا خواہی کی کمار دستے قال المخاطب القمقام ہدانا اللہ سبل
السلام دوسرا اعتراض دوسری فضیلت پر دوسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ
اگر ابوبکر صدیق پیغمبر خدا پر عاشق نہوتے او راپنی جان و مال کو حضرت پر نثار کرنے پر راضی
نہوتے تو اسے مصیبت کی سفر مین کبہی شریک نہوتے او رسب علمای شیعہ یہ اعتراض کرتے
ہین کہ ابوبکر کی نیت ہجرت مین اچہی نتہے چنانچہ مجتہد صاحب ذوالفقار مین کہتے ہین کہ ہمچنین
باتفاق فریقین شرط ترتب ثواب بر عبادت صحت نیت ست الی قولہ پس معلوم شد کہ

ما را علم بہ صحت نسبت ابی بکر بہ ثبوت نرسد دخول او در مدلول این آیہ متیقن نمیشود و تمامیتش منتفی شود
احتجاج باین آیہ بر علو مرتبہ او نمی تواند شد اور قاضی صاحب احقاق الحق میں فرماتے
ہیں کہ وقد ظہر من جزعہ وبکائہ ما یکون من شدۃ حسادہ الجبال فی الاختفاء الی قولہ فافضلیتہ فاتے
فضیلۃ فی انظار یفتخر بہا لابی بکر ولا الکبار ۃ واللہ اور یعنی ابو بکر صدیق کی جزع اور بکا سے
ثابت ہوا کہ اونکا حال اچھا نہا اور نیت اونکی درست نتھی اس اعتراض کا جواب خود
امام حسن عسکری کی تفسیر سی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ جب پیغمبر خدا نی پوچھا کہ ارضیت ان تکون
معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب الی قولہ قال ابو بکر یا رسول اللہ اما ان تو عرضت عمر الدنیا
اعذب جمیعا عذاب الخ سی ابو بکر تو میری ساتھ چلنی کی اس شرط پر راضی ہی
کہ تو عذاب اور تکلیف مین گرفتار ہو تے ہوئے ہون نہ کی جواب دیا کہ آپکی رفاقت مین
اگر قیامت تک بھی عذاب ہووی تو منظور ہو ہی اگر [illegible] پڑنا منظور نہین ہے
پس اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی نیک نیت ہونا ابو بکر کا بدنیت ہونا اور چونکہ
نیت کا حال افعال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہی اور حرکات جو ارح سی دلکی کیفیت معلوم
ہوتی ہی پس جو کام ابو بکر صدیق نی شب ہجرت کو کیی وہ اونکی نیک نیتی پر شاہد ہین یا اونکے
بدنیتی پر یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
دعوائے جان نثاری لڑائیون مین جان بچا کر بھاگنے سے ہم باطل کر چکے
دعوائے مال نثاری سے ہم دعوائے بے دلیل ٹھرا چکے اور شب تاریک
مین کونسا محل مال نثاری کا تھا مصیبت سفر کا سے حال ہم کہہ چکے
کہ کلاب بیغوث و سیلو سفرہائے چین و روس کرتی ہین اونکے تکلیفین بحر و بر
کی کہین تکالیف حضرت ابو بکر سے بڑہی ہوئی ہوتی ہین قولہ ابو بکر کی نیت ہجرت مین ابھی

اقول شیعونکی نزدیک نیت ابوبکر کی بھی کسے کام مین اچھی نیت ہونیکا
تردید عرض الدنیا سی ثبوت نہی تخلف جیش اسامہ سی حقیقت بندی ہی غضبت فاطمہ
فی الفرض سیکڑون دلیلون سے ثبوت ہی اور بالخصوص اتمام پر بدنیتی سے بے حکم خدا
و رسول کی گھر سے نکلنی ہی غار مین رونی پیٹنے سی قلق و اضطراب ظاہر کرنے ایذای
رسول اللہ اور قصد افشای راز رسول اللہ سی ثابت ہی اور بعد ثبوت بدنیتی کی جن افعال کو
او کسیطرف الہنت کذب و دروغ منسوب کرتی ہین بشرط ثبوت معمول بہ ریاکاری ہین کا
ہوشان اعمال المنافقین الرائین الذین یراؤن الناس قولہ صاحب ذوالفقار لکھتے
ہین اقول صاحب ذوالفقار اور صاحب اخفاق الحق جو لکھتی ہین وہ نہایت بجا اور درست
ہی اسلئے کہ ثبوت نفاق اور بدنیتی فقط ایک فعل دال بر نفاق سی ہوتا ہے جیسا کہ
صاحب ازالہ تخذ قائل ہین کہ نہ صرف المنافقین بغض علی ابن ابیطالب علیہ السلام پس اگرچہ
کل افعال کسی شخص کی حسن ہون مگر صحابہ فقط ایک ہی فعل سی یعنے بغض علی ابن ابیطالب
سی اثبات نفاق کرلیتی تہی اسیطرح سے جب ہمکو غصب خلافت اور غصب فدک اور منع
قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ اور امثال اسکی سی کہ اونسی ہر عدم ایمان بوفائی وعدہ خدا اور
اظہار قلق و اضطراب اور جزع و بکا اسمقام پر نفاق اور بدنیتی خلیفہ صاحب کی ثابت ہوگئی تو
اگر آپ ہزارون حدیثین اور محنتین اور مشقتین بیان کرینگے ہم سبکو معمول ریاکاری پر کرینگے
اور یہ بات بعد فرض ثبوت ہی واتی لا الثبوت قولہ جواب خود امام حسن عسکری کی تصریح
سی اوپر مذکور ہوچکا ہے اقول جواب الجواب بہی توضیح اوسی کی نیچے لکھ چکا ہی قولہ
جب پیغمبر خدا نی پوچھا الی قولہ اس جواب سی کیا ثابت ہوتا ہی اقول اس جواب سے
خداعی اور بکاری اور ریاکاری ثابت ہوتی ہی کہ دلمین کچھ تہا اور زبان پر کچھ تہا جیسا کہ سنے

بیان کیا کہ اسیوجہ سی جناب رسول خدا نی تصدیق نہین کی اور یہ نفرمایا کہ ای ابوبکر تو سچ کہتا
ہی بلکہ فرمایا ان اطلع اللہ علی خلقہ آوکہ مناد سکا بجز اسکی نہین ہی کہ ان ابوبکر نے جو کچھ
کہتا ہی کہ جو کچھ کہتا ہی رسول خدا کا تصدیق کرنا اول دلیل اوپر کذب صدیق کی ہے
تعجب ہی خوش فہمے مخاطب سی کہ اظہار لسانی کو دلیل تصدیق جنانی سمجھتا ہی شاید نفیوں مافی ضمائر
مالیس فی قلوبہم سی خبر ہی نہین ہی قولہ اور چونکہ نسبت کمال افعال اور اعمال سی معلوم ہوتا ہی
اقول سچ ہی کہ افعال اور اعمال ہی سی معلوم ہوتا ہی نہ اقوال لسانی سی کیونکہ حضرت
قلق اور اضطراب اور جزع اور بکا کیا افعال اعمال سی نہین ہی اب فرمائیے کہ یہ حرکات خوشنودی کی
ہین یا ناخوشی کی وقال لمخاطب المقام ہذا واللہ سبحان السلام تیسرا
اعتراض تیسری فضیلت پر تیسری فضیلت مین ہمنے بیان کیا ہی کہ گھر سی نکلنی کیوقت سی
مدینہ مین پہونچنی تک جو باتین صدیق اکبر کی مین وہ اونکی عشق اور محبت پر ساتھہ رسول خدا
کی دلالت کرتی ہین حضرات شیعہ اوس سی انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق
کی حرکتین اونکی نفاق اور عداوت پر دلالت کرتی ہین اسلئے ہم اونکی خوبیون کو جو شب ہجرت
اونہون نی کمین بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہوجائی کہ جو کام ابوبکر صدیق نی کئی وہ سوائی
عاشق صادق کی کسی دوسری سی نہین ہوسکتی اول جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ
ابوبکر صدیق چلی تب راہ مین ادہر اودہر نظر کرتی جاتی تہی حضرت نی پوچھا ای ابوبکر یہ کیا تیرا
حال ہی تب ابوبکر صدیق نی عرض کی یارسول اللہ میرا مطلب صرف آپکی حفاظت ہی
چنانچہ صاحب منتہی الکلام ریاض النضرہ سی اسکا خلاصہ ان لفظون سی لکھتی ہین کہ چون
صدیق ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازشاد شریف متوجہ نمازشدگاہی پیش میرفت
وگاہی درعقب وزمانی بجانب راست توجہ میکرد وساعتی بطرف چپ قطع راہ مینمود

حضرت پرسیکہ ای ابو بکر گاہی ترا چنین ندیدہ بودم چہ افتاد کہ در رفتن راہ اختلاف میکنی عرض
کرد کہ مقصود من نگاہبانی حضرت از شر دشمنان ست سبب اکہ از خیانت در رسند و حضرت
را از سایہ تا غار بر دوش بردو دوسری جب پیغمبر خدا کی پای مبارک کی نکسل پر ابو بکر صدیق
کو اطلاع ہوئی تو پیہ اسکی کہ حضرت نی کچہ کہا ہو ابو بکر صدیق نی حضرت کو اپنی دوش پر
چڑہایا اور غار تک پہونچایا پس زہی نصیب ابو بکر کہ جنکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم
رکہا چنانچہ اس امر کو ہم اور چلمہ حیدر یہ سی ثابت کرآئی ہین تیسری جب غار کی کنارے پر
پہونچی تب اول ابو بکر صدیق غار مین گئی اور اسکو صاف کیا اور سوراخون کو بند کیا تب پیغمبر خدا
کو بلایا اور اپنی ردا پہ سلایا اسکو بھی ہم ثابت کرآئی ہین اور قاضی نور اللہ شوشتری بھی ابو بکر صدیق
کی اول غار مین جانیکو تصدیق کرتی ہین چوتھی ابو بکر صدیق کی اوس پاؤ نمین جو بند کرنیکے
لئے سوراخ پر رکہا تہا۔ سانپ نی کاٹا اور حضرت نی اوسکو تسلی دی پانچوین جبتک
مین رہی تب تک ابو بکر صدیق کی گہر سی اونکا لڑکا نا پہنچا رہا اور پیغمبر صاحب کو اکیلا
رہا چہوین دودہ منیان پیغمبر خدا نی ابو بکر صدیق کی بیٹی سی منگائین اور اونسی حاضر کردین ایک
پر آپ سوار ہوئی اور اپنی سانہہ ابو بکر کو سوار کیا اور دوسری پر عامر جو کہ شبان بیت الحرام
تہا اسپر شبان سوار ہوا چنانچہ اس سب باتونکو جسطرح پر صاحب حلۂ حیدریہ نی بیان کیا
ہی اوسکو ہم سلک بیان مین لاتے ہین امر چہارم کی ــــ

چو شد کار پرداختہ ایچنان
کہ بر روئی سوراخ بود استوار
پیمبر بابو گفت آہستہ باش
کہ از رخنہ افعی نیابی گزند
بسر بر دآن شب بغران درست

رسیدند کفار بر بالان
وزان مدد افغان ہوشلبند
بخورغم گریبان صبر الکند
بغار اندرون تا سہ روز و سہ شب

ابو بکر صدیق کی ہجرت کے بعد حضرت کی مکہ مین رہنے کا حال

ان تو اریخ مین یہ بھی مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق کی ہجرت کے بعد حضرت مکہ مین تین برس رہے اس
اثنا مین کفار مکہ نی حضرت کو بہت ستایا اور ایذا دی اور بعض بعض مسلمانون کو قتل بھی کیا

شدی پور بوبکر ہنگام شام
برفت از برش پور بوبکر زود
برو کرد راز نبی آشکار
تہی شد ازان قوم انکوہ و دشت
دو جمازہ آوردہ بد جملہ دار
برآمد بران دیگری جملہ دار

حبیب خدای جہان را خبر
برو کرد راز نبی آشکار
تہی شد ازان قوم انکوہ و دشت
دو جمازہ آوردہ بد جملہ دار
برآمد بران دیگری جملہ دار

کرانی چون پیر اہل صدق و صفا
برو کرد راز نبی آشکار
تہی شد ازان قوم انکوہ و دشت
دو جمازہ آوردہ بد جملہ دار
برآمد بران دیگری جملہ دار

ببردی دران غار آب طعام
بفرمود تا بر یکی شتر شاہ دین
بہمراہ او گشت عامر سوار

بفرمود تا بر یکی شتر شاہ دین
بہمراہ او گشت عامر سوار

مبنبال کاری کہ فرسودہ بود
بفرمود تا بر یکی شتر شاہ دین
بہمراہ او گشت عامر سوار

نمودی ہم از حال اصحاب شہر
ہم از اہل دین بد یکی جملہ دار
پس نہایت تعجب کی

نبی گفت پس پور بوبکر را
ہم از اہل دین بد یکی جملہ دار
پس نہایت تعجب کی

کہ مار ارساند بہ شیر ژیان
ہم از اہل دین بد یکی جملہ دار
پس نہایت تعجب کی

بات ہی کہ باوجودیکہ مورخین شیعہ کی ان خدمتوں کا اقرار کرتی ہین اور پھر بے ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی یقول اشک بولا یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام جواب تیسری فضیلت کا ہم بخوبی بیان کر آئے ہین بالاجمال جو حسن خدمات آپ بیان کرتی ہین وہ سب دعاوی بلا دلیل ہین یا بروایات اہلسنت ہین شیعہ کیون نہ اونکا انکار کرین کہ صدق روات اہلسنت انکی مذہب کے نہین ثابت ہی بلکہ کذب ثابت ہی وعلی التنزل معمول بر یکاری ہین جیسا کہ کل افعال منافقین خدا یعین ایسے ہی ہین آپکی افعال کفریہ کی چھپانی سی اور اعمال حسنہ کاذبہ کی ظاہر کرنے سی حسن ایمان اونکا نہین ثابت ہو سکتا کل منافقین کی اکثر اعمال ظاہری ایسی ہوتی تھی بلکہ معنی نفاق یہی ہین کہ ظاہر بھلا اور باطن برا پس اگر مخاطب ہذا فعل ظاہری ایسی ثابت کری تو الا کہ ایک کا ثبوت بھی محل کلام ہی لیکن نہ نفاق اور نہ ثبوت ایمان اوس سی بجنا ممکن ناحق اوقات عمر عزیز کو اوسکی گفتے مین مخاطب خوش فہم ضایع کرتا ہی قولہ صاحب

صفتے الکلام ریاض النضرہ سی یون کہتے ہین اقول یہ استشہاد اشطلب مذہبی لوگون
اپنی دم کو گواہ کری صاحب ریاض النضرہ یعنی محب طبری وہ سنی ہی کہ صاحب ازالۃ الخفا اور
صاحب جذب القلوب جسکو اپنا پیشوا جانتی ہین بھلا شیعہ اوسکے روایت کو کب
مانتی ہین خصوصاً اوسوقت مین کہ صاحب صفتے الکلام نے اپنائی کی کاریگر اوسکو کاٹ
چھانٹ کر بعین او ریادہ مین تڑپ جھڑپ مخملی اور زردوزی کی دین جب بھی خدا کے
عنایت سی آپکی تقریر سی طابق النعل بالنعل منطبق نہین ہے اسلئی کہ آپ فقط ادہر اودہر
کا دیکھنا بیان کرتے ہین اور کاریگر صاحب پیش وپس اور راست وچپ چلنا بیان کرتی
ہین بھلا پیچھے طرفی مین تو خبر گیری حال پس سر کی ہوسکتی ہی ہر چند معجزات انحضرت سی تھا
کہ پیش سر اور پس سر کہیان دیکھتے تھی باقی آگی اور داہنے اور بائین تو خطاب سو لحذا
خود ہی نظر فرماتی ہونگی اور نظر پڑنے کی جوان سی تیز تر بھی نہین ہوسکتے ہی پھر انکی آگی
چلنے سی کسطرح حفظ حراست نظر ہوسکتے ہی اور یہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی کہ
ایک پیر فرتوت بی ہنیار سیکڑون کفار اشرار نابکار سے کنوکہ حفظ وحراست کرلینا پس عجز
اسکے کوئی امر ذہن نشین نہین ہوتا کہ مقصود اصلی اس بیداری وہوشیاری اور پختہ کاری
اور خبرداری سی یہ تھا کہ اگر کسی طرف سے سایہ کفار نظر آوی تو انحضرت کو شل رد زاہد
وچنین سپرد کفار کری دوسری طرف سے رو بفرار لاوین اور اپنے جان بچاوین ای یار دیکھ تو
ابوبکر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ ابوبکر کو اگر نظر حفظ وحراست اور یاری اور مددگاری ہی رسول خدا
کی تھے تو ہتیار بکتر گھر سے کیون نہ نکلی اگر کوئی کچھیانہ ملتے تھی تو کہری کا بینڈہی ہاتھ
مین تھام لیا ہوتا قولہ زہی نصیب ابوبکر کی کہ جبکی دوش پر شاہ نبوت نی قدم رکھا

اقول سابق مین گزرا کہ یہ روایت سنیہ ہی جسکے صاحب حلبی بھی تضعیف کی ہی

صلہ
وہ ابوبکر کا دیوان
کا روایت
غلام ابوبکر
اسکے سر
نشی کی
از الم نظم

اور علاوہ اسکی ابوبکر ہی بہتر کہ نصیب اون حضرت کی مار کی تھے جسکا نام معبود رہتا کہ بار شاہ
نبوت منزلون اوٹھاتا تہا آری ہے نصیب اوس شاہ ولایت کی جسنے قدم دوش
شاہ نبوت پر رکہا کما مر من ازالۃ الخفا و نعم ما قیل ؎ علی بر دوش ختم المرسلین مدور
عیان شد معنی نور علی نور ۔ قولہ اول ابوبکر صدیق غار مین گئی اقول وہی روایت سنیہ
ہی کما مر قولہ قاضی نور اللہ شوشتری ہی اقول آپکو کچہ تمیز بات سمجہنی کی نہین ہی
جب فخر رازی مدعی اسکا ہوا کہ ثانی اثنین کی معنے یہ ہین کہ ابوبکر مثل جناب رسول خدا
ہین تب مولانای شوشتری علیہ الرحمہ اوسکی ابطال مین فرماتی ہین کہ استعمال مرجع
مماثلت لفظ ثانی سی مراد لینا نبا بر قول موحدین اہلسنت کی بہی باطل ہی اسواسطیکہ انہون
نے ابوبکر کو ثانی نہین کہا بلکہ جناب رسول خدا کا ثانی ہونا اس راہ سی کہا ہی کہ اول غار
مین کہنے والی ابوبکر تہے اور ثانی جناب رسول خدا تہے پس معنے ثانی نبا بر قول
اونکی بہی مثل کی نہ ٹہری بلکہ دوسری کے ہوئی یہ مطلب نہین ہی کہ مولانای شوشتری
خود اسکی قائل ہین ورنہ حوالہ بسیر سنیہ کیون کرتی جیسا کہ اونکی عبارت سی ظاہر ہی ادرہم
ابطال اسکا کہ ثانی سنے مثل نہین ہی ابطال فضیلت ششم مین بخوبی کر چکی تذکر قولہ
سوراخ پر رکہا تہا سانپ نے کاٹا اقول تب جناب رسول خدا نے ابوبکر کی لعاب دہن لگا دیا پوے
روایت کہان آدہی کیون لکہتے ہین شیعہ اس روایت سنیہ مین اسیقدر قبول کرتی ہین
کہ اس بہانہ سی ابوبکر روئے اور قصد افشائی راز رسول اللہ کیا چنانچہ مین اشعار حمیری آپ
معترف ہین اوسمین یہ مضمون بصراحت مندرج ہی ؎ پیغمبر با گفت آہستہ باش
رسید مدا عدا کمن راز فاش ۔ مخور غم گردان صدا را بلند ۔ کہ از خم سافے نیابی گزند ۔
قولہ ابوبکر صدیق کی گہر سے اونکا کپڑا پہینچا رہا اقول اونکا لہکا یا اونکی لڑکی اسما

جیسا کہ آپکی بعض روایات مین ہی اگر اپنی باپ کیواسطے کھانا لائی تو ابوبکر کی کیا خدمتگاری ہوئی بلکہ اونکی لڑکی نی اپنے باپ کی خدمت کی واسطے کہ مثل باپ کے وہ بھی ناخلف نہین تھے شاہ عبدالحق دہلوی جذب القلوب مین مواہب لدنیہ سی ناقل ہین کہ اسمانبت ابی بکر ہر روز طعام برای آنحضرتؐ بالای کوہ می برد و محمد ابن ابی بکر اخبار کفار می رساند انتہے اتعجب پیدا ہوتا ہی محمد بن ابی بکر کی عام الحج مین ہی کہ کتنے سال متاخر از ہجرت ہی پس کیونکر محمد بن ابی بکر قبل از پیدایش اپنی اخبار کفار جناب رسول خداؐ کو پہونچاتی تھے اور اگر کوئی عذر وہم راوی کری تو حضرت مخاطب کی پیر و مرشد کاریگر اینٹائی کی ایسے باتون پر نہایت مسخرگی کرتی ہین بہرکیف ایک مضمون حیرت یہ بھی ہی کہ جو توشکر بند اسماچیر پہاڑ کی باندہا کیا کہ جس سی اسم اسماذات النطاقین ہوا جیسا کہ آپکی روایات مین ہی وہ کیا ہوگیا جو ابوبکر کی لڑکی کو کھانا پہنچانی کی احتیاج پڑی اور یہ بھی تعجب ہی کہ جو شخص ابوبکر کی اسفنے زیر سواری لانا بلاقیمت کی مثل خلوت عایشہ بلا مہر کی باوجود اصرار ابوبکر کی بقبول نفرمائی کما فی الصحیح البخاری وہ کھانا ابوبکر کا بلاقیمت کیونکر قبول فرمائیگا اور اگر بقیمت قبول کیا تو بہت بیداری قیمت لیکر کھانا کھلا دیتی ہین اسمین کوئی امر ابوبکر کی لئی موجب فخر نہین ہی قولہ چھٹوین دو اوشنیان پیغمبر خداؐ نے ابوبکر صدیق کی بیٹے مسی سنگائین اقول ابوبکر کی بیٹے کا اوشنیان لانا کوئی خدمتگاری حضرت ابوبکر نہین ہے بلکہ الا صالۃ خدمت پدری واسطے پدر کی گو اسکی ضمن مین ایک کار رسول خدا متصور ہے ہوگیا لیکن آپنے تو وصف ابوبکر کی خدمتون کی بیان کرنیکا کیا تھا نہ یہ کہ اونکی ہر صاحبزادی کی خدمتین بیان ہون اور کیون نہین جائز ہے کہ صاحبزادی کے یہ خدمت ضمنی بھی بطبع دنیا یا منوط باجرت ہوفان الولد سر لا یہ جیسا کہ مضمون اجرت اجیر

دوسری روایت اہلسنت مین واردہی چنانچہ صحیح بخاری اور مذہب القلوب مین مذکورہی
واللفظ للاخیر بعد ازان شخصے را از بنی دیل کہ نام او رقیط بود در کار ہدایت و مدد رفتگی ماہر و
بامانت و حفظ اسرار مشہور بود اجیر گرفتند تا بعد از سہ روز ہر دو شتر بجبل ثور حاضر آورد و
این رقیط ہم در دین کفار بود انتہے اس روایت مین تو اجیر کافر کی اوشتان لانیکا مذکورہی
ابوبکر کی لڑکی لڑکی کا کچھ ذکر نہین ہی اور بہر کیف علی التسلیم اگر وہ بھی مثل پدر کی اہل نفاق
سی تھی تو اونکی خدمات بھی افعال نفاقی ہونگی ہمارے آپکی بحث تو اس مقام مین ابوبکر
مین ہے نہ اونکی اولاد اور احفاد مین قولہ فی الحاشیہ حضرات شیعہ کو اس مصرعہ
پر غور کرنا چاہیئے کہ پیغمبر خدا نے ابوبکر صدیق کی صداقت اور صفائی کو کس صفائی سی بیان
فرمایا ہی اقول یہ صفائی تقریر مرزای باذل علیہ الرحمہ ہی اور مبتنے اوپر سخریہ اور استہزا کی
ہی ورنہ آپ خوب جانتی ہین کہ شیعہ صدیقیت کی منکر اور کذبیت کی مقر ہین شاید قصیدہ
عالی نظر عالی سی نہین گزرا جسمین مذکور ہی ؎ اقل آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود و
ما ز صداقت شدیم جملہ ثناخوان او قولہ مورخین شیعہ کی ان خدمتونکا اقرار کرتی ہین اور پھر
بھی ابوبکر صدیق کی صدیقیت کا اقرار نہین کرتی اقول اولا تو روایات سنیہ کا اقرار ہی نہین
کرتی اور ثانیا علی التنزل مثل افعال دیگر منافقین کی محمول بر بادیہ کرتی ہین پھر آپ ہی فرمائیے
کہ کیونکر صدیقیت کی قائل ہون آپکا تعجب جای تعجب ہی کہ ایسی پیش پا افتادہ باتین بھی
نہین سمجھتا اور ناحق تعجب کرتی ہین قولہ فی الحاشیہ چوتھی اور پانچوین اور چھٹوین فضیلت
کی اعتراضونکو ہم او فضیلتونکی اعتراضات کی ضمن مین بیان کرینگی اقول سابق مین اپنی بیان
دعوہ ضمنی نہین کیا تھا بلکہ فرمایا تھا کہ ہم اعتراضات کو اوسی ترتیب سی بیان کرتی ہین جس ترتیب
سی ہمنے فضیلتین بیان کین ظاہر اجواب اعتراضات سی عاجز آئی اسلئے بہانہ ذکر ضمنی

سلے اپنے جان بچانی خیر تم بھی بھاگنی والیکا پیچھا نہین کرسکتے اور مثل آپکی کہتے ہین کہ ہمارا جواب
الجواب بھی ضمناً آجاوی گا قال المخاطب المقام ہذا اللہ سبل
السلام سا تو ان اعتراض ساتوین فضیلت پر سے ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ لصاحبہ کی لفظ سی
صاحبیت ابوبکر صدیق کی ثابت ہوتی ہی اور یہ رتبہ کسی دوسری کو نصیب نہین ہوا کہ خدا
نی کسیکے صحابیت کو تخصیص کرکی بیان فرمایا ہو اور سر بلمار شیعہ چند طرحسی اعتراض کرتی
ہین اول اسطرح پر کہ لفظ صاحب سی مراد ہمراہ کی ہی اوس سی کوئی فضیلت ثابت نہین
ہوتی بلکہ اللہ جلشانہ نی اپنی کلام مین کافر کو مومن کا صاحب بیان کیا ہی چنانچہ فرماتا
ہے فقال لصاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب
اور دوسری جگہہ فرماتا ہی کہ حضرت یوسف نی اپنی رفیقون سی جو قید مین تہی اور کافر تھی
فرمایا یا صاحبی السجن پس اس صاحب کی لفظ سی فضیلت بکیطرف اسلام کا ثبوت بہی
نہین ہوسکتا ہی اور صاحبیت اصطلاحی کی لئی ایمان کا ہونا ضروری ہی کہ وہ ابوبکر صدیق کو
حاصل ہی نہ تہا پس وہ فضیلت جو ہمنے لفظ سی ظاہر ہوتی ہی بسبب اوسکی ثابت نہین
ہوسکتی چنانچہ ایت اول کا جواب یہ ہی کہ بیشک آیہ فقال لصاحبہ وھو یحاورہ
مین اللہ جلشانہ نی کافر کو صاحب مومن کا فرمایا مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بہی بیان
کردی اور اوسکا کفر ظاہر کردیا اور کہدیا کہ اکفرت بالذی خلقک من تراب اور
یہان جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکے ساتہہ ہی وہ کلمہ جو مجبت اور تسلی پر دلالت
کرتا ہی بیان کردیا کہ پیغمبر کیطرف سے فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ تم غمگین
ہو خدا ہماری ساتہہ ہی پس دونو غمگین کیا مناسب ہی اور دوسری آیت کا یہ جواب
ہی کہ صاحبی السجن مین صاحب کا لفظ مضاف سجن کیطرف ہی نہ حضرت یوسف کیطرف

اور اس آیۃ مین لفظ صاحب کا مضاف نبیؐ کیطرف ہی رہا ایمان لانا ابوبکر صدیق کا وہ
بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی چنانچہ مجالس المومنین مین قاضی نوراللہ شوستری
نے لکھا ہے کہ خالد بن سعید از سابقین اولین بود اسلام او مقدم بر اسلام ابوبکر بود بلکہ
ابوبکر بہر کت خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود و باجملہ سبب اسلام خالد آن بود کہ در خواب
دیدہ بود کہ بر کنار آتشے افروختہ ایستادہ است و مدر او میخواہد کہ او را در آتش اندازد
کہ ناگاہ رسالت پناہؐ گریبان او را گرفتہ بجانب خود کشید و باو گفت کہ بجانب من بیا تا
بہ آتش نیفتی خالد ازین خواب ہولناک بیدار شد و تبسم یاد کرد کہ این خواب من صحیح
است و آنگاہ متوجہ خدمت حضرت رسالت گردید در راہ ابوبکر با او ملاقات نمود و از حال او
پرسید خالد صورت واقعہ را با او بیان نمود ابوبکر نیز با او موافقت کرد و بخدمت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم آمدند و بشرف اسلام فائز گردیدند اس روایت کی دیکھنے والی انصاف
کر سکتے ہین کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر بالہام غیبی یقین لایا ہو اور جسکو خدا نے رویاء صادقہ
کی ذریعہ سی ایمان پر راغب کیا ہو اور جسکی زبان سی نکل سکتا ہی کہ وہ ایمان سی
بی بہرہ تہا برای خدا کوئی تہا نور اللہ شوستری کے اس فقرہ کو کہ ابوبکر بہ تعبیر خوابی کہ او دیدہ بود مسلمان
مجتہد صاحب کے اس فقرہ سے کہ خلیفہ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق علماء امامیہ ثابت کر
اور انصاف سے تگذرے کہ ان لوگونکو دشمنے اور عداوت نے کیسا اندہا کر دیا ہی کہ ایسے صدیق نی ایمان سی انکار کر بیٹہے
جسکو خدا نی بذریعۂ رویاء صادقہ کی بدولت اسلام پر آگاہ کر دیا ہو اگر کوئی کسی کہ قاضی نوراللہ
شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اوسکا
جواب ہم چند طرح سے دیتے ہین اول یہ کہ ہمکو یہ امر ثابت کرنا ہی کہ ابوبکر صدیق نی پیغمبر صاحب
کی نبوت کو ایسی سچ جانا اور حضرتؐ کی دعوت کو دل سی قبول کیا اوسکا نام مجتہد صاحب

اسلام زمین یا ایمان سو بفضلہ تعالی تقاضے نور اللہ شوستری کی اقرار سی ثابت ہو گیا اور اگر
مجتہد صاحب نی ایمان اور اسلام کی تفظونمین اس نظر سی فرق کیا ہو کہ ایمان سی مراد تصدیق
بالجنان ہی اور اسلام سی فقط اقرار باللسان اور ایمان سی ابو بکر صدیق کی اسلئے انکار کیا
کہ اونکو پیمبر صاحب کی نبوت پر تصدیق قلبی کا مرتبہ نہا تو اونکی تکذیب کی لئی اونمین کی
شہید ثالث کا اقرار کافی ہی یعنے ابو بکر برکت خوابی کہ اودیہ بود مسلمان شدہ بود دیم ہمنی
ما نا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی اور اس روایت سی شہید ثالث کی اسلام ابو بکر کا ثابت
ہوتا ہی نہ ایمان لیکن ہم ابو بکر صدیق کا ایمان بہی امیر المومنین علی مرتضے کی اقرار سے
ثابت کرتی ہین اور مجتہد صاحب کی تار و پود کو درہم برہم کئی دیتے ہین مومنین کو چاہئی
کہ اونکو فضول دل سی نہین اور اسپنے بزرگونکی بیخبری پر افسوس کرین کہ علامہ حلی نی شرح تجرید
مین کہا ہی کہ قال علیہ السلام یوما علی المنبر انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم اسلمت
قبل ان اسلم ابو بکر و آمنت قبل ان آمن کہ حضرت علی علیہ السلام نی ایکدن منبر پر یہ فرمایا کہ مین ہون
صدیق اکبر مین ہون فاروق اعظم اسلام لایا قبل اسلام ابو بکر کے اور ایمان لایا قبل ایمان آنے ابو بکر کے پس
علامہ حلی نی حضرت علی کی زبان سی اسلام بہی ابو بکر کا اور ایمان بہی اونکا ثابت کر دیا اگر نہ مانو شیخ
کی قول سی مجتہد صاحب کا قول باطل ہوا تہا تو اب علی مرتضے کی قول سی اونکا قول
کہ خلیفہ اول ازایمان بہرہ نداشت باطل ہو گیا والحمد للہ علی ذالک بلکہ اس روایت سی یہ
بہی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان کو ابو بکر کی اسے وقت اور عزت اور شہرت تہی کہ حضرت
علی نی فخریہ بیان کیا کہ مین اونسے بہی پہلی ایمان اور اسلام لایا اگر موافق قول شیعہ کی ابو بکر
صدیق ایمان اور اسلام مین کامل ہوتی یا معاذ اللہ منافق ہوتی یا طمع دنیا سی ایمان لائی
ہوتی تو حضرت علی اونسی پیشتر ایمان لانی پر افتخار کیون کرتی ہیم اس روایت سی یہ

بھی ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق کی اسلام و ایمان کی نسبت جو علمار امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف
ظاہر مین اسلام لائی تہی اور کاہنونکی کہنے سی برطبع خلافت مسلمان ہوگئی تہی وہ بالکل غلط
ہی لیکن قاضی صاحب کی شہادت سی جسمین اونہون نی ابوبکر صدیق کو سابقین اولین مین
بیان کیا اونکی اگلی پچھلی جہوٹی ہوگئی اور یہ کوئی خیال نکری کہ قاضی صاحب کی اس
تقریر نی فقط اپنی اور مجتہدین کی قولون کو باطل کیا بلکہ اپنی حضرت صاحب الامر کی
قول کو بھی رد کردیا یعنے شیعونکی امام مہدی صاحب کا بھی یہی قول ہی کہ ابوبکر صدیق
دنیا کی طمع سی ایمان لائی تہے اور یہودیون سی پیغمبر صاحب کی بادشاہت اور غلبہ
کا حال سنا کرتی تہی پس موافق اونکی کہنے کی ظاہرن کلمہ کو ہوگئی تہی چنانچہ اسکو ملا باقر
مجلسی نی بحار الانوار کی رسالہ رجعیہ مین بروایت شیخ صدوق محمد بن بابویہ قمی کی لکہا
ہی اسلام ابوبکر طوعاً بود و اما برای طمع دنیا زیرا کہ ایشان باکفرہ یہود مخلوط بودند الی قولہ
چون حضرت دعوی رسالت فرمود ایشان از روی گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند و در
باطن کافر بودند الخ ان روایتون سی اسلام اور ایمان ابوبکر صدیق کا بخوبی ثابت
ہوا اور جب ایمان اور اسلام اونکا بخوبی ثابت ہوا تو صاحب کی لفظ سی یہ بھی بنص قرآن
ثابت ہوا کہ وہ پیغمبر کی صاحب تی اور پیغمبر صاحب کی اصحابونکی جو فضائل اور درجات
ہین اونکو علمار امامیہ بھی تسلیم کرتی ہین اسکے مصداق بھی ٹہہری پس اوجود اسکی جو کوئے
اونکی صحابیت کا بھی انکار کری اور اونکی فضائل کو نہ مانی وہ منکر نص قرآنی ہی بقول
المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہم بھی اوپر بیان کرچکی کہ
فی نفسہ صحابت مین کوئی شرافت نہین ہی مگر بعد ثبوت ایمان حقیقی کی اور ایمان
حقیقی کہ جز دغلط اسکا تصدیق جنانی سی منافقین صحابہ مین خصوصاً حضرات ثلثہ مین

شیعونکی نزدیک منعقد ہی پس اگر صحابت اصطلاحی بھی اسمقام پر مراد لیجاوی تو نہوگی
مگر باعتبار ایمان ظاہری کی جسطرح کل منافقین باعتبار ایمان ظاہری کی شمار صحابہ مین داخل تہی جیسا کہ
سابق مین بقول امام نووی کہنے ثابت کیا کہ وہ شان منافقین مین فرماتی ہین ولانہم کانو معدودین فی الصحابہ
دیکھا دون سعد اما حسبہ والمطلب الدنیا سے آخر تک وقد قرار حدیث اصحابی اصحابی اور
حدیث من الاصحاب سن لایانی اور امثال اوسکے جو بیان ہوچکے سب اسی پر دلالت
کرتی ہین اگر منافقین داخل صحابہ تہی پس اگر جناب باری نے بھی یہی صحابیت نفاق اور
بقول لصاحبہ مین مراد لی ہو تو حضرت ابوبکر کے لئی اسمین کیا شرافت اور کیا فضیلت
نکلی لیکن کسے مفسر نے کسی فقیہ نے کسی محدث نے اسمقام پر نہین کہا ہی کہ خدا نے صحابی سے اصطلاحی
مراد لئی ہین باقی رہے معنے لغوی پس اطلاق اوسکا قرآن مین حدیث مین عرف مین
اور ساتھہ رہنے والون کی آیا ہی خواہ ساتھی سومن ہو خواہ کافر ہو یہانتک کہ اگر حیوان
بھی ساتھی ہو تو کبھی اوسکو بھی صاحب کہتی ہین جیسے عرب بولتی ہین مابین الصاحب الحمار
چنانچہ قرآن مجید مین چند مقام پر اسطرح کا استعمال موجود ہی پس ای سی ہی جناب رسولخدا
کو صاحب کفار کہنا چنانچہ فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون یعنی ای کفار تمہارا صاحب یعنی جناب
رسول خدا مجنون نہین ہین اور اسی سے ہی بیان صحابت درمیان ایک مومن اور ایک
کافر کی جیسا کہ فرمایا ہی قال لصاحبہ وہو یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا یعنی ایک کافر
نی اپنے صاحب سی کہا کہ مین زیادہ تر ہون تجسے از روی مال کی اور پھر فرمایا قال
لصاحبہ وہو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب یعنی کہا واسطی اوسکی صاحب اوسکی
نی درحالیکہ مباحثہ کرتا تہا اوس سی کہ آیا کافر ہوگیا تو ساتھہ اوسکی کہ جسنے پیدا کیا تیرے
تئین مٹی سی اور اسی سی ہی وہ مقام جہان خداوند علام نی زبانی حضرت یوسف کی فرمایا

ہی کہ اونھون نی دو کافرون ہی جو قید خانہ مین اونکے ساتھہ تھی کہا یا صاحبی السجن یعنی
ای دو نوساب میری قید خانہ مین پس صحابت لغوی فی نفسہ موجب کسی فضیلت
و شرافت کی نہین ہی ورنہ کافر کو صاحب مومن اور مومن کو صاحب کافر نہ کہتی آے
سی صاحب کی فضیلت کسی لفظ ما بعد یا قبل سی ثابت کیجاوی تو کلام اوس لفظ ما بعد اور
قبل مین ہوگا نہ لفظ صاحب مین قولہ سپر شیعہ چند طرح سی اعتراض کرتی ہین اول
طرح پر اقول اول وہی کہ جسکا ثانی اثنین منفقود ہی اون پندطرحکی اعتراضون کا جو شیعہ
کرتی ہین اگر آپ سی جواب نہین ہو سکتا تہا اور فقط ایک ہی اعتراض کی جواب پر آپکو
قدرت تہی تو یون فرمایا ہوتا کہ اون چند اعتراضون سی ایک یہ ہی اوسکا نام اول کیون
رکہا اسلئے کہ لفظ اول خواہی نخواہی ثانی ہی قولہ صاحب سی مراد ہمراہی کی ہے
اقول بقاق مفسرین اس مقام پر بھی معنے لغوی مراد ہین کسی مفسر نی نہین کہا ہے کہ
ہین قرآن مین صحابیت کی اصطلاحی معنے بھی مراد ہین ولا اقل اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال اور جب اخلاف اوسکا مومن و کافر دونو پر ہوا تو قول شیعہ کہ صاحب کی
لفظ سی فضیلت بکیطرف اسلام کا ثبوت بھی نہین ہو سکتا جیسا کہ آپ خود قائل ہین نہایت
بجا اور درست ہوا اسلئے کہ اگر کہین مذمت یا فضیلت سمجھی جائیگی تو نفس لفظ صاحب سی
سمجھے جائیگی بلکہ یا لفظ ما قبل یا ما بعد سی سمجھے جائیگی اور قابل بحث و فحص وہی لفظ ما قبل
و ما بعد ہوگا نہ لفظ صاحب کا قولہ آیت اول کا جواب یہ ہی اقول یہ جواب محض مہمل
ہی اور دلیل کمال غباوت و جہالت پر ہی اسلئے کہ خود مخاطب اسکا اقرار کرتا ہے کہ
بیشک خدا نی کافر کو صاحب مومن کہا ہی پس اسی قدر سی دعواے شیعہ کہ صاحب کا
اطلاق مومن و کافر دونو پر ہوتا ہی ثابت ہوگیا قولہ مگر اوسیوقت اوسکی اہانت بھی بیان

کردی اقول انت کا بیان کردینا مین ثبت بدعوای شیعہ ہوا اگر انت نہ بیان فرماتا
اور کفر اوسکا نہ ثابت کرتا تو ہم کیونکر جانتی کہ صاحب کا اطلاق کافر پر بھی آیا ہے قولہ اور یہان
جو صدیق اکبر کو صاحب بیان کیا تو اوسکی ساتھہ ہی وہ کلمہ اقول اگر اوسکی ساتھہ ہے وہ کلمہ بیان کیا ہے
تو وہی کلمہ اوپر فضیلت کی بنا بر مخاطب کی عقیدہ کی دلالت کریگا نہ لفظ صاحب کا اور یہ کلام اس مقام مین بہ لفظ صاحب
مین ہی نہ اوس کلمہ دیگر مین کہ بحث و مخصم اوسمین بعد اسکی ہم کرینگی اس مقام پر غرض اسیقدر
ہی کہ لفظ صاحب مین کوئی فضیلت نہ ہوئی باسواسطی کہ اگر بقول تمہاری فضیلت ہوئی تو
لفظ مابعد مین ہوئی نہ لفظ صاحب مین الحمد للہ کہ یہ دعوی شیعونکا تو باقرار آپکی ثابت
ہو چکا اب آیئی لفظ مابعد مین ہم گفتگو کرتی ہین کہ وہ لفظ لاتحزن ان اللہ معنا ہی آپ مدعی
ہین کہ یہ کلمہ محبت اور تسلی پر دلالت کرتا ہی ہم کہتے ہین کہ لانسلم نہ یہ کلمہ فی نفسہ محبت پر
دلالت کرتا ہی نہ تسلے پر بلکہ لفظ لاتحزن صیغہ نہی ہی اور اصل نہی واسطے حرمت کی ہی
جیسا کہ اصل امر واسطی وجوب کی ہی پس باعتبار معنے اصلی کی یہ لفظ دلالت کریگا اوپر واقعی
ہونی ایک فعل قبیح کی خلیفہ اول سے کہ وہ اظہار قلق و اضطراب اور حزن و بکا تہا جو
دلیل ہی بیدینی اور بی ایمانی اور عدم تصدیق بوعدہ خدا و رسول پر پس لانسلم کہ اوپر تسلے ہی کی
محمول ہی لانسلم کہ تسلی کی لیے ایمان بہی لازم ہی کیون نہین جائز ہی کہ کسی کافر یا منافق
کو بخوف افشای راز تسلے دیجاوی یعنے اگر اوس کافر یا منافق کو تسلی نہ دیتی تو وہ افشا
اوس راز کا کہ جسکا چہپانا مصلحت وقت تہا کردیتا قولہ پس دونون مین کیا مناسبت ہی
اقول دونون آیتون مین بڑی مناسبت ہی ایک تو یہ کہ لفظ صاحب نہ وہان ایمان پر دلالت
کرتا ہی نہ یہان ایمان پر دلالت کرتا ہی دوسرے جیسے وہان مابعد دلالت کفر پر کرتا ہی
ویسا ہی یہان بہی شیعونکی نزدیک مابعد دلالت اوپر کفر ہے کے کرتا ہی جیسا کہ عنقریب

بیان آپ نے جو فرمایا لفظ لاتحزن مین کرنیکی تم تو ضیح تمام بیان کرنیکی قولہ اور دوسری آیت
کا یہ جواب ہی کہ صاحبی ابن زین الفضلا صاحب کی مضاف سجن کیطرف یا قول واو صاحب
ایسا جواب نامقبول اور سمجھنی سے اضافت کی نہایت جاہی حیرت ہی صبیان کتب
ہی جانتے ہین یہ اضافت یا دنی ملا بست ہی اور فصحا و بلغا مین ثابت و ذایع ہی ہر مضاف
الیہ کو فرد مین ہی کہ مضاف الیہ حقیقی ہو جیسے جری الفرس بلحم العید و سہم النبل پس حقیقت
مین نہر کوئی چیز سیال ہی کہ جسکے طرف جریان کی اضافت کرین اور نہ عید کوئی جانور ہی
کہ اوسکا گوشت کہین زیل کوئی تکلوی ہی کہ جسکا تیر ہو پس یہ اضافتین نہین ہین مگر بادنی
ملابست اسطرح اضافت صاحب کی طرف سجن کی بملابست ظرفیت ہی نہ یہ کہ سجن مضاف
الیہ حقیقی ہی اور کیونکر حقیقۃ صاحب سجن کی ہو سکتی ہی حالانکہ سجن عبارت ہی جسد اور
سقف سے پس کون کہہ سکتا ہی کہ فلان شخص صاحب جدار ہی اور صاحب سقف ہی
آری اگر معنی صاحب کی مالک کی لین تو سجن مضاف الیہ حقیقی ہو سکتا ہی لیکن اس مقام پر
صاحب سے السجن مالک سجن تھی بلکہ مقید فی السجن تھی بنا برا سکی صفت ذمیمہ کا کہ مضاف الیہ
حقیقی بیان محذوف کیا جاوی کہ وہ یا ی متکلم ہی اور معنی کلام کی یہی جاوین کہ ای دو نوسنا
میری قید خانہ مین اور اگر اس بات کو آپ ہمسی باور نہ کیجئے تو اپنی بڑی مقدس ادب قافیہ
بغیاد ی کی کہنے کو تو البتہ مانی کا دیکھیے وہ اپنی تفسیر مین فراتی ہین کہ صعنے یا صاحبی
السجن کی یہ ہین کہ یا صاحبی اسجن فاضافتہا الیہ علی الاتساع کقولہ یا مارق الایۃ بل الدار
لتھے اینی صعنے یہ ہین کہ ای دو صاحب میری تنگ قید خانہ کی پس اضافت طرف
سجن کی مجازا ہی جیسا کہ قول قایل مین ہی ای پرانی والی رات کی اہل دار کی تعین اب تو
کیہ جانی چون و چرا آپکو نہ ہی ہوگی اب فرمایی صاحبی اور یا صاحبی مین کیا فرق ہے

صاحب مضاف طرف نبی کی دونو جگہ ہی کہنین اُنمی یہ فرق ہی کہ ایک جگہ مضاف ایک
صاحب کی ہی اور دوسری جگہ مضاف دو صاحب کی ہی بسبب اسکی کہ دوسری صاحب
یہان موجود ہی نہ تہی ورنہ نہین معلوم کہ کیا آفت برپا ہوتی اور جناب رسول خدا کو کتنے
تسلی دینی پڑتی اور بڑی مشکل تو یہ تہی کہ دوسری صاحب تو تسلی دینی دراضی ہونیکی
عادت ہی نہین رکہتے تہی چنانچہ روز حدیبیہ ہر چند جناب رسول خدا نے تسلی دی اور
فرمایا کہ انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ یعنی مین خدا کا رسول ہون اور خدا مجکو ہرگز
ضایع نکریگا مگر غیظ و غضب مین خلیفہ صاحب کی کمی نہوئی جیسا کہ صحیح مسلم مین موجود ہی
یہانتک کہ نبوت ہی مین اظہار شک کرنیکی پس ایسے صاحب سی تو فقط ان اللہ معنا
کہنی سی جان بچانی بہت مشکل بات تہی مگر الحمد للہ کہ بخیر گذشت کہ آپ ساتہ ہی تہے
قولہ اس آیت مین لفظ صاحب کا مضاف نبی کیطرف ہی اقول اگر غرض یہ ہی کہ
لفظ نبی کیطرف مضاف ہی تو محض کذب و افتری علی اللہ ہی اسلئے کہ اضافت طرف
ضمیر مجرور متصل کی ہی کہ لکہنے مین واو اور پڑہنی مین ہا ہی کما صرح بہ علما و انتجویدا و
اگر غرض یہ ہی کہ باعتبار مرجع ضمیر کی اضافت طرف نبی کی ہی تو کوئی کہہ سکتا ہی کہ لانسلم
کیون نہین جائز ہی کہ مرجع ضمیر لفظ غار ہو کہ بہت قریب ہی اور اضافت صاحب الغار
کی مثل اضافت صاحبی الانجمن کی ہو پس اس صورت مین بہی فرق کرنا آپ کا
بین الاضافتین محض باطل ہو گیا اور اگر عذر گذشت ہمارا قابل پذیرائی ہوگا تو شیعونکا
بہی عذر گذشت نما یکنیتہ علیہ مین کہ مبنی عدم ایمان خلیفہ صاحب ثابت ہوتا ہی البتہ
قابل پذیرائی ہوگا یہ نہایت بی انصافی ہی کہ میٹا میٹاپ اور کڑوا کڑوا تھو یہ معیار نکل
اسکی ہی کہ آیہ اقامو الصلوۃ مین جس سی خلافت جناب امیر علیہ السلام ثابت ہوتی ہی

اطلاق جمیع علی الواحد جائز نہین ہی اور آیۂ لو افضل من الو ابو بکر ہین افسوس ہی کہ دنیا
مین انصاف نہین ہی قولہ ربا ایمان لانا ابو بکر کا وہ بروایات معتبرۂ امامیہ ثابت ہی
اقول ہمکو معلوم نہین کہ مخاطب کس ایمان کا ذکر کرتا ہی اگر غرض ایمان نفاقی ہی جیسی
ایمان منافقین تہا کہ مصداق قالوا منا باقواہہم ولم تؤمن قلوبہم کا تہا یا
مصداق آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کا تہا تو
بطیب خاطر مسلم ہی کہ روایات معتبرۂ امامیہ سی البتہ ایمان لانا ابو بکر کا باین ایمان
ثابت ہی اور اگر غرض ایمان حقیقی ہی جسکا جزء اعظم تصدیق جنانی ہی پس ہا مسلم کہ
کسی روایت غیر معتبرۂ امامیہ سی بہی ثابت ہو فضلا عن الروایات المعتبرۂ بلکہ خلاف اسکا
ثابت ہی چنانچہ خود ہی حضرت مخاطب صفحۂ مابعد اور حاشیہ مین اوسکی فرماتی ہین کہ
روایت حضرت صاحب الامر کی کہ جسکا مضمون یہ ہی کہ ابو بکر نے دل سی دنیا ایمان لائی ہے
منجملہ اون روایتون کی ہی جنسے اکثر کتب مین شیعون کی بہری ہوئی ہین یعنے دلالت کرتی
ہین اوپر کفر اور نفاق حضرت مخاطب صاحب کی طرفہ یہ ہی کہ اپنی خوش کرنی سو سنین کے
آپ کہتے ہین اسکی نقل کا بہی ارادہ رکہتی ہون غافل اس سی کہ البتہ اون روایتون سی اپنی
خوش ہونگی مگر اہلسنت کی گہر تو صاف بچیگے اور اوسی بگیانے اشارۃ حضرت
مخاطب کی اور اونکی بزرگون کی بیہودگی اور رکاکت بیان بہی ہو جیسا کہ حاشیہ مین فرماتی
ہین معلوم ہوگی فانتظر قولہ قاضی نور اللہ شوستری نے کہا ہی اقول اس روایت مین
تو کہیں جہوٹی ایمان کا بہی ذکر نہین ہی فضلا عن الایمان الحقیقی والتصدیق الجنانی آری
ببرکت خواب خالہ ابو بکر کی مسلمان ہونیکا ذکر البتہ ہی اور مقتضای ولا کن قولوا اسلمنا
ولما یدخل الایمان سے قلوبہم کے کل منافقین مسلمان ہوئی تہی اس سے

ایمان حقیقی نہین ثابت ہوتا ہی قولہ اس روایت کی دیکھنی والی انسان دیکھ سکتے
ہین اقول کس دیکھنی والی اس روایت کی مثل خاصب کی فہم نہین ہین کہ بتا سکین
ایمان ابوبکر کا ذکر تم نہین ہی اوس سی ایمان سمجھتے او تصدیق جانی ابوبکر نہین آری
ذکر اسلام ابوبکر کا ہین کہ وہ اعم ہی ایمان حقیقی او کذ منافق سی قولہ کہ جو شخص اسلام کی سچائی پر الہام
غیب یقین لایا ہو اقول اس روایت مین نہ ابوبکر کی الہام غیبی کا ذکر ہی نہ ابوبکر کی
یقین لانیکا ذکر ہی آری ذکر خواب دیکھنے والا ہین پس الہام ہوا او یقین آیا تو خواب
دیکھنے والی کو آیا نہ ابوبکر کو قولہ جسکو خدا نے رویا صادقہ کی ذریعہ سی ایمان پر راغب
کیا اقول کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ حضرت مخاطب کتنی بوتلون کی نشہ مین یہ کلام کر رہی
ہین نہ انی کہ کسکو رویا صادقہ دکھلایا اور کسکو راغب طرف ایمان کی کیا رویا صادقہ
دیکھنی والا نہین ہی کمر خدا کہ جسکا اسلام مقدم اسلام ابوبکر کی ہوا بلکہ اوسکا خواب فظاہر سبب
اسلام ابوبکر ہوا ابوبکر کو خدا نی کب خواب دکھلایا اور کب اسلام کیا اونکی خواب دیکھنی کا
ذکر تک اس عبارت مین نہین ہی ابہ غور و فکر کی ملزم ہوتا ہی کہ غالب پہ کہ مست
بکری ہی او نالست بیخودی مین نہ بصورت تبسم کہ ابوبکر کوئی صورت دیگر اوسکی تخیلہ مین تھی
سباق لسذا اوسکی ضمیر اس عبارت مین کہ بلکہ ابوبکر پر کہ خواب کی اوسدیہ بودہ ملان شد و او
طرف ابوبکر کی خلاف سباق و سیاق کلام پیرتا ہی حالانکہ سابق کی ضمیرین طرف خالد کی
پہ تی ہین سبب ضمیر ستتر از ضمائر متین اولین بودہ اور ضمیر بلد زا اسلام او متقدم بر اسلام ابوبکر بودہ
پہر اس کلام پر لفظ بلکہ ترقی ہی کہ اسلام خالد تو اسلام ابوبکر پر متقدم ہی تنہا بلکہ خواب خالد سبب
اسلام ظاہری ابوبکر ہوا اور بعد اس کلام کی ذکر خواب خالد ہی پس اگر ضمیر ابو کے
طرف ابوبکر کی پہری ہا [illegible] تو اس کمہ رہا قبل او یا بعد تی با ما قبہ [illegible] سبب

کہ دستور العمل بیان خوانان کتب ہی اس عبارت سی بجز خواب خالد کی خواب ابوبکر کچھ چیز
کی مگر ترتیب ہی خوش فہمی نہ طلب سی کہ صاف صاف فارسی عبارت کی سمجھنے مین
آنکھین خواب غفلت سی نہین کھولتی اور ایسے ٹھوکرین سونہ کی کھاتی ہین کہ بس سے
تر کونکو ہنسے آتی ہی اور باایمہ غرض نہ نمی دموی قرآن او حدیث کی عبارت سمجھنی کا
ہی جناب والا یہ کلام اللہ نہین ہی کہ جسکو عامۃ الناس نہین سمجھتے ہین بلکہ یہ جیسی
چاہا خلاف سابق و سیاق پھیر دیا جیسے سکینۃ مذکر کی ضمیر ی خوف مذکر طرف ابوبکر کے
پھیر دی گو کلام مخدوش و فصاحت سی کرجائی تو کرجائی مگر ابوبکر کا کام تو بنجائی اگر اس
بی انصافی مین رسوائی اور فضیحتے ہی تو خواص کی نزدیک ہی عوام کی نزدیک تو نہین
ہی لیکن اس عبارت فارسی کی ناواقف ترکیتون اور لالاؤن اور گلستان خوانون کے
نزدیک بھی سوء فضیحتی ہوگی اور سب کہینگی کہ متعصبی ہیون و دیوانگی ہی کہ کوئی خواب
خالد کو خواب ابوبکر کہی حضرت فاضل کو غیر چیز سمجھ گئی ہی کہ سنبھالکر سنبھالکر کہ ہمکو شرم آتے ہی
کہ ہنسے ایسی خوش فہمونکو مخاطب کیا ہی کیا کیجئے کہ انسان بضرورت ہر جائی ضرورت
کیطرف متوجہ ہوتا ہی ولنعم ما قیل ؎ پاسنہ آنا گر بہر قضای حاجتی ۔ خانہ اہل دوا جائی
ضرور ۔ جی میں نیست قولہ او کی نسبت کسکی زبان سی نکل سکتا ہے اقول خواب دیکھنی
والی کی نسبت تو بیشک نہین نکل سکتا ہی لیکن ابوبکر کی نسبت جو خواب دیکھنی والی نے تھے
البتہ نکل سکتا ہی کہ ایمان سی بے بہرہ ہتی قولہ برائی نہ اکوئی فاضلے نورالتد کی اس
فقرہ کو اقول برائی خدا کوئی اس فقرہ کو کہ بلکہ ابوبکر سرکتل انہ ساختہ فقرہ ماقبل کی کہ بہلام
او متقدم بر اسلام ابوبکر بودہ او رسانتہ فقرہ مابعد کی کہ مانحنہ سبب اسلام خالد اک بود کہ در
خواب دیدہ بود الخ ملاوی اور کہی کہ اس عبارت سی خواب خالد کا ثبوت ہوتا ہی یا خواب

ابوبکر کا اور بعد انکی خوشنودی سے فدک خاطب پر تحسین و آفرین کری یا تسخیف و تفسیق قولہ مجتہد صاحب
کی اس فقرہ کو اولی قولہ سطابق کری اقول بیشے دمین اللہ ہمنی دونون مقرر نکو مطابق کیا تو
دونو نکو نہایت مطابق پایا اور کسیطرح آپسمین تخالف نہین ہی اسلئے کہ مجتہد صاحب مثل
کل فرقہ امامیہ کی نافی ایمان شیخین خلیفہ اول ہین اور مولانا شوستری علیہ الرحمہ
بہی مثل کل فرقہ امامیہ کی مثبت اسلام ظاہری ابوبکر مثل اسلام ظاہری کل منافقین کی
ہین اور ان دونون باتونمین آپسمین کسیطرح کا تناقض اور تخالف نہین ہی بلکہ علماء اہل سنت
بہی بہ نسبت کل منافقین کی اسی بات کی قایل ہین کہ ظاہر مین مسلمان اور حقیقت مین بے ایمان
تہی پس اگر علمای شیعہ بہی ابوبکر کو اہل نفاق سی سمجہ کر اسکی قائل ہوئی تو کیا قباحت
لازم آئی قولہ کہ ان لوگون کو دشمنی اور عداوت نی کیا اندہا اقول حقیقت مین کور مسلمی
وہ ہی کہ جسکو محبت ملتہ نی ایسا اندہا کردیا ہی کہ عبارت فارسی تک کا بہی مضمون نہین سوجہتا
نعم حب الشی یعمی ویصم واتہا لا تعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ
ایسے صدیق کی ایمان کا انکار کرتی ہین اقول اوس صدیق کو کہ صداق سے برعکس
نہند نام زنگی کافور ہی کذیب سمجہ کر اوسکی ایمان کا انکار کرتی ہین قولہ جسکو خدا نی بذریعہ
رویا یا صادقہ اقول تدنی رویا صادقہ و اسطی ابوبکر کی خود کاذب و مفتری سے مولانا
شوستری نی رویا صادقہ و اسطی خالد کی ثابت کیا ہی نہ ولسطے ابوبکر کی اندسے
ایمان ابوبکر کو ٹوٹتے پہرتی ہین مگر کیسن خواب و خیال مین بہی نہین دکہائی دیتا تب بہوئے
خواب بتاتی ہین سے این خیال ست و محال ست و جنون قولہ اگر کوئی کہے کہ
قاضی نورالله شوستری نی اسلام کا اقرار کیا ہی اقول امور باطنیہ کو دخل کرنا کیا حقیقت
مین قاضی علیہ الرحمہ مثل کل شیعہ کی اسلام ظاہری کا اقرار کرتی ہین اور ایمان حقیقی کا

مثل کل شیعہ انکار کرتی ہین اور یہی حال مجتہد صاحب کا بھی ہی قولہ پیغمبر صاحب کی
نبوت کو دل سے سچ جانا اور حضرت کی دعوت کو دل سی قبول کیا اقول اگر اسی امر کا
آپ ثبوت کر دیتی تو ہماری اور انکی جھگڑا ہی طے ہو گیا ہوتا آج بارہ سو برس کا زمانہ گذرا
اور ایک سو بتیس ہوس خام زمین مر گئے مگر ایجاد جنکی ایک نقرہ بھی اس دعوی سی ثابت
نہو سکا بھلا آپ بیچاری ایک جھوٹ ماخواب ابوبکر کی واسطے بنا کی اور بدرجہ خواب خالد
کو خواب ابوبکر ٹھہرا کی کیا ثابت ہی گا قولہ سو بفضلہ تعالی قاضی نور اللہ کی اقرار سی ثابت
ہو گیا اقول محض غلط اور نہایت درجہ بیفروغ ہی کس عبارت سی کس فقرہ سی کس
لفظ سی قاضی علیہ الرحمہ کی ثابت ہو گیا کہ ابوبکر کی نبوت کو دل سی سچ جانا اور دعوت
کو دل سی نا عبارت مذکورہ مین تو فقط مسلمان ہونیکا ابوبکر کی ذکر ہی دل سی سچ جانا اور
دل سی قبول کرنا کس لفظ کا مفہوم ہی مسلمان ہونا استلام سچ جاننی کا معین ہی اور نکل نہین
مصدق نبوت دل سی ہو جانین قولہ تصدیق قلبی کا مرتبہ نہ تھا اقول حاشا وکلا
کہ تصدیق قلبی ابوبکر مین کہیں چھپی ہی گئی ہو آجتک نہ کوئی شیعہ اسکا معتقد ہی نہ قائل
تمک ہو گا قولہ اونکی تکذیب کی لئی اونہین کی شہادت کا اقرار کافی ہے اقول
مخاطب کی تکذیب کی لئی یہ عبارت شہادت کی کافی اور وافی ہی کہ کہین تصدیق
قلبی ابوبکر کا اونمین ذکر ہی نہین ہے بلکہ فقط مسلمان ہونیکا ذکر ہی اور خواب خالد کا ذکر
ہی نہ خواب ابوبکر کا نیز ابوبکر جو بظاہر مسلمان ہوئی تو بسبب خواب خالد کی ہوئے کہ وہ
خواب مذکر بشارت کا بن ہوا کما ستعلم قولہ ہنے مانا کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے
اقول یہ بات" یہی ہی کہ اگر بخوشی نمانہنے گا تو بعض مقامات پر بفرض قرآنی بل قولوا اسلمنا
جبک ہاری ماننا پڑیگا آری بعض مقامات پر جیسا کہ سابق بیان اشارہ ہوا اسلام اور ایمان

دولوتہ اوف بھی ہین اور جب عبارت شہید ثالث فقط اسلام ہی پر دلالت کرتی ہی تو ابتدا
مین کیون کہا تہا کہ ہم اونکی ایمان کا اثبات کرتے ہین مقولہ لیکن ہم ابوبکر صدیق کا ایمان
بھی امیرالمومنین علی مرتضے کی اقراری ثابت کرتی ہین اقول کہ شہید ثالث کی اقراری
ثابت کیا اب کہنا بلہیز کی اقرا بھی ثابت کیجئے گا تمکو تو لیاقت فہم سخن کی بھی نہین ہی
تم کلام جناب امیر علیہ السلام کیا خاک سمجہو گی مقولہ تا روپود کو درہم و برہم کرتی ہی اقول
تا روپود ایمان ابوبکر ایسا درہم و برہم نہین ہی کہ تمہاری ہلبلای سی ملجہ جای علمای اہلسنت
نی بارہ بارہ سو بانجی کی ڈاہیز کی کچہ پیچاق نا ئین جب بھی بارہ سو برس ہوئی کہ ابتک نہ
سلجہا اٹہائے کی کاریگر تمنے بھی بہت متوجہ رہی اور بہت طلائی مغزنی تقریرین بھین مگر
کوئی سجاوٹ بکار آمد صورت زیبای حضرت ابوبکر نہوئی مقولہ اور اپنی بزرگون کے
بیخبری پر افسوس کرین اقول ہمکو تمہاری بزرگون کی بیخبری پر البتہ افسوس ہی کہ اپنے
سحاح مین احادیث نفاق ابوبکر مثل حدیث غصب فدک و حدیث بیش اسلمہ اور حدیث
قرطاس اور حدیث سقیفہ وغیرہا لکہکر کیون بیچاری ابوبکر کی تا روپود ایمان کو درہم و برہم کرتی
کہ اب تک اونکی علمای یمین سینونکی جان پر بنی ہی مگر کچہ نہین بن پڑتی مقولہ علامہ حلی
نی شرح تجرید مین کہا ہی اقول علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بغرض ابطال دعوی سابق الاسلامی
ابوبکر جسکی اہلسنت فخریہ مدعی ہین اس حدیث کو کتب اہلسنت سی اخذ کیا علیہم کہا ہی اور ظاہر
ہی کہ جو کلام الزاما خصم کہا جائیگا وہ ضرور ہی کہ کتب خصم سی لکہا جائی چنانچہ ابن ابی الحدید نے
بھی اسکو نقل کیا ہے پس جو کلام کہ مقبول اہلسنت ہو شیعہ اہلسنت کو اوس سی الزام دیسکتی
ہین اور اہلسنت کو نہین ہو سکتا کہ شیعون کو اوس سی الزام دین مقولہ علامہ حلی نے
علی مرتضے کی زبان سی اقول اگر زبان حضرت علی مرتضے صلوات اللہ و سلامہ علیہ

کی سنے کی مخاطب کو لیاقت ہوتی تو اس کلام کو ہرگز زبان پر نہ لاتا کہ جس سی دعوے
صدیقیت و فاروقیت شیخ عتیق اور اونکی رفیق شفیق کا کاذب اور سرمایۂ فخر و مباہات از
سر تا سر باطل ہوجاتا ہی اور باوجود کذب صدیقیت اور فاروقیت کی ہوس اثبات
ایمان کمال بالا لہو سی ہی اسلیے کہ بنا بر اسکی ایمان خود بخرق اجماع مرکب باطل ہوجائیگا
بدینوجہ کہ اجماع کل تست اسی پر ہی کہ یا خلیفہ حق موصوف بصدیقیت اور ایمان تھے یا
موصوف بکذبیت اور بی ایمانی تھی پس قول بعدم صدیقیت باوجود ایمان ایک قول محدث
ہی کہ جس سی خرق اجماع مرکب ہوا جاتا ہی معہذا ہو باطل بالاتفاق لیکن ہم قطع نظر اسی
کسکی کہتے ہین کہ اس عبارت سی فی نفسہ بھی اثبات ایمان ابوبکر نہین ہوسکتا ہی بچند وجہ
اولاً یہ کہ غرض اون حضرت کی اس کلام بلاغت نظام سی کہ مجمع عام مین علی المنبر فرمایا
ابطال دعوای ہواخواہان ابوبکر و عمر ہی جو بزعم باطل اسنے بعلت سابق الاسلامی و
سابق الایمانی ابوبکر کو لقب صدیق اکبر دیتے تھی اور اونکی نسبی فضیلت سابق الاسلام
ٹھہراتی تھی پس وہ حضرت رد اور ابطال از عمہم الفاسد فرماتی ہین کہ اگر بزعم باطل تمہاری
سبقت اسلام اور ایمان موجب صدیقیت ہی تو مین صدیق اکبر ہون اسلیکی کہ اسلام اور
ایمان میرا مقدم ہی نہ اسلام اور ایمان ابوبکر کا جو تمہاری عقیدہ مین اسلام اور ایمان حقیقی
ہی گو حقیقت مین فقط ظاہری ہی پس اونحضرت فی اطلاق ایمان ابوبکر پر نہین کیا مگر بنا بر
عقیدۂ ہواخواہان ابوبکر کی جیسے خدا فی ردا لتحکم خضر مین اطلاق ہا کہ معبودان باطل پر نہین کیا
مگر بنا بر عقیدۂ باطل اہل باطل کی اور اسیطرح سی حضرت ابراہیم نی شمس و قمر کو رب نہین کہا
مگر بنا بر عقیدۂ اہل باطل کی کما صرح بہ علماء التفسیر پس بنا بر اس اطلاق کی اگر کوئی مومن کسی کافر
سی کہی کہ الوہیت خداوند کریم کی قدیم ہی اور الوہیت تمہاری آلہہ کی حادث ہی یا ین

سکے اوس سی جو مسیلمہ کذاب کی نبوت کا قایل ہی کہ نبوت خاتم الانبیا پیشتر از نبوت مسیلمہ
ہی تو آیا کوئی اوس موسن کو مصدق الوہیت اللہ جل یا مصدق نبوت مسیلمہ کذاب کہہ سکتا
ہی ایسطرحسی اس کلام خجاب امیر کسی تصدیق اسلام اور ایمان حقیقی ابوبکر نہین ہوسکتی ثانیاً
بتقدیر انیکہ روی خطاب طرف ہو اخوانان ابی بکر کی ہی اور وہ اسلام اور ایمان کو مترادف
جانتی ہین اور وہ واقع مین بھی کبھی مترادف ہوتی ہین جیسا کہ ہمنی سابق مین بیان کیا پس
اگر خجاب امیر علیہ السلام نی بھی اس مقام پر دونونکو مترادف لیا ہو تو ابوبکر کی کسی زائد از اسلام
کوئی امر ثابت نہوگا اور ہمگا و اسلام اعم ہی ایمان حقیقی سی جیسا کہ آیہ قل لم تومنوا ولاکن
قولوا اسلمنا مین ہی فلاد لالۃ الاسلام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث اور اگر قرینہ خطاب
سی بھی قطع نظر کیجاوی تو لا اقل یہ محتمل ہی وباذا جا والاحتمال یبطل الاستدلال پس جب تک
مخاطب کوئی دلیل عدم ترادف بین اس مقام پر قایم کری ایمان حقیقی ابوبکر کا ہم خجاب امیر
علیہ السلام سی ثابت نہین کرسکتا ثالثاً جب معلوم ہی کہ اطلاق لفظ ایمان کا ایمان حقیقی اور
ایمان ظاہری دونون پر آیا ہی جیسا کہ خجاب باری فرماتا ہی یا ایھا الرسول لا یحزنک الذین
یسارعون فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن
قلوبھم اور پھر فرماتا ہی ومن الناس من یقول امنا باللہ و
بالیوم الآخر وما ھم بمومنین اور پھر حق منافقین مین سورہ منافقین مین فرماتا ہی ذالک بانھم
امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون اور پھر فرماتا ہے
ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً
الغرض جب اطلاق ایمان کا ایمان ظاہری پر بھی ہوا پس کہان سی ثابت ہوا کہ قول
جناب امیر علیہ السلام مین جو ایمان کہ لفظ امنت سی مراد ہی وہی ایمان لفظ امن ابوبکر

سی بھی مراد ہو بلکہ ہم کہتے ہین کہ ایک جگہہ ایمان حقیقی یعنے ظاہری و باطنی دونونمراد ہی
اور دوسری جگہہ فقط ایمان ظاہری مراد ہی پس حضرت مخاطب نی دونو ایمانونکو ایک طرح کا ہونا
کہان سے ثابت کیا اور کیونکر سمجھی کہ ایمان ابوبکر اور ایمان جناب امیر ایک تہا فقط ان مین اشتراک
والارض فرق آسمان و زمین ہی درمیان ایمان حقیقی اور ایمان ظاہری کی آسی کوئی حرف
تشبیہ بہی اس جگہہ ہوتا تو مخاطب کو بظاہر اسکا گمان ہو سکتا تہا مثلاً یون ہوتا کہ ایمان
کما ایمان ابوبکر لیکن بحمداللہ وہ بہی تو نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تب بہی اتحاد دونو ایمانونکا کامل نہین
نہین ہو سکتا تہا اسلئے کہ تشبیہ کی لئی اتحاد فی بعض الوجوہ کافی ہی ورنہ زید کالاسد
مین زید کی اسی دم ہونا بہی ضرور ہوتا پس اس مقام مین وجہ تشبیہ مین فقط اقرار رسالت کافی
تہا یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ دونون مین تصدیق جنانی بہی ہو اور شیعونکو جو کہ بحث ہی تو اسی
تصدیق جنانی دیہی نہ اقرار رسانی مین جیسا کہ کل مناقبین مین پایا گیا تہا کہ مصداق یقولون
بافواہہم مالیس فی قلوبہم کی تہی اور جب خود جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف
معدالدین فیروزابادی اور ابن اثیر جزری صاحب قاموس و صاحب نہایہ کلام جناب امیر
ہی نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرین اور حق حضرت ابی بکر مین لقد تقمصہا ابن ابی قحافہ ہو یعلم ان
محلی منہ محل القطب من الرحی یعنے بتحقیق کہ تکلف و تصنع مین لیا قمیص خلافت کو
ابوبکر نی بکرہ خدع وغرب ظلیمہ جی بن بیٹے حالانکہ خوب جانتا تہا کہ حقیقت مین آسیای
خلافت سوای میری گردکے نہین پہر سکتے ہی تو ایسی صورت مین اونحضرت کی کلام سی
ایمان حقیقی ابوبکر ثابت کرنا نہایت خوش فہمی مخاطب ہی واضح ہو کہ یہ سب گفتگو ہماری
تنزلاً ہی ورنہ یہ حدیث کتب اہلسنت کی ہی کہ ہماری علمای الزاماً بالخصم لکہا ہی کما اشرنا الیہ
پس ازراہ ابطال صدیقیت مقبول ہی فان اقرار المستلزم علی نفسہم مقبولۃ دون لانفسہم اور

ازراہ ثبوت ایمان مقبول نہین ہی جیسا کہ مخاطب اس حدیث کو ازراہ اثبات ایمان بزعم
خاسد اپنی قبول کرتا ہی اور ازراہ ابطال صدیقیت نہین قبول کرتا حالانکہ خود کہ حدیث اوسکے
مذہب کی ہی اوسکو ہر طرح سے قبول کرنا لازم ہی قولہ ایمان بھی اونکا ثابت کردیا قول
ایمان ظاہری جہانتک مرادف اسلام ہی کوئی اوسکا منکر نہا کلام ایمان حقیقی مین ہی جو صدیق
جنانی پر موقوف ہی اور ہرگز کلام جناب امیر مین تصدیق جنانی کا ذکر نہین ہی قولہ اگر نورالدین
شوستری کی قول سی اقول نہ علامہ شوستری کی قول سی ایمان حقیقی ثابت ہوا نہ
قول جناب امیر علیہ السلام سی بلکہ دونونکی قول سی سابق الاسلامی باطل ہوگئی اور یہ امر
اہلسنت کا مابہ الافتخار تہا اور اسی پر لقب صدیقیت دینی کا مدار تہا الحمدللہ کہ صدیقیت بروایات
مقبولہ مخاطب مبدل بکذبیت ہوگئی اری ساتھہ کذبیت کی ایمان ظاہری کا بھی ثبوت ہوا
اور ہم اوسکی منکر نہین ہین بلکہ منکر ایمان حقیقی خلیفہ صاحب کی ہین اور وہ اس مقام پر بخرق
اجماع مرکب باطل ہوگیا کما اشرنا الیہ اور جب ایمان ظاہری ثابت اور ایمان حقیقی
باطل ہوگیا پس اسی کو نام نفاق ہی کیا قدرت خدا کی ہی کہ جس جس کلام سی مخاطب ایمان
ثابت کرتا ہی اوسی سی نفاق ثابت ہوتا جاتا ہی وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء قولہ
اونکا یہ قول کہ خلیفہ اول از ایمان بہرہ نداشت اقول جس ایمان سی خلیفہ صاحب بہرہ
تہی وہ ایمان حقیقی ہی اور وہ ثابت نہوا بلکہ بجای اوسکی نفاق ثابت ہوا قولہ الحمدللہ
علی ذالک اقول الحمدللہ علی ثبوت النفاق قولہ ایمان کو ابوبکر کی ایسی وقعت و عزت اور شہرت تہی
اقول ہونوا ایمان ابوبکر کی نزدیک وقعت و عزت و شہرت مسلم تہی کہ اونہون نے بعض خلیفہ بنانے کیلئے ایسا
کیا تہا لیکن شیعونکی نزدیک جیسی وقعت اور عزت ہی اوسکو خوب معلوم ہی اور جس ایمان کی اونکی
شہرت ہی وہ بھی اوسکو خوب معلوم ہی کہ اونکی حق مین بزرین نفاقی کی سبب ایمان حقیقی

لب پرنہین آتا ہی بلکہ کہین وہم وخیال مین بہی نہین گذرتا قولہ اسلام مین کامل نہوتی یا
معاذاللہ منافق ہوتی یا طمع دنیاسی ایمان لائی ہوتی اقول تردید کی کچہ احتیاج نہین ہے
قضیہ مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو نہین بلکہ شیعونکا اعتقاد یہی کہ خلیفہ صاحب ساتہہ کل ان
صفات کی موصوف تہی قولہ افتخار کیون کرتی اقول سبحان اللہ کیا خوش فہمی
حضرت مخاطب ہی کہ جناب امیرؑ تو دعوی ابوبکر ونکا برسر منبر علی رؤس الاشہاد باطل کرین
اور حضرت ابوبکر کی لیئی بجای صدیقیت وصف کذبیت ثابت کرین اور مخاطب باغیرت دیانیا
اوپر افتخار کرین اور کہین کہ جناب امیرؑ افتخار کرتی ہین جناب بالا افتخار نفرمائے بلکہ مناسب
ہی کہ بجای افتخار افتجار فرمائی یعنی غاصبین خلافت غاصب القاب ہی تہی
قولہ سوم اس روایت سی یہی ثابت ہوتا اقول اس سوم کو اوراس سی پیشتر
ہی دوم کو اصل اعتراض سی کچہ واسطہ نہین ہی وہ اعتراض کہ خود مخاطب فی شیعون کی
جانب سی اپنی اوپر کیا تہا بقولہ اگر کوئی کہے کہ قاضی نوراللہ شوستری نی اسلام کا
اقرار کیا ہی اور مجتہد صاحب نی ایمان سی انکار فرمایا ہی اسکا جواب ہم چند طرح سی دیتی
ہین انتہے پس کوئی منصف مخاطب کی دوم وعلی الخصوص سوم کو اس اعتراض ہی سی ملاکے
اور دیکہی کہ اوسکو جواب اعتراض سی کیا علاقہ ہی دوم مین اگر ایمان بزعم مخاطب ثابت
بہی ہوا تو قول جناب امیرؑ سی نہ قول ملانای شوستری سے حالانکہ اوپر دعوی کیا تہا
کہ ایمان لانا ابوبکر کا سو انا شوستری کی روایت سی ثابت کرتی ہین اور سوم مین یہہ
بیان کیا کہ مسلمان ہونا ابوبکر کا لطمع دنیا تہا قاضی نوراللہ شوستری کی بیان سے
باطل ہوگیا اوسکو کیا سروکار قاضی کی اقرار اسلام اور مجتہد صاحب کی انکار ایمان ابوبکر سی کیا علاقہ
ہی اور وہ اعتراض اس سی کیونکر دفع ہوا غرض ہماری اس تطویل سی فقط اثبات تخبط

حضرت مخاطب ہی کہ مثل ناقہ عشواء کی ہر طرف ہاتھ پاؤن پٹکتا ہی اور کچھ بنائی بن نہین پڑتا
ہی قولہ ابو بکر صدیق کی اسلام اور ایمان کی نسبت جو علماء امامیہ کا قول ہی کہ وہ صرف ظاہر
مین اسلام لائے تھے ا قول سچ ہی یہی قول کل علماء امامیہ کا ہی کہ اونہین سے مولانا
شوستری بھی ہین اور اس روایت مین اونکی کہ اسلام اور ایمان ظاہری اور حقیقی سے
بحث نہین ہی اور بجز اسکی کہ ببرکت خواب خالد ابو بکر مسلمان ہوے کوئی لفظ اسپر نہین
دلالت کرتی کہ اقرار نبوت بصدق دل کیا اور للہ و فی اللہ کیا اور بطمع دنیا نہین کیا تو ہم
حیران ہین کہ اس روایت سے مولانا شوستری کس بنا پر نہین ہی اسلئے کہ مضمون روایت
اسیقدر ہی کہ خواب خالد سبب ایمان ابو بکر ہوا پس مراد سبب سے ضرور ہی کہ سبب قریب
لیا جاوی اسطرح پر کہ خواب خالد یا دیدہ قول کا نہین ہوا اور طمع خلافت سراپا چلافت غالب
آئی اور یہی سبب ہوا مسلمان ہونیکا نہ یہ کہ اتباع لوجہ اللہ مسلمان ہوئے قولہ وہ بالکل
غلط ہی ا قول وہ ہرگز غلط نہین ہی بلکہ آپکا غلط کہنا بالکل غلط ہی اور آپ خود غلط انشا
غلط املا غلط ہین اور اگر آپ خود غلط نہوتی تو اپنی دعوی پر کوئی دلیل بیان کرتی قولہ لیکن
قاضے صاحب کی شہادت سے جسمین اونہون نے ابو بکر کو سابقین اولین مین بیان کیا
ا قول حاشا و کلا کہ قاضی صاحب نے ابو بکر کو سابقین اولین سے کہا ہو بلکہ خالد بن سعید کو
سابقین اولین سے کہا اور مثل جناب امیر علیہ السلام کی سابق الاسلامی ابو بکر کو باطل کیا اور

جو اسلام ابوبکر کی سے لئے ثابت کیا وہ موجب از اسلام حضرت کا ثابت
کیا نہین معلوم کہ حضرت مخاطب کس عبارت سی کس نقطہ سی ابوبکر کا سابقین اولین سی
ہونا ثابت کرتی ہین متصدق سابقین اولین ہونیکی لئی بہت شرطین ہین کہ متقدم اون شروط
کا ایمان اور تصدیق بالجنان ہی وہ ابوبکر کی کبھی ثابت ہی نہین ہی پھر ابوبکر سابقین اولین سی
کیونکر ہوگئی بعد چند مومنین موقنین کی فقط بظاہر مسلمان ہونسی کوئی شخص سابقین اولین سی
نہین ہوجاتا جب تک سبقت ایمانی اور تصدیق جنانی نہ ثابت ہو اور بحمداللہ روایت
قاضی نوراللہ رحمہ اللہ کی سے لفظ کو اسپر دلالت نہین ہی پس ادعائی مخاطب از سر
باطل اور علیہ صحت سی عاطل ہی قولہ اونکی اگلی پچھلی جھوٹے ہوگئی اقول اس درشت
زبانی سی کیا فائدہ جناب والا ہمارا جی نہین مانتا کہ ہم بھی مثل آپکی ایک دعوی بلا دلیل کرین
اور آپکی علماء کی شتر لشت تک جھوٹا اور مفتری اور کذاب اور خائن اور فادر آثم کہہ کر
درگذر کرین اور بی اسکا اثبات کسی اور بی اسکو قبول کرلی آپکی جان چھوڑدین کسی صحیح مسلم
کی کتاب الجہاد کی باب حکم الفی کو اوسمین ملاحظہ فرمائی وہ حدیث کہ جسمین حضرت خلیفہ
ثانی بخطاب وعتاب جناب امیر علیہ السلام اور عباس سی فرماتی ہین فلما توفی رسول اللہ
قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث
امراتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال رسول اللہ لانورث ماترکناہ صدقۃ فرأیتماہ کاذبا آثما غادرا
خائنا واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر فکنت ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذبا آثما
غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق الحدیث یعنی جبگاہ رسول اللہ نے وفات فرمائی ابوبکر نی کہا کہ میں ولی رسول اللہ ہون
پس تم دونو ای عباس وعلی اوسکی پاس آئی پس آئی ای عباس تو طالب میراث ابن اخ کا
ہوا اور یہ یعنی علی اپنے عورت کی باپ کی میراث کا طالب ہوا پس کہا ابوبکر نی کہ رسول اللہ نے

فی کیا ہی کہ ہم کسیکو ورثہ نہین دیتی جو ہمنے چھوڑا وہ صدقہ ہی پس تمین کیا تم دونون سے
ابوبکر کو جھوٹا گنا ہگار فریبی دغاباز خائن پس جب ابوبکر ہمارا اولین خلیفہ وارث رسول اللہ
وارث ابوبکر ہوا پس جانا تمنے مجکو بھی جھوٹا گنا ہگار دغاباز چھوٹا مال مردم خور انتہی اور اسی حدیث
کو صحیح بخاری والی فی معنیہ روایت کیا ہی مگر چھپا ین یہ کیا ہی کہ بجای کاذبا آثما غادرا خائنا کی
کذا ولذا الکہہ دیا ہی اور جھوٹی دغاباز ہونیکی تصریح کردی پس اگر خلیفہ صاحب سچی ہین تو حنیف
جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین یہ در الحق مع علی حیث دار متفق علیہ بجھوٹی دغاباز ہین
اور اگر جھوٹے ہین تو بھی اپنا مطلب یہی ہی اب آپکو اپنی عمر عزیز ہی کی قسم ہی کہ بانصاف
فرمائیی کہ پیروان صادقین علیہم السلام کی اگلی پچھلے جھوٹی ہین یا پیروان کاذب دغاباز خائن
کی اگلی پچھلی جھوٹی ہین قولہ علما و مجتہدین کی قولونکو باطل کیا بلکہ اپنی صاحب الامر کی قول
کو بھی رد کیا اقول اللھم احفظنا من شر کل غبی وغوی خدایا اس اولی سمجھ کا کیا علاج ہی
چاہتا ہی مخاطب خوش فہم ہمارا کہ قول مجمع علیہ کل علما و مجتہدین کو جو موید بنص معصومی ہے
ایک روایت احادی ہو کہ منسوب کسی معصوم کی طرف بھی نہین ہی باطل کری حالانکہ امامیہ
بمفاد خذ بالمجمع علیہ ودع الشاذ النادر قول مجمع علیہ سی اخبار احاد ما قل یا مطروح کرتی ہین اگر
مخالف مجمع علیہ ہو چہ جای اینکہ ہرگز روایت مخالف مجمع علیہ فرقہ حقہ نہو اہلئی کہ غایۃ ما فی
الباب روایت قاضی علیہ الرحمہ سی ثبوت اسلام ابوبکر ہوتا ہی نہ ایمان اور نہ تصدیق بالجنان
اور اسلام اور ایمان ظاہری بھی مجمع علیہ فرقہ حقہ ہی جیسے عدم ایمان حقیقی و عدم تصدیق
جنانی متفق علیہ فرقہ حقہ ہی پس ان دونو باتونمین کون تناقض اور تضاد ہی کہ ایک دوسری
کا مبطل ہو وقد مر تفصیلا قولہ امام مہدی مصاحب کا بھی یہی قول ہی اقول آپ بہت صحیح اور درست
فرماتی ہین اسبارہ مین ہم آپکی شہادت قبول کرتے ہین فان الکذوب قد یصدق ہے

کہ آنحضرتؐ نے یون ہین فرمایا ہی اور جو کچھ اونہون نے فرمایا ہم اوسکا ایمان رکھتے ہین بجہت
واتباع خود آپ کے پس اگر روایت سابقہ اسکی مخالف ہوتی تو ظاہر اوسکا مطرح کرنے سے
بحمداللہ کہ کسی طرح سے مخالف اسکی نہین ہی قولہ الغرض ان روایتون سے اسلام اور ایمان
ابوبکر صدیق بخوبی ثابت ہوا الی قولہ منکر نص قرآنی ہی اقول الغرض انہین روایتون سے
کفر و نفاق ابوبکر کا اور کذبیت اون جھوٹی صدیق کی بخوبی ثابت ہوئی اور فعال لما یرید
کی لفظ سے یہ بھی نص قرآنی ثابت ہوا کہ مومنین کی صاحب کافر بھی ہوتی ہین اور صحابہ کفر
کی رذائل اور رکات جو ہین اونکو علمائی اہلسنت بھی تسلیم کرتے ہین اور ابوبکر سبب کفر
نفاقی کی اونکی مصداق بھی ٹہری پس باوجود اسکی جو اونکی صحابیت کفری و نفاقی سے انکار کرے
اور اونکی رذائل کو نہ مانے وہ منکر چند نصوص قرآنی ہے قال المخاطب لتمام ہذا المقام
سبیل السلام آٹھوان اعتراض آٹھوین فضیلت پر مبنی اوپر بیان کیا ہے کہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ابوبکر صدیق نے کفار کو دہانہ پر آپہنچا ہوا دیکھا تو بیخیال
اسکی کہ حضرتؐ کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئے تب حضرت نے فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا
کہ کچھ غم نکر خدا ہماری ساتھ ہی اور معنا مین ضمیر جمع متکلم کی ہی اسلیے فرمایا کہ اوس معیت مین
خدا کی ابوبکر بہی شریک ہوے پس پیغمبر صاحبؐ نے ابوبکر کو بھی اوس معیت مین اپنی
شامل کر لیا اسپر چند طرح سے امامیہ اعتراض کرتی ہین اوّل اسطرح پر کہتے ہین کہ حزن ابوبکر
کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبرؐ کا طاعت سے منع کرنا ثابت ہوتا ہی
اور اگر معصیت تہا تو عصیان ابوبکر ثابت ہوا دوسری ابوبکر کو خدا اور اوسکی رسولؐ کی قول
پر یقین نہا اور بایں کمال یقینی کہ بیسی غارین بہت سی نشانیان حفاظت کی دیکہین مثل
کبوتروں اور جنگبوت وغیرہ کی کہ تب بہی اونکو یقین حفاظت پر نہوا اور خوف کی ماری

زور زور سی ارد نا شروع کیا اور ہر چند پیغمبر خدا نے جبکار را اور زجر و توبیخ باز رکھنا چاہا مگر وہ دونو
اور چلانی سی باز نہیں تیسری بار ابوبکر کا رونی اور چلانی کا یہ مقصد تھا کہ کفار آواز سن لین اور
پیغمبر خدا سب کو گرفتار کرلین اور اسیواسطے حضرت اونکو سمجھاتی اور رونسی باز رکھتی تھے
لیکن وہ باز نہ رہتے تھی اور اپنی بدبختی اور فساد طبعی کو رونکی پیرایہ مین ظاہر کرنا چاہتی تھی
بلکہ عقل دانشمندون نی اسقدر اور بھی بڑھا دیا ہی کہ جب ابوبکر کا رونسی کام نہ نکلا
اور کافرون نی اواز نہ سنی تب اونھون نی اپنا پاؤن غار سی باہر کر دیا کہ کفار دیکھ لین اور
غار کی اندر نہیں آدین کہ اوسیوقت خدا کی حکم سی سانپ نی اونکی پاؤن مین کاٹا اور بیچارے
اونھون نی اپنا پاؤن اندر کھینچ لیا چونکہ جب ابوبکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنسی بھی حاصل
نہوا یعنی کافرون نی اگر حضرت کو غار مین سے نہ پکڑا تب اور طرحسی پیغمبر خدا کو تکلیف دینا
شروع کیا یعنی حضرت علی کی یاد کرنیلگی اور اونکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنیلگی تب پیغمبر خدا
نی فرمایا کہ لاتحزن کہ ای ابوبکر اپنا رنج علی کی تنہائی پر ظاہر نکر ان اللہ معنا خدا ہماری اور علی
کی ساتھ ہی پھر چونکہ ان اللہ معنا کی دو معنی مراد لیتی ہین ایک یہ کہ خدا ہماری اور علی کی ساتھ
ہی دوسری یہ کہ ابوبکر سی پیغمبر خدا نی کہا کہ خدا ہماری ساتھ ہی یعنی ہماری نیکی پر اور
تمہاری بدی پر مطلع ہی ہمکو نیکی کا صلہ اور تمکو بدی کا بلا دیگا ان تقریرون کو سنکر ہر شخص محو
حیرت ہوی اور زبان بی تحیر سی سر نیہوڑا دیگا اور تعجب کریگا کہ یہ اعتراض ہی یا بیہودہ نکی
بیہودہ جواب ہی یا دیوانہ نکی بک ہی بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتی ہین اونکو یقین ہے
اسکا ہوگا کہ یہ تقریرین کسے عالم یا مجتہد کی زبان سی نکلی ہونگی مگر جس کسیکو شک ہو وہ
اتفاق الحق اور بحار الانوار مین دیکھلے کہ انہین تقریرون کو شہید ثالث نی کس
آب و تاب سی لکھا ہی اور آخر شہدی نی ان تقریرون پر کیسا فخر کیا ہی اور عجب

مقلب الکا مُدنی بجواب تقریر خاتم المحدثین کی اسی پر کیا کچہ ناز کیا ہی بلکہ مولانا صاحب پر
برملا طعنہ کیا ہی کہ اونہون نی قاضی نورالله شوستری کی تقریر کو بعینہ نقل نہین کیا اور ان
لفظون سی اپنا غصہ ظاہر کیا ہی کہ ناصبے رامی بایست کہ این عبارت جناب قاضی را نقل میکرد
برآن انچہ می توانست وارد میکرد: تراشیدن تقریری از طرف خود و نسبت دادن بطرف شیعیان و بعد
ازان بجواب آن مشغول شدن از اعظم مکائد این ناصبے ست اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ
تو لکہ چکی اصل عبارت کو بہی لکہتے ہین اور نہایت ادب سی خدمت مین حضرات شیعہ
کی عرض کرتی ہین کہ وی ذرا انصاف فرماوین کہ یہ تقریرین ایسی ہین کہ اونپر کوئی نازکرے
کری یا ایسے ہین کہ اونسی شرماوی ہماری نزدیک اگر کسی دانشمند یا صاحب حیا و
شرم کیطرف ایسی تقریرون کو کوئی منسوب کری تو فوراً وہ اوس نسبت کو اپنا عار و ننگ
سمجہیگا اور ایسی بیہودہ باتونکی انتساب سی شرماویگا معلوم نہین کہ قاضی صاحب
اور ملا صاحب نی ان تقریرونمین کونسی مضامین جیکیمانہ درج کیی ہین اور کیسی جواہر بیش بہا
اونمین رکہی ہین جنپر اونکو اور اونکی مقلدین کو اسقدر ناز و افتخار ہی ہم تو اونمین ایک بات
بہی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سی خالی ہو اور ایک لفظ ایسا نہین دیکہتی جو سفاہت
اور رکاکت سی محفوظ ہو ؎ زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامن دل
میکشد کہ جا اینجاست ہماری نزدیک تو شاہ صاحب قدس الله سره نی بڑا احسان
قاضی صاحب اور ملا صاحب پر کیا تہا کہ اونکی تقریرونکو بلفظہ نقل نہ کیا اور فضیحت اور
رسوای سی اونکو بچا یا لیکن چونکہ حضرات امامیہ کو اونکی تشہیر ہی منظور ہی اسلئے اب ہمنی
بمجبوری اونکو نقل کرتے ہین اگرچہ ہمکو ایسی بیہودہ تقریرونکی جواب مین لکہنا اوقات کا ضایع
کرنا ہی مگر تبیینا للمستبصرین کہ لکہتی ہین یقول المستکبر لا یہ علی ابن ابیطالب

ہم نے بھی اوپر بیان کیا ہی کہ ابوبکر کا اظہار خوشی و بیزاری جو مستبع گریہ و زاری تہا اور قریب
بافشای راز رسول ایزد بار تہا اگر امر واقعی تہا تو بیشک اوپر بیدینی اور بی ایمانی کی تہا کہ تصدیق
بوعدۂ خدا اور رسول باوجود کمینی علامات اور امارات حفظ و حراست کی نکی اور اگر امر وضعی تہا
تو دلالت اوسکی بیدینی اور بی ایمانی پر ظاہر تر ہی اور اگر ایک اونی چھوکرہ کسیکے ساتہ ہو
اور مالک اوسکا کہین اپنی دشمنونسی چھپا کر بیٹہی اور وہ رونا پیٹنا شروع کری اور
خلق و اضطراب ظاہر کری گو مالک اوسکو سمجہاوی تاکہ وہ تسکین پاوی اور راز پوشیدہ
افشا نہوجای مگر ایسے غلام کو لوگ نمکحرام کہینگے گو وہ کہی کہ مین اپنی وسطی نہین بہ دتا ہون
بلکہ تمہاری ہی واسطے روتا ہون لیکن یہ کہنا اوسکا اور مالک کا سمجہانا موجب اسکا نہوگا
کہ عقلا اس فعل غلام کو ممدوح کہین بلکہ ہر عاقل سنی گا یہی کہیگا کہ یہ چھوکرہ بڑا ہی نمکحرام تہا کہ
مالک کو اس فکر ہی کرانیکی فکر کی تہی گو وہ مالک اپنی قسمت سی بچ گیا ہو پہ جای اسکی کہ
ایک پیر فرتوت بقول مخاطب وسطی یاری اور بدکاری کی ساتہ ہو اور پہر اوس سے
ایسی حرکت ناشایستہ عمل مین آوی پس جسطرح مالک کا سمجہانا دافع عار و شنار واسطے
غلام کی نہوگا بعینہ اسیطرح سی جناب رسول خدا کا ابوبکر کو بقول تمہاری لاتحزن ان اللہ معنا
کہکر سمجہانا موجب دفع عار و شنار ابوبکر کو اسطی نہوگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ جناب رسول خدا
باین لفظ یعنے بصیغہ نہی کہ اصل اوسکی واسطے حرمت کے ہی نسمجہاتی بلکہ لفظ دیگر مثل اسکتان اللہ معنا
سے سمجہاتے جب بہی فعل قبیح کا قبح اوس سے ہرگز برطرف نہوتا چہ جای اینکہ وہ صیغہ ہو جسکی دلالت بالاصالۃ
اوپر ایک فعل قبیح کی ہی کما ستعرف اور حضرت مخاطب جو اسکا دعوی کرتی ہین کہ ابوبکر
بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ نہ پہنچی اندوہگین ہوئی یہ ایک دعوای محض بلا دلیل ہی شیعہ
اسکو کب مسلم کرتی ہین نہ آیت کا کوئی لفظ اسپر کسی دلالت سی دال ہی نکوئی حدیث

مقبول شیعہ اسپر دلالت کرتی ہی پہر آپکو کہانسے ثابت ہوا کہ ابوبکر کسواسطے روتی تھی
کیون نہین جائز ہی کہ بکمر و فریب روتی ہون یا از راہ چین و بزدلی و بی ایمانی بوعدۂ خدا
و رسول روتی ہون جیسا کہ اعتقاد شیعہ افنکی روایتون سی ہی اور اگر فرمائیی کہ ابوبکر
خود ہی اسکی منظہ ہوئی ہین کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ آپکی واسطے روتا
ہون تو ہم اولاً ابوبکر کا کہنا ہی نہین مسلم رکہتے اسلئی کہ ماقبل اسکی مسلم اور بخاری ہین سو جگہ
ہزارون روایتین ہم کذب و افترا علی اللہ جانتی ہین اور ثانیاً اگر ہم تسلیم بہی کرین تو
جب ہم خود فعل ابوبکر کو محمول بر مکر و فریب کرتی ہین تو قول ابوبکر کو بدرجۂ اولی محمول بر
خدع و فریب کرینگی حضرت مخاطب کو اپنی قسم اور ابوبکر ہی کی قسم ہی کہ ذرا انصاف کو
راہ دیکر فرمائین کہ جو لوگ حضرت ابوبکر کو شہادت حضرت عمر بقول جناب امیر کا کذاب اور
خائن اور غادر اور آثم کما فی صحیح المسلم سمجہتے ہین وہ کیونکر قول و فعل ابوبکر کو محمول بر کذب و خدع
و فریب نکرین اور کیونکر اونکی اس فرمانیکو کہ مین آپکی واسطے روتا ہون عذر تقصیر بدتر از تقصیر
نہ سمجہین علاوہ اسکی اختلاف بیانی آپکا کہ مبتنی اوپر اختلاف بیانی حضرت ابوبکر کی ہی اول
دلیل ہی اوپر کذب و خدع کی کہبی قتلے دینی رسولخدا کو مبتنی اوپر سانپ کاٹنی کی کرتے
ہین جیسا کہ پیشتر اس سی آپنے فرمایا اور کہبی مبتنی اوپر اسکی کرتی ہین کہ آپکی واسطے غمگین
تہی بلکہ جناب رسول خدا کیواسطے غمگین تہی جیسا کہ اسجگہ آپ فرماتی ہین اور کہبی مبتنے اوپر
مقتضائی بشریت کی کرتی ہین جیسا کہ آگی چلکر فرمائیگا الغرض یہ قلق اور اضطراب تحریر نہین
ہی مگر ایک فعل قبیح جسپر نکیواسطے آپکی معتقدین ان باتونکی بانی کو مان لین تو ان لین سبلا شبہ
کب مانتی ہین اسلئے کہ ابوبکر کو اصحاب کفر و نفاق سی جانتی ہین قولہ ا۔ مینا بین ضمیر جمع متکلم
کی بہی اسلئی فرمایا کہ اوس معیت مین خدا کی ابوبکر بہی شریک ہو دین اقول جواب سنا

تنقیح و توضیح تمام ہم رد فضیلت ہشتم مین بیان کرچکی ہین اور چند طرحکی جوابات دیچکی ہنجا اونکی
یہہی ہی کہ اطلاق صیغہ جمع اور پر واحد کی مجاورہ و فصحا و بلغا مین اور کلام خدا مین بہت ہی اور
انا اور نحن سی ذات واحدہ معتدسہ مراد ہی اور اسمقام پر کلام حضرت مخاطب بہی اسکا موید
ہی سائلے کہ سطر سابق مین آپ فرماتی ہین کہ جب ابوبکر صدیق نی کفار کو در غار پر آپہنچا ہوا
دیکہا تو بخیال اسکی کہ حضرت کو صدمہ پہنچی اندوہگین ہوئی اس سی صاف سمجہا گیا کہ اپنی
واسطی اندوہگین نہ تہی اور صاحب ازالۃ الخفا نی بہی تصریح اسکی کی ہی کہ جب جناب رسولخدا
نی ابوبکر سی پوچہا کہ ہم تجکی سینے تو کیون روتا ہی تب ابوبکر نی فرمایا کہ مین اپنی واسطی نہین
روتا بلکہ آپکی واسطی روتا ہون اور ظاہر ہی کہ جس چیز کیواسطی انسان اندوہگین ہوا ہین تسلی
اور تسکین دینا کسی شخص کا ایسا امر خوب ہے پس تسلی دینا جناب رسولخدا کا ابوبکر کو فقط
اپنی ہی واسطی تہا نہ یہ کہ اپنی واسطی اور خود ابوبکر کیواسطی بہی تہا پس اسصورت مین بقول مخاطب
محتمل ان اللہ معنا کا یہہوا کہ ای ابوبکر تو اپنی واسطے تو غمگین ہی نہین ہی باقی رہا میری
واسطی بہی اندوہگین نہو کہ اللہ میری ساتہہ ہی بنابر اسکی معنا کا پہیم مفید معی کی ہونا خود آپ ہی
کی اقرار سی ثابت ہوگیا اور قائلین وحدہ لاشریک لہ کی نزدیک حضرت مخاطب کا شرک
ابوبکر باطل ہوگیا والحمد للہ و ہذا من سوانح الوقت **قولہ** اقول اسطرح پر کہتی ہین کہ حزن ابوبکر کا
طاعت تہا یا معصیت **اقول** ہرگز یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی کاذب
معترض ہی جو شخص کہ مدعی اسکا ہی کہ یہ تقریر شیعہ ہی آج قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا
کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی اسکا انکار کیا اور اس تقریر کو تراشدہ ابوالحسین خیاط خود و متداولان ابوبکر
سی تہا سمجہا لیکن آجتک کسی سنی سے یہ نہو سکا کہ کتب شیعہ سی اس تقریر کو ثابت کرکی
قول شیخ مفید علیہ الرحمہ کو باطل کردیتا کسقدر حضرات باغیرت ہین کہ اوسی فرقہ مہارشیہ خیاط

مین آج تک پیوند لگاتی ہین اور اوسی کہنہ چرکینہ سی بشست و شو لباس فاخرہ
ابو بکر کو پہناتی ہین غافل اس سی کہ شیعہ جب دیکھین گی تو اوسکو چیر پہاڑ ڈالین گی اور بی تکلف
خلیفہ صاحب کی پردہ دری کر ڈالین گی مصدیق اس مقال کی اور مکذب مخاطب سپر ا
کذب و احتیال کی عبارت مجالس ہی کہ اوسمین مذکور ہی کہ از جملہ حکایات مفید شیخ مفید علیہ
الرحمہ آنست کہ در مجالس خود از ابو الحسین خیاط رئیس معتزلہ نقل نمود گفت روزی یکی از
شیعۂ امامیہ نزد من آمد و اظہار نمود کہ رئیس ایشان مرا فرستادہ کہ سوال نماید از آنکہ
عزنی کہ از ابو بکر در غار واقع شد و حضرت رسالت بقول خود لا تحزن ازان نہی فرمود طاعت
بود یا معصیت اگر طاعت بود پس نہی آنحضرت منع از طاعت باشد و اگر معصیت بود پس
عصیان ابو بکر ثابت شود ابو الحسین گوید کہ چون آن سوال از رو شنیدم گفتم کہ مرو جواب
را بگزار رو پیش آن رئیس برو و از و سوال کن کہ خوفی کہ موسیٰ را بود وحق تعالیٰ بقول خود لا
منع فرمود طاعت بود یا معصیت اگر طاعت بود پس خدای تعالیٰ نہی او را از طاعت
کرده باشد و اگر معصیت بود معصیت موسیٰ لازم آید آن سائل نزد رئیس خود رفت چون
باز آمد گفتم کہ رئیس تو را ازان سوال چہ جواب داد گفت مرا نصیحت نمود کہ دیگر با او آشنائی مکن
و بعد از نقل حکایت مذکورہ خطاب بشیخ فرمود کہ صحت این بر من ظاہر نیست و دور نیست
کہ ابو الحسین آن حکایت را از پیش خود وضع کرده باشد و اگر راست بودی کہ کسے از
رؤسای شیعہ محرک آن سوال بودی ہر آینہ آن رئیس در دفع معارضہ ابو الحسین
تقصیر نخواستی نمود و انچہ بخاطر میرسد آنست کہ ابو الحسین چون آن نقض را قوی گمان برده
خواستہ بود کہ بوضع آن حکایت تقبیح حال امامیہ نماید انتہے بلفظہ مصنفین اس عبارت کی
دیکھنی سی دریافت کرنگی کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہی بلکہ قطع و برید ایک خیاط کی

ہی بنا برا سکی ضرور تہا نہ مخاطب تقریر اعتراض اول کتب شیعہ سی ثابت کرتا تب شیعے

جواب ہوتا اور نہ اپنی بنائی بات کا جواب دینا صداق مثل کہ انتی تقضت غزلہا انکاثا

ہوتا ہے۔ پہ یعنی مثل اوس زن منکارہ نابکارہ کی کہ اپنی بٹی ہوئی کو آپ ہی کہولی اعتراض شیعہ

استمام پر اوس تقریر کی ہی جو قاضی علیہ الرحمہ فی احقاق الحق مین بیان فرمایا ہی اور آپ نے

بعد اوسکی نقل کی جو ابات تیئو اوسکی سی بھی چرایا ہی اور بنا بر جواب اوپر اوسی تقریر خیالی کی

ٹہرایا ہی کما یتضح عنقریب قولہ دوسری ابو بکر کو خدا اور رسول کی قول پر یقین نتہا

اقول یہ اعتراض ایک جزو ہی اوسی اعتراض اول کا جو کلام قاضی علیہ الرحمہ مین مذکور ہی

اور منتظم یا ان مخاطب اصل تقریر کی ملانی سی ظاہر ہوجاتا ہی کہ یہان بنا ی کلام لحوق خوف

پر ہی اور وہان کلام مبتنے ہی اوپر اظہار خوف و قلق و اضطراب و انزعاج اور بکا کی جو

مستوجب افشاء راز خدا و رسول تہا اون دونون باتون مین بڑا فرق ہی جیسا کہ عنقریب

ظاہر ہوگا قولہ تیسری ابو بکر کا رونی اور چلانی سے یہ مقصد تہا اقول ابو بکر نی اپنی مقصد

دلی کا حال تو شاید اپنی زبان سی بیان کیا ہوگا شیعیان علی ابن ابیطالب کو کیا

معلوم مگر ہم اہانت سی از روی انصاف ابو بکر ہی کی قسم دیکر پوچہتے ہین کہ اگر کوئی غلام یا

خدمتگار کہیں بھاگ جاوے اور کسکا پتا نشان کرے کہ سر ہی افشاء راز مالک لازم آوی تو ایسے غلام اور خدمتگار

کو قتل کیا کہین کی حضرت ابو بکر کا سن شریف تریسٹہ برس چھ مہینے تہا اور اون کا یہ رعشہ و ارتعاش

و ملال اسدرجہ کہ نماز مین بسی قلق اور اضطراب اور انزعاج اور بکا اعضا و جوارح پر طاری

ہوا سکی کیا معنے پس اگر شیعہ کہین تب بہی جو سنی گا یہی کہی گا کہ یا قصد ابو بکر گرفتار کرانے کا

رسول خدا کو تہا تا کہ کفار سی کچہ فریبی حاصل ہاتہ آوی یا مثل غزارات عمن الزحف کی ہین بنا

اوسپر تہی اور عدم ایمان بر صدق نصرت خدا و رسول باعث اسکا تہا بہر کیف ان حرکات کی

ہر طرح سے دلالت اوپر سوء حال حضرت ابو بکر کی ہی قولہ یعنی بی دنشسن ون نی استدلال درہی
بڑا دیا ہے اقول پاؤن ڈسنیکا ابو بکر کے خود مخاطب ہی اقرار کرچکی ہین فرق استقدر ہی
کہ علت اوسکی اپنی سوراخ مار بند کرنا فرمایا ہی اور یہ سبب اسکی ہے کہ آپ اونسی حسن اعتقاد
رکھتی ہین ورنہ کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہی اور شیعونکی نزدیک چونکہ نفاق ابو بکر کا ثابت
ہی وہ خواہی نخواہی اس حرکت کو بھی مثل جملہ افعال کی محمول حرکت نفاقی پر کرینگی اور دلیل
شیعونکی اسپر سانپ کا کاٹنا ہی اگر نیت بخیر ہوتی تو ہرگز ایسی وقت مین کہ حیوانات
دیگر مثل کبوتر و عنکبوت محکوم مشیت الحائی اور سرگرم حفاظت بالہام کبریائی تھی بلکہ نباتات
بھی مثل درخت مغیلان کی جو بحکم انیزو قہار در غار پر اگیا تھا جیسا کہ بعض روایات مین ہے
کیون سانپ ابو بکر کو کاٹتا اور جادہ اطاعت سے سرکشی کرتا پس درحقیقت شیعون ہی
کا قول درست معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ سانپ کا کاٹنا ابو بکر کو عین حفاظت رسول خدا کی تھی
اگر مجبوری ابو بکر پاؤن کینچ نہ لیتے تو شیطان افشائی راز رسول خدا ہوجاتا قولہ چوتھی جب
ابو بکر کا مطلب پاؤنکی باہر کرنیسی بھی حاصل نہوا اقول مطلب فی ابو بکر کو تو خدا جانی ہم کو تو
اونکی حرکات سخیفہ سے سوائی نفاق کی بوی وفاق نہین آتی بسوقت کہ باظہار قلق و اضطراب
و بکا قریب بافشائی راز ہوئی تو کیون نہین جائز ہی کہ رسول خدا فی بقول آپکی واسطے تسلے
اور تشفی ہی کی وجہ بکا کو بقول خود لم تبکی یعنے کیون روتا ہی کما فی ازالۃ الخفا مکرر پوچھا ہو
اور حضرت ابو بکر نی ہر دفعہ بغایت اضطراب یا بمقتضای آنکہ در دو گفتن را حافظہ نباشد
ایک نئی وجہ بیان فرمائی ہو پس جسطرح ایک دفعہ یہ بیان فرمایا کہ سانپ کی کاٹنی سے
روتا ہون دوسری دفعہ کہا کہ آپکی واسطے روتا ہون جیسا کہ آپ خود مقرین اوسیطرح اوسی
دفعہ یا تیسری دفعہ یہ بھی بیان کیا ہو کہ آپکی واسطے روتا ہون کہ تعریب ہی کہ گرفتار دست

دست کفار ہوکر شہید ہوجائی اور علی آکیواسطی ؓ پر روتا ہون کہ وہ تو غمہیہی ہوگئی ہونگی پس
اگر شیعون نی اسکی روایت کی تو اسمین کونسا کمال اور کیا اجتماع النقیضین اور کون
شریک الباری لازم آیا کہ آپکی عقل اوسکو قبول نہین کرتی **قولہ** پانچوین ان اللہ مناسی و
معنی مراد لیتی ہین **اقول** سابق مین توجیہات بیان ان اللہ مناسی کذرچکی اوس سی مخاطب
کو معلوم ہوا ہوگا کہ شیعونکی نزدیک توجیہ کلام انہین دونو معنی پر موقوف نہین ہی بلکہ جائز
ہی کہ بخاطر حضرات اہلسنت ہم اوس سی درگذر کرین جب ہی حضرت ابوبکر کی لئے کچہ
نفع اور شیعونکی لئی کچہ ضرر نہین ہی بلکہ امر بالعکس ہی فقد کر **قولہ** ان تقریر ذکو سنکر ہر شخص
محو حیرت ہوگا **اقول** ہر شخص نفرمائی بلکہ اپنا سا ہر شی فرمائی **قولہ** او تعجب کریگا
اقول ہمکو تو اسمین کچہ تعجب نہین ہی بلکہ تعجب اسمین ہی کہ سب آیہ ہی شیعہ کتوک
حضرت خلیفہ اول کا بلا فصل و برا ہین ثابت کی دیتی ہین پہر کیونکر حضرات اہلسنت اوس سی
فضیلت ابوبکر کی ثابت کرتی ہین اگر کچہ بھی شرم و حیا ہوتی تو پہر اس آیت کا نام نہ لیتی **قولہ**
یہ اعتراض ہی کہ مجنونونکی بڑ طرح ہی جواب ہی کہ دیوانون کی جھک ہی **اقول** جبک مارتی
ہو گروہ کہاتی ہو کیا بکتی ہو طریقہ علم کلام نقض و ابرام ہی و بلا وجہ درشتی اور بدزبانی
پاجیونکا کام ہی جواب بات کا بات ہی اور پاجی پن کا جواب جوتا اور لات ہی حضرت
مخاطب کو اعتراضات شیعہ نی باؤلا کردیا جب جواب نہین سوجھتا تو دوسرونکو دیوانہ
اور مجنون کہتی ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اگر خصم آپکا برسر انتقام آویگا تو آپکی کیا حقیقت ہے
آپکی ملائہ کی کیا گت بناویگا تعجب ہی کہ تیزی زبان شیعیان سی تو حضرات اہلسنت
نالان اور گریان ہین اور آپ اونہین سی زبان درازی کرتی ہین اور مآل کار سی نہین
ڈرتی کہ اگر اوسی تیزی کی پتھرونکی بوچھار ہوگی تو حضرات کی اگلی پشتون کی

پیشانی حضرات ثلثہ تاک نگارسوں سے چہ کردی باکاوخ انداز پیکار ہمر خود رانباد دانی
نگستی، چونگ انداختے بر روی دشمن، حذر کن کاندر آماجش نشستے قولہ کہ انہین
تقریر ذکو شہید ثالث نی کس آب وتاب سی لکھا ہی اقول اگر غداعی اور سکا
پیش نظر مخاطب ہوتی تو شہید ثالث کی تقریر ذکو بعینہ اوسی آب وتاب سی نقل
کرتا اور اوسکا جواب دیتا اور کرشانی تقریر ذکو نہ بیان کرتا طرفہ یہ کہ باوجود بگاڑنی تقریر نیکی
پھر بھی جواب نہو سکا بجز ایک تقریر خیالی کی کہ اوسکی جواب الجواب مین بلا فہم مقصود ایک
عالم کی خاک اپنی سر پہ اوڑالی اور پھر بھی لچہ پن نہ آئی اور باہمہ شور وشین مصداق
رجع بخفی حنین ہو کما ستعلم عنقریب قولہ ملا خضر مشہدی اقول ہم نہین جانتی کہ یہ بزرگ
کوئی تمہاری بزرگوار ونسے ہین یا تمہاری والد ماجد کی بزرگوار ونسی ہین ہماری علمامین
کوئی مشتہر بملا خضر نہین ہی قولہ صاحب تقلیب المکائدنی بجواب تقریر خاتم المحدثین اقول
صاحب تقلیب المکائدنی آپکی خاتم المحدثین بحدث اکبر واصغر کی کیا دی ومکاری بنقل
عبارت قاضی علیہ الرحمہ ظاہر کردی ہی کہ اعتراض شیعہ کی تقریر اوپر ہی اور شاہجی کی
تقریر اوپر ہی شاہجی نی بکذب وفریب ایک تقریر خود تراشیدہ کو شیعہ کی طرف بتقریبی
منسوب کیا اور یہی عادت جبلی اونکی ہی کہ کل تقریرین ساختہ وپرداختہ اپنی شیعون
کی طرف نسبت دیتی ہین اور کسی کتاب شیعہ سی نقل نہین کرتی اور پھر جوابات مین اون
تقریرہای خود ساختہ کی کیسے کیسے نازونخرون سی مشکتے ہین اور اٹکھیلیان کرتی ہین و
نعم ماقیل ؎ خرچو سرگینش کند بخندہ برگردون زند ہا: چونکہ مخاطب نی بجوف
افضل حاپنی خاتم المحدثین کی عبارت تحفہ اہتمام پر نقل نہ کی کہ کیا دی اونکی ملانی عبارت
قاضی طیب الرحمہ سی ظاہر ہو جائیگی اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم عبارت شاہجی اور عبارت

صاحب تقلیب علیہ الرحمہ اسمقام پر نقل کریں تاکہ منصفین کی نزدیک فرق درمیان تقریر
قاضی علیہ الرحمہ کی اور تقریر خود ساختہ شاہ جی کی معلوم ہو جائی اور حضرت مخاطب کا بے
خدع اور فریب ضبط اور غلط درمیان تقریر قاضی علیہ الرحمہ کی اور درمیان تقریر خیاطی کی
ظاہر ہو جائی پس واضح ہو کہ عبارت تحفہ سروقہ شاہ جی یہ ہی کہ اپنی مکائد جزئیہ مین فرماتی
ہین گویند اہلسنت جبان را بر شجاع در مقدمۂ خلافت و امامت کہ بنای کار آن بر شجاعت
و دلیری ست و جنگ و قتال با کفار و تجہیز جیوش لازمۂ آن منصب است ترجیح دہند
ایضاح این مہم آنکہ شجاعت حضرت امیر چیزیست کہ در تمام عالم ضرب المثل و در جمیع آفاق
شہرہ و علم است و ابوبکر صدیق جبان بود مدلیل قولہ تعالیٰ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن معلوم
شد کہ ابوبکر در غار محزون بود و حزن درین قسم معارک استحقانیہ دلیل جبن ست انتہی صاحب
تقلیب المکائد اسکی جواب مین فرماتی ہین چون اہلسنت بر فضیلت ابوبکر باین آیۂ کریمہ
تمسک جستند علمائی شیعہ در جواب ایشان گفتند کہ آیۂ مذکورہ ہرگز دلالت بر فضیلت
ابوبکر نمیکند بلکہ دلالت بر منقصت او البتہ میکند چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری در احقاق الحق
گفتہ و کیف یتوہم حصول منقبۃ لہ فی حضور الغار و قد ظہر فی الغار خطاءہ و زللہ لانہ لما دخل
فی الحزر الحرز و المکان المصون بحیث یامن اللہ تعالیٰ علی نبیہ ما یظہر لہ من الآیات
من تشویش الطائر و نسج العنکبوت علی بابہ و لم یثق بالسلامۃ و لا صدق بالآیۃ و اظہر الحزن
و الخوف حتی غلبہ بکاؤہ و تزاید قلقہ و انزعاجہ و یلی النبی لا یتوجہ فی تلک الحال الی مقاساۃ
و رفع الی مداراتہ و نہاہ عن الحزن و زجرہ و نہی النبی لا یتوجہ فی الحقیقۃ الا الی زجر عن القبیح
و لا سبیل الی صرفہ الی المجاز بغیر دلیل لا سیما و قد ظہر من جزعہ و بکائہ ما یکون من شدۃ فساد
الحال فی الاخبار فہو انما نہی عن استدامۃ وقع منہ و لم یکن نفسہ الی ما وعدہ اللہ تعالیٰ بنیۃ

وصیۃ فیما اخبرہ بہ من نجاتہ لم یحزن حیث ان یکون امنہ ولا انزج قلبہ فی الموضع الذی
یقتضی سکونہ فاتی فضیلۃ فی الغار یفتخر بہا لابی بکر ولا لاکابر تہ ولا لاحد اور ہذا انتہی حاصل یہی
کہ کیونکر تو ہم کہہ یا سکتا ہی کسی تعریف کا واسطے ابوبکر کی بیچ ماجرای غار کی حالانکہ اونکی
خطا اور لغزش وہان ظاہر ہوگئی اسلئے کہ سرگاہ وہ داخل ہوئی ایسی مقام محفوظ اور مکان
مصون مین کہ خداوند تعالی نی اپنے نبی کیواسطے جای امن وامان ٹہرایا اور نشانیون کو
انپی حفظ وحمایت کی برملا وکہلا یا بیسے کبوتران وحشی کا اوس جگہہ پر بیحکم خدا نشیمن کرنا اور
انڈی دینا اور عنکبوت کا درہانہ پر جالا لگانا الغرض آیات وعلامات طمانینت بخوبی ملاحظہ
کئی تب بہی خلیفہ صاحب نی اعتماد قول وفعل خدا ورسول پر نکیا اور وثوق بسلامت و
عافیت حاصل نہوا اور آیات حفظ خداوندی کی تصدیق نکی اور اعلان اور اظہار حزن وخوف
بیجا شروع کیا یہانتک کہ غلبہ کیا اونپر بیتابی اور زیادہ ہوا قلق اور اضطراب اور انزعاج
یعنی بیقراری اور بی صبری اور زجار قتلی اونکی یہانتک کہ جناب رسولخدا کو رنج وغم اوٹہانا
اور ابوبکر کو سمجہانا پڑا اور جسرو منع کیا رسول خدا نی اسپر اظہار حزن وملال سی جو
سورت افشای راز تہا اور نہی رسول کی بنا بر معنی تعلیق کی نہین ہی مگر منع کرنا ایک فعل
قبیح سی اور بیدلیل طرف معنی مجازی کی مانا جائز نہین ہی خصوصًا ایسے مقام پر جہان
جزع وفزع اور بکا موجب خرابی حال اختفا ہو اور امر دفع انتظاری نہ تہا کہ بالقصد وعمد دفعۃ
سرزد ہوگیا ہو ورنہ احتیاج بمنع نہوتی بلکہ جب اس حالت پر استدامت ہوئی تو حاجت بمنع
ہوئی اور اگر سکون ہوتا اونکی نفس کو ساتہہ اوس وعدی کی جو خدا نی اپنے نبی سی کیا تہا
اور تصدیق رسول کی کرتی اوس خبر مین جو رسول نی دی تہی اپنے نجات کی دست کفار
سی تو اسقدر اضطراب حزن ایسے مقام امن مین نہ ظاہر کرتی اور نہ بیقرار ہوتا دل اونکا ایسی مقام مین

جو مقتضی اطمینان نفس تھا پس کیا فضیلت مولانا ابوبکر کو اسمیں غامین جو استثنت کی لائی موجب
افتخار ہو بلکہ اگر انصاف کرین تو یہ بحث اور عنصاف کو راہ دین تو یہ سرکشت انکی
موجب عار و شرمندگی نہ باعث افتخار صاحبان انصاف اس تقریر شستہ و رفتہ پر بغور
وضبط کو دعا مارون اور یہ بحث کہ کہری بڑی تقریر ہے ملاحظہ کرین کہ ہم کسقدر حق ہی یہ ہی تقریر
شیعہ کی کہ جسمین بحث کی ہی حزن خاص کی ہی یہ مقام خاص ہین کہ مقام اشعار تھا
جو طریقہ جی کی لئی عارض ہوا اور مستتبع اظہار بیقراری اور گریہ وزاری تھا جو موجب نوشادی راز
برگزیدہ خداوندی تھا اور متفرع اوپر عدم اطاعت بقول خدا و رسول کی تھا نہ وہ تمام تقریر کہ جوابکی
ورزی صاحب نی کترا کہ جسمین بحث مطلق حزن سی کی ہی اور معارضہ حزن بجا بحزن بجا انبیا کیا ہے
اور صیغہ نہی کو جو ایک فعل قبیح کی بعد ہی متامل کیا ہی ساتھ اوس صیغہ نہی کی جو بعد ایک فعل
حسن کی ہی جو انبیا زسی واقع ہوا کہ اوسمین کسیطرح گنجایش اسکی نہین ہی کہ نہی کو معنی اصلی پر کوئی
محمول کرسکی اسلئے کہ عصمت انبیا مانع ہی معنے اصلی پر محمول کرنیسی اور نہ وہ مباطا تقریر کہ جو
ملای مباطلی نی سلسلے تحفہ مسروقہ مین بیان کی کہ مطلق حزن و خوف کو دلیل حسن نہ ایا حالانکہ کلام
ایک حزن و خوف خاص مین ہی جو سبب تنے اوپر عدم تصدیق آیات اور عدم ایمان بقول خدا و
رسول کی ہی اور جو ثبوت افشانی راز خدا و رسول ہی اور بدیہیات جایہ سی ہی کہ جسمین نوعاً مطلقاً
صفات ذمیمہ سی شمار کرتی ہین اور جسمین حزن و خوف کو عند نزول البلاء و قبل نزول البلاء بطریقہ موہوم
نہین جانتی بلکہ تحقیقت مین حزن و خوف مثل شک بیقین کی کیفیات نفسانیہ علی النفس سی ہی
فی نفسہ حسن و قبیح اور امر و نہی او تکلیف اور مواخذہ او سی متعلق نہین ہو سکتا مگر باعتبار سوابق
اور لواحق کی کہ امور اختیاریہ سے ہو تے ہین مثل شک و یقین کے سوابق سی ہے تفکر و تامل کرنا اور سکو اعتقاد
خلاف سے پاک کرنا اور ترک تقلید اور اجتہاد کرنا اور لواحق مین سے اعتراف حق بلسان و ارکان کرنا اور ترک

سلسلہ نوشادی
ابن سلسلہ نوشادی
از سلسلہ
سلسلہ نوشادی
۱۲ ۱۲

خصومت ولد او ساتھ ارباب حق کی کرنا اور اوسکی مقتضے پر عمل کرنا تاکہ مصداق جحدوا
بہا واستیقنتہا انفسہم کا نہو جیسا کہ جو اشی شروح سلم مین بیان سنے تصدیق واذعان
نہین بخوبی تحقیق کیا گیا ہی اسیطرح حزن وخوف بہی فی نفسہ متعلق بحسن وقبح نہین ہوسکتا ہی
مگر باعتبار سوابق ولواحق کی جو امور اختیاریہ سے ہوتی ہین پس اگر سوابق اور لواحق بجا ہین تو حزن
وخوف بہی بجا اور ازقبیل حسن ... ہے اور اگر سوابق ولواحق بیجا ہین تو حزن وخوف بہی بجا
ازقبیح ہی پس سوابق سے ہی مثلاً بلحاظ ظلم جسوقت کہ نوبت بجان ومال وعرض پہنچے
اور کوئی مانع اور عائق اور حافظ وحارس اوسی ظلم کا نہو پس اس مقام پر حزن وخوف بجا ہی اور
فعل حسن ہے اور عقلا اسکو مذموم نہین گی بلکہ ایسے مقام پر خوف نکرنا عین سفاہت و
وقاحت اور مجنون پر تہور مذموم ہی اور فاعل اسکا ملوم اور ضروری ہی کہ خوف معصومین
اسی قسم کا ہو جیسا کہ مقتضای عصمت ہی اور سوابق حضرت ابوبکر سے یہ امر تنہا بلکہ خلاف
اسکی تہا اسلئے کہ نہا رہین دست ستم ظلمہ کی لئی مانع اور عائق حفظ وحراست خداوندی تہی
اور وعدۂ وصیانت جانب خدا سے بقول رسول مقبول اونکو معلوم ہوچکا تہا اور آیات اور
علامات حفظ خدا مثل تغشیش الطایر ونسج العنکبوت وغیرہ خود اپنی انکو نسی دیکہتی تہے
پس ایسے وقت کا حزن وخوف نہایت بیجا اور فعل قبیح اور مبتنے بر عدم ایمان بقول خدا
ورسول تہا پس ایسے خوف اور حزن مخصوص کو جو مبتنے اوپر عدم ایمان کی ہی خوف
وحزن معصومین پر قیاس کرنا قیاس آسمان بر زمین ہی اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان
لعین ہی ... چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ یہ تہا ذکر بعض سوابق کا اب لواحق کا
ذکر بہی سن لیجئی پس لواحق سے ہی مثلاً ثبات وقرار اور صبر وسکون ووقار وقت لحوق
حزن وخوف خصوصاً اوس مقام پر جہان کوئی امر واجب کنندہ ثبات وتحمل ہو مثلاً امر خدا

jabir.abbas@yahoo.com

بہ ثبات قدم و عدم فرار عن الزحف یا حکم خدا نبدم افشای راز خدا و رسول پس حسنی مقام خوف
اور حزن مین یہ ثبات قدم اختیار کیا اور صبر و تحمل کو راہ دیا اوسنے نہایت فعل حسن کیا اور
عقلا کی نزدیک قابل مدح و ثنا ہوا اور معصومین علیہم السلام کو عصمت سے مانع ہی کہ خلاف
اسکی عمل مین لاوین پس خوف و حزن اونکا صحیح طرح با عتبار سوابق کی قبیح نہ تہا با عتبار لواحق کے
بہی قبیح نہین ہو سکتا ہی برخلاف خوف و حزن ابو بکر کہ جس طرح با عتبار سوابق کی قبیح
تہا اوسیطرح با عتبار لواحق کی بہی قبیح تہا اسلئے کہ بعد لحوق خوف و حزن بیجا کی ثبات قدم
اور صبر و تحمل کو ایک ذرہ بہی کار فرما نہوئی چنانچہ فرارات اونکی عن الزحف اسپر شاہد عادل
ہین اور بالخصوص مقام غار مین انظہار قلق و اضطراب اور جزع او بیقراری اور گریہ و زاری کہ
موجب افشائی راز خدا و رسول تہی اوسنے عمل مین آئی پس یہ حزن و خوف خاص جو
مستتبع عار و شنار اور مستلزم ایذای رسول ایزد کردگار تہا اسکو حزن و خوف انبیا اور معصومین سے
کیا نسبت جو کوئی ایک کو دوسری پر قیاس کریگا پس یہ قیاس بہی دہی قیاس آسمان بر زمین
اور چند درجہ بالاتر از قیاس شیطان لعین ہی اب صاحبان انصاف تبلائین کہ آیا نہی
جو بعد ایک حسن کی ہو ساتہہ اوس نہی کی جو بعد ایک قبیح کی ہو مساوی ہو سکتی ہی اور کس
نہی کو لیاقت اسکی ہی کہ تسلے اور تشفے پر محمول ہو اگر نہی نے کوسنے اصلی پر محمول کرنا
ضرور ہی جسکو ایک ذرہ بہی عقل ہوگی وہ خواہی نخواہی اوس نہی کو جو بعد وقوع ایک فعل
قبیح کی ہوگی حرمت پر محمول کریگا اسیوجہ سی جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ اس
مقام پر نہی کو محمول سے مجازی پر کرنا بیوجہ ہی کہ عقل کسے قائل کی اسکو جائز نہ کہے
گی اور اسیوجہ سی جناب مفتی صاحب علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ ناصبے رامی بایست کہ این عبارت
جناب قاضی را نقل میکرد و بر آن انچہ می توانست رد میکرد و تراشیدن تقریری از جانب خود

ونسبت دادن بطرف شیعیان وبعد ازان بجواب ان مشغول شدن از اعظم مکاید ان ناصبی است
قولہ بلکہ مولانا صاحب پر طعنہ کیا ہی اقول جب تمنی تقریر تراشیدہ آپکی مولانا کی اور تقریر اصلی قاضی
علیہ الرحمہ کی دونو نقل کردی تو تیقین ہی کہ منصفین آپکی مولانا کو ہدف طعن سنان
ملام کرین کہ جواب اپنے خصم کی تقریر کا دینا تہا اور مخالف کی کرتوتونکی وار رد کنا تہا
نہ یہہ کہ خود ہی اپنے نازک ہاتھونسی اپنے سر پر ماریں اور خود ہی شمشیر سنبھالین قولہ
اب ہم اون تقریرونکا خلاصہ تو لکہہ چکی اقول ایک تقریر باضبط وربط بگار کر چند تقریرین
بی سروپا کین اور اوسکا نام خلاصہ رکہا کہ حسبین کہین سی جای فرار ملجای اور کوی ملجا
اور ماوا جان بچنی کا ٹہر جائے لیکن شیعہ کب اس مکر وفریب مین اتے ہین اور کب اس
کیتادی کا دہوکا کہاتے ہین قولہ اصل عبارت کو لکہتی ہین اقول اصل عبارت کو تو خود
صاحب تقلیب الکائد علیہ الرحمہ نی لکہہ دیا ہی لیکن تمنی اصل عبارت شاہ جی کو نہ لکہا کہ حسبین
دونو باہم ملانے سے کیا دی شاہ جی ظاہر ہو جاتی قولہ اور نہایت اوسبی خدمت
حضرات شیعہ مین الی قولہ ما اینجاست اقول ہم بہی بعد اسکی کہ دونو عبارتین
شاہ جی اور قاضی علیہ الرحمہ کی نقل کر چکی نہایت تراز نہایت دانی اور ادب ہی خدمتمین
حضرات اہلسنت کی عرض کرتی ہین کہ وی ان دونو تقریرونکو ملاوین اور ذرا انصاف
کرین کسقدر آپسمین فرق ہی کجا ایک خوف وحزن خاص کو باعتبار سوابق اور لواحق کی بی دینی
اور بی ایمانی ٹہرانا اور کجا مطلق خوف وحزن کو دلیل حسبین ٹہرانا شتان بین السماء والارض
اور بعد اسکی ذرا غور فرماوین کہ اپنی تقریر میل کا خود جواب دینا اور اوسپر اسقدر ناز ونخری
کرنا صاحبان شرم وحیای عثمانی کا کام ہی یا عار ونگ کا مقام ہی اور یہہ کسی کیتا دو مکار کے
شعبدہ کارے ہے یا بی غیرتے اور بحیاے فواحش بازارے ہے

جب دانشمندون اور علماء کا حال یہ ہی تو واسی بر حال نہ ہلا بلکہ کسی ادنی سے ادنی
جاہل سی سے یہ گمان نہیں ہوتا کہ ایسے لچر اور بیہودہ حرکت کری کہ اپنی تقریر بیہودہ کو
دوسرونکی گلی منڈہی اور پھر اپنی بیہودگی پر نازو غمزہ فرماوی اور خدا اور خلق خدا سی نشرماوے معلوم
نہین کہ شاہ صاحب اور مخاطب صاحب کو یہ کونسی باتھال کیمیا ہاتھ آئی کہ جواہر بیش بہا کی
جگہہ جھوٹی سوتی دکھائی اور عوام کو دام فریب مین لائی ہم تو اور جو دان لوگونکی رو بہ بازے
اور حیلہ سازی کی ایک بات بھی ایسے نہین پاتی جو بیہودگی سے خالی ہو اور ایک لفظ
بھی ایسا نہین دیکھتے جو سفاہت اور رکاکت اور حماقت اور قباحت اور فضاحت اور
شناعت اور رذالت اور خداعت سی محفوظ ہو سے زبانی ابسرش ہر کا کنگر
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ۔ قولہ ہماری نزدیک تو شاہ صاحب نی بڑا
احسان الی قولہ نقل کردیا اقول ہماری نزدیک تو شاہ جی نی جو کچھ احسان کیا حضرات
اہلسنت پر کیا کہ جو تقریر شیعونکی جگر سوز اہلسنت تھی اور اونکی خرمن تشکیک کو سرتاسر جلاتے
تھی اور جیتی جی دوزخ کی کناری لگاتی تھی شاہ جی نے اوسکو بخدع و فریب بالکل بدل دیا یا
لعبہ تبرد تازگی تقریر بلیغہ فریب آتش درونی اہلسنت پر آب پاشی کی اور اپنی سی فضیحتے اور
رسوائی بکذب و فریب اپنی اوپر گوارا کری اور استقامہ پر خواطب والا مقام اپنی بعوض احسان شاہ جی
اونپر یہ احسان کیا کہ عبارت شاہ جی کو نقل نکیا باین خوف کہ اگر کوئی منصف اس عبارت
کو عبارت تقریر قاضی علیہ الرحمہ سی ملاویگا تو شاہ جی کی فضیحتے اور رسوائی بکذب و فریب
ظاہر اور عیان ہو جاویگی لیکن اس پر وہ وہی سی کیا حاصل کہ پیشتر اوس سی صاحب تلبیس الکاذب
علیہ الرحمہ کشف عورات شاہ جی بقبل عبارت تقریر قاضی علیہ الرحمہ کر چکے ہین اور اونکی
مکاری اور چالبازی اور بیشرمی کو کہ ایک نمونہ بارات الاسلام سی بھی بڑھی ہوئی ہی کا اظہار

علی رؤس الاسلام شہر کرچکے ہین آری گدہی پر جڑہانی کی تقصیر باقی رہگئے ہی وہ بہی
انشاء اللہ فی یوم الوقت المعلوم عمل مین آجائیگی قولہ اگر یہ ہمکو ایسے ہوتے تقریر ونکی
اقول اگرچہ ہمکو بہی ایسی ہی بیہودہ خود ساختہ پہل تقریرونکی جواب مین کچہ لکہنا اوقات کا
ضایع کرنا ہی مگر تنبیہا للستہاد والجہلاء الانبیاء الاشقیاء کچہ لکہدیتے ہین قال
المخاطب اقتحام ہداہ اللہ سبیل السلام بہ نسبت پہلی اعتراض کی کہ حزن
ابوبکر کا طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر صاحب نے کیون منع کیا اگر معصیت تہا
تو ابوبکر کا گنہگار ہونا خدا کی کتاب سے ثابت ہو الجواب الزامی یہ ہی کہ اللہ جلشانہ
نے جو خطاب حضرت موسیٰ سے کیا ہی کہ لاتخف انک انت الاعلیٰ اور حضرت لوط سے
فرمایا ہی کہ لاتحزن انا منجوک واہلک اور پیغمبر خدا سے فرمایا ہی کہ لایحزنک قولہم اس سے
ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط کو خوف تہا اور پیغمبر خدا کو کافرونکے باتون
سے رنج ہوتا تہا خدا نے اونکی اطمینان اور تسلے کی لئے لاتخف ولاتحزن فرمایا پس ہم
شیعیان پاک سے پوچہتے ہین کہ اون پیغمبرون کا خوف طاعت تہا یا معصیت
اگر طاعت تہا تو خدا کا طاعت سے منع کرنا ثابت ہوتا ہی اگر معصیت تہا تو انبیاء
معصومین کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی پس جو کچہ وہ اسکا جواب دینگے وہی ہمارے طرف
سے ہمین اسکی جواب مین تاسے فرالله شوشتری فی مجالس المومنین مین بضمن
حکایات سفید شیخ مفید کی جواب تقریر ابوالحسن خیاط رئیس معتزلہ کی لکہا ہے کہ انبیاء
کی عصمت پر دلیل عقلی ثابت ہی لہذا جو نہی اونکی نسبت ہی اوس سے ظاہر ہے
معنے مراد نہین ہو سکتے اور ابوبکر کی عصمت ثابت نہین اہلی جو نہی اونکی شان مین
ہے اوسکی ظاہری معنے مراد ہین نہ بنا عبارہ یعنون آن یا معنی ہست لیکن انبیاء

راز از ارتکاب قبیحی که فاعل ان مستحق ذم میشود بواسطهٔ دلیل عقلی که بر عصمت انبیا واجتناب
ایشان از گناهان قایم گشت موجب عدول از ظواہر آن آیات عدول میکنیم
وہرگاہ اتفاق حاصل باشد در آن کہ ابو بکر معصوم نبود واجب است کہ اجرای نہی کہ در شان آن
واقع شدہ بر ظاہر آن کہ قبح حال ابو بکر است بماند بجواب اسکی ہم یہہ کہتی ہین کہ خوف کو
معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اور انبیاء علیہم السلام نی جو خوف کیا اور خدا نی اونکو
اوس سے مطمئن کیا اوس نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی بلکہ خوف کو معصیت
قرار دیکر عمدًا انبیاء پر تہمت کرنا ہی اور جو فرقہ انبیا کی عصمت کا قایل نہین ہی اوسکو تقویت دینا ہی
حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت کی ہی جنسی کسی بشر کو خواہ وہ نبی ہو یا امام ہو خواہ ولی ہو
چارہ نہین اوسپر خدا کے طرف سے ہے مواخذہ نہین ہے
چنانچہ حضرت موسےٰ اور ہارون کو حکم ہوا کہ فرعون کو جاکر سمجھاؤ اور
اوسکو دعوت ایمان کی کرو تو اونھون نے خوف کیا اور یون کہا کہ ربنا
انّنا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی کہ خداوندا ہمکو خوف ہوتا ہی کہ کہین وہ ہمپر زیادتی
کری تب اللہ نی مطمئن کیا اور فرمایا کہ لاتخافا انّنی معکما کچھہ خوف نکرو مین تمہارے ساتھہ ہون پس
ذرا غور کرنیکا مقام ہی کہ جب کہ حضرت موسیٰ اور ہارون باوجود نبوت کے خوف کرین اور خدا کیطرف سے
اس خوف پر اونکو غلط نہ بتاوے اور اونکی نبوت مین فرق آوے اگر حضرت ابو بکر صدیق جو بالاتفاق نبی نہین
نہ معصوم خوف کیا تو کیا گناہ کیا بلکہ جسطرح پر خدا نی حضرت موسیٰ اور ہارون کو انّنی معکما کہکر
مطمئن کر دیا اسی طرح پر پیغمبر خدا نی ان اللہ معنا فرماکر ابو بکر کو مطمئن کر دیا ہمکو شہید ثالث کی
سمجھہ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ ابو بکر صدیق کی محزون مغموم اور خائف ہونیسی خوف
کو بھی گناہ نہین داخل کر دیا اور ایک ابو بکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنی کی لئی تمام پیغمبرونکی

نسبت معاصی کا الزام لگایا او بلا ضرورت الفاظ خوف کو او نکی حقیقی ظاہری معنی سے
عدول کیا لیکن جب کہ جا بجا قرانمین الفاظ خوف کی انبیاءؑ کی نسبت وارد ہین
اور مفسرین نی اوسکی ظاہری معنی مراد لئی ہین اور کسی نی خوف کو معصیت اور گناہ
اور نقص مین شمار نہین کیا ہی تو ایک شہید ثالث کی کہنی سی کچہ نہین ہوسکتا چنانچہ آیہ
فاوجس منہم خیفۃ کی تفسیر مین علامہ طبرسی نی جو محققین شیعہ سی ہین لکہا ہی کہ فلما
امتنعوا عن الاکل خاف منہم وظن انہم یریدون بہ سوءً فقالوا ای قالت
الملائکۃ لاتخف یا ابراھیم کہ جب فرشتون نی حضرت ابراہیمؑ کی ساتہہ کہانا نہ کہایا
تو وہ ڈری اور گمان کیا کہ کہین یہ لوگ کچہہ بدی سی پیش آوین تب ملائکہ نی کہا ای ابراہیم
کچہہ خوف نکرو اور ہمسی نہ ڈرو ہم آدمی نہین ہین پس خوف دور کرنیکی لئی جو کلمات تشفی و تسلی
کی بہ لفظ لاتخف یا لاتحزن کلام الہی یا احادیث نبوی مین مذکور ہین اونکو از قبیل اوس
نہی کی تصور کرنا جو ارتکاب معاصی کی منع کی لئی مستعمل ہین بڑی غلطی ہی ورنہ اگر یہہ امر تسلیم
کرلیا جاوی کہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہی استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیت ہو
یا جہان کسی شی کی نہی بیان ہو اوس سی اوسکا وقوع ہونا بہی ضروری سمجہا جاوی تو ہزارون اعتراض
ائمہ کرامؑ پر ایسی وارد ہونگی کہ سوای اونکی عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی بن نہ پڑیگا
مثلاً علل الشرایع مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سی فرماتے ہین کہ یا علی
لاتتکلم عند الجماع ولا تنظر الی فرج امرأتک ولا تجامع امرأتک بشہوۃ امرأۃ
غیرک ذکر ای علی نہ کلام کرو وقت جماع کی اور نہ دیکہہ اپنے عورت کی شرمگاہ اور نہ صحبت کرو اپنے
بی بی سی اور کسی عورت کی شہوت پر پس اگر کوئی پوچہی کہ حضرت علیؑ یہہ کام کرتی ہتی یا نہ کرتی ہتی اگر نہ کرتی ہتی
تو وہ قاعدہ باطل ہوا جاتا ہی کہ نہی شئی وقوع شئی پر دال ہے اور اگر کرتی ہتی تو وہ فعل

طاعت تہا یا معصیت اگر طاعت تہا تو پیغمبر خدا نے کیون منع کیا اگر معصیت تہا تو ابو بکر معصوم
کا گنہگار ہونا ثابت ہوا اگر کوئی یہ جواب دی کہ امام معصوم ہوتے ہین اسلئے اس نہی کو الزام
نہی من المعصیت ہی از ظاہر آن عدول کنیم تو ہم بہی مجبور ہی یہ کہنے کہ ابو بکر صدیق
بہی محفوظ تہی اسلئے ہم بہی نہی لاتحزن ان اللہ معنا کو از ظاہر آن عدول کنیم ای یار و ایسے
صریح اور صاف بات کو عناد اور عداوت سی کیون معما اور پہیلی بنا دیتے ہو اور میاہے
سچی بات کو کسلئے مشکل کئی دیتی ہو ذرا انصاف کرو کہ اگر کوئی دوست کسی دوست پر
صدمہ پہنچنی سے رنج کرے اور وہ دوست اوسکو مطمئن کری اور کہی کہ کچہ خوف نکر اللہ ہمارا
مددگار ہی تو یہ کہنا از قبیل تشفی اور تسلی کی ہی یا از قسم زجر و توبیخ کی اگر تشفی و تسلی کی قسم ہی ہے
تو لاتحزن ان اللہ معنا کو بہی اوس قسم ہی سمجہو خدا کی آیتون کی تحریف لفظی نکرو اور یہ خیال
نکرو کہ نہی کی حرف کا استعمال واسطے منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی بلکہ واسطے ترحم
اور شفقت کی بہی ہوتا ہی چنانچہ اگر قرآن مجید کی لفظون پر کوئی غور کری تو اوسکو خود معلوم ہوجائیگا
کہ اکثر جگہہ خدا نے بہی حرف نہی کا استعمال کیا ہی چنانچہ پیغمبر خدا سی فرمایا ہی
کہ لاتحرک بہ لسانک تعجل بہ کہ بہت جلدی زبان نہ کہولہ یا کہ اور میری کلام کو پورا سن لیا کرو
اور دوسری مقام پر فرماتا ہی کہ فلا تذہب نفسک علیہم حسرت کہ لوگون کی پیچہے تیری جان
نہ جاتی رہے تو اونکی لئی اپنی جان ندی تو کیا ان کلمات کو بہی نہی حسب زجر و توبیخ کی کہی
سمجہین گی اور تحریک لسان اور ذہاب نفس کو معصیت اور ذم تصور کرکی بلحاظ عصمت
حضرت کی ظاہر سی عدول کرینگی اور اگر ان کلمات کو رحمت اور شفقت پر محمول کرینگی
تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی اعتراض دوسرا کہ ابو بکر کو خدا اور رسول پر کیہہ
یقین نتہا اسلئے باوجود یکہ سبت سی نشانیون حفاظت کی وہ روئی داد ہائی ہے

مچانی لگن اسکا جواب یہ ہی ہان ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا ابوبکر صدیق کا کسی
طرح پر ثابت نہین ہی اسلیے کہ قرآن مجید ہی تو سن کرنا ثابت ہوتا ہی اور حزن کی
معنی نوحہ اور فریاد کی نہین ہین اگر کوئی خاص لغت کی کتاب حضرات امامیہ کی ایسی ہو
کہ جو الفاظ صحابہ کبار کی شان مین ہون اونکی کچھ معنی ہی علیحدہ اسمین لکھی ہون تو ہم نہین
جانتی ورنہ حزن کی معنے غم کی ہین نہ ہائی ہائی مچانی اور زور زور سی چلانی کی جسکو نور اللہ شوستری
فی احقاق الحق مین لکھا ہی حتے غلبہ بکاؤہ و فی رائیۃ قلقۃ و انزعاجہ علاوہ اسکی خود مفسرین
امامیہ کی تفسیر پر خیال کرنا چاہیے کہ اونہون نی حزن کی کیا معنی لکھی ہین پس مفسر کاشانی
فی خلاصۃ المنہج مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ چون گفت پیغمبر یار خود را اندوہ مخور اور علامہ طبرسی
فی فرمایا ہی لاتحزن ای لاتخف پس ہمکو سراسر حیرت ہی کہ قاضی صاحب فی حزن
کی معنے نوحہ و فریاد کی کہانسے نکالی بقول الشئ بولا تیہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سابق مین بیان ہوچکا کہ یہ تقریر اعتراض شیعہ نہین ہے بلکہ تراشیدہ ابوالحسن خیاط ہے شیعہ بہ مطلق حزن و خوف
سی بحث کرتے ہین بہ مطلق نہی سی بحث کرتی ہین بلکہ ایک حزن و خوف خاص سی بحث کرتی ہین
جو ابوبکر کی لئی عارضی ہوا ہو بلکہ بوجہ بی ایمانی و عدم تصدیق بقول خدا و رسول عارض ہوا جو مستحق
بیقراری اور گریہ و زاری تھا اور باعتبار سوابق اور لواحق کی بجز امر قبیح کی کسیوجہ سی اوسکی لئی کوئی
محمل صحیح نہین نکل سکتا اور اسیطرح ایک نہی خاص سی بحث ہی جو بعد اسکے فصل
قبیح کی واقع ہوئی کہ جسکو بجہ معنی اصلی حقیقی کی سنے معنی مجازی پر حمل کی لیاقت نہین
ہی اور باوجود اسکی اگر کوئی معنے مجازی تشفی پر حمل بھی کری تب بھی مطلوب الیہ
نہین حاصل ہوسکتا ہی اسلئے کہ اگر کوئی قباحت متعلق بہ فعل اسے ایک کافر کی مثل انشائی
نماز کی لازم آوی تو ممکن ہی کہ بنظر عدم ثبوت مقصود کی ایک کافر بھی قسلے اور تشفی

دیا جاوی فضلا عن المنافق المظہر بلسانہ التوافق اور جب یہہ تقریر اعتراض خود ساختہ
خیاط ٹہری تو شیعونکو اسکی ردّ جواب کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جو کچھہ اس تقریر کے
جواب مین لکھنی والے بلے سر و پا لکھین یا کوئی موچی صاحب کہنہ ہزار سالہ کو از سر نو
سجھین یا کوئی بساطی صاحب اپنے بساط پر نئی ڈھنگ سے جماوین یا کوئی اونکی
مستقد صاحب ایک عالم کی خاک اپنے سر پر اوڑاوین کلاوطرّا تباہی فاسد علی الفاسد ہے
قولہ جواب الزامی یہہ ہی اقول ردّ جواب الزامی سی جو بعد اسکے خود مذکور فرمائیگا
ایسے ہوش و حواس باختہ ہوگئی کہ ذکر جواب تحقیقی بہول گیا یہہ بعینہ وہی جواب جسکا جامہ اوڑہ
سال کما بیش اس زمانہ سی پیش اوسی خیاط مذکور نی واسطی ستر عورات ابو بکر کی قطع
کیا تہا اور بریسمان جدّ و کد سبوزن شدہ مد اونکی قامت زیبا پر سیا تہا اور ہر چند شیعون نے
چیر پہاڑ کر اوسکی پُرزی اوڑدئی مگر ابتک ہوا خواہان حضرت ابی بکر اسمین جوڑ پیوند لگاتے
اور سڑا لگوٹا بناتی ہین اونہونکو مار مار کر زبردستی پہناتی ہین اور اونکی فضائح کو چہپاتی ہین
لیکن جسکو خدا نی ایک خلق کثیر کی سامنی از شرق تا غرب رسوا کیا ہو اوسکی فضایح کیسکے چہپانے
سی نہین چہپتی قولہ حضرت موسیٰ کو اور حضرت لوط کو خوف تہا اقول بنا بر تقریر
شیعہ کی جب تک مماثلت خوف انبیاؑ اور خوف ابو بکر مین نہ ثابت کیجاوی تب تلک قیاس ایکا
دوسری پر قیاس مع الفارق ہی پس ثابت کرنا چاہیے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت لوط کو اور
جناب رسولخدا بہی بعد اسکی کہ مثل ابو بکر کی ایک مامن حفظ و حراست مین پہنچ چکی تہی اور
خدا نی وعدہ حفظ و حراست بہی کیا تہا بلکہ آیات اور علامات حفظ و حراست مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت سے دیکہا یا تہا پہر بہی ان بزرگونکو اطمینان نہ حاصل
ہوا اور اسدرجہ خوف و حزن سے بیقرار ہوا

کہ باوجود اسکی کہ مقام مقتضی سکوت تہا اسکو خلاف رضای ندا بافشار راز خدا لازم نہا
مگر ان انبیاؑ نی مثل ابوبکر کی کچہ اسکا لحاظ نکر کی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ وزاری
کو شروع کیا اسیسے ہنگام مین خدا نی ان پیغمبرون سی لاتخف اولا تحزن فرمایا تہا
پس جب تک یہ سب حالات نفاق دلالات العیاذ باللہ انبیاء کی ہوئی حضرت مخاطب
ثابت نکری تب تک وہ نوخوف وحزن ایسے نہین ہوسکتی وانی لہ ذلک قولہ بجواب
تقریر ابوالحسن خیاط اقول سابق مین بیان ہوا کہ تقریر خیاطی تقریر شیعہ نہین ہے پس
برادران اخیائی فی خیاط کو ضرور تہا کہ اس تقریر کہ تقریر شیعہ ہونا اونکی کسیے کتاب معتبر
سی ثابت کرتی لیکن قریب ہزار سال کی زمانہ گذرا کہ کسی منے سی اثبات اسکا نہو سکا
پس اسصورت مین اسکا جواب شیعونکو دینا کچہ ضرور نہین ہی باوجود اسکی علی التنزل
شیخ مفید علیہ الرحمہ نی وہ جواب معقول دیا کہ قابل قبول فحول فدوی العقول ہی اور اہلسنت
اجتک اوسکی تہیج وتاب مین اور مثل ابوبکر کی عجب قلق و اضطراب مین ہین کہ کچہ بنائی
نہین بن پڑتی دیوانونکی طرح اوکہڑی پکڑی باتین بی سروپا بکتے ہین اور اوسی سی اپنا جی خوش
کرتے ہین ما استعلم قولہ وبذہ عبارتہ مضمون آن آیات نہی ہست اقول یہ تقریر
باتوقیر لاجواب مبتنی ہے اوپر چند مقدمہ کی ایک یہ کہ مطلق امر ونہی یعنی صیغہ
افعل ولاتفعل حقیقۃ موضوع واسطے وجوب اور حرمت کی ہی اور یہ وہ بات ہے
کہ تحقیق اہل اصول کا اسپر اتفاق ہی اور بکثرت دلائل عقلی اور نقلی کتاب اور سنت سی
علم اصول فقہ مین اسپر قایم ہین از انجملہ قولہ تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ
ان تصیبہم فتنۃ الخ یعنی چاہیئے کہ ڈرین خلاف کرنیوالے امر خدا اس بات
سی کہ پہنچے اونکو کوئی بلا دنیا مین یا عذاب دردناک آخرت مین دوسرا قولہ تعالی

ما منعك ان لا تسجد اذ امرتك یعنی کون چیز مانع ہوئی تجکو سجدہ کرتی سے
جسوقت کہ کہا میںنے تجکو باسجد قال البیضاوی بعد اذ امرتک دلیل علی ان مطلق الامر
للوجوب والفور یعنی توبیخ شیطان نمخالفت امر ازدمان دلیل ہی اوپر اسبات کے
کہ مطلق امر موضوع حقیقۃ واسطے وجوب اور فوریت کی ہی اور جو لوگ کہ قائل اسکی نہیں
کہ امر للوجوب ہی اونکو چارہ اس سی نہین ہی کہ قائل ہون نہی مین اصالت حرمت کی
بدلیل قولہ تعالی ما نھاکم عنہ فانتھوا یعنی خدا ورسول جس کام سی تمکو منع کرین
اوس سی باز رہو امر جب باز رہنا واجب ہوا اصلی کہ انتہوا امر ہی اور امر للوجوب ہے
تو یہی سنے حرمت کی ہین اسواسطی کہ جس شے سی باز رہنا واجب ہی اوسکو حرام
کہتی ہین اور جب ثابت ہوا کہ حقیقۃ امر ونہی واسطے وجوب وحرمت کی ہی پس
بدیہیات سی ہی کہ سنے حقیقتے سی بلا قرینہ صارفہ طرف معنی مجازی کی جانا جائز نہین ہے
دوسرا مقدمہ یہ کہ بدلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ثابت ہی کہ انبیاء معصوم ہین اور کافی
ہی واسطی اثبات اس امر کی تنزیہ الانبیاء جو جواب تنقیحۃ الانبیاء المنت مین لکہی گئی ہے
اور باوجود گذرنی سیکڑون برس کی تاحنبک اوسکا جواب نہین ہوسکا اور بدیہیات سی
ہی یہ امر کہ عصمت مانع ہی اس سی کہ کوئی منہی اوسکے بارہ مین متعلق واقع ہو کسی امر قبیح کی
اور سکی قسم مقدمہ یہ ہی کہ ابوبکر مثل انبیاءؑ کی معصوم تھے چنانچہ ابوبکر کے
معصوم ہونے پر کل امت کا اجماع ہی بلکہ بنظر بت پرستے و شراب خوارے و
حرام کاری ایام جاہلیت یہ امر اجلای بدیہیات سی ہی پس کوئی ضرورت دعوی اسکے
نہین ہی کہ جو نہی اونکی بارہ مین ہووے خواہی نخواہی مصروف معنی حقیقۃ ظاہری سے
کیجاوی پس حاصل ان مقدمات بدیہیہ جلیہ کا یہ ہی کہ کلیشہ جو سنے انبیاءؑ کی بارہ مین ہی

بضرورت عصمت ضروری ہی نہ حقیقی خبری سی مصروف الی المعنی المجازی
ہوا حدا ابو بکر کی الٰہی یہ امر ضروری نہین ہی بلکہ بلا وجہ معنی حقیقی ظاہری سی عدول کرنا جائز
ہی نہین ہے یہ تقریر وعایشہ اہلسنت سے تھے کہ جسکا نام حضرت مخاطب نے
جواب الزامی کہا ہی اور اس تقریر کی اوٹھا دینے کی الٰہی ضرورت ہی کہ کسی مقدمہ کو مقدمات
ممہدہ سی باطل کرین لیکن حضرات اہلسنت سی از متقدمین یا محدثین کسی صاحب سے
یہ نہ ہو سکا کہ کسی مقدمہ کو ان مقدمات سی رد کرین بلکہ متاخرین محدثین نی از جانب خود
بیہودہ تقریرین بنا کے نی سر و پا جواب دئی اور اپنی اور دوسرونکی اوقات عزیز کو
ضایع کیا کما سمعت و سیجی تفصیلہ اما قولہ بجواب اسکی ہم کہتی ہین اقول یہ سوال
از سر سیان اور جواب از آسمان ہی قولہ خوف کو معصیت مین شمار کرنا ہی غلط ہی اقول
یہ کیا مہمل اور لغو کلام ہی کسنے مطلق خوف کو معصیت کہا بلکہ بعض خوف کو ہم معین عبادت
و طاعت شمار کرتی ہین مثلاً وہ خوف جو انسان کو بلا ناشتی کردار اور غضب خدا و نار قہار
اور خوف نار کی عارض ہوتا ہی اور باعث توبہ و استغفار و بیدگار اینده کردگار رہتا ہی
پس ایسا خوف ہرگز معصیت نہین اسکو معصیت مین شمار کرنا ہم سی غلط کہتی ہین کلام
اور بحث اوس خوف مین ہی جو غیر انبیا مین مورد نہی ہوا و معارک کارزار مین موجب
فرار عن الزحف ہوا و مقام قتال مین باعث انشار و نزول اینده کردگار ہو اگر یہ خوف
معصیت نہ تھی تو خدا نی کیون ایسے خوف سی نہی فرمائی اور مقاتلین کی حق مین غضب
من اللہ کیون فرمایا قولہ اور نہی کو بلا ضرورت ظاہر سی عدول کرنا ہی لغو ہی اقول
حضرت مخاطب خود لغو ہی اور اوسکا ہر کلام لغو ہی اور بالخصوص یہ کلام لغو تر از ہر لغو
ہی کچھ نہین ہوتا کہ مطلق نہی سی تبادر ہی حرمت ہوتی انکاری یا اقرار

اگر انکار ہی تو اپنے اجداد کی تصریحات کا کتب اصول مین کیا جواب دیتی ہین اور
اگر اقرار ہی اور بخصوصیت مقام بقیام قرائن صارفہ عن المعنی الحقیقی اسمقام پر سنے
کو محمول بر معنے تسلی فرماتی ہین تو مثل شیعونکی معنی اصلی حقیقے سے عدول
کرتے ہین پھر سنے اصلی سے عدول کرنے کو لغو کیونکر ٹھہراتے ہین اور
شیعون نی کب معنی تسلی سی اس مقام پر عدول کیا ہی آری ان معنون کو سے اصلے
نہین ٹھہراتی جیسا کہ ہمنی برخلاف تصریحات اپنے علماء اصول کی ٹھہرایا ہی اور جب یہ معنے
اصلی نہوئی تو ضرور ہی کہ محتاج بقرینہ ہون اور قرینہ انبیاء مین عصمت انبیاء ہی اسی لئی
شیعون نی جہان کہین ہمی متعلق بانبیاء ہی وہان مقتضائی مطلق نہی سی کہ حرمت ہے
عدول کیا ہی طرف معنی تسلی وغیرہ کی مثل یہنی قبل از وقوع فعل تقدماً بالحفظ کما فی قولہ
تعالیٰ لا تطع منھم آثما او کفورا لیکن اسکی لئی ضرور نہین ہی کہ جو ہنی متعلق بغیر
انبیاء ہی ہا وہمین ہمی خواہی نخواہی بلا وجہ عدول کرین آری اگر کوئی وجہ عدول قایم ہو
تو کرینگی اور اگر غرض یہ ہی کہ جو ہنی متعلق بخوف ہی مطلقاً خواہ نسبت بانبیا ہو خواہ نسبت بغیر انبیا
ضرور ہی کہ معنی اصلی حرمت سی عدول کرکی معنے تسلی پر محمول کرین تو یہ اول بحث ہم
اسلئے کہ خوف انبیاء بسبب عصمت کی کسیطرح قبیح نہین ہو سکتا ہی پس معنی اصلی حرمت
اوسمین مراد لینا جائز نہین ہی بخلاف خوف غیر انبیاء کی کہ باعتبار سوابق اور لواحق
کی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابوبکر مین بالخصوص غار مین اور بالخصوص فرار مین
صف جنگ سی بعد اوز خیبر اور حنین مین یا کیا قولہ بلکہ خوف کو معصیت قرار دیکر عمداً انبیاء
پر تہمت لگانا ہی اقول ہر گز مشیعہ خوف انبیاء اور اور صیار کو معصیت نہین ٹھہراتے
بلکہ عدم معصیت انبیاء مین تنزیہ الانبیاء لکھتے ہین تہمت انبیاء پر کرنیوالا وہی فرقہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

گمراہی ہی جو کہ تخطیہ الانبیاء کہتا ہی اور معصومین کی خطائین ثابت کرتا ہی **قولہ** جو فرقہ
انبیاء کی عصمت کا قائل نہین **اقول** وہ حضرات اہلسنت و جماعت ہین جنکی بعض
علماء یہانتک قائل ہین کہ کافر صادق الکیہ بھی نبی ہو سکتا ہی فضلاً من الفاجر **قولہ** تقویت
دینا ہی **اقول** تقویت دینی والی وہ نالایق ہین جو سنے ظاہری سی عدول نہین کرتی
اور آیات متشابہات سی بمعنی ظاہری مراد لیکر خطائی انبیاء ثابت کرتی ہین نہ وہ لوگ کہ
جو انبیاء و اوصیاء کو از اول عمر تا آخر ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سی معصوم جانتی ہین یہانتک کہ
کہ خطای اجتہادی بلکہ اجتہاد تک نو کی نسبت نہین جایز رکھتی بلکہ بالمطلق عن السہو کا ایمان لائے ہین
قولہ حالانکہ خوف منجملہ اون امور بشریت سی ہی **اقول** یہ بات سچ ہی مگر انبیاء اور غیر
انبیاء مین اسقدر فرق ہی کہ انبیاء کا خوف بدلیل عصمت کبھی بیجا نہین ہو سکتا اور باعتبار
سوابق اور لواحق کی خواہی نخواہی حسن ہوگا اور خوف غیر انبیاء کبھی جا اور کبھی بیجا اور باعتبار
باعتبار سوابق و لواحق حسن اور کبھی قبیح ہو سکتا ہی جیسا کہ ہمنی خوف ابی بکر مین بیان کیا کہ
محض بیجا تہا اور نہایت قبیح تہا **قولہ** اور اوسپر خدا کیطرف سی بھی مواخذہ نہین ہے
اقول اگر مراد یہ ہی کہ بالخصوص بعض خوف خاص پر مواخذہ نہین ہی تو مسلم ہی ہم بھی
کہتے ہین کہ بعض خوف پر یعنے جو خوف کہ بیجا اور حسن ہی اوسپر مواخذہ نہین ہے
جیسے خوف انبیاء اور اوصیاء مطلقاً کہ بسبب حسن ہونیکی قابل مواخذہ نہین ہی بلکہ
بعض خوف کو ہم عین طاعت و عبادت و عین ایمان سمجھتے ہین جیسے خوف خدا
اور خوف عذاب اپنی سیئات اعمال پر لیکن خوف ابو بکر اس قسم کا نہ تہا بلکہ خوف بیجا
اور قبیح اور عین بی ایمانی تہا کما مر آور اگر مراد یہ ہی کہ مطلق خوف قابل مواخذہ نہین ہی
تو غیر مسلم ہی اور دعوائی بلا دلیل ہی اس دعوائی کاذب پر کاش کوئی بھوٹی سے بھی

دلیل نہ ذکر کی ہوتی اگر مطلقاً ہر خوف میں مواخذہ نہیں ہی تو آیہ وتنی ہدایہ اتخشونھم فلا
حق ان تخشوہ از کتم مومنین میں مذموم اور کفار کی کیون مدح ہوا یا انکشتر مومنین شعار اسکا ہی کہ خوف خدا
میں بیان ہوا ویسطرح اس مقام پر خوف از کفار میں بی یہ بات ہی اور ہر تعریف مومنین
مجاہدین میں فرمایا ہے یجاھدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم
پس ہر گاہ عدم خوف از لائمین ممدوح ہوا تو خوف ایلمین البتہ مذموم ٹھہرا اور یہ فرمانا
ہی فلا تخشو الناس واخشون یعنی جن مقامات میں تکو خوف ناروا سے منع کیا گیا
ہی وہان آدمیون سی نڈرو بلکہ خدا سی ڈرو انغرض ایسے مقامات کا خوف البتہ مذموم
اور مقابل مواخذہ ہی پس ہر خوف پر مواخذہ نہونا محض باطل ہوگیا اور بدیہات سی ہی
کہ خوف آپکی شیخ کبار کی واسطے سبب فرار مقابلہ اور مقاتلہ کفار سی ہوتا تہا اگر جای
مواخذہ نہ تہا کیون خداوند تعالی فی آیہ من یولھم یومئذ دبرہ نازل فرماتا اور
کیون فقد باء بغضب من اللہ سی بیگرو نیز انیا غضب ظاہر کیا اور کیون ماواہ
جہنم وبئس المصیر سی جہنم کو اونکا بازگشت قرار دیا افسوس ہی کہ حضرت مخاطب
عمدگی لیت عہد جناب رسالت مآب مین موجود نتہی ورنہ صحابہ کبارین اور مدرسین متخلفین
از جہاد کیطرف سے بذریعہ سند حاصل کردہ از صدر رو کالت فضولی کرتی اور مدین تحریر
دلپذیر درگاہ خدا اور رسول امین معذرت خواہ ہوتی کہ فرار اور تخلف بعلت خوف ہی اور
پایا جانا معلول کا عند وجود العلۃ ضروری ہی اور خوف اون امور بشریت سی ہی جس سے
ہر نبی وولی کو مجبوری ہی اور کسے طرح قابل مواخذہ نہین ہی تو فارین غضب خدا مین اور
متخلفین خصوصا الثلثۃ الذین خلفوا وری از رحمت خدا مین بمقتضای من اللہ من تخلف
عن جیش اسامۃ کما فی الملل والنحل گرفتار ہوتی قولہ چنانچہ حضرت موسی اور ہارون

اقول سب کل افعال کل انبیاؑ اور اوصیاؑ کی بدلیل عصمت حسن تھی تو لاریب کہ خوف
اونکا بھی بجا اور حسن تھا نہ مثل خوف ابوبکر کی بجا اور قبیح بالجملہ ذکر موسیٰ و یوشعؑ و ہارونؑ
و ابراہیمؑ کا مخاطب کو کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک عصمت ابوبکر کو ثابت نہ کرے یا عدم
عصمت انبیاؑ ثابت نہ کرے والا فلک کاش اسیقدر ثابت کردیتا کہ ان انبیاؑ کو بھی
باوجود اسکی کہ خدا کی طرف سے وعدۂ حفاظت تھا اور آیات حفاظت بھی مثل تعشیش الطائر
و نسج العنکبوت دکھائے گئے پھر بھی قلق و اضطراب و بیقراری اور گریہ و زاری لاحق ہوئے
اور تصدیق بوعدۂ خدا و رسول صلعم نہیں ہوئی اور پھر بھی خوف لاحق رہا تب البتہ دو خوف
یعنی خوف انبیاؑ اور خوف ابوبکر یکساں ہو جاتی والا لیس فلیس قولہ اس خوف پر انکو عتاب
نہ ہوا اقول خوف بجا اور سبب عتاب کی کیا دہ قولہ خوف کیا تو کیا گناہ کیا اقول
گناہ یہ کیا کہ خوف بیجا اور قبیح کیا بلکہ گناہ کیا یہ کہ کفر اور بے ایمانی کی کہ تصدیق قول خدا
و رسولؐ کی قولہ ابوبکر کو معلوم کردیا اقول ہمکو کلام اسمیں نہیں ہی کہ خدا اور رسولؐ کسی کافر
کو بصلحہ مثل عدم افشای راز مطمئن کریں خصوصاً ساتھ دکھانی آیات حفظ و حراست کی مثل
تعشیش الطائر و نسج العنکبوت کی لیکن کلام اسمیں ہی کہ ابوبکر کو باوجود اس سب کے
اطمینان نہ ہوا اور اظہار بیقراری اور گریہ و زاری کی کار بند ہوئی کما سیجئے من بعد حکم پس
یہی دلیل کفر اور نفاق اور بے ایمانی کی ہی قولہ ہمکو شہید ثالث کی سمجھ پر نہایت تعجب
آتا ہی اقول ہمکو حضرت مخاطب کی سمجھ پر نہایت تعجب آتا ہی کہ اظہار حزن و غم و
خوف ابوبکر کو کہ مستغنی او پر بیدینی اور عدم ایمان بوعدۂ خدا و رسولؐ اور عدم تصدیق آیات
حفظ کی تھا کیونکر گناہ بلکہ کفر و نفاق نہیں کہتا اور اس خوف کفر و نفاق کو ساتھ خوف مستحسن انبیاؑ کے
مساوی کیونکر کرتا ہی قولہ ایک ابوبکر کی ذمہ گناہ ثابت کرنیکی لئے اقول

سے تمنے ایک ابوبکر کی ذرہ گناہ ثابت نکرنیکی لئی نکسے خوف کو قابل مواخذہ نرکہا اور کل
فارین من الزحف کو اور کل متخلفین اور قاعدین عن الجہاد کو خدا سی خوف نکرنی پر اور
کفار سی ڈرنی پر معذور کردیا قولہ تمام پیغمبرونکی نسبت معاصی کا الزام لگایا قول
الزام معاصی انبیاء جب ہوتا کہ خوف انبیا سی العیاذ باللہ مثل خوف ابوبکر کی ہوتے
برکفر و نفاق و عدم ایمان بوعدۂ خدا و رسول ہوتا اور نہ انبیاء عصمت معدوم
سنی اصلی ظاہری حرمت سی نہوتی اور ہرگاہ انبیاء اور ابوبکر مین فرق آسمان و زمین پایا
گیا پہر معصیت ابوبکر سی معصیت انبیاء کیونکر لازم آئی قولہ الفاظ خوف کو اونکے
حقیقی ظاہری معنی سی عدول کیا اقول کلام مین ہی کہنے خوف کی معنون سے
عدول کیا نہی کی ہے اصلی حرمت سی عدول کرنیکو خوف کی معنی سی صعل کرنا قرائن
مین نہین معلوم کہ یہ غباوت ہی یا غوایت ہی قولہ الفاظ خوف کی انبیاء کی نسبت وارد
ہین اور مفسرین نی اوسکی ظاہر معنی مراد لئی ہین اقول بی شبہان جان خوف انبیاء
ہی اوسکی ظاہر ہی معنے مراد ہین کوئی خوف کی باطنی معنی نہین ہین لیکن خوف انبیاء بجا اور
مستحسن ہی اور خوف ابوبکر بیجا اور مستہجن قولہ کیونکے خوف کو معصیت اور گناہ اور نقص شمار
نہین کیا اقول اگر خوف حسن انبیاء کو معصیت اور گناہ اور نقص نہین کہا ہی تو اونکی معصومیت
کی وجہ ہی اسکو لازم نہین ہی کہ خوف ابوبکر کو بہی معصیت اور گناہ بلکہ کفر و عدم ایمان باسنکو ہی
شمار کری قولہ تو ایک شبہ ثالث کی کہنی ہی کچہ نہین ہو سکتا ہی اقول خوف انبیاء کو
حسن اور خوف ابوبکر کو کفر و معصیت کہنی والی فقط شبہ ثالث نہین ہین بلکہ دنیا بہر کے
شبہ ہین اور اسپر تفرع اگرچہ بالفعل کچہ نہین ہو سکتا ہی تاہم استعداد ہو سکتا ہی کہ مجالس خاص
شیعہ مین آپ کہنی نہین ہو سکتی اور ضرورت اسکی پڑجاتی ہی کہ مثل شیوخ کیا رکی رد نظر

لاتی ہین اور سوتی اوبار ہو جاتی ہین قولہ چنانچہ آیۂ فاوحیٰ منہم خیفۃ مین اسے اقولہ بڑے
غلطے ہی اقول یہ بڑی غلطے اون اشقیا کی ہی جو تخطیۃ الانبیاء لکھتے ہین لیکن جو
لوگ نہی کو معنے اصلی حرمت سی بداعیۂ عصمت سعدول گر کی تنزیہ الانبیا کو لکھتی ہین وہ
ہر چہ پٹی بڑی غلطے سی مبرا ہین لیکن اس سی آپکے حضرت ابوبکر کو نکی عصمت کو اونکی
بیت پرستی اور شراب خواری نی خاک مین ملایا ہی کیا ملیگا پس جونہی کہ اونکی بارہ مین ہے
ہمکو کیا وجہ اور کیا غرض کہ سعدول من ظاہر الحرمۃ کرین آپنی اونکو اپنا پیر بنایا ہی خلیفہ جی
ٹھہرایا ہی اب جو کچہ اونکی حق مین کرین بہت بجا ہی مگر مشکل یہ ہی کہ آپ دوسرونے
بہی وہ بات کروانی چاہتے ہین یہ بیجا ہی قولہ جہان لفظ لا جو حرف نہی کا ہے
استعمال کیا جاوی وہان مراد نہی عن المعصیۃ ہوا قول لڑکی میزان خوان بہی جانتی
ہین کہ لا ہر جگہہ حرف نہی نہین ہے بلکہ اکثر حرف نفی بہی ہی اور کسنے اسکا دعوی کیا کہ ہر
لا نہی عن المعصیۃ ہی آری آپکی محققین علماء اصول اسکی تصریح کرتی ہین کہ اصل نہی للحرمۃ
ہی جیسا کہ اصل امر للوجوب ہی لیکن یہ کچہ ضرور نہین ہی کہ ہر جگہہ اصلی معنی مراد ہون بلکہ جب کوئی
قرینہ صارفہ نہوگا تب اصلی ہی معنے مراد ہونگی اور انبیاء اور اوصیاء مین عصمت قرینۂ صارفہ
ہی کہ وہ ابوبکر مین نہین ہے اور اس امر کو ہر لا نہی عن المعصیۃ ہو نسبی کیا علاقہ مگر ہاری
مخاطب عشق حضرت ابوبکر مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ ہر بات مونہہ سی بی ٹہکانی کی نکلتی ہے
قولہ ہزارون اعتراض ائمہ کرام پر اقول خداوند قہار زبان اوس بدلگام بدانجام کے
مقراض آتشین سی قطع کری جس سے نام اعتراض برائمۂ کرام علیہم السلام وعلی جدہم آلاف
التحیۃ والسلام نکلتا ہی اعتراض بر کرام اونہین اشقیائی لیام کا کام ہی کہ جنکو طیب ولادت
سی بہرہ نہین ہی کیا بغیرتی اور ایمانی ہی قیاس کرنا مال رجس الاوثان ورجس الاعیان کو

اوپر انوار پاک خداوند منان کی کجا نطفہای ناپاک مشرکین اور زادہ ہای فواحش عاہرہ
اور کجا معصومین مطہرین سلالہ کتا فی اصلاب طاہرہ و ارحام طاہرہ ابو بکر کو عمر پر قیاس
کرنا چاہئے نہ ابوجہل کو پیغمبر پر ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک قولہ کہ سوای انکی
عصمت کی دوسرا جواب حضرات امامیہ سی نہ بن پڑیگا اقول دوسرا بن پڑے یا
نہ بن پڑے آپکا مونہہ توڑنی کی واسطے تو یہی جواب عصمت انبیاء اور اوصیاء کافی اور
وافی ہی اسلئے کہ مقام ما نحن فیہ مین مدار جواب شیعہ اوپر عصمت کی ہی یعنی اصل سنے
دلالت اوپر وقوع حرست کی کرتی ہی مگر معصومین مین بقرینۂ عصمت ماول ہی اور ابو بکر
مین چونکہ باتفاق عصمت منتفی ہی اور وقوع خوف اور حزن بیجا باظہار اضطراب و بیقراری
اور گریہ وزاری بہی کتب اہلسنت سی ثابت ہی کما مر مجملاً و سیجی تفصیلاً پس شیعون کی
پاپوش کو غرض نہین ہی کہ ابو بکر کی بارہ مین سنے کو معنی اصلی سی معدول کرین قولہ پیغمبر خدا
حضرت علی سی فرماتی ہین اقول جیسے خدا پیغمبر سی فرماتا ہی لاتطع منہم اثما
او کفورا پس بضرورت عصمت دونون ماول ہین تمنی ابو بکر قولہ بمجبوری یہ کہنی
لگین گی کہ ابو بکر صدیق بہی معفوظ تھی اقول واقع مین یہ جواب مجبوری کا ہے جب
جواب کچہ نہ بن پڑی تو بجز ایسے مہملات مزخرفات کی بکنے کی اور تمکو چارہ کیا ہے
اسی جگہہ سی تمہاری عاجزی جواب سی ظاہر ہی تمنے بنای الزام شیعہ مسلمات شیعہ پر
رکہے ہی اور صدر کتاب مین کہا ہی کہ اونہین کی معتبر کتابون سے ہم اونکو الزام دیتی ہین
اب جب اس مقام مین کچہ نہین بن پڑتے تو بنای جواب اوپر محفوظیت ابو بکر کے
کرتی ہو اب تمپر واجب اور لازم ہی کہ بنا برا پنی اقرار کی محفوظیت ابو بکر کی کسے غیر معتبر
ہی کتاب سی شیعونکی ثابت کرو تم خوب جانتی ہو کہ شیعہ اونکی ایمان ہی کو نہین مانتی

بلکہ اونکو کافر اور منافق جانتی ہین پہر اونکی محفوظیت کو کب مسلم کرینگی پس شیعون کی
مقابل مین یہ جواب دینا نہایت جبک مارنا اور گو کہنا ہی علاوہ اسکی اگر محفوظیت سے معنے
عصمت از گناہ ہی تو تم خود اقرار کر چکی ہو کہ ابوبکر معصوم نہین تہی اور اگر بمعنی عصمت از
معصیت نہین ہی تو معصیت ابوبکر سی کون امر مانع ہے کہ کسیکو ضرورت تاویل
معنی اصلی سے سی ہو اور ہم نہین سمجھتے کہ دعوای محفوظیت کس وجہ سی ہی آیات پر
سی یا شرک سی یا نفاق سی یا ارتداد سی یا شرب خمر سی قبل اسلام یا بعد اسلام اگر محفوظ
ہوتی تو تردید عرض الدنیا کی مصداق کیون ہوتی اگر محفوظ سے ہوتی تو متوتین الذبر
سی کیون ہوتی اور ناکثین بیعت خدا و رسول سی بفرار عن الزحف کیون ہوتی آری اگر بعد
خلافت اہلسنت کی نزدیک محفوظ ہو گئی ہون تو ہو سکتا ہی مگر شیعونکی نزدیک تو یہ
خلافت سراپا خلافت عین ارتداد ہی فلا نفعل قولہ از ظاہر آن عدول نکنیم اقول
بسیار بیجا میکنید کہ بدون عصمت مانعہ از معصیت از ظاہر سی عدول نکنید پس شمارا باید
کہ از سی جملہ اہل سماصے و فسق و فجور عدول کنید چہ نہی فرعونی و ہامانی و نمرودی و شداد
و دست از اسلام چہ از کرستانی ہم بردارید و بہ بہرتیت گرائید قولہ صاف باتکو عناد اور
عداوت سی کیون متہم اور پہلے اقول صاف بات تو یہی ہی کہ باوجود کمینی آیات
حفظ خداوندی کی ابوبکر کا اظہار قلق و اضطراب اور جزع و فزع دلیل نفاق ہی تم اسکو چاہو
ستانا و چاہو پہلے بوجھو قولہ اور سیدہی سچے باتکو کس بری شکل کہی دیتی ہو اقول
سیدہی سچی بات تو یہی ہی جو تم سن چکے شیعونپر تو سکا قایل ہونا بہت سہل
اور آسان ہی اگر سنیون پر مشکل پڑی تو شیعونکی پاپوش سی قولہ اگر کوئی دوست
کسے دوست پر صدمہ پہنچنے سی رنج کری اقول اثبات دوستی زنہ دوستان

ابوبکر ہی شیعہ تو اونکو دشمن حضرت رسالت مآب اہلبیت رسالت سمجھہ کی جو مناسب
بحال دشمنان ہی وہے کہین گے آپ چاہین خوش ہون چاہین ناخوش ہون ۔
قولہ تو یہ کہنا ازقبیل تشفے اور تسلی کی ہی کہ از قسم زجر و توبیخ کی ہے اقول اگر دوست
کی حق مین کہنا ہی اور خوف اور حزن اوسکا بجا اور درست اور مستحسن ہی تو از قسم تشفی
اور تسلے ہو سکتا ہی اور اگر کوئی دشمن باظہار جزع و فزع و قلق و اضطراب افشائی راز
کرکی فکر ایذا رسانی مین ہے اور خوف اور حزن اوسکا بیجا اور مستہجن ہی تو بیشک زجر و
توبیخ پر محمول کرینگی ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد قولہ آیتو نکی تحریف لفظی
کی وا اقول تحریف لفظی تو حضرت عثمان محرق القرآن نی کی اور تحریف معنوی تم کرتی
ہو کہ بلا وجہ و بلا قرینہ معنئ اصلے سی عدول کرتی ہو قولہ اور یہ خیال نکرو کہ نہی کی حرف
کا استعمال وا سطی منع اور زجر و توبیخ کی ہوتا ہی اقول یہ بات تم اپنی گروہ کہنڈالون کو کہون
نہین سکہا دیتی کہ وہ نہی کو منے حرمت کبہی نکہین قولہ بلکہ وا سطی ترحم اور شفقت کی
اقول ترحم اور شفقت اور عنایت اور محبت کوئی معنے اصلی نہین ہین بلکہ بقرائن صارفہ
عن المعنے الاصلی مراد ہوتی ہین برخلاف معنئ اصلے ظاہری کی کہ جسمین احتیاج قرائن
نہین ہی بجائی اینکہ معنئ اصلی پر قرائن بہی قایم ہون جیسے انحن فیہ مین اظہار جزع و
فزع و قلق و اضطراب کہ مقتضی باخبار راز خدا و رسول تہا ولاریب فی حرمتہ قولہ لا تحرک بہ
لسانک الی قولہ تو ان کلمات کو بہی تقاضے صاحب زجر و توبیخ کی کہے سمجہین گی اقول
ہرگز نہ سمجہین گے اور کہین گی کہ معصومین مین بدلیل عصمت تاول اور در باب ابوبکر معنئ
جبرت اور معصیت پر محمول ہونگی قولہ بلحاظ عصمت حضرت کی ظاہری عدول کرینگے
قول ہان بیشک کرینگی لیکن ابوبکر مین تو نکرینگے قولہ اور اگر ان کلمات کو رحمت

اور شفقت پر محمول کرینگے تو اپنی دعوی کی سفاہت کی قائل ہونگی اقول دعوے
سفاہت اور حماقت اور ضلالت اور غوایت اور بلادت یہ ہی کہ کوئی شخص بلا وجہ اور بلا
ضرورت داعیہ اور بلا قرینہ صارفہ معنیٔ اصلیٔ حرمت سی عدول کر کی معنیٔ رحمت
اور شفقت پر محمول کری اور جس جس مقامات پر کوئی قرینہ صارفہ عن المعنی الاصلی موجود
ہی جیسے ہمارے فیہ مین کہ عصمت مانع عمل علی المعنی الاصلی ہی پس یہ مقامات سنوع
بحث سی بالاتفاق خارج ہین پس سفیہ جاہل یا متعصب متجاہل وہ ہی جو غیر معصومین کو
معصومین پر قیاس کرتا ہی قولہ دوسرا اعتراض کہ ابوبکر کو خدا و رسول پر کچہ یقین نہ تہا
اقول وعدۂ خدا و رسول پر یقین نکرنا یہ ایک جرم ہی کہ جسکا منشا اس مقام پر بجز بیدینی
اور بی ایمانی کی اور کچہ نہین ہو سکتا ہی آپ ہی اپنے ایمان ہی کسی صاحب ایمان کا گمان
دیجئے کہ جسکو وعدۂ خدا و رسول پر اعتماد نہوا ہو اور پھر وہ مومن حقیقی کہلایا ہو اگر یقین درست
ہوتا تو حزن و خوف اپنی جان کی لئی یا بقول آپکے بلکہ بقول کاذب خود انکی جناب سے رسول خدا کے لئے
باوجود دیکہنے آیات کے ہرگز نہ عارض ہوتا قولہ وہ رونے اور ہائے مچانیکا اقول رونا اور ہائی ہائی مچانا
ایک جرم دیگر ہے علاوہ عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسول کے کہ جس سے افشاء راز خدا اور رسول ہوتا تہا اور
ایذاء خدا و رسول ہتی اور موذیان خدا و رسول مصداق لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ ہین جیسا کہ
خود جناب باری نی فرمادیا ہی قولہ جواب یہ ہی کہ ہائی ہائی کرنا اور زور زور سی چلانا
ابوبکر صدیق کا کسیطرح پر ثابت نہین ہے اقول سچ ہی اور بجا فرماتی ہین کہ آپکے
نزدیک ثابت نہین ہی بسبب اسکی کہ محبت ابوبکر نی آنکہون پر پردی ڈالی ہین نعم
حب الشیٔ یعمی ویصم لیکن شیعہ تو بدلیل عقل و نقل ثابت کئی دیتے ہین لیکن اقول
پس اسوجہ سی کہ حزن و غم اور خوف و ترس امور قلبیہ سے ہے کہ اگر انسان

اسپنے تئین سنبھالی اور ضبط کری تو ہرگز دوسری شخص پر منکشف نہین ہو سکتا ہی آری اگر ضبط
نکری تو مظہر اوسکی اعضا و جوارح اضطراب و بیقراری و گریہ و زاری ہو جاتی ہین پس اگر حزن
و خوف ابوبکر محض امر قلبی ہوتا اور ابوبکر نے ضبط اوسکا کیا ہوتا تو پیغمبر کو اوسکی منع فرمانی
کی یا بقول تمہارے تسکین اور تسلی دینی کی کیا ضرورت تہی اور حزن قلبی ابوبکر سے
انتظام امور دنیا اور آخرت مین کو نسا خلل آیا جاتا تہا جسکے رفع کرنیمین خدا اور رسول کو یہ
اہتمام ہو کہ ضرورت منع کرنیکے تسکین دینی کی پڑے پس لاریب لاتحزن منع ہوا
اوس حزن و خوف سی جو مستلزم افشائی راز خدا اور رسول اور مبطل مصلحت استتار فی
الغار تہا اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر وہ حزن جو مستتبع شور و غل و بکا ہوا اور وہ خوف جو مصدر
صدا ہائی ہیجا اور بیجا از زبان و بالا ہوا ور اگر فرمائی کہ یہ اہتمام فقط از راہ محبت و دوستی
تہا کہ حزن قلبی ابوبکر چند ساعت کا بھی گوارا نی خاطر خدا و رسول نہا تو ہم اسکی جواب مین
عرض کرینگی کہ محبت اور دوستی بعد الایمان اور فرع ایمان ہی اور ہم ابتدای کتاب سی تا اینجا
اور از اینجا تا آخر کتاب کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کرتی ہین اور جس آیت سی آپنی کوئی
جھوٹی فضیلت بہی نکالی ہمنی اوسی جگہہ سے سچا نفاق ثابت کر دیا اور قول سابق
مین ہمنے بیان کیا کہ تصدیق نکرنا وعدہ خدا و رسول کی اور باوجود دیکھنی آیات خدا کی
کی پر ایمان نہ لانا اور یقین امن و امان نکرنا اور اظہار حزن و خوف کرنا عین دلیل کفر و
نفاق ہی اور باوجود ثبوت کفر و نفاق دعوائی دوستی و محبت خلاف عقل ہی یہ ہے
دلیل عقلی لیکن ثانیا نے یعنی دلیل نقلی پس قول آپکی محدثین اور مفسرین کا ہی چنانچہ آپکے
محدث کامل شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا مین صحیح بخاری و مسلم سی ناقل ہین
فاتخذوا القوم لیلیلبوننا فلم یدرکنا منہم الا سراقۃ بنی و مینہ فتدرج اور رجمین اوثلثہ

قلت یارسول اللہ ہذا الطلب تبدلتفا فقال لاتحزن ان اللہ معنا حتے اذا دنی فکان بینہ
وبینہ فرسخ فقلت یارسول اللہ ہذا الطلب قد تبدلتفا وکبیت قال لم تبکی قال قلت اما واللہ
لا ابکی علی نفسے ولاکن ابکی علیک تہ بیت یعنی خود حضرت ابوبکر نبی سرگذشت مین دونون با
ہین کہ پس ارتحال کیا سہنے اور قوم نی ہمارا تعاقب کیا پس نہین پایا ہمکو کسی نی مگر سراقہ
نی کہ درمیان ہماری اور درمیان اوسکے بقدر ایک نیزہ یا دو نیزہ یا تین نیزہ کی فاصلہ
ہوگا پس کہا مینی کہ یارسول اللہ یہ ایک شخص پہنچ گیا پس حضرتؐ نی فرمایا لاتحزن ان اللہ
معنا تا اینکہ وہ اور قریب ہوگیا پس کہا مینے کہ یا حضرت وہ اور قریب ہوگیا یہ کہکی مین یا
پس حضرتؐ نی فرمایا کہ کیون روتا ہی کہا مینے کہ مین اپنی لیی نہین روتا ہون آپکی لیی
روتا ہون انتہا اس حدیث سی چند فائدہ حاصل ہوتی ہین ایک تو یہ کہ حضرت ابوبکر
کو اسقدر خوف غالب تہا کہ بجواسی سی یہ نہین مخصص تہا کہ کسقدر فاصلہ سراقہ سے تہا
ایک نیزہ کہ دو نیزہ کہ تین نیزہ دوسری باوجود فرمانی رسول خداکی لاتحزن ان اللہ معنا پر
بہی بسبب اضطراب اور بیقراری ہونے اور نوبت گریہ وزاری پہنچنے تیسری حزن ابوبکر کا
دیکہا کرون تہا نہ فقط حزن قلبی چونکہ نزول سکینہ مخصوص مسکین بالکسر تہا نہ مسکین بالفتح ورنہ
نوبت باضطراب وبیقراری وگریہ وزاری نہ پہنچتی مضمونا بعد فرمانے لاتحزن ان اللہ
معنا کی پانچوین صدیق کا کمال صدق واخلاص کہ کہا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا
ہون بلکہ آپکی واسطے روتا ہون اسپر دلالت کرتا ہی کہ ان اللہ معنا سے ضمیر جمع سے
فقط رسول خدا اور ابوبکر کا اونکو اپنا کچہ غم نہ تہا پس معنا مین اونکو داخل کرنا
لغو اور بیکار تہا یہ تہا کلام مخلصین کا اب سنیئے کہ آپکے بڑی مفسر قاضی بیضاوی صاحب
بیضاوی مین یون کرکے کہتے ہین لہ یعنے ابوبکر کا ان منہ عنہ اگر معنی ہا نزاع مین تو

تو قاموس کو ملاحظہ فرمائیے کہ توضیح اوسکے تعلق وصیحہ کرتی ہین اب قابل ملاحظہ یہ بات ہی کہ جناب مولانا ی شوستری کی عبارت مین جسکے آپ ناقل ہین اسیقدر ہی کہ حق غلبہ بکاوہ وتزاید قلقہ وانزعاجہ پس غلبہ بکا باقرار مسلم وبخاری وقلق وانزعاج باقرار قاضی بیضا ثابت ہوگیا اب فرمایئے کہ مولانا شوستری نے آپکے محدثین اور مفسرین سے بڑھکر کونسے بات زیادہ کہی کہ جسکے آپ فکر ابطال اور انکار مین پڑی ہین اور جب صیحہ یہی داخل مفہوم انزعاج ہوا تو اگر ہائی ہائی نہو تو وای وائی ہے اور اگر یہون ہمن نہو تو یون یون سہی الغرض ہر طرح سی بکای یچا یا صدا رصدای یچا ثابت ہوگیا اور آپکا فرمانا کہ رونا اور ہائی ہائی یچانا ثابت نہین ہی باطل ہوگیا **قولہ** حزن کی معنی غم کے ہین نہ ہائی ہائی یچانے **اقول** تبہ بڑین اس سمجھ پر یہ کسنے کہا کہ حزن کی معنی سلئے ہائی یچانی کی ہین جناب والا حزن کی معنے غم واندوہ ہی کی ہین خواہ بوجہ خوف ہو یا بوجہ دیگر لیکن حزن وغم دو قسم کا ہوتا ہی ایک محض قلبی کہ انسان اوسکا ضبط کری دوسری یہ کہ بگریہ وزاری وقلق وبیقراری انسان اوسکا مظہر ہو لیکن حزن ابوبکر قسم ثانی ہی سے تہا جیسا کہ ہمنی قول مفسرین اور محدثین سے ثابت کیا اور احقاق الحق مین زائد اوس سے نہین ہے کما مر اور کوئی لغت خاص اور کتاب خاص کی تصنیف کی شیعونکو کیا حاجت ہی اور اگر تصنیف بہی کرتی تو آپ اوسکو کب مانتی ہمکو کتب عامہ سے اپنے مطالب کی اثبات کی لئی الزاماً علی المخالف کافی ہین لطف اسمین ہے کہ جسکے جوتی اوسے کا سر **قولہ** حزن کی کیا معنے لکہے ہین **اقول** جسنے اندوہ کی معنے لکہی اوسنے محض قلبی کے قید نہین کی اور جسنے تعبیر بحزن کیا اوسنی بطور تسمیۃ المسبب باسم السبب کیا اسلئے کہ وہ حزن وغم جسکا اظہار بکا وقلق وانزعاج ہو اسی

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعجب آتا ہی علمار شیعہ سی کہ اونھون نی ابو بکر صدیق کی ایک شب کی خوف

و

ہمار

ہوا ہی اور

موسیٰ نی خدا سی جلسہ

اور اوسکی لشکری مجبی قتل نکرڈالین سب

اسکا خوف نکرتا امن امان مین رہیگا بلکہ علامی یا مامیہ ی

ایسے موقع پر اقرار کیا ہی کہ نہ اوس سی انکار کرسکتے ہین نہ اوسمین تا دیر

بود لیل حضرت علی کی حضرت موسیٰ سی افضل ہونی پر بیان کی ہی اوسمین بہی تقریر کی ہی

کہ حضرت موسیٰ جب مصر سی مدین کو جاتی تھے تب وہ خائف و ہراسان تہی فخر منہا

خائفا یترقب اور حضرت علی ہجرت کی رات کو بیخوف پیغمبر کی بستر پر بیدغدغہ خاطر

سوتی تہی اگر کچہ بہی خوف ہوتا تو ہرگز اوسکو نیند نہ آتی اور اگر اسپر بہی حضرات شیعہ کے

خاطر جمع نہوا در ابو بکر صدیق پر خوف و ترس کی الزام لگانی سی باز نہ آوین تو ہم اونکی

اقرار سے خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین چنانچہ صاحب تقلیب العقائد

کہ ہشتاد و ہشتم کی جواب مین فرماتی ہین کہ اگر خوف قتل و قتال نبود پیغمبر خدا چرا

مختفی بیرون رفت و حالانکہ سبب آنحضرت شدن رسول خدا محض خوف قتل بود

بار خدایا بحق مین نہین آتا کہ علماء شیعہ حضرت ابو بکر صدیق کی حسن خوف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

کو کس طرح اونکی عدم یقین پر حمول کرتے ہین جبکہ انبیاء و مرسلین کی حزن و خوف کا خود
اقرار کرتی ہین اور خاص سید انبیاء کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین ہماری
عقیدہ کی مطابق ابو بکر صدیق حضرت موسیٰ سی افضل تھے کہ خائف نہوتی پیغمبر خدا سی
زیادہ اطمینان اونکو نہ تہا کہ قتل و قتال سی نہ ڈرتی یہ عقیدہ تو حضرات شیعہ کا ہی کہ حضرت
موسیٰ کو خائف بتلاوین پیغمبر خدا کی نسبت قتل و قتال کی خوف کو نسبت دینی کو جیب نخالفین
لیکن حضرت ﷺ کی نسبت خوف کا خیال بہی نکرین اور اونکی تقیہ کو تہا ک ابرو کی خوف
کا سبب بتلین جیسا کہ تعقیب المکائد کا مولف لکہتا ہی تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود
نہو دبلکہ بجہت خوف تہا ک عرض و ناموس بروہائی قولہ کہ واسطے کہ خوف حضرت
امیر المومنین ع نہ از ہلاکت جان بود بلکہ خوف تہا ک عرض و ناموس غرضکہ ان سب باتونکے
دیکہنے سی یہ بات ثابت ہوگئی کہ الزام خوف کا ابو بکر صدیق پر کسی طرح عاید نہین ہوسکتا
اسلئے کہ اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو خوف قتل و قتال کا تہا تو ایسا خوف باقرار علمائی شیعہ
انبیاء کو بہی ہوا ہی اور اگر یہ کہا جاوی کہ اونکو قتل و قتال کا خوف نہ تہا بلکہ تہا ک ابرو کا
تہا تو اسکا خوف حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کو بہی ہوا ہی جو باعتقاد شیعہ سب نبیون ع
سی افضل اور سب پیغمبرون سے بہتر تہی الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور ائمہ کی حدیثین اور
علماء امامیہ کی اقوال سی سر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم سی پیغمبر جو خدا کی خلیل تہی اور حضرت
موسیٰ سی نبی جو خدا سے باتین کرتی تہی اور حضرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء سی رسول
جو خدا کی خاص محبوب تہی اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ سی امام جو پیغمبر کی وصی اور
خدا کی شیر تہی اور سب پیغمبرون سی افضل اور بہتر تہی قتل و قتال کی خوف اور عزت اور آبرو کے
خوف و ڈر سی محفوظ نہین رہے تو اگر ابو بکر صدیق بہی خوف و ترس سے نہ بچی ہون تو کیا عجب ہی لیکن ہمکو

نہایت تعجب آتا ہی علمار شیعہ سی کہ اونھون نی ابوبکر صدیق کی ایک شب کی خوف
پر اسقدر زبان درازی کی اور اونکی خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ بجا باوجود یکہ اونکا عقیدا
ہی کہ تمام ائمہ کرام اول سی آخر تک پیدایش کی زمانہ سی موت کی وقت تک ہر لحظہ
و ہر ساعت خوف مین رہی اور امام اول سی لیکر امام آخر الزمان تک سب کی سب تقیہ
کرتی رہے ایک بھی ائمہ اثنا عشر ایسا نہین ہوا کہ جسکی ہر خود و ترس مین نہ گذری
ہو اور ایک لحظہ بھی خوف سی مہلت پائی ہو اور تقیہ جسکے بنا مر مر خوف پر ہی ایمان کا
جزو اعظم قرار دیا گیا اور التقیہ دینے و دین آبای امامت کا کلمہ مقرر کیا گیا پس جبکہ ائمہ
کرام باوجود یکہ موت و حیات اونکی اختیار مین کہ جب تک چاہین زندہ رہین ملائکہ اونکی حکم
مین کہ جو چاہین وہ کرین نگاہ مین اونکی وہ تاثیر اگر پہاڑ کیطرف دیکہین وہ بھی پیس جاوے
بازو مین اونکی وہ قوت کہ اگر ایک ہاتہہ اوٹھاوین سات سو ہزار جن قتل ہو جاوین علم کا وہ
حال کہ جو کچہ ہوا اور ہوگا سب سی آگاہ جو کچہ گذرا اور گذریگا سب سی واقف اعجاز کے
یہ کیفیت کہ عصا ہاتہہ سی گرا دیوین اژدہا ہو جاوی کفار و منافقین کیطرف اشارہ کرین
اکیدم مین سبکو نگل جاوے اور پھر باوجود ایسی قدرت اور طاقت اور اعجاز کے تمام عمر خود اور
ترس مین رہین اور اپنی امامت کا دعوی تک نکرین جان و آبرو کی ڈر سی کسی سی سچ بات نکہین اگر
کسے اپنی خاص خواص سی کوئی راز کی بات کہنی کہوون تو دروازی بند کرلین ڈرتے
ڈرتے اپنی شاگردون کو علوم دینی کی تعلیم دین اور اگر ایک ناصبی سامنی آجاوی تو انکا
کرجا دین سے اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا کرنے لگین اور حضرات شیعہ اونکی
خوف و ترس پر کچہ بھی طعنہ نکرین اور اونکی امامت اور فضیلت پر اوس سی کچہ شبہ نظا دین
بلکہ اوس خوف کو بہترین عبادت سمجہین اور تقیہ کو ائمہ کرام کا دین سمجہین اور ابوبکر صدیق کے

ایک شب کی خوفِ پیدا ہوا تعجب نہ ہان درازی کرین اور اونکی خوف ترس کہاں تک کفر و نفاق کی
دلیل ہمین باوجودیکہ نہ ابوبکر صدیق کی اختیار مین موت و زندگی تہی نہ ملائکہ اونکی تابع فرمان تہی
نہ علم ماکان و مایکون اونکو حاصل تہا نہ سات ہزار جن کی قتل کردینی کی اونکو طاقت تہی معلوم
نہین کہ حضرات ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر صدیق کی خوف مین کیا امتیاز کیا قرار دیا ہی
کہ وہی خوف ائمہ کی حق مین فضیلت ہو اور ابوبکر صدیق کی حق مین نقص و مسبہ یہ بین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا لیکن اگر ہم شیعون کی عقیدی کی موافق خوف کو انبیا اور ائمہ کی نسبت سبب
معصوم ہونی اونکی ظاہر سے عدول کرین اور اون آیات کی نسبت جنمین خوف اونکی ثابت
ہوتا ہی ازطواہر آن عدول کرین تو بہی کچہ حاصل نہین ہوتا اسلئے کہ علاوہ انبیا اور ائمہ کی خدا کی
کلام سی مومنین کا بہی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی کہ ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا
ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کہ جو لوگ کہتی ہین کہ خدا ہمارا پروردگار
ہی اور پہر مضبوط رہتے ہین اونپر ملائکہ یہ کہتی ہوئی نازل ہوتی ہین کہ لا تخافوا ولا تحزنوا
کہ کچہ خوف نکرو اور کچہ حزن نکرو پس اس سی امن مومنین کا جو اپنی ایمان پر نہایت مضبوط ہوتی
ہین خائف اور محزون ہونا ثابت ہوا اور ایک دوسری جگہ پر اللہ جل شانہ مومنین سی فرماتا ہی
کہ ولا تحزنوا وانتم الاعلون کہ کچہ غم نکرو تمہین کو غلبہ ہوگا پس معلوم نہین کہ ان
آیتون مین جو مومنین کی نسبت لفظ لا تحزنوا کا ہی یہی زجر و توبیخ کیواسطے ہی یا تسلی اور تشفی
کی لئی پس یہ تو ظاہر ہی کہ تقاضے صاحب یہی اسکا اقرار نکرینگی کہ یہان یہی زجر و توبیخ کی لئی
ہی بلکہ یہی فرماوینگے کہ تسلی و تشفی کی لئی ہی تو پہر ہم مومنین سچی کہا بوبکر صدیق کی شان مین
جو لفظ لا تحزن کا ہی اوسکو بسطرح زجر و توبیخ کی لئی بیان کرتے ہین تعجب کی بات ہی کہ

لیکن ہی کلمہ لاتحزن ہزار جگہ واسطے تسلی اور تشفی کی استعمال کیا جاوی ہا وا ایک جگہ واسطے
زجر و توبیخ کی ہان اگر کوئی قرینہ خطاب دشمنی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی کہ ابوبکر صدیق کے
نسبت کلمہ لاتحزن واسطے زجر و توبیخ کی ہی سو وہ بھی نہین اسلئے کہ بطرح مومنین کی
نسبت خدا نی فرمایا کہ لاتحزنوا اور آگی بیان کیا کہ البشرو ا بالجنۃ کہ کچھ غم نکرو تمہاری واسطے
بہشت موجود ہی یا ارشاد کیا کہ وانتم الاعلون کہ کچھ غم نکرو تمین کو غلبہ
ہوگا اوسیطرح پر ابوبکر صدیق سی بھی پیغمبر نے فرمایا کہ لاتحزن ان اللہ معنا - کچھ غم
نکرو خدا ہماری تمہاری ساتھ ہی پس بظاہر دونون مین کچھ فرق پایا نہین جاتا اسلئے اگر ان
آیتونمین لاتحزنوا واسطے تسلی اور تشفی کی ہی تو اس آیت مین بھی تسلی کی لئی ہی اور اگر ان
واسطے زجر و توبیخ کی ہی تو یہان بھی لیکن باوجود شباہ الفاظ اور تطابق قران کی لاتحزنوا کو
اون آیتون مین تسلی پر اور یہان عتاب پر محمول کرنا موجب ہزار حیرت ہی اور باعث
صد ہزار تعجب ہی لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین کہ اگر الفاظ قرآنی سے انکی
حقیقت سمجھے مراد لین تو صدیق اکبر کی صدیقیت کا اقرار کرنا پڑتا ہی اور اگر اقرار کرین تو بہت
ہاتھ سی جاتا ہی پس بجز اسکی کہ قران کی تحریف معنوی کرین اور کلام اللہ کی غلطی نکالی نہی سنے
معنی بنا دین اور کچھ چارہ نہین ہی ، دست بیچارہ چون بجان نرسد ، چارہ خرسین دریدن
نیست ، یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
جو کچھ آپنے اوپر لکھا اوسکی یہی ہمنی ہی اپنا قلم چلایا اور آپکی بیکار افکار کو ثبات نہ پایا اور
اگر آپ سراد نہین ثبات فرسودہ افکار کو جلوہ گر کرتی ہین تو ہرچند اب ہمکو انکی طرف
رغبت نہین ہی مگر نجاطر آپکی پھر ہم بادل خواستہ بخواستہ بر خاستگی کرینگی اور دلدل سے
آپکی آگی و ہر نیکے گوبار اول رغبت تہا اور بعد اسکی بطریقہ قوت یا فقط آپکی مروت سی ہو

بہرکیف جن جن خوفونکا ان آیات مین سلسلہ ذکر کیا ہی یا خوف حسن اور بجا ہی یا مورد نہی
نہین ہی یا متعلق بمعصومین ہی کہ جسکا حسن ہونا دلیل عصمت ثابت ہی کوئی اسمین ہی مثل
خوف ابوبکر کی باعتبار سوابق ولواحق کی بیجا اور قبیح اور منتہی بر عدم تصدیق قول خدا ورسول اور
مستتبع قلق اور بیقراری اور گریہ وزاری اور مستلزم افشائی راز رسول اور خداوند باری نہین قیاس
حضرت موسیٰ نی کیا کہ اخاف ان یقتلون اقول جواب تقریر خوف ابوبکر بخوف
موسیٰ یہ وہی بجوزہ شوہار بزار سالہ ہی کہ جسکا نشو ونما خانہ خیالی مین ہوا اور فرسودہ افطار
علما وفحول سابقین ولاحقین ہی معلوم نہین کہ کبتک حضرات اہلسنت لباسہای تقریرات
جدیدہ اوسکو پہنا کر ہر ہر محفل مین نچاوینگی اور گائی ہوئی راگ گاوینگی حالانکہ ہم بشرح وبسط تمام
بیان کرچکی ہین کہ خوف انبیاء اور اوصیاء باعتبار سوابق ولواحق کی مستحسن اور خوف ابی بکر
بعد وعدہ خدا اور رسول اور کمینی آیات حفظ وحراست کی نہایت قبیح اور مستہجن تہا اور نہی مقام
اول مین بضرورت عصمت مصروف عن الظاہر اور نہی مقام ثانی مین بعدم ضرورت داعیہ
عن الصرف محمول علی الظاہری پس قیاس لعدہا علی الآخر قیاس مع الفارق ہم
بالجملہ اپکی اگلی پچھلون نی فریب دہی عوام پر کمر باندہی ہی اور اندیشہ قتل کو درمیان مقیس اور
مقیس علیہ کی ایک علت جامعہ ٹہراکی دونو خوفونکو یکسان کردیا ہی حالانکہ یہ جامع محض غلط ہی
خوف ابوبکر تہا مگر خوف جان جسکے وجہ سی ہر ہر لڑائی سی جان بچاکر بہاگتی تہی اور مصداق
وانتم مدبرین کی ہوجاتی تہے مگر چونکہ غارمین راہ فرار سیب آجانی کفار کی مسدود تہی ناچاری
رونی پیٹنے لگی اور افشای راز خدا ورسول کا کچہ خیال نکیا برخلاف حضرت موسیٰ کہ وہ راہ
خدامین قتل ہوجانی کو اور شہادت پانیکو فوز عظیم جانتے تہی اور اپنی جان جانی سی خائف تہی
مگر اسواسطی کہ ایسا نہو کہ یہی قتل ہوجانی سی اہای رسالت مین جو مقصود خداوند جل شانہ ہی

برہمی ہوجائی اور چونکہ کوئی تدبیر مجسد واقع ہونی مقصود خدا مین نہین پڑہی تو شاید یہ امر
موجب نارضامندی خدا ہو پس حقیقت مین یہ خوف راجع طرف خوف خدا کی ہی چنانچہ
آپکی بڑی مغفرت قاضی بیضا صاحب توجیہ حسن خوف موسیٰ مین فرماتی ہین اخاف ان یقتلون
قبل اداء الرسالۃ اور تحت قولہ نخاف ان یفرط علینا فرماتی ہین ان یعجل علینا بالعقوبۃ فلا یصبر
علی اتمام الدعوۃ واظہار المعجزۃ یعنے غرض حضرت موسیٰ کی یہ ہی کہ مین خوف رکھتا ہون
اسکا کہ قبل ادا کرنی تیری رسالت کی مجہی قتل کری اور تبلیغ مین عجلت کرکے عقوبت کری اور اسقدر مہلت نہ دی
کہ تیری دعوت کو مین پورا ادا کرسکون اور تیری آیات معجزہ کو دکہا سکون پس اس سی ثابت ہوا
کہ حضرت موسیٰ کو جان جانی کا خوف نتہا بلکہ حکم خداوندی کی عمل مین نہ لانیکا خوف نتہا اور ہمنے
پیشتر اس سی بیان کیا ہی کہ خوف خدا مین عبادت ہی الحاصل قطع نظر از عصمت انبیاء وجود
حسن و خوبی کل افعال انبیاء کی ہی ہمنے حسن ہذا خوف موسیٰ کا تمہاری بڑی معتبر تفسیر سے
ثابت کردیا اب تمکو چاہیے کہ حسن خوف ابوبکر کو کوئی ہماری غیر معتبر ہی کتاب سی ثابت کردو تب
ایک خوف کو دوسری خوف پر قیاس کرو ورنہ تمہارا قیاس بدتر از قیاس ابلیس لعین تہا
قولہ تب خدا نی فرمایا لا تخف انک من الامنین اقول کیون خدا پر
افترا کرتی ہو کہین خدا نی خاف ان یقتلون کی بعد لا تخف انک من
الامنین نہین فرمایا بلکہ آیہ فلما راٰھا تھتز کانہا جانٌ کی بعد لا تخف انک
من الامنین دعوی حفظ قرآنی کی تو بڑی بڑی اور سونہ کی ہٹو کرین کہانی سے اگر کچہ بہی
غیرت ہو تو چلو بہر پانی مین ڈوب مرو قولہ حضرت موسیٰ جب مصری مین کو جاتی تہی اقول
گمان ہمکی کہ ہر چلی ذرا ہوش مین آؤ عقل کی ناخن لو گفتگو ہماری تمہاری نسبت اون خوفون
کی ہی جو موسیٰ کو نہی ہین کہ تم مطلق خوف منہی عنہ کہ حسن کہتی ہو اور نہی کو محمول بر تشفی کرتی ہو اور ہم

اسکو نہین مانتی پس بحث نہین ہی مگر خوف منہی عنہ نہین اور بالاتفاق خوف موسیٰ وقت
سفر مدین مستحسن تہا اور اوسکی مستحسن ہونیمین کسیکو آجتک بحث نہین کی پہر اوسکا ذکر
کرنا اس مقام مین محض لغو اور گفتگو اوسمین خروج از محل نزاع ہی آری جب انسان عاجز
ہوتا ہی تو ایک شاخ سی دوسری شاخ پہلانا ہی اور اسیطرح سی سرود خارج از آہنگ
گاتا ہی الا انہم فی کل وادٍ یہیمون ○ **قولہ** حضرت موسیٰ کی خائف ہونیکا
ایسے موقع پر اقرار کیا ہی **اقول** اس موقع کی خصوصیت کی کچہ ضرورت نہین ہی علماء امامیہ
نی کسے موقع پر انکا خوف موسیٰ سے نہین کیا ہی آری خوف موسیٰ کی مستحسن ہونیکا بفرض
عصمت ہر موقع پر انکار ہی اور خوف ابوبکر کی قبیح اور غیر مستحسن ہونیکا سبب کریدیگا اور افشاء
راز خدا اقرار ہی **قولہ** جو دلیل حضرت علیؑ کی حضرت موسیٰ سی افضل ہونی پر **اقول** شیعون
کی اسی فضیلت جناب امیر پر بہت دلایل واضح اور صحیح ساطعہ مین مثل آیۂ انفسنا وانفسکم اور
مثل حدیث انا وعلی من نور واحدٍ و من شجر واحدٍ و علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فما ظنک براس الرؤس و رئیس الرؤساء
وامیر الامراء جیسا کہ توضیح تمام اپنی مقام پر مذکور ہین پس شیعونکو اس دلیل کی کیا
حاجت ہی اگر آپ سچی تہی تو تمام عالم اور تمام کتاب کیون کہا گئی ایسے تدلیسات ابلیسی سے
کیا کام نکلتا ہی **قولہ** فی الحاشیہ واضح ہو کہ حضرت موسیٰ نی ایک ہی مرتبہ خوف نہین کیا
اقول حضرت موسیٰ نی ایک مرتبہ خوف کیا یا سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ کیا جو کچہ کیا بہت خوب
اور بہت مستحسن کیا اسلئے کہ معصوم تہے اور افعال اونکی مثل افعال ابوبکر جستی سرپینی اور بلی
ایمانی نہ تہی کہ جس سی عدم تصدیق قول خدا و رسول لازم آوے اور عدم وفور آیات خدا اور افشائی
راز خدا و رسول لازم آوی **قولہ** فہارستینہ کو سانپ کی شکل پر دکہلایتے ہی حضرت موسیٰ

درگئی القول ہان ڈر سے گئے مگر روئی چلائی توہین افشار راز خدا اور رسولؐ توہین کیا الغرض
جس جس جگہہ پر اور جس جس طرح پر خوف مضرت موسیٰؑ کو لاحق ہوا وہ مستحسن تہا اور توجہات
حسن خوف خود تمہاری مفسرین نی کی ہی وقد قال بعض العرفا فی توجیہ ہذا الخوف ولعمری
ما احسن اذا قال لیت شعری ما خوف موسیٰؑ رونق الجبل فی الوری وما کان یخشی عین ما
ولا عصے قولہ فیہا خذانی حضرت موسیٰؑ سی وسوسہ کر دیا تہا اقول آپکو کہان سی ثابت
ہوا کہ وعدہ وعدہ اللہ اور من تبعکما الغالبون بنسبت غالب آنیکی اور پیاسین
کی تہا اور پیشتر از خوف موسیٰؑ ہو چکا تہا تا خوف موسیٰؑ کا پیدا ہونا لازم آوی آپ پر واجب
تہا کہ پہلی اس اپنی دعوی کو کتب شیعہ سی ثابت کرتی تب ایسی بات موضوعہ سی نکالتی
لیکن غایت کا کیا علاج ہی اور ہم کہتی ہین کہ جسکو کچہ بہی عقل ہی وہ یہ سمجہتا ہی کہ ارشاد
فرمانا جناب باری کا کہ جب خوف لاحق ہوا حضرت موسیٰؑ کو تب ہمنی لا تخف
انک انت الاعلی کیا یہ دلالت کرتا ہی کہ خوف قبل از وعدہ غلبہ تہا اور بعد از وعدہ غلبہ
ہرگز حضرت موسیٰؑ کو مثل ابوبکر کی خوف نہین لاحق ہوا اور روئی پیٹی نہین اور کسیطرح کا
افشار راز خدا اور رسولؐ نہین کیا ومن ادعی خلاف ذلک فعلیہ البیان قولہ فیہا باوجود وعدہ
الہی کی حضرت موسیٰؑ کی خوف واندیشہ کا کوئی محل نہ تہا اقول آخر آپ سی ضبط نہوسکا
اور جو کفر و زندقہ دل مین تہا وہ نکل ہی پڑا ؎ می ترا ودچہ کنم انچہ در آمد نہ نست
ابوبکر آپ نی خوف حضرت موسیٰؑ کا محل ٹہرا ہی یا اور یہ آپنے کوئی امر جدید نہین کیا دلیس ہذا
اول عثارہ وتہ کسرت فی الاسلام بلکہ پیشتر آپکی اشتقا الاشقیا صاحب تخطیۃ الانبیاؑ سے
بہی پاس حفظ ناموس نبی شیخ نکتہ کی کل انبیا کو خاملی اور نقاص افعال قبیحہ ٹہرا چکا ہی
مگر الحمد للہ یہ الزام انبیا رتی اوسکی کذوالحاد کو تو ڈاکہ جسکا آجتک باوجود گذرنی صدہا سال کی

جواب نہوسکا تا بجملہ اول تقدم وعدہ الٰہی کتب شیعہ سے ثابت کرنا چاہئے تب یہ کلمہ پوچ
وباطل موضوعہ سے نکالنا چاہیے حالانکہ نقض قرآنی اور پر تاخر وعدہ کی صریح ہے کما تقدم قولہ
فیہا دلیل عدم رضا و وعدہ الٰہی اقول کہاں رضا اور عدم رضا کا ذکر کرنا دلیل یا لیجو یا ہی
اس مقام سے ذکر عدم وثوق اور عدم ایمان بقول خدا و رسول ہی قولہ فیہا تو ہزار در مصدیق
اکبر سے بڑھکر الزام حضرت موسیٰ پر ہوسکتا اقول ہیچ ہی حضرت موسیٰ کو بھی غلبہ ہوا اور قتل
اور انزعاج ہوا اور ایمان آیات خدا نہین لائے اور افشای راز خدا و رسول ابوبکر سے ہزار درجہ
بڑھکر کیا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار قولہ فیہا منکرین نبوت پیغمبرون پر
طعنہ کرسکتے ہین اقول حضرت سلامت مشیتین نبوت نبی جو کچھ کیا وہ ہرگز منکرین نبوت سے
نہوسکا ہے ہیچ کافر کہنا نہ مسلمان کرونگا آخر بیعت یزید سے مسلمانون ہی نے کی تھی کہ اوسمین بڑے
بڑے مسلمان خلیفہ زادے ابن عمر ابن الخطاب بھی تھے کما مر من صحیح البخاری و المسلم اور خاندان نبوت
کا قلع قمع مسلمانون ہی کی ہاتھ سے ہوا تا بجملہ آپکو بخوبی معلوم ہی کہ صاحب تحفہ الانبیا منکرین
نبوت سے نتھا بلکہ سواد اعظم معشرات اہلسنت و جماعت سے تھا اور نبی کی تنقیص کو باقی رکھا کہ جسکے
نسبت طرف انبیاء علیہم السلام کی نہین دی وفعہ باشرین ذالک الکفر والزندقۃ والالحاد
قولہ خود پیغمبر خدا کا خائف ہونا ثابت کرتی ہین اقول مگر معرض گزارش و نگارش
مین آیا کہ ہم خائف ہونی انبیاء اور ائمہ سے منکر نہین ہین لیکن اونکی خوف کو بضرورت عصمت
بجا نہین سکتے بلکہ نہایت بجا اور مستحسن بلکہ عین عبادت سمجھتی ہین برخلاف خوف منافقین
کہ کفار نابکار کو پشت دیکر و بفرار لاتی تھی اور افشار راز خدا و رسول صلعم کرنیکی لئی چلاتی
تھی آپ گھائی ہوئی رگ کاٹتی ہین ہم بھی مجبوری ہمنیں کی آگی ہین بچانے ہین قولہ
سمجھ مین نہین آتا اقول جب تعقل پر تعصب کی پردی پڑی ہوئی ہو تو کیا خاک سمجھ کی قولہ

صدیق کی حزن وخوف کو کسوطرح انکی عدم یقین پر محمول کرتی ہین اقول احساسی کیباوجود
وعدۂ خدا ورسول اور کمینی آیات خدا کی پھر بھی رونا پیٹنا شروع کیا اور افشار راز خدا ورسول
کرنیکی قولہ مرسلین کی حزن وخوف کا خدا قرار کرتی ہین اقول ہان اقرار کرتی ہین مگر شل خوف
ابوبکر از راہ بیدینی اور بی ایمانی کی نہین کہتی اور اگر بعد وعدۂ خدا اور دین آیات وہ بے
روئی پیٹی ہوتی تو البتہ آپ انکی خوف کو مثل خوف ابوبکر کہہ سکتی تھے واذ لیس ظلمین قولہ
سید الانبیاءؐ کی ہجرت کا سبب محض خوف قتل کہتی ہین اقول یہ خوف ایسا مستحسن تہا کہ خدا
نی اس سی منع نہین فرمائی بلکہ بعوض اوسکی حکم ہجرت باخفا فرمایا اور گو ابوبکر نی از راہ بیدینے
اوسکی ظاہر کرنیمین کوتاہی کی مگر خدا نی اوسس دشمن باطنی کی شر سی اپنی نبی کو محفوظ رکہا
قولہ ہماری عقیدہ کی مطابق ابوبکر حضرت موسیٰ ہی افضل نہ تہے اقول اور ہماری عقیدہ کے
مطابق کفار ابوبکر سی بدارج اعلی وافضل تہی فما لکم کیف تحکمون بل المومنین فضلاً عن الانبیاء والمرسلین
فان المنافقین فی اسفل الساظلین قولہ قتل وقتال سی نہ ڈرتی اقول انبیا بلکہ ادنی مومنین بہی
بعد وعدۂ حفظ خدا اور دیکہنے آیات خدا کی ہر گز نہین ڈری چنانچہ اپنی بیبادی صاحب فرماتی
ہین کہ بعد یکی کہ حصار ڈالا اور حضرت موسیٰ ڈری پس خدا نی لاتخف فرمایا وما قال لہ
ربہ ذلک الا طمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمہا واخذ بلحیتہا
یعنی ہر گاہ خدا نی یہ الفاظ فرمائے تو انکو اسیا مطمئن ہوگیا کہ بخوف وخطر اپنی ہاتہون کو
اژدہی کی منہ مین ڈالکر دونکڑا اوسکی پکڑلی پس اگر ابوبکر کو بہی کچہ بہروسا ایمان ہوتا بعد وعدۂ
خدا اور دیکہنے آیات خدا کی ہر گز نہین ڈری چنانچہ اپنی بیبادی صاحب فرماتی
ہین کہ بعد یکی کہ حصار ڈالا اور حضرت موسیٰ ڈری پس خدا نی لاتخف فرمایا وما قال لہ
ربہ ذلک الا طمانت نفسہ حتی ادخل یدہ فی فمہا واخذ بلحیتہا
یعنی ہر گاہ خدا نی یہ الفاظ فرمائے تو انکو اسیا مطمئن ہوگیا کہ بخوف وخطر اپنی ہاتہون کو
اژدہی کی منہ مین ڈالکر دونکڑا اوسکی پکڑلی پس اگر ابوبکر کو بہی کچہ بہروسا ایمان ہوتا بعد وعدۂ
خدا اور دیکہنے آیات خدا کی تحت ڈری علاوہ اسکی انبیا کا خوف قتل وقتال مستبع گریہ وزاری
وطلب دستگاری اور افشار راز خدا وغیرہا نہین ہوا اور ہمارے کہ قتل وقتال سی مستلزم مغلوبی نہین تہا پس خوف
خوف ابوبکر کہ ڈرانیون سے پاکیزہ تہی اور مخلوقین جلالی تہی غشیان ہایبہا المخلوقین قوا

عیب نہ جانین اقول البتہ کیونکر عیب جانین کہ معصومین کو ہر نقص و عیب سے مبرا جانتے ہین
قولہ علی کی نسبت خوف کا خیال ہی نکرین اقول جو خوف کہ ابوبکر کو تھا کہ کہیں علی سے
بیعتی ارتدادی ایمانی پر ستم ہم اونی مومن کی نسبت بھی ہو اس خوف کا خیال نہین کرتی فضلا
عن المعصومین قولہ جیسا کہ تقلیب المکائد مؤلف کہتا ہی اقول ہو کچھ صاحب تقلیب نے
لکھا بہت درست لکھا اگر اونکو بھی خوف جان ہوتا تو مثل ابوبکر کی لڑائیون ہی وہ بے
بھاگ بھاگ جایا کرتی اور رسول خدا کو نرغۂ کفار مین تنہا چھوڑ دیتی قولہ الزام خوف کا ابوبکر پر
کیسطرح عاید نہین ہو سکتا اقول ہمنی بخوبی ثابت کیا کہ الزام خوف کا ابوبکر پر باعتبار سوابق
اور لواحق دونو کی عائد ہو سکتا ہی باعتبار سوابق کی بی ایمانی اور بی یقینی اور بی
پرواہی باعتبار لواحق کی رونما پیتا چلا افشاء راز خدا و رسول کے بلاب حضرت خطاب کیا الزام
چاہتی ہین قولہ تو ایسا خوف باقرار علمای شیعہ انبیا کو بھی ہوا اقول غلط کہتی ہو ہرگز
علمای شیعہ اسکا اقرار نہین کرتی اسلئے کہ خوف انبیاء کا مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مذموم
اور مستعین اور منہی عنہ نہا قولہ تو اسکا خوف حضرت امیر المومنین علی رضی کو بھی ہوا اقول خوف
ہوا لیکن بعد تصدیق قول خدا و رسول کے نہین ہوا اور مستلزم رونی پیٹنے کا نہین ہوا اور موجب
افشاء راز خدا و رسول نہین ہوا اور مورد نہی من اللہ و الرسول نہین ہوا قولہ سب نتیجہ نے
افضل اقول آری جیسا ابوبکر سب مخلوقات سے اذل اور ارذل تھی قولہ الحاصل قرآن مجید
کی آیتین اقول الحاصل قرآن مجید کی آیتین اور مسلم اور بخاری کی روایتین اور علمای سنیہ
کی اقوال سب اسی پر شاہد ہین کہ حضرت ابراہیم اور خاتم الانبیاء اور افضل الاوصیاء کا خوف
مثل خوف ابوبکر سبتنی بر بیدینی اور بی ایمانی اور بی یقینی کی نتھا اور خوف ابوبکر کا عین کفر و
الحاد اور مستلزم مشاقۃ اللہ اور ایذاء اللہ و الرسول تھا لیکن ہمکو نہایت تعجب آتا ہی کہ علمای سنیہ

کیونکر خوف بجا اور بیجا مین فرق نہین کرتی اور خوف کفری و نفاق کو ساتھ اوس خوف کی جو
عین ایمان بلکہ طاعات اور عبادات مذا سے تہلہ ساوی کرتی ہین اور خوف نفاقی کفری
ہی کی چھاپ کی لئی ہا انبیاء اور معصومین پر زبان درازیان کرتی ہین اور بالکلیہ دین و ایمان سی
ہاتھہ اوٹھا کر بخوف خدا بخاطر ابوبکر خوف معصومین کو بھی بیجا اور بیمحل اور قبیح اور مستہجن کہتی ہین قولہ
خوف کو اونکی کفر و نفاق کا نتیجہ سمجھا اقول سچ ہی ابوبکر مین ایسا ہی سمجھا اسلئے کہ اونکی کفر و
نفاق کی قائل ہین اور دلیل اسکی اس مقام پر عدم تصدیق قول خدا و رسول اور رونا پیٹنا اور
افشاء راز خدا و رسول کرنا ہی اور چونکہ معصومین مین العیاذ باللہ کفر و نفاق کی قائل نہین ہین تو
اونکی خوف کو نتیجہ بے ایمان سے کہتے ہین برخلاف اونکی جو انبیاءؑ کو مثل ابوبکر معصوم نہین سمجھتی ہین سمجھا
بحال اونکی یہ ہی کہ دونو خوفون کو کفر و نفاق ہی کا نتیجہ کہین جیسا کہ مخاطب نی خوف حضرت
موسیٰؑ کی بیمحل اور بیجا ہونیکا اقرار ہی کر دیا قولہ ائمہ کرام کی قولہ ہر ساعت خوف مین رہی
اقول کس خوف مین رہی جو عین ایمان تہا مثل خوف ابوبکر کہ نتیجہ کفر و نفاق تہا اور منہی
عنہ من اللہ و الرسول تہا قولہ آخر تقیہ جسکی بنا سراسر خوف پر ہی اقول عجب نافہم سی کلام پڑا ہے
کہ کچہ نہین سمجھتا کہ کہان ہی کہان جاتا ہی خوف بیدینی اور بی سے تقیہ ابوبکر کو مثل کرتا ہی ساتھہ
خوف مقامات جواز تقیہ کی حضرت سلامت آتا تو سمجھے کہ مین کس مقام پر تقیہ کو شیعہ
جائز جانتی ہین وہان کا خوف منہی عنہ کہان ہی اوس خوف کا مثل خوف ابوبکر کی مذموم اور قبیح
ہونا آپنے کہان سی ثابت کیا اور حسن و خوبی پر اوس خوف کی مستدرکا فی ہی کہ خدا و رسول
نی اوس خوف سی راضی ہوکر حکم بجواز تقیہ دیا اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور تقیہ کما فی البیضاوی
فرمایا اور اس بارہ مین الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان نازل کیا اور عمار یاسر کی تقیہ کی حدیث
اور جناب رسول خدا کا فرمانا ان عادوا فعد تحت اس آیہ و ما فی ہذا کی بیضاوی مین موجود ہی ہر طرح

سے صحیح بخاری مین التقیۃ الی یوم القیامۃ موجود ہی اور اتقوا منہ یکم الی تہلکۃ اور قال
رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ بھی کلام خدا مین موجود ہی کما سبجی فی بحث التقیۃ مفصلاً انشاء
اللہ تعالیٰ الغرض خود آیۃ محل بحث یا انہی بدلیل یکتم ایمانہ و بدلیل تمام بہ مطمئن بالایمان اور
خوف ابوبکر حوالہ آپ ہی کی ہو تقیہ مین کفر و نفاق جانتی ہین پس قیاس ایک کا دوسری پر سراسر
جہالت اور نادانی ہی قولہ موت اور حیات اونکی اختیار مین ہی اقول اس فہمی مین آپکا کچھ قصور نہین
آپ معذور ہین یہ قصور فہم ادبی مبادی کا اور ادبی پیمانہ دور کنہ تعالیٰ کا ہی کہ حدیث لا تسبوا الموتی
باختیارہم کو معنون نہین انہون نے نافہمی یہی اختیار کیا یہ نہ سمجھے کہ جس طرح اختیار کی معنی ان شاء فعل و ان
شاء لم یفعل کی ہین اوسیطرح اختیار بمعنی اصطفاء و پسند کردن بھی بہت آیا ہی کما قولہ تعالیٰ
اختر کم لنفسی و فی قولہ تعالیٰ اختر ک بکلامی و برسالتی و فی قولہ اختار موسیٰ من قومہ سبعین
رجلا و کما فی قولہم اختار الدنیا علی الآخرۃ و فی قولہم اختار المبصرتین اعمال الفعل الثانی و الکوفیون
الاول و فی قولہم اختار الخلیل الرفع و ابو عمر النصب پس غرض اس قسم کی احادیث سے یہ ہی کہ انبیاء
اور ائمہ علیہم السلام تقاء خدا کو پسند کرتی ہین اور مثل عمر اور ابوبکر کی موت سی کارہ نہین ہین خوف
مرگ سی اثر ائیون سی مثل حضرات ثلثہ کی بھاگتی نہین کجا یہ معنے کجا وہ معنی جو نافہم سمجھی مگر اپنی
چونکہ نافہمون کا مذہب اختیار کیا ہی آپ کو ضرور ہی کہ انہین کی معنونکو اختیار کیجئی ہماری معنی
آپکو ناپسند ہی ہونگے ہمین ہمارا کیا اختیار ہی ہم کلمہ حق سنا دیتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہے سنیئی یا نہ سنیئی اگر سنتی تو
سنی کیون ان سنی قولہ ملائکہ اونکی حکم مین انی قولہ سبکو شامل جاوی اقول یہ باتین جو آپنے قدرت اور رضا
کی لکھین سچ ہی کہ شیعہ اسکی قائل ہین کہ ایزد کردگار نی انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کو مخصوص باین
کرامات و معجزات کیا ہی اور مثل اہلسنت کی ہرگون بر ہنہ سر زہ گرد اور ہر مجذوب و دیوانہ صحرا
نوبرد اور ہر کاشت معصیت و فجور کو صاحبان مقامات اور درجات کا نہین جانتے اور

جناب رسول خدا کو ان جمیع فضائل مین ساری دنیا سی افضل و اعلیٰ سمجھتے ہین لیکن باینہمہ
کل انبیا اور ائمہ کو تابع حکم و مرضی خدا جانتی ہین پس جس جگہ ان لوگون کو حکم کسی امر کے
اظہار اور اعلان کا ہوتا تھا وہان بجا اوری فرمان خدا مین سر مو کوتاہی نکرتی تھی اگرچہ نوبت
بجان و مال و ہتک حرمت بظاہر پہنچی جیسا کہ جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا نی کیا اور جس
جگہ حکم خدا مخفی و استتار و بوفی الغار ہوتا تھا اگرچہ کفار و منافقین استہزا کرین مہان کچھ استہزا
کی پروا نکرتی حکم خدا کی تعمیل فرماتی تھی اگر مستہزئین کو کچھ بھی دین اور ایمان سی بہرہ ہوتا تو اتنا
تو سمجھتے کہ قوت و قدرت انبیا اور ائمہ اطہار علیہم السلام محض مستعار ہی اور قوی متکل موجود
حضرت ایزد کردگار ہی اور خود فرماتا ہی ولو شاء ربک لآمن من فی الارض
کلھم جمیعا پس باوجود اس قدرت اور اختیار کی انبیا اور اوصیا کا سر مو خوف و قتل
مین پڑنا اور اشال فرعون کو چار سو برس تک دعوای انا ربکم الاعلیٰ پر چھوڑ دینا نہین ہی
مگر کسے وجہ سی پس وہی وجہ تقیۂ انبیا اور ائمہ کی لئی کافی ہی قولہ تعالیٰ خوف و ترس مین ہی
اقول آری مقتضای عقل و شرع یہی ہی کہ انسان دوستون پر اعتماد کری اور اپنی دشمنون سے
ہمیشہ خائف رہی عادی کی تاکید مگر سے غافل ہونا عین حماقت ہی لیکن اس غفلت کو کوئی عقل و شرع نہین
کہتا ہی خدا اور رسول نے ایسی خوف و ترس کو کبھی منع نہین فرمایا قولہ اور اپنی امامت کا دعوی نکرین
اقول جھوٹی کی سو نہین کیا کسی امام علیہ السلام نی دعوی امامت نہین کیا کس امام نی حجج و دلائل باہرہ
و معجزات باہرہ سی طالبین کی اپنے امامت پر قائم نہین کی کس امام نی اتمام حجت نہین کیا
پر نہین کیا اگر کسی عقل کسی نقل کی بنا پر نہین کرتی کہ دنیا کی لاکھون ملتا کی نزدیک امامت یا نبوت کسی
کی بغیر دعوی کے بغیر حجت اور دلیل لائق ثابت ہو جای بلکہ وہ کل دنیا والون سی کہی مین ہر گز تم
نہین ہون گے کہ زبردستی اوسکو امام اور پیغمبر مانی لگین اگر نبوت اور امامت ایسی ہی ہوتی

تو تعجب ہی کہ حضرت مخاطب اور اونکی اوستادجی کیون نہین یہ تنگ نام اور پرتنگ بھی بلکہ حق تو یہ
ہی کہ باوجود سعی وکوشش بسیار کی ایتک امامت کرسانونکی سب بے ثمر وحاصل ہوئی امامت مسلمانون
کی کون پونچھی آپکے نزدیک امامت خلافت مصنوعی ابوبکر سی بھی نہایت آسان تر ٹھہرے
اسلئے کہ اوسمین بھی بڑی بڑی اہتمامات بلیغہ سقیفہ بندی اور اخذ بیعت مین بطمع دسے
حکومت شام وریاست مصر اور ایالت یمن اور افسری فوج اور وعدۂ اعطای مال سفت کہ
عبارت خمس وزکوۃ سے ہی کرنا پڑی تھی اور نہایت حسن تدبیر اور حسن انتظام کی ضرورت ہوئی
تھی چنانچہ بڑی داد اسپر آپکی ازالۃ الخفامین فرماتے ہین کہ وقت بیعت ابوبکری بہت مشکلین پیش
آئین ازانجملہ یہ کہ سادات اہلبیت نے بیعت سی تقاعد کیا لیکن خلیفہ ثانی نے آب حسن تدبیر اور تلافی
فتنہ کو بچایا یعنے خانۂ اہلبیت جلایا ظاہرا اسی سبب سے خلیفہ ثانی فرماتی تھی کہ بیعت ابی بکر کانت
فلتۃ وقی اللہ شرہا کما فی صحیح البخاری فی کتاب الحدود یعنی بیعت ابوبکر ایک اتفاقی امر تھا
کہ خدا نے اوسکی شر سی بچایا الغرض بنا جای تعجب ہی کہ خلافت مصنوعی مین تو یہ اہتمام ہوئے
اور امامت حقہ بقول آپکی بی کچھ کہے سنے امامونکو حاصل ہو گئی یہ بات تو ہمارے سمجھ مین ہرگز نہین آتے
حضرت مخاطب اپنی برادران حاکمین سے جیسا چاہین ارشاد فرماوین وہ البتہ مان لین گے چونکہ
عقل الحاکم فی الدہر مشہور ہی قولہ کسی سی سچ بات نکمین اقول تم جھوٹی ہوا دشمنون نی سبھی سے
سچ بات کسی دشمنون سی جو حکم تقیۃً بیان فرمایا حالت تقیہ کے لئے وہی حکم سچا تھا اور دوستون سی جو حکم
غیر تقیہ مین بیان فرمایا غیر حالت تقیہ مین وہی حکم سچا تھا ہر سخن جای و ہر نکتہ مکانی دارد تو اگر فرق مراتب
نکنی زندیقی قولہ اپنی اصحت خواہی سی کوئی آزار اقوال سخن ساز البتہ عقلا کرتے ہین خاص خواص ہی سی کہین
اور اعادی کی مزہ پر دروازہ بند کرین قولہ ڈرتی ڈرتی اپنی شاگردونکو علوم دینی تعلیم کرین اقول سچ ہے تو اسے
فرمایا کہ اونہون نے کبھی امامت کا دعوی ہی نہین کیا پھر اونکی شاگرد کہان سے جمع ہو گئی جنکو علوم دینی تعلیم کرتے

حضور مثل امام جعفر صادق علیہ السلام کی کہ چار ہزار شاگرد آپکے ہین اگر یہ لوگ دین کیواسطے اونکی پاس
نہین جمع ہوتی تھی تو کیا عمر اور ابوبکر کیطرح اونکی پاس بھی لوگ بطمع دنیا مال مفت لینی کو جمع ہوتے
تھی الغرض عقیدہ حقہ اہل حق اس بارہ مین یہی ہے کہ ائمہ علیہم السلام مین جن لوگون نی تقیہ کیا
بحکم خدا و رسول نکیا اونہون نے کیا بحکم خدا و رسول کیا اور بعد اتمام حجت خدا اپنی دشمنون
سے تقیہ کیا نہ دینداروں سی اور اہل دین اونکی فیوض سی مہا الکمن بقدر ذرہ بھی محروم رہی
اور کفار اور منافقین جس طرح فیض انبیا سی محروم رہے اوسی طرح فیض ائمہ سی حرمان نصیب ہے قولہ ایک بات صاحب
سامنے آجائی اقول آری اگر وہ بات صاحب شان ثانی اثنین یا ثالث ثلثہ صاحب فتنہ و فساد و دروغ
ہی تو اوسکی سامنے اظہار سخن راز سی انکار ضرور ہی قولہ اپنے مخلص احباب پر لعنت اور تبرا
کرنی لگین اقول حقیقت مین کل لعنت اور تبری کا مرجع طرف موسسین اساس تظلم کی ہوتا
ہی مگر خدائی مخالفین کی کانون اور آنکھون پر پردی پڑی ہین اور دلون کو اندھا کیا ہی کہ وہ نہین
سمجھتے ہین چنانچہ مشہور ہی کہ معاویہ لعنہ اللہ من معاویۃ الہاویۃ نی بعض مومنین کو تکلیف دے
کہ جناب امیر علیہ السلام سی سر منبر تبرا کرین اونہون نی منبر پر جاکر کہا ان علی ابن ابی طالب امیر المومنین
والمعاویۃ یامرنے ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ حاضرین کو دل سمجھے کہ جناب امیر سی تبری کیا حالانکہ
اونہون نے معاویہ پر لعنت کی قولہ ائمہ کرام کی خوف مین اور ابوبکر کی خوف مین کیا امتیاز کیا قرار
دیا ہی اقول اتنی ہی سمجھ ہوتی تو راہ ہدایت سی راہ ضلالت پر کیون جاتے الحمد للہ کہ یہ امتیاز
ممیزین کو حاصل ہی بچند وجہ اول خوف ائمہ مورد نہی نہین ہی اور خوف ابوبکر مورد نہی ہی دوم خوف ائمہ
معصومین ایمان کی تقویت ہی اور خوف ابوبکر خلاف مقتضی ایمان ہی سوم خوف ائمہ مرضی مولود خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور خوف ابوبکر خلاف مرضی مولود خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہارم خوف ائمہ مستلزم ازدیاد عین ایمان اور ایقان کی
ہی اور خوف ابوبکر اوپر عدم تصدیق اور تکذیب بوعدہ خدا و رسول اور عدم ایمان آیات خدا کی

پنجم خوف ائمہ مستتبع کسے اقتبیح کا نہین ہی اور خوف ابوبکر مستتبع ہی ایک امر شنیع کا کہ خدا اور رسولؐ کو منظور ایک امر کا استتار اور ابوبکر کو بطینتی منظور اوسکا اعلان و اظہار ہوا بالجملہ اگر آپ ائمہ اور ابوبکر مین کچھ فرق سمجھتے تو دونو کی فعل مین بھی فرق سمجھتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا ائمہ ہدیٰ اور کجا عبد العزیٰ کجا نار اور کجا نور کجا کوہ کی کھڑی کی چمک اور کجا شعلہ سطور لا تستوی الظلمات والنور ولا الظل ولا الحرور ولا تستوی اصحاب النار اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون آپکی نزدیک فرعون و موسیٰ اور ابوجہل اور جناب رسولخدا یکسان ہین یہ تو فرمائیے کہ ابوبکر کی شان مین کونسا آیہ تطہیر آیا اور کونسا آیہ مباہلہ خدا نے نازل فرمایا کونسا سورہ ہل اتی اور ترا کان لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ابوبکر کہا گیا الغرض فرق درمیان ائمہ طاہرینؑ کی اور اخوان من کان من الکافرین کی ہمپر خوب روشن اور جلی اور مثل آفتاب نصف النہار کی منجلی ہی پس اسی وجہ سی ہم فرق بین فرق الفریقین کرتے ہین اگر آپکو بھی خدا ہدایت دی تو آپ بھی ہمین قولہ علاوہ انبیا کی خدا کی کلام سی مومنین کا بھی خائف ہونا ثابت ہوتا ہی اقول نہ انبیا اور اوصیا کی خوف کا ہمکو انکار ہی نہ خوف مومنین کا انکار ہے بلکہ ہمنی مکرر بیان کیا بعضی اقسام خوف نہایت مستحسن بلکہ عین طاعت اور عبادت خدا ہین کلام اوس مین ہی جو مثل خوف ابوبکر کی قبیح اور مستہجن ہی کہ مبتنی اوپر عدم تصدیق وعدۂ خدا و رسولؐ اور مستتبع گریہ وزاری و بیقراری و افشای راز رسولؐ خداوند باری ہی اور ہمکو فرار عن الزحف ہی قولہ اللہ جلشانہ فرماتا ہی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الخ اقول جس خوف کا ذکر اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے وہ خوف جان و مال نہین وہ خوف از کفار اشرار نہین وہ خوف دنیاوی نہین بلکہ خوف اخروی ہی اور وہ خوف مصداق خشیۃ اللہ ہی جو اسوہ من اللہ ہی اور مومنین کی لئی وار دنیا مین عین عبادت

اور طاعت ہی اور مبتنی بر کمال دین و ایمان ہی پس اس خوف کو ذکر کرنا مقابلہ مین اوس
خوف کی جو سراسر بیدینی اور معصیت خدا و رسول ہی کا رحضرت مخاطب ہی توضیح اسکی
اس طرح پر ہی کہ جناب باری بہ نسبت مومنین کاملین کی فرماتا ہی کہ جن لوگون نی ربنا اللہ
کہا یعنے ایمان بخدا لائی اس طور پر کہ اوسکی ذات او صفات اور احکام سب کا ایمان لائی
پس داخل ہو گئی تحت مین اسکی کل ضروریات ایمان ثم استقاموا بعد اسکی اوس ایمان پر اور
مقتضائی ایمان پر مرتی دم تک ثابت قدم اور مستقل بھی رہے یعنی مثل صحابہ مرتدین کی مرتد
نہین ہو گئی ایسے کامل ایمان پر وقت مرنیکی یا قبر مین یا وقت بعث و نشور کی یا تینون وقتون
مین علی اختلاف التفسیر ملائکہ رحمت جانب پروردگار سی یہ بشارات نازل ہونگی اور
اونسے کہین گی تم لوگ نہ ڈرو نہ غمناک ہو لہاں قیامت اور عقابہای جہنم سی اور غمگین نہو اسطے
فوت ثواب کی یا بوجہ معاصی سابقہ کی کہ وہ مغفور ہین اور بشارت لو بہشت سنبر شت
کی وہ بہشت کہ جسکا وارد دنیا مین انبیا نے تمسی وعدہ کیا تہا پس باتفاق مفسرین اس آیہ مین بیان حال دنیا
نہین ہی بلکہ بیان حال اوسوقت کا ہی جسوقت انسان دار تکلیف سی خارج ہو جاتا ہی پس یہ خوف
جسکا ذکر اس آیہ مین ہی دار دنیا مین نہایت مستحسن اور عین ایمان اور طاعت تہا اور نہی لاتخافوا
کو جو خارج از دار تکلیف اطلاق کی گئی ہی نہی تکلیفی تحریمی ٹہرانا ممکن نہین ہی اور کلام ہمارا نہی
تکلیفی مین تہا کہ بالاصالۃ التحریمی ہی نہ ہر نہی مین خواہ دار تکلیف مین ہو خواہ دار آخرت مین
پس ذکر اس سنکا من فیہ مین دلیل کمال غباوت یا غوایت ہی قولہ پہر ایک کو دوسری جگہ
پر اللہ جل شانہ مومنین سے فرماتا ہی لاتحزنوا وانتم الاعلون اقول جناب والا آپ
ہزار لاتحزنوا انکا لین مگر مثل لاتحزن ابوبکر کی نہوگا اسلئے کہ نہ تصدیق کرنا وعدہ خدا و رسول
کی اور نہ ایمان لانا ساتھہ آیات خدا کی اور رونا پیٹنا چلانا کہ جس سی افشار راز خدا و رسول ہو

ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کردیا پس اگر اس لاتحزنوا مین ہے آپ یہ سب باتین ثابت
کردیجیگا تو ہمکو کیا عذر ہوسکتا ہی اسمین کہ ہم اس لاتحزنوا کو بھی مثل لاتحزن ابوبکر کی ممنوعی
نہی تحریمی پر کرین کیونکہ یہان عصمت مانعہ عن العمل علی التحریم نہین ہی خصوصًا نظر بسیاق و
سباق آیہ کہ جسکو آپنی اپنی مطلوب کی موافق سمجھہ کی بسبت سارق القرآن چہ اوڑالاہی یہ کونسی حق پسندی
وبیدینی ہی اور اس چوٹے پن سی بجز خسر الدنیا والآخرۃ وذلک ہو الخسران المبین کی کیا فائدہ
التماس ہے حقیقت حال یہ ہی کہ خداوند تعالیٰ بہ نسبت اون کچی مسلمانونکی جو جہاد مین جانے
وہن اور سستے کرتی تھی یون فرماتا ہے لاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین حاصل مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ جناب باری فرماتا
ہی کہ اے کچی مسلمانو ای سست اعتقیدو جہاد مین جانے سستی مت کرو اور تم مین سے جو
لوگ شہید راہ خدا ہون اونپر اسقدر حزن وغم نکرو جو جہاد سے تمکو مانع ہو یا مثل شیوخ ثلاثہ
کی تمہاری لئی سورث فرار عن الزحف ہو اسلئے کہ غلبہ از جانب خدا تمہاری ہی لئی مقرر کیا
گیا ہی اگر تم سچا ایمان بخدا ورسول لائی ہو تو جیسا ہم کہتی ہین ویسا کرو یعنی سستی نکرو اور رنج
غم سی اور خوف والم سی مثل حضرات ثلاثہ کی بھاگ نکھڑی ہو پس انتم الاعلون کو یا ملت
لاتھنوا ولاتحزنوا کی ہی جیسے ان اللہ مع الذین اتقوا لاتحزن کی ہی یعنے ای کمبخت کیون روتا
پیٹتا ہے خدا ہماری ساتھ ہی ہمکو بچا ہی گا اوسی طرح سے یہان بہی جناب باری فرماتا ہی
ای کمبختو ای بے نصیبو کیون جہاد فی سبیل اللہ سے جان چراتی ہو کیون مری جاتی ہو کیون
روتی پیٹتی ہو خدا تمکو غالب کریگا یہ جبن واضطراب تمہارا عبث ہی پس لاریب کہ نہی لاتھنوا
نہی تکلیفی تحریمی ہی کیون کہ بالاتفاق جہاد فی سبیل اللہ مین وہن اور سستی کرنا حرام ہی پس
بقرینۂ سیاق سے لاتحزنوا بہی اگر تحریمی ہو تو کیا قباحت ہی اور مراد حزن سے یہان بہی وہی

حزن ہوسکتا ہی جو اشال پیارغار کی اسی غار مین موجب عار اور صف جنگ مین موجب فرار
اور قوتی دبرای الکفار الفجار ہوتا تہا اب نظر کیجی طرف مرتبہ سباق کے کہ انکنتم مومنین
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ وہن اور حزن مقتضائی ایمان نہین ہی بلکہ مقتضای بی ایمانی ہی
اور لاریب کہ جو بات مقتضای بیدینی اور بے ایمانی ہی وہ حرام ہی پس نہی تحریمی ہوئی و
ہذا ہو المطلوب والحمد للہ اور قطع نظر اس سی کہ ہم دونو نہیون کا تحریمی ہونا ثابت کرین ہم ایک
مختصر بات یہ کہتی ہین کہ آپ مدعی ہین کہ دونو نے لاتحزن اور لاتحزنوا کی ایک ہی قسم کے
ہین ہم اسکو باس خاطر عاطر مسلم رکہتے ہیں لیکن نہی لاتحزنوا وانتم الاعلون
کی مقید ہی بہ شرط انکنتم مومنین کی جسکا سبب یہ ہی کہ حزن کرنا شان مومنین سی
نہین ہی اور جب یہ حزن خلاف ایمان ہوا تو جو حزن کہ لاتحزن ان اللہ معنا مین ہی
وہ بہی ضرور ہی کہ خلاف ایمان ہوا اسلئے کہ بقول آپکی دونو حزن اور دونو نہی ایک ہی قسم کی
ہین پس ایک امر دو ہوا نہین ہوسکتے تو ضرور ہوا کہ حزن لاتحزن بہی بی ایمانی ابوبکر کے
دلیل محکم ہوا اور ہمارا مطلب اس سی زائد نہین ہی اب آپکو اختیار ہی کہ نہی کی جو معنی چاہے
قرار دیجئے قولہ قاضی صاحب بہی اسکا اقرار کرینگے کہ نہی زجر توبیخ کے لئی ہی اقول
کیون قاضی صاحب کی اقرار کا مانع کون ہی اور اگر بالفرض یہان کوئی مانع ہو تو ابوبکر مین جسکا بیجا رونا
پیٹنا ہم آپکی کتابون سے ثابت کرچکی کون مانع ہی قولہ یہی فرماوینگے کہ تسلی اور تشفی کی لئے
ہی اقول نعوذ باللہ اگر مثل تمہارے ہوتی تو ایسا ہی کہتے کہ مبین ابوبکر کی جان بچے سو
بخیریت شیون نسی تو اسکے طمع نرکہئی قولہ پہر ہم نہین سمجہتے اقول ہندی کی چندی
کرکی تو سمجہاتی ہین پہر ہی اگر نسمجہے تو ایسی سمجہ پر پتہر پڑین قولہ ہزار جگہ واسطی تشفی اور تسلی
کے اقول نہی اگر ہزار جگہ واسطے تسلی کی ہو تو لاکہ جگہ واسطے تحریم کی ہی اور بلاقرینہ

واسطے تحریم ہی کی ہی قولہ اگر کوئی قرینہ عقاب اور خشکی کا پایا جاتا تو ہم تسلیم کرتی اقول
معنے اصلی مین قرینہ کی کیا حاجت قرینہ معنی تاویلی کی لئی چاہیے علاوہ اسکی شیعون کی
نزدیک سیکڑون قرینہ ہین اونی قرینہ یہ ہے کہ جب قبیح حرکات ناشایستہ ابوبکر صدیق شامل عدم توفیق آیات خدا
عدم تصدیق بوعدۂ خدا اور قلق اور انزعاج اور بکا اور قصد افشائی راز خدا اور رسول ہنی تمہارے
کتابون سے ثابت کردیا تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ خدا اور رسول ایسے افعال قبیح پر راضے ہون
ان اللہ لا یامر بالسوء و ینہی عن الفحشاء و المنکر و البغی و لا
یرضی لعبادہ الکفر قولہ تمہاری واسطے ثبوت موجود ہی اقول سابق مین گزرا کہ یہ
حکم احیای دار تکلیفی نہین ہی بلکہ حکم اموات ہی فاقیاس ادہن سن قیاس اقل سن تاس
قولہ سادسی طرح سے ابوبکر صدیق سی ہی اقول سہنے خود نہی لاتحزن ولا تخزن اور نہی
کو مماثل ہونا جائز کہا ہی فتدبر قولہ پس بظاہر دونون مین کچہ فرق نہین پایا جاتا ہی اقول البتہ
بظاہر فرق نہین ہی ورنہ ظاہر بینون کو نظر آتا لیکن باطن مین کچہ فرق ہی کہ باطن بینون کو نظر آتا
ہی فارجع الی ما فصلنا۔ قولہ لاتحزن واسطی تسلی اور تشفی کی ہی اقول کیونکہ کہا تک
کہوگی ہم سے کہتی ہین کہ لانسلم کہ ہر جگہ واسطے تسلی و تشفی کی ہی وقد بین اسند قولہ
باوجود اتحاد الفاظ و تطابق قرائن اقول لانسلم تطابق القرائن اسلئے کہ جن خرفونکا تمنے
ذکر کیا ہے مین سوابق اور لواحق ابوبکری کا اثبات نہین کیا قولہ صد ہزار تعجب ہی اقول
اکثر یہ منشا تعجب جہالت ہی ہی قولہ لیکن ہم حضرات شیعہ کو معذور سمجھتی ہین اقول
لیکن شیعہ تو حضرات اہلسنت کو نہین معذور سمجھتے ہین بلکہ معاقب و معذب جانتی ہین قولہ الفاظ قرآنی ہی
حقیقے معنے مراد لین اقول شیعہ ہمیشہ حقیقے ہی معنی مراد لیتی ہین چنانچہ اس مقام پر بہی
نے کو معنے حقیقے حرمت پر محمول کیا ہی۔ تمنے البتہ معنی مجازی تشفی و تسلی ابوبکر کو

کفر والحاد سی بچانی کی لئی مراد لیا ہی قولہ صداقت کا اقرار کر
سئے حقیقے حرمت کی سنہ سی مراد لئی اور اوسی سی کذیہ
قولہ اگر اقرار کرین تو مذہب ہاتہہ سی جاتا ہی اقول تم اگر
تو تمہارا مذہب ہاتہہ سی جاتا ہی اور اول الخلفا قابل نفرین ٹہ
کی تحریف لفظی باسقاط سیاق وسباق کرو اور تحریف معنوی
لفظون کی نئی نئی معنے کڑہو اور کچہ چارہ نہین ہی
چارہ جز قیاد ہمین نیست قال المخاطب التحیۃ
والسلام اگر اسپہی حضرات شیعہ کی دلونہین کچہ
یہ کہنی لگی کہ سچ مچ ما نا کہ خوف کنا نہین اور لا تحزن تسلے کا کلمہ
کہ ابوبکر صدیق کو کامل الیقین پیغمبر صاحب کی وعدہ پر اور خدا کی حفاظت
خوف نہوتا اوسکا یہ جواب ہی کہ خود حضرات شیعہ کا اقرار ہی کہ
پرخفا ہوتی تہی اور فرماتے تہی کہ چپ رہو ابکر فاش نکرو اور وہ نماز
ملحد کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر صاحب کو بہی اپنی خدا کی وعدہ پر اور حفاظت پر
افشائی راز کی کرتے تہی اوس سی پیغمبر صاحب نہ گبراتی اور بار بار ابکر
خفا نہوتی پس جو اوس ملحد کو حضرات شیعہ جواب دین وہی ہمارا
لیکن اگر کوئی ذرا بہی غور کری تو موافق اصول اور عقائد شیعہ کی
نسبت خوف وحزن کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ اگر وہ
مین خائف تہی تو ہم پوچہتے ہین کہ اونکو اپنی جان کا اندیشہ تہا
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اگر اونکو اپنے جان کی

لسوہ دشمنون سی ملی ہوئے تھی اور مارڈالنا چاہتی تھی اسلئے کہ اگر وہ کافرون سی ملے
ہوئی تھی تو پہر زور سے اونکو کیا ڈر ہوتا اور اگر کافرونسے ملی ہوئی نہین تھی بلکہ اونکو کافرون
کی طرف سے خیال اپنے اوپر ایذا پہنچنے کا تھا تو اس سی دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ
کفار بہ سبب ایمان اور رفاقت پیغمبر کی ابوبکر صدیق سی ایسے دشمنی رکھتی تھی کہ اونکی قتل
کی درپی تھے تو اس سی وہی بات ثابت ہوئی جسکا ہم دعوی کرتی ہین دوسری یہ کہ کیہے
ابوبکر صدیق کا ارادہ ازفاس کرنیکا نہ تھا اسلئے کہ جن لوگون سی خود اونکو خوف تھا اونکی
ڈر سی غار مین چھپے ہوئی تھی اونمین پر اپنا راز ظاہر کرتے اور اپنی آپکو معرض ہلاکت مین ڈالتے
اور اگر یہ کہا جاوی کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمہ پہنچنی کی خیال سے تھا تو یہ
خوف ہزار اطمینان سے بتر ہی اور ایسے عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور ایسی خوف کو
حضرات شیعہ گناہ کیا اگر کفر ہے ہمین مگر ہم ثواب کیا ہزار ایمان سے بہتر سمجھین گی اور
سمجھتی ہین اور اسی خوف سی حضرت صدیق اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرینگی اور کرتے ہین
اسلئے کہ اگرچہ ابوبکر صدیق کو پیغمبر صاحب کی جان اور سلامتی پر یقین کامل تھا مگر جب اونہون
نی دیکھا کہ شاہ ہر دو سرا بادشاہ دین و دنیا ایک غار تنگ و تاریک مین رونق فزا ہی اور جس
طرح چاند کسیوقت ابر مین چھپ جاتا ہی اسے طرح ماہ نبوت غار مین چھپا ہوا ہی اور جسکا تمام
عرش و کرسے ہی وہ ایک تنگ جگہ مین قیام فرما ہی تو یہی حالت پیغمبر کی ابوبکر کی دل کو پارہ پارہ
کرتے تھی اور اونکو یہ سوچ کر ہی رہے تھے چنانچہ ابوبکر صدیق کا اول غار مین جانا اور اوسکو صاف
کرنا اور سب سوراخون کو اپنے قبا چاک کرکی بند کرنا اور پیغمبر صاحب کو بلانا اور اپنے زانو
پر سلانا اسپر شاہ ہی اور پہر ایسے دردناک حالت مین جب اونہون نی کفار کو در غار پر دیکھا تو
بخیال ایذا پیغمبر کے جو کچھ صدمہ اونکی دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہ جانتی ہین یا وہ عاشق جانے

جسکا معشوق اوسکے سامنے کسی تکلیف وایذامین مبتلا ہوا ہو اور دشمن اوسکی سر پر حملہ آور
ہوئے ہون اوسوقت کوئی اوس عاشق مسکین کی کیفیت دیکھی کہ اوسکو اضطرار ہوتا ہی یا وہ
اطمینان سی بیٹھا رہتا ہی ہان جسکو عشق ومحبت سی خبر ہی نہو وہ عاشق صادق کی خوف واضطرار
پر طعنہ کرے تو کیا کہی ای بھائیو اول ذرا پیغمبر صاحب کی ساتھہ محبت پیدا کرو تب جو پیغمبر صاحب
کی جان نثار تھے اونپر الزام لگاؤ مگر جب تمکو محبت ہی نہین ہے تو تم اوسکی حقیقت کیا جانو

تو نازنین جہانے و ناز پروردہ ✣ ترا ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر
چو دل بمہر نگارے نہ بستہ ای ماہ ✣ ترا ز حالت عشاق بینوا چہ خبر

ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اپنی شہید ثالث کی مونسگافیونپر غور کرو کہ ابوبکر صدیق
کی حزن وغم کی نسبت کیا کچہ زبان درازی فرمائی اور [illegible] من جزعہ و
[illegible] ن شاکان کرکر اونکی شان گھٹائی گروہ تحریر اونکی ناکمین
مل گئی اور سب تقریر اونکی بہاؤ منثور ہو گئی آخر انہین یا تو پر خیال کرکے اصلی خوف اور حزن
سی انکار فرمایا اور اوسکو تصنع اور بناوٹ پر محمول کیا اہل انصاف سی امید ہی کہ ذرا دل لگاکر اوسکو
بھی سنین اور جو کچہ سحر بیانی اور جادو زبانی اوس بیان مین حضرات امامیہ نی کی ہے اوپر
احسنت وآفرین کہین اور اسکا کچہ خیال نکرین ایک دعوی کو چھوڑکی دوسرا دعوی کیون کرتے
ہین اور ایک امر کا اقرار کرکے اوسسے منکر کیون ہو جاتے ہین اسلئے کہ یہ امر خاص اسے
بحث کی ساتھی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ مین اس شان کا ظہور ہی ابھی کیا ہی جب
مباحث امامت وخلافت کی آوینگی تب دیکھنا کہ یہ حضرات کیسا رنگ بدلتی ہین اور کیسے
نئی نئی گل بوٹے نت تقریر کو زینت دیتی ہین ✣ شاہد ربای ہی میکند از براے من
نقش ہزار رنگ و بو تازہ تبانہ تو نو بجب حضرات امامیہ دیکھا کہ حزن وخوف کے

اثبات سی محبت صدیق اکبر کے ساتھ پیغمبر صاحب کی ثابت ہوتی ہی تب اس دعوے
کو چھوڑ کر یہ دعوی کیا کہ ابوبکر کو کچھ خوف نہتا بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع وفزع کرتی
تھے جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین لکھا ہی کہ غوغائیش از جزع وفزع وفریاد برائے آن بود کہ مشرکان
را اطلاع گردانند آنہا بدانند کہ درین غار است وملا خضر مشہدی نی لکھا ہے کہ وایضا
مما اشتہر من لذع الحیۃ ایاہ انما کان بمد رجلہ یرید اطہار امر
کہ جب ابوبکر کا کام رونی اور پیٹنے سے بھی نہ نکلا تب پاؤن بڑہا دیا کہ اوسکو دیکھکر کفار اندر
غار کی چلے آوین تب خدا نی سانپ کو حکم دیا اوسنی پاؤنمین اونکی کاٹا تب بیچوری پیغمبر صاحب
کا راز فاش ہونیسی بچا اسکے جواب مین ہماری زبان سی کوئی بات بھی نہین نکلتے اور
ایسے حکیمانہ تقریر کے تردید بھی نہین سکتے اگر از شرق تا غرب اور از جن تا انس
جمع ہون تب بھی کسی سے یہ عقدہ حل نہوگا فی الحقیقت جو صاحب تقلیب المکائد نے
اپنے بزرگونکی تقریر نقل نکرنے پر مولانا صاحب قبلہ اشیرہ پر غصہ کیا ہی وہ نہایت ہی بجا
تہا اگر وہ ان تقریرونکو نقل کر دیتے اور بلفظہ ان عبارتونکو لکھہ دیتے تو حقیت مین مذہب امامیہ
کی پھر کسیکو کیا کلام رہتا اور پھر ابوبکر صدیق کی فضیلت کو کوئی کس طرح ثابت کرتا ای یارو
انصاف کرو اور حضرات امامیہ کی مجتہدین کی غزارت علم پر لحاظ فرماؤ کہ جو بات ہی وہ حکیمانہ
جو قول ہے وہ محققانہ یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام
ہم بجز بہ آیات قرآنی سے ثابت کر چکی کہ بعضے از اقسام خوف گناہ ہین اور بعضے مین
طاعت اور عبادت ہین لیکن خوف ابوبکر محض گناہ تہا بلکہ سبتے بد بدینی اور بے ایمانی تہا
اسلئے کہ اذعان بقول خدا ورسول نکیا اور ایقان بآیات حفظ وحراست نکیا اور خوف بیجا اور
بیحل کیا اور مظہر اس خوف کا بگریہ وزاری وقلق وبیقراری ہوا کہ جس سے قریب بافشا راز

خداوند بلند ہو ابعد ان حرکات ناشایستہ کی چاہین نہی کہ تسلے پر محمول کرین یا تحریے
کہین اہل انصاف کو اختیار ہی جیسا کہ تردید قول سابق مین ہم کہچکے حضرت مخاطب اوسکی
جواب مین ہر طرف ماپتی ہین کہتے ہین مطلق خوف کو مستحسن کہتے ہین اور دلیل استحسان الحوق
خوف بانبیاؑ کہتی ہین اور کبھی خود سوچتے ہین کہ بعد از وعدۂ خدا و دیدن آیات خدا خوف مستحسن نہین
ہو سکتا بلکہ محض بیجا ہے تب جواب مین فرمانی لگتے ہین کہ یہ حرکت بیجا و نامستحسن فقط ابوبکر ہی
سی نہین ہوئی بلکہ انبیاؑ سے بھی ہوئی پس جو شیعہ بہ نسبت فضل نامستحسن انبیاؑ کی جواب
دینگی وہی جواب ہم ابوبکر کے فضل نامستحسن کا دینگی چنانچہ بیشتر اس سے حضرت مخاطب بیجا
وبمحل ہونی خوف حضرت موسیٰؑ کی مدعے ہو چکی اب بکمال صدق ایمان جناب رسول خداؐ
کا بھی خائف بخوف بیجا ہونا بیان فرماتی ہین باین دلیل کہ اگر خائف نہوتی تو ابوبکر کو کیون
بار بار رونے چلانی سی افشار راز کرنیسے منع کرتی تھی اور یہ خوف بھی بعد وعدۂ خدا اور بعد
مشاہدۂ آیات خدا کی تہا تو مثل خوف ابوبکر قبیح و بیجا اور العیاذ باللہ مثبت بیدینی اور بی یقینی
جناب رسول خداؐ ہوا اب حضرات شیعہ اسکا جواب دین یہ ہی مقصود حضرت مخاطب کا
اور ہم جواب از خوف موسیٰؑ دے چکی اور قبل اسکی کہ جواب از خوف رسول خدا دین خدمت مین کہتے
مسلمانو کی گزارش کرتی ہین کہ وای بر ین مسلمانی کہ جس مین بخاطر ایک بت پرست چہل سالہ بدکار
کی انبیاؑ و کبار کا بدکردار ہونا ثابت کیا جاوی اور تخطیہ الانبیاؑ کیے جاوی اور حیرت یہ ہی کہ اپنی
پیغمبرؐ کی طرف افعال قبیحہ کی نسبت دین اور شیعون سی اوسکا جواب مانگین کیون یارو کیا
شیعہ ہی فقط مسلمان ہین اور وہ حضرات شیعون ہی کی پیغمبر ہین جو تم شیعون سی
جواب مانگتی ہو بہر کیف تم جو چاہو افترے اوپر ہمارے اور ہمارے پیغمبرؐ پر باندہو لیکن ہم اونکو اپنا پیغمبر
برحق اور معصوم عن کل الصغائر والکبائر جانکر جواب دیتی ہین کہ وہ جواب ہرگز ابوبکر کی طرف سی

نہیں ہوسکتا ہے تو ضیح اوسکی یہ ہی کہ باتفاق کل شیعہ وسنی ابوبکر کا خائف ہونا ثابت
ہی بلکہ مظہر خوف متعلق واسطے خلاج وبکا ہونا بھی ہمنی سنیوں کی معتبر کتابوں سے ثابت کردیا اونکو
مخاطب خائف ہونیکا سقوہی غایۃ الامر مطلق خوف کو قابل مؤاخذہ نہیں سمجھتا اور ہمنی امثال
خوف ابوبکر کا قابل مؤاخذہ ہونا بدلائل وبراہین قاطعہ ثابت کردیا کما مر اب آئیے خوف جناب
رسولخدا پس ہرگز خائف ہونا اونحضرت کا بعد ازوعدۂ حفظ خدا اور بعد ازدیدن آیات خدا
ثابت نہیں ہی بلکہ اونکو ایسا اطمینان تھا کہ بقول آپکی ابوبکر کی تسلی اور تشفی کرتی تھی پس
اگر کوئی ملحد بیدین اور کوئی زندیق اشقی الاولین والآخرین مثل حضرات اہلسنت کی اون حضرت
کی منع ہونیسے ابوبکر کو سوئی امچلانی سی اور زجر وتوبیخ افشار راز پر کرنیسے دلیل اونکے
خائف ہونی پیلاوی تو جواب اسکے ملحد وزندیق یہ ہی کہ جسطرح سے جناب باری نے اپنے رسول
مقبول سے وعدۂ حفاظت ونصرت فرمایا تھا اوسیطرح پر حکم استتار وفرار اور خروج بشب تار
کا بھی فرمایا تھا اور ابوبکر اپنے غلبۂ بکا اور اظہار قلق واضطراب بیجا سی چاہتے تھی کہ یہ آوری
مین پس حکم خدا کی خلل پڑے اور استتار منجر باعلان واظہار ہوجاوی جناب رسول خدا اس حرکت
بیجا سی کہ سراسر خلاف رضائی خدا سے متاذی ہوکر بار بار اوسکو منع اور زجر فرماتی تھی پس اس
منع کو اوپر خوف بی یقینے کی محمول کرنا نہایت بی یقینے اور بیدینی حضرات اہلسنت ہی کجا ایک
فعل ہدایت اور کجا فعل ضلالت یہ نہیں سمجھتے کہ عدم تصدیق بوعدۂ خدا جو ابوبکر سی سرزد ہوئی
عین ضلالت ہی اور جناب رسول خدا کا اوس ضلالت سی منع فرمانا عین ہدایت ہی فحالہؤلاء
القوم لایکادون یفقہون وقاتلہم اللہ انی یؤفکون قولہ وہی ہماری مراسے قبول فرماوین اقول
شیعوں کا جواب تو آپنے دیکھا کہ ابوبکر پر بیجا اب ضرور ہی کہ کسے اور جواب کی فکر کیجئی والسلام
کتبہ ہذا العبد حاشیہ پر اس مقام کی روایت کو ہمرا دشیخ عبدالرزاق لاہجی فلسفی لکھی ہی اور اوس

روایت سی اتہام جناب رسول خدا پر کیا ہی کہ باوجود اطمینان دینی جبرئیل کے بھی مطمئن نہوئے
منشاء اسکا سوء فہم مخاطب ہی اگر جناب رسول خدا جبرئیل کی اطمینان دینی سی مطمئن نہوئی تو پھر
کیا ابوبکر اور عمر کے جو انہیون مین اونکو تنہا چھوڑ کر بھاگ کہڑی ہوتی تہی اطمینان دینی سی مطمئن
ہونی سے تہے یا حکم خدا وندی فاصوع بما تؤمر عمل ہی مین نہین لائی اور مثل ابوبکر کی بجز رونی چلانی
کی اوسنے کوئی کار روائی رسالت عمل ہی مین نہین آیا بجملہ چونکہ امر فاصوع بما تؤمر مین کوئی کلمہ
طمانیت نہا بلکہ فقط حکم ادائی رسالت تہا پس اونحضرت نی شکایت مستہزئین یا منین عن ادعوہ
کی کہ وہ تعمیل حکم بروجہ کمال نہین ہونی دیتے اور چونکہ کوئی تدبیر اونکی دفع شر کی بسے نہین بن پڑتی
مین ڈتا ہون کہ مبادا سدم تعمیل دعوت موجب ناراضمندی خدا ہو اور بعد اسکی کہ حضرت جبرئیل
نی مژدہ جانفزای انا کفیناک المستہزئین جو دلالت اوپر سزایابی اون ملاعین کی کرتا تہا گوش حق
نیوش مین پہونچایا وہ حضرت مطمئن ہوگئے اور کمال خوشی اور خوری سے پہنچنی لگے
کہ ای جبرئیل اس مژدہ جانفزا کا وقوع کسوقت عمل مین آیا حالانکہ وہ ملاعین اب تک
دیر ہوئی کہ میری پاس سے حضرت جبرئیل نی جواب مین فرمایا کہ ہان اب وقوع اسکا ہوا ابتلا
اس حزن وخوفکو بسکا رجع طرف ذات خدا کی تہا خوف بیدینی اور بی یقینی ابوبکر سی اور اونکی
موونی چلانے سے باوجود یکہ آیات خدا کی کیا واسطہ اور کون مناسبت ہی جو آپ قیاس ما ہنا
علی الآخرین قولہ موافق اصول اور عقائد شیعہ کی حضرت صدیق کی نسبت خوف وحزن
کا اطلاق ہو سکتا ہے نہین ہو سکتا اقول خوفکو کون پہنچتا ہی موافق اصول اور عقائد شیعہ کی تو ابوبکر
پر سوائی کفر ونفاق کی کسے چیز کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا ہے قولہ علاوہ اسکے کہ وہ اقرار کرین
کہ ابوبکر صدیق حقیقت مین خائف تہی ا قول جس امر کو ہمنے آپکی کتابون سے ثابت کردیا وہ
اظہار خوف بیقراری اور بیکرنیوزاری ہی کہ مقتضی بافشار انقداد رسول ہی باقتضای امر

نہ خوف حقیقت مین تہا یا ازراہ مکر و فریب تہا یہ خدا کو معلوم ہی احتمال دونو ہو سکتی ہین اور دونون
کی انتہا بینی پر ہے قولہ ہم پوچھتی ہین کہ اونکو اپنے جان کا اندیشہ اقول اگر خوف واقعی
تہا تو بی شبہہ اپنا ہی اندیشہ تہا خواہ اندیشۂ جان ہو خواہ ابن ربیعہ کی کہنہ فعال کا ڈر ہو قولہ
یا پیغمبر صاحب کی ایذا و مصیبت کا خوف اقول ابوبکر تو بقول مسلم و بخاری اسکے مدعی تہے
کہ شیعہ ابوبکر اور مسلم اور بخاری تینون کو صادق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ اگر ایک ذرا بہی بخیال
ابوبکر کو پیغمبر کا ہوتا تو کبہی پیغمبر کو تنہا نرغۂ کفار مین چہوڑ کر نہ بہاگتی قولہ تو یہ قول بالکل ہوا جاتا ہی کہ وہ دشمنون
سی ملی ہوئی تہے اقول اگر خوف فقط بخدع و فریب تہا تو اس قول کی صحت مین کیا شبہہ
ہی کہ پیشتر ہی سی ملی ہوئی تہی اور اگر خوف واقعی تہا تو لاریب کہ جان بچنے کی طمع سی تہا اور یہ خیال بہی تہا کہ
اسیوقت تک جبتک مال و جان یا ہاتہہ لگی بالجملہ افشار راز رسول خدا کو ذریعہ کفار سی ملجا بنیکا قرار دیا قولہ تو پہر اونسے
اونکو کیا ڈر ہوتا اقول خوف حد سے کا ہونا تو ظاہر ہی لیکن خوف واقعی پس قبل ملجا بنیکی اوسکے
بہی پانی جانیمین کوئی شک نہین ہو سکتا اور افشار راز رسول اللہ صلعم اوسی خوف کی بنا نے
کی تدبیر تہی قولہ دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ کفار سبب ایمان اور رفاقت اقول
آری یہ بات ٹہیک ہی مگر نہ ایمان حقیقی تہا نہ رفاقت نہ تہی بلکہ ایمان نفاقی تہا اور رفاقت
بطمع دنیا سے کما ثبت من قولہ تعالی تریدون عرض الدنیا قولہ جن لوگونسے انکو خوف تہا انہی قولہ
دونہین پر اپنا راز ظاہر کرتے اقول آری جن لوگونسی خوف تہا اونہین سی ملجا بنیکے لئی راز رسول اللہ ظاہر
کرتی تہی تہ کہ جان بہی بچ جاوے کہ جسکی ڈر سے رہتی تہی اور اس جن خدمت کے صلہ مین کہ ہمنی رسول خدا کا
پتہ بتایا تہا کچہ ہاتہہ بہی لگ جاوی آیکی نزدیک خوف ابوبکر کا ساتہہ افشار راز رسول اللہ کی جمع ہونگے یا کہ جہاں راز
ہی یہ کیسی اولٹی سمجہہ ہے کہ علت و معلول کو متضمین سمجہتے ہین یہان تو خوف ہی علت افشار راز
ہے اسلئی کہ اگر خوف کفار نہوتا تو کفار سے ملجا بنیکا ارادہ نکرتی اور اگر ملجا بنے کا ارادہ کرتی

تو افشاء راز بے نکرتی قولہ اپنی آپکو معرض ہلاکت مین نڈالتی اقول معرض ہلاکت سی نکلنی
ہی کی ہائی تو افشاء راز رسول اللہ کیا پہر معرض ہلاکت مین پڑنا کیسا آری اگر کفار سے قصد
نجانی کا نکرتی تو ابوبکر اپنے بیدینی اور بی تقینے سی اپنے تئین البتہ معرض ہلاکت مین سمجھتے
تھی کہ حقیقت مین نظر بحفظ اللہ و لرسولہ جائی امن و امان مین ہون بہر کیف جو حرکات ابوبکر سی
صادر ہوئی آپکے کتابون سے ثابت کردی گئی باقی رہا یہ کہ یہ افعال کس وجہ سی صادر ہوئی پس جنکہ
ہم ابوبکر کو مرد کہن سال گرگ باران دیدہ سرد و گرم چشیدہ جانتی ہین اونکی کل حرکات کو معمول من
تدبیر پر جہان بچانے کے اور دنیا ہاتہ آنی کی کرتی ہین اس طرح پر کہ انہون نی اپنے طرف
سی تدبیر کامل کی خواہ بمساعدت تقدیر چلی یا نہ چلی اب آپکو کوئی چارہ نہین ہی جز اسکے کہ
یا مثل شیعونکی ان حرکات ثابتہ از کتب اہلسنت کو تدبیر حصول دنیا اور تدبیر دفع خوف عن
نفسہ الشریفہ پر محمول کیجئے یا حماقت اور بیوقوفی ابوبکر کے قائل ہوجئی کہ جنسے ایسے حرکتین
بیجا اور بیکار اور لغو ہوئین کہ جس سے اپنی پاؤنمین خود کلہاڑی ماری تہی قولہ اگر کہا جاوے
کہ ابوبکر صدیق کو خوف پیغمبر صاحب پر صدمی پہنچنے کی خیال سی تہا اقول پیغمبر صاحب پر صدمے
پہونچنے کا خیال اگر ہوتا تو کفار ہی کی ہاتہ سے صدمہ پہونچنی کا خیال ہوتا اور بدیہیات ہی
ہی یہ امر کہ پیغمبر کا خیال نہین ہوسکتا ہی مگر بعد از ایمان بخدا و رسول و بعد تصدیق بقول
خدا و رسول اور ابوبکر کا ایمان اگر درست ہوتا اور تصدیق بقول خدا و رسول
حفظ و حراست خدا مین کی ہوتی اور ایات خداوندی پر وثوق حاصل ہوا ہوتا تو ہرگز صدمہ پہنچنے
کا خیال خواب مین بہی نہوتا جیسے کہ منجانب رسول خدا کو سنوا اور بقول تمہاری ان اللہ معنا کہہ کر
ابوبکر کو تسلے دیتی تہی پس یہ بی ایمانی کہ جسکا ثبوت خود قبیح کرنے ہی اقل دلیل ہے
اسکی کہ پیغمبر صاحب کا ہرگز خیال نہ تہا بلکہ اپنا ہی خیال تہا قولہ تو یہ خوف ہزار اطمینان سے بہتر ہے

اقول خوف صدمہ پہنچنی کا مطلقا بعد دیکھنے آیات حفظ و حراست کی مستغنی ہین کفر و بیدینی
وبی یقینے پر ہی پس ایسے خوف کفر و بیدینی کا ایک اطمینان سی بہی بہتر ہونا کوئی صاحب
ایمان مسلم نہین کر سکتا ہی قولہ ہزار ایمان سی بہتر ہی اقول ایک ایمان بحق سی عالم امکان مین
سکے پیغمبر کا بہتر ہونا محض باطل ہی وما ذا بعد الحق الا الضلال قولہ اسی خوف سی حضرت صدیق
اکبر کی صدیقیت کا اعتقاد کرتے ہین اقول صحیح ہی جب تصدیق بقول خدا و رسول تہی اور تصدیق آیات
خدا کی تو اسی لقب کی سزاوار ہین ۔ برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ قولہ اگرچہ ابوبکر کو پیغمبر صاحب
کی زبان اور صلاحیت یقین کامل تہا اقول دروغگو را حافظہ نباشد ابہی خود فرما چکی ہین کہ پیغمبر صاحب
صدمہ پہونچنی کا خیال تہا جب ہر طرح کی سلامتی کا یقین تہا تو صدمہ پہنچنی کا خیال کیا معنے یہ
خیال خیال محال اور اجتماع النقیضین ہی اور صدر بحث صفحہ ۱۳ مین بہی آپ خود لکہہ چکی ہین کہ جب
کفار در غار پر آپہنچے اور درمیان پیغمبر کے اور انکی کچہہ فاصلہ نہ رہا اور سوقت یار غار بہی کہبرا گیا اور
خیال کرنے کا ایسا ہوا کہ کفار غار مین چہپے ہوئی سی نگاہ ہمارین اور سبا دا پیغمبر صاحب پر کچہہ
صدمہ پہنچاوین وہ غم کرنیلگا سانتے اور پہر بعد تین سطر کی فرماوینگے کہ جب انہون کفار کو در غار
پر دیکہا تو خیال ایذا پیغمبر کی الخ ان عبارتون سی بدلالت مطابقی صریحی واضح ہو گیا کہ ابوبکر کو کفار
ہی سے صدمہ پہنچنی کا گمان ہوا پس صاحبان انصاف غور فرماوین کہ آیا یہ گمان باطل ساتھ
یقین کامل سلامتی کی جمع ہو سکتا ہی پس اس مقام پر کذب و فریب اور خلط و خبط اور تہافت اور
تناقض کلام مخاطب قابل تماشای صاحبان انصاف ہی قولہ کہ جب انہون نے دیکہا کہ شاہ
ہر دو سرا الی قولہ دلکو پارہ پارہ کرتی تہی اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ پیش خدا اونکا رتبہ مقام
عرش اور کرسی سی بہی اعلی تر تہا مگر جب مصلحت خدا نظر باستحقان عباد مقتضی اسی کو تہی کہ
انبیاء اولی العزم کی الٹی دنیا مین تحت طاؤس ہو اور بارگاہ کبریائی سی اور سندہائی اور الیان کسروائی

نہ قرار دیا جاوی بلکہ بوریا فرش خواب اور بالش توشۂ تراب نخل اور قائم اور سنجاب ہو جیساکہ
زہ موسیٰ اور عیسےٰ اور نوح مین منقول ہی پس ہاریب کہ نظر بہ رضائی خدا یہ لوگ انہین حالات مین
خوش و خرم تھی سے چین سی اینا تھی راحت رنج سے اور حبب خود خباب باری نی نظر
کو محل امن و امان قرار دیا ہو اور مصلحت خدا اسوقت مین ماہ نبوت کی استار مین ہو ورنہ قادر تہا اپنے
کہ ظلمت کفر کو بمشیت الہائی دفعتہً کھو دیتا لیکن حبب خدا نی ایسا نکیا اور اوسی غار تنگ و تار کو
اپنے برگزیدہ کی لئی مصلحت وقت پسند کیا اور پیغمبر نی بہی اپنے صدق یقین سی اوسیکو
پسند کر کی برضای تمام و اطمینان تام وہان قیام پذیر ہوئی پس ابوبکر کون مہربان تر خدا سے تہا
جو ان حالات کو قبیح تصور کری اور اوسپر اسقدر روئی اور چلاوی کہ جس سی انشاء راز خدا لازم آوے
طرفہ یہ ہی کہ اگر اسے حالات زہد سمات پر رونا اور پیٹنا تہا تو خیال اسکا اسی پر موقوف تہا کہ جب
کفار کو در غار پر دیکہے تب رونی لگی اور قبل اسکی اور بعد اسکی کبہے ایسی رقت طاری نہوئی اس سے
صاف ظاہر ہی کہ ابوبکر کی دلکو یا اور کسیچیز کو پارہ پارہ کرنی والا نہ تہا مگر خوف کفار
اور ہمنے بیان کیا کہ یہ خوف ساتھ یقین حفظ و حراست خدا کی جمع نہین ہو سکتا ہی آپ فرمائی
کہ یہ نبی اور بی یقینے ابوبکر مین کیا شک رہا اور اول دلیل اور پر اسکی کہ ابوبکر کا رنج و ملال نخوف
ایذار کفار تہا نہ اس راہ سی کہ تمام اوسحضرت کا غار تیرہ و تار تہا کلمہ ان اللہ معنا ہی کہ آپ نے فرمایا تہا
مین کہ غرض اس کلمہ سے حفاظت اور نصرت خدا کی ہی اور ظاہر ہے کہ اسکو تعلق رفع ایذار
کفار سے ہی نہ رفع تنگی و تیرگی غار سی یعنے ان اللہ معنا سی غرض یہ ہی کہ خدا شر کفار سی
حافظ ہوگا اور یہ غرض نہین ہی کہ وہ غار تیرہ و تار قصر قصیر یا قصر یاقوت و گہر بن جاوی گا اور وسیع
تر اندیبصر و ضیای نظر اور روشن تر از شمس و قمر ہو جائیگا اور فرش سنگ و استبرق اوسمین
بچہہ جائی گا اور ماہ نبوت اوی غار مین درخشان ہو جائی گا اور تکلیفات بالکلیہ مبدل براحت

ہو جائیگی بہر کیف جب آپکی تین تین جگہ اقرار کرنیسے خود از کفار ثابت ہو گیا پس اسی خوف
کو بعد دیکھنی آیات خدا کی ہم مبتنے بیدینی اور بی ایمانی پر کرتے ہین قولہ چنانچہ ابو بکر صدیق پہلی
خارجین ای قولہ اسپر شاہد ہی اقول سابق مین تفصیل تمام بیان ہو چکا کہ یہ شاہد کاذب ہی اور
ابو بکر کی مصدقین کی بنائی بات ہے قولہ جو کچھ صدمہ اونکی دل پر ہوا ہوگا اوسکو وہی جانتی ہونگی
اقول جو صدمہ کہ اونکو از راہ بیدینی اور بی یقینی ہوا یا اوسکو وہی جانتی ہونگی یا کچھ آپ بھی جانتے
ہونگی جو بیدینون اور بی یقینون کے ہوا خواہ ہین قولہ یا وہ عاشق جانی جسکا معشوق اقول وہ
عاشق کامل فاضل خوشحال اور معشوق اونکی سراپا غنج و دلال جانتی ہونگی ہم سابق مین لکھ چکی ہین کہ
ہر عشق جنون اور ہر عاشق دیوانہ ہی اور ہر معشوق بقول ابن جوزی ایصح بالاجماع ہی پس اطلاق عشق
کہ خلاف عرف قرآن و حدیث ایسی متعلقات پر بدعات فرق ضالہ صوفیہ سی ہے حضرت مخاطب کے پیرین قولہ
ای بہائیو اول پیغمبر خدا کی ذرا محبت پیدا کر اقول ای شیعہ کی بہائیو اول تو اوسکی محبت پیدا کرو اور جانو کہ وہ
خدا راہ خدا مین ہر تکلیف و ایذا کو عین راحت سمجھتی ہین امثل ابو بکر اوسپر روتی پیٹتے چلاتی ہین
ہین اور پھر کچھ محبت پیغمبر سی پیدا کرو تا اونکی اور اونکی اولاد اور انصار کی موذیون سے تبرا کرو شیعون کی
دل اون حضرت کی دشمنونکی ظلم و بیداد سے جلی بھنی ہوئی ہین اور جانتی ہین کہ ؎ بد کردن
شمر ہم زبد کردن اوست ؛ خون شہدا تمام بر گردن اوست ؛ شیعون کی درد دل اور سوز و گداز
کی تمکو کیا خبر ہے اونکا محرم تمہاری عید ہی اونکا ماہ غم تمہاری خوشی کی کلید ہی ؎ تو

نازنینِ جہانے و ناز پرورده ؛ تو از رازِ نہان و نیازِ ما چہ خبر
چو دل بہرِ نگارے نہ بستہ اے مہ ؛ تو از حالتِ سوز و گدازِ ما چہ خبر

قولہ ای شیعیان پاک ذرا مہربانی کرکی اقول ای ستیان میاک از نجاست مشرکان
ناپاک ذرا مہربانی فرما کی اپنے کرد جی صاحب کی ہوشگافیہ پر غور کرو کہ ابو بکر کی حزن و غم اور بیچینی

کی تاویل مین کیا کچھ باتین بنائینگے اور دراصل اس جگہ اسپر ٹھہرا یا کہ جسکا مقام انکی نزدیک اس
وارفانی ہی مین عرش وکرسے تھا وہ غار تنگ وتار مین تھا اور ماہ نبوت چند ساعت ابر استتار مین تھا
کہ جس سے ابوبکر کی نگاہون مین دنیا تیرہ وتار ہوگئی تھی اسی سبب سی روتی پیٹتے چلاتی تھے
لیکن حیف ہی کہ روز سقیفہ بندی باوجود ایسے غروب ہونی ماہ نبوت کی کہ پھر تاقیامت طلوع نہوگا
کچھ ندی اور نہ چلائی بلکہ جو لوگ فرط غم سے منکر موت ہوئی اونکو سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ لیا اور نعش
مطہر کو بی غسل وکفن چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑ سی اور شریک تجہیز وتکفین نہوئی کما فی الملل والنحل
الغرض مخاطب نی سبب حزن مین بیان نیا کہو سلا نکالا اور جو سبب اصلی حزن تھا یعنی خوف
کفار بصد اضطراب کبھی اوسکا اقرار کیا اور کبھی انکار تا بدینی وبی یقینی ابوبکر پایہ ثبوت کو نہ
پہونچی مگر الحمدللہ کہ ساری تقریر وفریب اونکی خاک مین مل گئی اور سبنے ہر طرح بدینی اور
بی یقینی اونکی سنیون کی معتبر کتابون سے ثابت ہی کردی اب اہل انصف سی امید ہی کہ ذرا متوجہ
ہوکر رنگ برنگ کی سحر بیانیون اور چرب زبانیون کو اہلسنت کی سنین اور چاہین اور تحسین اور
آفرین کرین اور چاہین ہزار ہزار نفرین چنانچہ اس مقام پر گاہی دعوای یقین کامل ابوبکر حفظہ
حراست جان اور سلامتی خیر الانس والجان کا ہی کہ وہ مستلزم عدم خوف ابوبکر ہی آوے گا ہے
اونکا خائف ہونا صدہا رسائی کفار سی بیان ہوتا ہی اور کبھی بمقتضای مشربیت کہا جاتا ہی اور
گاہی علت گریہ وزاری یہی خوف ٹھہرایا جاتا ہی اور کبھی علت اوسکی ماہ نبوت کا غار تیرہ
تارمین پوشیدہ ہونا اور کبھی سانپ کا کاٹنا اور کوئی اسکا کچھ خیال نکری کہ ایک دعوے کو
چھوڑکر دوسرا دعوی کیون کرتی ہین اور ایک امر کا اقرار کرکی اوسکی منکر کیون ہوجاتی ہین
اسلئے کہ یہ امر اسے خاص بحث کی ہی مخصوص نہین ہی بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ من اس شان
کا ظہور اور اس اختلاف بیان کا وفور ہی اسبے کیا ہی جب باعث خلافت اور امامت

سکا تماشا دیکھنا کہ یہ حضرات کیا کیا رنگ بوقلمونی بدلتی ہین اور کیسی نئی نئی گل جھڑیان
زینت دیتی ہین ۔۔۔ شاہد دلربائی سن سکینہ از برای سن پنقش و نگارہ
متبازہ نو بنو کبھی خلافت ابوبکر کو بحکم رسول اللہ کہتی ہین اور حضرت عمر کو اس قول
استخلف فلانا استخلف من ہو خیر منی یعنے رسول اللہ کما فی صحیح المسلم کا ذکر جانتی
ہین امامت صلوۃ خلافت کو مخصوص بابوبکر کرتی ہین اور اس امامت صلوۃ کو
صلوا خلف کل بر و فاجر کے بحکم رسول اللہ اور کبھی بحکم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
صحاح مین حدیث انکن کصواحبات یوسف کی بھی تصحیح کرتی ہین اور جب ان سب
سے نکلتا ہی تو بنا چاری بتمسک باجماع امت ہوتی ہین اور جب اجماع کا بھی ثبوت
بتصحیح روایات مسلم وغیرہ والی ستہ اشہر نہین ہوتا ہی تو فقط بیعت عمر اور ابوعبیدہ
سے خلافت کی کافی اور وافی جانتی ہین کما صرح بہ التفتازانی فی شرح المقاصد
ہی حضرت خلیفہ ظلیفہ ساز بلاحجت و دلیل بیعت بھی کرین اور خود بھی اوسکو
دیا اور سکی مخالفت پر بحکم قتل بھی جاری کرین یہ ایک نمونہ ہی بسم اللہ خلافت کا
ی بڑے کھیل اور بڑی بڑی تماشے ہین کہ خلیفہ صاحبونکی خلافت نے شرح الخواہ
ان ہی شرح وقایہ مین ہی کہ خلیفہ صاحب پر حد شرب خمر بخاری کیجاوے گی اسلئے
ین اسلام ہی یہ ہی اسلام کو سلام کہ جسکی خلیفہ صاحب شارب الخمر ہون قولہ
استیہ فی دیکھا کہ حزن و خوف کی اثبات سی اقول استغفر اللہ کیسی مہبت بلکہ
وجود دیکھنے آیات خدا کی محض بیدینی اور بے یقینی پر دلیل ہی کما فصلنا قولہ
وجود کہ اقول بالکل موضوع بیفروغ ہی آجتک کوئی امامیہ منکر خوف ابوبکر نہین
ابو نے ثابت کیا کہ بوجہ وفرح منظر خوف ہوئی پر شیعہ کا کلام یہ ہے

کہ اگر یہ خوف کہ جسکی مظہر ہوئی خوع و فریب تہا تو دلیل اسکی ہی کہ پیشتر ہی سے کفار سی ملی ہوئے
تہی پس یہ خوف تصنعے ہی اونکی ثبوت بیدینی کی لئی کافی ہی اور اگر خوف حقیقی تہا تب
بہی بسبب عدم تصدیق قول خدا و رسول کی اور عدم ایمان آیات خدا ثبوت بیدینی اور بی تقنے
کی لئی کافی ہے قولہ بلکہ واسطے فاش کرنی راز کی جزع و فزع کرتی تہی اقول جزع و فزع
کرنا تو ہر طرح سے واسطی فاش کرنی راز ہی کی تہا خواہ خوف حقیقی ہو خواہ تصنعے ہو تصنعی مین
پیشتر سے ملی ہوئی تہی خوف حقیقی مین اب بذریعہ افشار راز ملنا چاہتے تہی الغرض خود خوف
کرنا ہی ایک جرم و بیدینی ہی اور جزع و فزع کرنا واسطی افشار راز کی جرم دیگر پس اثبات ہے ایک
جرم بیدینی سے انکار جرم بیدینی دیگر لازم نہین آتا ہی قولہ جیسا کہ رسالہ حسینیہ مین ہے
اقول صاحب رسالہ حسینیہ منکر خدا و ابوبکر نہین ہین بلکہ اونکا اولاً مظہر خوف خدا اور اس خوف
کا منصبیت اور بیدینی ہونا ثابت کیا ہی اور ثانیاً عداوت اور خیانت اونکی بنوغاور فریاد واسطی افشار
راز خدا و رسولؐ کی بیان کیا ہے کہ یہ دوسری بیدینی ہی پس اس مقام پر ایک نشدد و شد
کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک دعوی پر دلیل اور دوسرا اختیار کرنا ہی قولہ ملا خضر شہدی نے لکہا ہے
اقول ان کا کہنا ہم نہین جانتی مگر اسبات کو جانتی ہین مصنف اسکا سانپ کا کاٹنا ہو سکتا ہی
ورنہ کیا وجہ ہی کہ سبو قت مین حیوانات کیا نباتات تک تابع فرمان تہی چنانچہ روضۃ الصفا
مین درخت ببول کا در غار پر اگر سد راہ کفار ہونا اور کبوتر و مکڑی کا انڈی دینا اور مکڑی کا جالا تنا کہا ہی
پس ایسے وقت مین سانپ کی کیون نافرمانی کی اور کیون بایدا پہنچائی یہی دلیل اوپر فساد
نیت ابوبکر کی ہی پس یا افشائے راز منظور نظر خلیفہ صاحب کی تہا یا بھاگ جانا کیونکہ بہاگنی
مین تو بڑے سادہ تہی یا مدفشاق تہی جب بلا ایسونکی مجمع عام مین فرار کو قرار پر مقدم جانتے
تہی تو غار مین کب عار سمجہتی پس ہوی شہدی نی تسامح کیا کہ منظر بدیدہ انہا را مزہ لکہا اور آدیدہ

انوار سن بالفارسیہ لکھا قولہ اسکی جواب مین ہماری زبان سے کوئی بات نہین نکلتی اقول
کیا تک زبان سی بات نکلی گی بقدر مقدور آپنے مثل ابو بکر کی باب غار مین بہت غل مچایا
اور گویا جبل ثور کو اپنی سر پر اوٹھایا لیکن آخوکار خطاب سرایا عتاب قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون
جانب پروردگار سے پہنچا پھر اب کیونکر منہ سی بات نکل سکی اور حکم مالک سی کیا زور چل سکی
فالحمد للہ الذی افحم الاعادی فلا یستطیعون قیلا و ماجعل اللہ
للکافرین علی المومنین سبیلا شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی کل
باتین حکیمانہ علی النہج القویم اور ہم من اللہ العزیز الحکیم ہین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
کاش پہلے ہی سی یہ بھی ہوتی کہ شیعون کی سخنان لاجواب کا جواب ہمسی ہو سکی کا تو شقہ زرق
زرق اور برق برق کیون سے اور کیون سے اپنے سر پر ایک جہان کی خاک اوڑائی اور ناحق اپنے
تکیہ کا نفاق پوشیدہ سب پر عیان کرایا ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را
رنجہ کرد قولہ اگر از شرق تا غرب اقول فی الحقیقت اگر سنیان شرق و غرب جمع ہون تو شیعون
نی جو عقدی خلافت تکیہ مین ڈالی ہین وہ حل ہونگی یہ شیعون ہی کا کام ہی کہ سنیونکی گرہین
کھولکر چولین ڈھیلے کر دیتی ہین چنانچہ آپکی مولا شاہ جی کی مکر و فریب کی قلعی ہمنی انکی نقل عبارت
اور مولانا شوستری کی نقل عبارت سی کھولدی کہ جو شخص دو نو عبارتونکو ملا دیگا اوسپر صاف کھل جاویگا
کہ آپکی مولا جی پہلی نمبر کی اور خود آپ دوسری نمبر کی جعل ساز ہین اسلئے کہ اونہون نی یہ فریب
کیا کہ نقل عبارت مولانا ی شوستری نہین کی اور آپنے یہ فریب کیا کہ نقل عبارت اپنی مولا جی
کی نہی تا کہ ایسا نہو کہ کوئی دو نو عبارتونکو ملا کی کذب شاہ جی کو سمجھ لی مگر الحمد للہ کہ ہمنی بخوبی سمجھا دیا پھر
اگر اسپر بہی کوئی نسمجھے تو اوسکی سمجھ پہ پتھر پڑین بس اگر غرارت نام انہین وفا بازی نگاہی تو پھر یہ
غرارت علم علمائی اہنست کی قابل ہونہین کیا عذر ہو سکتا ہے قولہ فی الحاشیہ شیخ صدوق

کی بناوٹ ہی یا لا مجلسے کی تہمت ہی اسلئے کہ کسی اہلسنت نے تبک دعوی نہین کیا اقول نہ
کسیکی بناوٹ ہی نہ تہمت ہی بلکہ تہمت اوسیکی ہی جو بیدلیل مدعی تہمت ہی اور دعوی بکرنا کسے
اہلسنت کا شہادت علی النفی ہی جو کسیطرح قابل قبول نہین خصوصاً غیر صدوق ہی ہان اگر صدوق
اسکا دعوی کرتی کہ یہ امر مجمع علیہ اہلسنت ہی یا کتب اہلسنت مین مرقوم ہی تو آپ بظاہر کہہ سکتی
کہ کسی کتاب مین موجود نہین ہی بیان تو بیان ایک مناظرۂ خاص کا ہی بہ نسبت ایک ناصبی
خاص کی کہ جسنے بعض شیعہ سی یہ گفتگوئی باطل کی تہے اور ضرور نہین ہی کہ کل اہلسنت کی
نزدیک بہی قابل اعتبار ہو اور کل فرقہ ویسے ہی حماقت مین گرفتار ہو اور نہ درج فی الکتب اور
متداول فی الخطب بہی کرین ہان اگر اوس ناصبی مناظر کی کوئی کتاب خاص اس قسم کے
مناظرات کی آپکی ہاتہہ لگی ہوتی اور اوسمین یہ تقریر نہوتی تب بہی فی الجملہ آپکی سخن کو گنجایش ہوسکتی
ہر چند ہم کہہ سکتے تہی کہ جائز ہے کہ اس مناظرۂ خاص کو اوسنے نہ لکہا ہو اور کیونکر لکہتا حالانکہ
امام علیہ السلام کی طرف سی جواب دندان شکن پاچکا تہا پس بظاہر وہ ناصبی اس زمانہ کی لوگون
سے باحیا تر تہا کہ باوجود جوابہای دندان شکن پانیکے پہر اوسنین لتہ ہای کہنہ کو دہو دہو کر اپنی
لگی رسکے ہین قولہ اگر یہ کہا جاوی کہ مراد نواصب سی خارجی دشمن اہلسنت ہین اقول خارجی
ناصبی اہلسنت خواہ آپسمین دشمن ہین یا دوست ہم تینونکو مثل ثلاثہ کی ناصب عداوت اہلبیت
طاہرین جانتے ہین کلام اسمین سے کہ جب خود آپ صدر روایت مین ناقل ہین کہ قتلا شدم
بمباشہ بدترین نواصب اور یہہ نہین ہی کہ بدترین خوارج تو کیا ضرورت داعی اسکی ہی کہ نواصب سے
خوارج مراد لئی جاوین اور اہلسنت مراد لئے جاوین باوجودیکہ متن حدیث مین تصریح اسکی ہی کہ وہ ناصبی اہلسنت کے
بحدیث موضوع الخلافۃ ثلثون سنۃ بعدی کا قایل تہا اور ظاہر ہی کہ خوارج اس حدیث کی کب
قایل ہین پس نواصب سی خوارج مراد لینا کمال دانشمندی مخاطب خوش فہم ہی آپ ہم

مخاطب ہی پوچھتی ہین کہ اگر اسنے تئین نواصب سنی نہین جانتی ہین تو اونکا یہ کہنا کہ اہلسنت
نی اب تک یہ دعوی نہین کیا کہ پیغمبر صاحب ابوبکر کو اونکی باری جانیکے خیال سی غار مین لیگئی
اونکو کیا مفید ہی اسلئے کہ مناظرہ مذکورہ تو ساتھہ مدبترین نواصب کی تہانہ ساتھہ برترین اہلسنت
کی اور اگر مخاطب اپنی تئین نواصب سی جانتی ہن والا مرنی الواقع کذالک اور اسیوجہ سی
تحاشی نواصب یعنی اہلسنت کی اس قول سی کرتے ہین تو یہ بھی مخاطب کی لایعنی کچہ مفید
نہین ہی اسلئے کہ کل نواصب اہل سنت کا قائل باین قول باطل ہونیکا کسی نی دعوی نہین
کیا ہی بلکہ ذکر ایک ناصبے خاص کی تقابل ہونیکا ہی جو بدترین نواصب سی تہا پس آپکے
شہادت اس بات پر کہ وہ ناصبی خاص بھی اسکا قایل نہ تھا یہ شہادت علی النفی ہی جو کسی
طرح قابل قبول نہین ہوسکتی کما فصلنا سابقا قولہ فہا تو وہ بھی بعید از قیاس ہے اقول جب
ناصبی سی خارجی مراد لیا ہی تو یہ بیوجہ ہی اور خلاف صدر اور متن حدیث ہی پس آپکا بعید از قیاس
کہنا بنائی فاسد علی الفاسد ہی علاوہ اسکی جواب تنزلی یہ ہی کہ بعید از قیاس کہنا بعید از قیاس ہے قیاس خوارج
کا نواصب پر بمقتضای الکفر ملۃ واحدۃ اسطرح جاری کرسکتے ہین کہ کیون نہین جانتی کہ وہ خارجے
مثل ناصبیون کی حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ کا قائل ہوا اور جسطرح نواصب حدیث اثنا
عشر خلیفۃ بعدی بعدد نقبای بنی اسرائیل کی تاویل تعمیم خلافت از راشدہ و غیر راشدہ کرتی ہین
اوسے طرح وہ خارجی بے حدیث ثلثون سنۃ کو تاویل کرتا ہوا اور جب نواصب کو بکہ
اونکی خلیفہ زادے عبداللہ عمر کو امثال یزید سی بیعت کرنے مین اور اوسکو خلیفہ بنانیمین
کو غیر راشد کہین کچہ باک نہو تو اوس خارجے کو خلافت جناب امیر علیہ السلام مین کیا تامل
ہوسکتا ہی گو معاذ اللہ اپنے زعم باطل مین غیر راشد ہی کہے پس بنا بر اسکی تقریر جواب امام
علیہ السلام باحسن وجہ تمام ہی اور اگر کوئی ناصبے مثل مخاطب کی اوس خارجی کیطرف سی کہی

کہ غیر راشدہ کا ہمراہ لینا کچھ ضرور نہ تھا تو ہم اولا کہین گے کہ وہ خارجی سوائی ابوبکر کی سب کو
تو غیر راشد نہین سمجھتا پس جسکو وہ مثل ابوبکر کی راشد سمجھتا ہی اوسکو کیون نہ حضرتؐ نی ہمراہ لیا
نباہ سکے پہر یہی جواب امام علیہ السلام کا تمام رہا اور ثانیا ہم کہتے ہین کہ غیر راشدین کیا عیب
ہے کہ ساتھہ نہ لیا جاوے اسلئی کہ خلیفۂ رسول اللہؐ کو بنا بر اصول مذہب اہلسنت کے
فسق و فجور کرنا خود جائز ہے اور فسق و فجور باعث عزل خلیفہ صاحب نہین ہو سکتا ہی چنانچہ
صاحب شرح وقایہ فقہ حنفی مین تصریح فرماتے ہین کہ امام صاحب پر حد شرب خمر جاری
کرنا چاہیے کہ موجب ہتک اسلام ہی اگر آپ کو اعتبار نہو تو شرح وقایہ کتاب کمیاب نہین
ہی بلکہ دست فرسود اطفال دبستان ہی کسی لڑکی کی ہاتھہ سی لیکر دیکھیئی ہمکو بڑا تعجب ہی کہ
شراب خواری اور زناکاری امام صاحب کی تو موجب ہتک اسلام نہوا اور حد جاری کرنی
موجب ہتک ہو جاوی ہر کیف جب خلافت اور امامت کی سا ایسے مدارج عالیہ ٹہیری
کہ حد شرع اونسے ساقط کی گئی تو غیر راشد کی ساتھہ لینے مین کیا نقص تہا کیون نہین جائز ہی کہ خلفاء
کی لئی مثل اصحاب بدر کے ایک حکم خاص اعملوا ما شئتم کا کیا گیا ہو یعنی زنا اور لواطہ ساتھہ
نہین اور نبات کی اور شراب خواری اور قمار بازی اور دست درازی اور اخوات اور امہات کی جو
فعل قبیح و شنیع چاہو کرو سب تمکو معاف ہی **قولہ** فیا صاحب تعقیب اسکا بدکی اولاد اور احفاد سے
اقول الحمد للہ کہ صاحب تعقیب نی نقل عبارت قاضی علیہ الرحمہ آپ کی بڑی گرو سے
کی بناوٹ ثابت کر کی اونکی موچھہ مین تہوک دیا اونکی اولاد احفاد ابتا ہم اشدنی آپکی چوٹے
گروجی کے پیشہ پر تہوک دیا کہ اونکی کتاب کی دہجیان اور ٹاوین اب بغیر از جواب استقصا اسکا
اونسا ذکر زبان پر لانا بعید از حیای عثمانی ہی ہر کیف بناوٹ شیخ صدوق اور مجلسی علیہما الرحمہ
کی تسے ثابت نہوئی اور تمہارا دعوی بیدلیل اور پوچ اور لچر ہو گیا اب ہمنے بناوٹ تمہارے

اور تمہاری خاتم المحدثین باتخفیف کی بخوبی بنقل عبارت ثابت کردی پس امثال مجلسی و
شوستری کذب وافتری سے بری اور تم اور تمہارا غوئی دہلوی انتے کی کتاب دمقتری ٹھہرگئی
قال المخاطب تقمام ہداہ اللہ سبل السلام نون اعتراض نوین
فضیلت پر اوپر ہمنے بیان کیا ہی کہ جب ابوبکر صدیق محزون اور غمگین ہوئے اور انکو
اسی قدر اضطرار ہوا تب اللہ جل شانہ نی اپنی تسلی اونپر نازل کی جسکا بیان خدانی ان لفظونسے
فرمایا ہی کہ نازل سکینۃ علیہ اسپر حضرات امامیہ چندطرح سے اعتراض کرتی ہین اول یہ کہ
علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہی نہ ابوبکر صدیق کی اسلئے اسکی یہ معنی ہین کہ نازل کی
تسلی اپنی خدانی اوپر پیغمبر کی جواب اوسکا یہ ہی کہ حزن وخوف تو ابوبکر صدیق کو تہا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اگر علیہ کی ضمیر راجع طرف پیغمبر خدا کی ہو تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ
جب ابوبکر صدیق کو خوف اور اضطراب ہوا تو پیغمبر نی اونسے کہا کہ کچہ غم نکر واللہ ہماری
ساتہہ ہی پس خدانی اپنی تسلی پیغمبر پر نازل کی اس عبارت بیجوڑ اور بی ربط کو دیکہکر کون
شخص ہی جو نہ بہگیگا اوسکو اسپر تعجب نہوگا کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اور پیغمبر خدا
اونکی تشفی کرین اور بندا کی تسلی پیغمبر صاحب پر نازل ہو اگر حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ
پیغمبر خدا کو بہی خوف تہا اسلئے بندا نی اوپر تسلی نازل کی اوسکے جواب مین ہم کہین گی کہ
حضرات امامیہ جب ابوبکر صدیق پر خوف کی سبب سی طعنہ زنین اور نامردی کا کرتی ہین تو پہر آپ
اوسے خوف کو کس منہ سے حضرت صلعم کیطرف منسوب کرتی ہین اور اگر ہم حضرت کا خوف
ہونا تسلیم بہی کرلین اور واسطے ازالہ خوف حضرت کی تسلی کا نزول حضرت پر قبول کرین تو
عبارت آیہ کی لایق اصلاح معلوم ہوتی ہی یعنے بجائی ان لفظون کی جو خدا نے فرماین
کہ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ کی اسطرح پر الفاظ آیت کی ہونے

چاہیئے تہی کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال لصاحبہ لاتحزن کہ پہلی خدانی سے اپنے تسلی حضرت پر
نازل کی اور جب حضرت کو اطمینان کامل ہوگیا تب حضرت نی ابوبکر سے کہا کہ کچہ غم نکرو
خدا ہماری ساتھہ ہی اور نہ آیت کی لفظون سی تو یہ معنی ہو حضرات شیعہ کہتی ہین نہین بنتے اسلئے
کہ پہلے الفاظ سے صاف یہ معنی ظاہر ہوتی ہین کہ پیغمبر خدانی ابوبکر کو محزون دیکہکر فرمایا کہ لا
تحزن ان اللہ معنا کہ کیون محزون ہوتی ہو خدا ہماری ساتھہ ہی پس حضرت کی اس کہنے
سی خدانی سے اپنے تسلی ابوبکر پر نازل کی تاکہ اونکا حزن و غم جاتا رہے پس ای یا روسو چو کہ
آیت کی معنے اس طرح پر بنتے ہین جو ہم کہتے ہین یا اوسطرح پر جو تم کہتے ہو دوسرا اعتراض
کہ اللہ جل شانہ کو ابوبکر صدیق پر تسلی نازل کرنا منظور ہوتا تو ضرور پیغمبر خدا کا ذکر کرکی ابوبکر کا
ذکر کرتا اسلئے کہ خدانی بغیر شرکت رسول کی کبہی کسی پر تسلی نازل نہین کی چنانچہ قاضی نور اللہ
شوستری نی اس تقریر کو ضمن حکایات مفید شیخ مفید کی نہایت آب و تاب سی لکہا ہے
اور اس تقریر کو عسیر الجواب سمجہہ کر یہ فرمایا کہ چون این سخن را گوش ناصبان شنید باعث
حیرت ایشان گردید و مدتہا حیلہ خلاصے ازان جان ایشان طلب رسید اور صاحب تقلیب المکائد
نی اوسکو اپنے کتاب مین بلفظہ نقل کرکی اسپر بڑا ہی ناز کیا ہی چنانچہ ہم اوس عبارت کو بلفظہ
لکہتے ہین اور اہل انصاف سی التماس کرتی ہین کہ ذرا غور کرین کہ قاضی صاحب نی اپنی
صدف طبیعت سی کیسے موتی نکالکر اپنی مقلدین کی نذر کی ہین اور دی بہی اونکو
گوہر گران بہا سمجہہ کر صدقہ اتنا جتائی ہوئی ہین کوئے آنکہہ کہولکر نہین دیکہتا کہ اونکی سوتے
جوٹی مین پیسے دہو ہذا انچہ کاشف حقیقت ان مذکور تواند بود آنست کہ مقدمان مشایخ
ما رضوان اللہ علیہم افادہ فرمودہ اند کہ خدای تعالی ہرگز دیہیچ جاے کریمی از اہل ایمان یا
حضرت پیغمبر خود را از نزال سکینہ مشمولہ الا آنکہ نزول او از اشال جمیع ایشان داشتہ چنانچہ

وہ سب بعینہٖ آیات مذکورہ کہ یوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض
بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وغیر آیہ دیگر گفتہ کہ انزل اللہ
سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وچون با آنحضرتؐ غیر از ابوبکر در غار نبود لاجرم خدائے تعالیٰ
آنحضرتؐ را در نزول سکینہ منفرد ساخت و او را بآن مخصوص گردانید و ابوبکر را با وشرکت نداد گفت
فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا پس اگر ابوبکر مومن مے بود بایستی کہ خدائے تعالےٰ
درین آیہ او را جائے مجرائے مومنان می نمود و در عموم سکینہ داخل می فرمود ای قولہ بنا بر این
نزول سکینہ مخصوص او شدہ باشد ابوبکر بواسطہ عدم ایمان از فضیلت سکینہ محروم ماندہ باشد و
ایضاً نص قرآنی با دارد ازان کہ در آیہ غار سکینہ بر غیر رسولؐ نباشد خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہے
کہ خدا نے جہاں تسلے مومنین پر نازل کی ہے وہاں قول رسولؐ پر نازل کی اور صیغہ
مومنین پر کسی جگہ فقط مومنین پر تسلے نازل نہیں کی تو کیونکر ممکن ہے کہ غار میں پیغمبر صاحبؐ
کو چھوڑ کر فقط ابوبکر پر تسلے نازل کی ہو پس اسے ایسی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا اسلئے
کہ اگر وہ با ایمان ہوتی تو بشمول پیغمبرؐ کی ضرور اوپر بھی خدا تسلے نازل کرتا لیکن یہ دعوے
فاضلے صاحب اور انکی مشایخ کا کہ یہ امر خلاف نص قرآنی کی ہے کہ تسلے فقط مومنین پر خدا
نازل نہیں کرتا محض غلط ہے کسے آیت سے صراحۃً کیا کنایۃً بھی تو یہ بات نہیں پائی جاتے
کہ تسلے سوائے پیغمبرؐ کی دوسرے پر تنہا نازل نہیں ہوئی اور اگر دو چار جگہ مومنین پر مشمول بنے
اور رسولؐ کی تسلے نازل کرنیکا ذکر آیا ہے تو اس سے انکار نزول تسلے سے بلا شمول رسولؐ
کی مومنین پر لازم نہیں آتا پس اگر فرض کیا جاوے کہ کسی جگہ قرآن مجید میں ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر
خصوصاً تب بھی ایسا عرض درست نہیں کہ خدا کو فضل سے نزول سکینہ کا فقط مومنین پر بلا شمول رسولؐ کی ہونا
قرآن مجید میں مذکور ہے مگر صدہا مواضع سے خلف کوئی واقعہ قرآن تو ہوا ہی نہیں اور شاید فاضل صاحب نے

اور انکی شایع کرام نی از اقول تر نمیدید کہ تمام عمر مین ایک مرتبہ بھی نہین سنی ہے نہ اس نوع کی شورش ہی نہ کبھی
اس شدت و مدد کی ہاہا پیہ فریاد کہ خدای تعالی ہرگز دیہیج جای کریمی از اہل ایمان با حضرت بعزت
از زال سکینہ نمود چنانچہ اب ہم حضرات امامیہ کو نشان دیتی ہین کہ نزول سکینہ تنہا
مومنین پر بلا شمول پیغمبر صاحب کی سورۂ اتا فتحنا مین دو مقام پر مذکور ہی اگر شک ہو تو قرآن
مجید مین سے اس سورہ کو نکالکر دیکہ لین کہ اللہ جلشانہ پہلی رکوع مین فرماتا ہی
ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانًا مع ایمانھم
اور پہر تیسری رکوع مین ارشاد کرتا ہے اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما
فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم پس ای مومنین ذرا غور سے ان آیتونکو پڑہو
اور دس بیس قرآنونکو ملاؤ کہ کسے مین یہ تو نہین لکہا ہی کہ ھو الذی انزل السکینۃ فی
قلب رسولہ و قلوب المومنین یا فانزل السکینۃ علی رسولہ و علیھم
اگر عرب سی عجم تک ہند سی ایران تک کسی قرآن مین علی رسولہ کا لفظ ہو تو تم سچے تمہارے
مطلب سچی اور اگر کسے مین یہ لفظ نہو اور ایران اور کوفہ کی قرآنونمین بہی فانزل السکینۃ علیھم
لکہا ہو تو پہر تم سے انصاف کرو کہ تم اور تمہارے قاضی اور اونکی متقدمین و مشائخ جہوٹے
ہین یا سچے آی یا روفسوس کرنیکی بات ہی کہ صدہا برس گذر گئی کہ مباحثہ ہو رہا ہی اور آجتک
کسے نی سورۃ الفتح کو نکال کر بہی نہ دیکہا اور فانزل السکینۃ علیھم خیال نکیا اور ابتک ہمارے
قاضی صاحب کی جہوٹی قول پر نازہی اور اونکی فضیلت اور قابلیت پر افتخار ہے اور سچے
زیادہ افسوس اس پر ہے کہ حضرات امامیہ سے دوچار ہی ایسے شخص نکلین کی جنکو قرآن
کی سورۃ تو کجا نام بہی یاد ہون اور وہ بہی ایسے ہونگی جنکو آلہ زلنا و قتل ہوا شکی سوا ئی
کلام اللہ کی دو چار رکوع حفظ ہون و زندگی کی فضل ہی سب کی سب قرآن شریف سے سیکہی

کلام اللہ سے ناواقف اور باین ناواقفیت یہ شوخی کہ اہلسنت وجماعت کی مقابلہ مین قرآن شریف
کی سند پیش کرتی ہین جنکے زبان پر ایک ایک لفظ قرآن مجید کا اور جنکی لکھین ایک ایک
حرف کلام اللہ کا لکھا ہوا ہے پس یہ غلطی تمامتر صاحب اور اونکی مشایخ کبار سی قرآن مجید
کی ناواقفیت سی ہوئی ہی اسلئے ہم اونکو معذور سمجھتی ہین اور اونکی غلطی سے درگذر کرتی
ہین تیسرا اعتراض کہ اگر ضمیر علیہ کی فانزل اللہ سکینتہ علیہ مین رسول اللہ
ابی بکر کے ہو تو تخلل فی الضمائر لازم آتا ہی اسلئے کہ پہلی جتنے ضمیرین ماخر جا اور صاحبہ وغیرہ
مین ہین وہ سب رسول اللہ کیطرف راجع ہین اور پیچھلی جو ضمیر وایدہ مین ہی وہ بھی راجع طرف
پیغمبر کی ہی تو کیونکر ممکن ہے کہ ضمیر علیہ کی بیچ مین راجع طرف ابو بکر کی ہو جواب اوسکا یہ ہے
اصل تو ضمیر کا عود چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو سو اس مقام پر ابو بکر ہین اس لئے
کہ اونہین کیطرف صاحبہ کا اشارہ ہی دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ وایدہ عطف ہو فانزل اللہ پر
حالانکہ وایدہ عطف ہی ایہ فقد نصرہ اللہ پر پس تخلل ضمیر ہے واقع نہین ہی تیسری تخلل فی
الضمیر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہے جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود واللہ
علی ذلک لشہید الخ مین ہی پس جو اعتراض نزول سکینہ کا ابو بکر پر تمام وہا اور منجملہ
تعالی تا نزل ہونا تشفی کا ابو بکر پر ثابت ہوا اور جو کچھ تمامتر صاحب اور ملا صاحب اور اونکی
مشایخ اور مقلدین نے بکواس پڑھا تھا وہ سب باطل ہوا اور اونکی بیہودگی اور سفاہت کا حال
بھی سب پر ظاہر ہو گیا اور نہ فقط ہم اہلسنت ان اعتراضات کو بیہودہ سمجھتی ہین بلکہ بعض حضرات امامیہ
کتے ہین شرح کرتو الکر کتے ہین اونکی سفاہت کا جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی نے
اپنے تفسیر مین لکھا ہے وقد ذکرت الشیعتہ فی تخصیص النبی فی ہذہ الایتہ فی السکینہ بکلا
رانتا الاضراب عن ذکرہ احری لئلا یسبنا نا صب الی شئے کہ شیعون نی اس آیت مین تخصیص کی

پیغمبر صاحب کی ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتین لکھی ہین کہ ہم اونکا نہ لکھنا ہے مناسب
سمجھتے ہین تاکہ کوئی کہنے والا ہمکو بھی کچھ کہنے نہ لگی پس ان علامہ کی نظرون سی صاف
ظاہر ہی کہ وہ باتین جو شیعہ ذکر کرتی ہین سب بے سر پیر اور بیہودہ ہین کہ انکو بیان کرنی سے
اوسکی شرم آتے ہی غرضکہ اب اچھی طرح پر معلوم ہوگیا کہ ان آیتونسے وہ فضائل حضرت ابوبکر
صدیق کی ثابت ہوتی ہین جو اوپر ہمنے بیان کئی اور جو اعتراضات شیعونکی ہین وہ بالکل
پوچ اور بیہودہ ہین اور سیاق آیت بھی اسے پر شاہد ہی اسلئے کہ اگر ان آیتون مین ابوبکر صدیق
کی ذکر کرنے سی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا تو یہ کوئی موقع انکی نفاق کی اظہار
کا نہ تہا کہ یہ بات خود حضرات امامیہ جانتے ہین اور دلمین سمجھتے ہین مگر صرف اپنی مذہب
کی تعصب کی سبب سی ایسے صریح اور صاف آیت سی انکار کرتے ہین اور باوجود کلمہ ثانی
اثنین کی فضیلت افضل الصحابہ کا اقرار نہین فرماتی ہین اور اپنے سی انکو ایسے آیات کی انکار
سے مستحق جہنم بناتی ہین نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم بقول المتمسک
بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام جو کچھ اوپر آپنے ظاہر کیا تہا
تو ہین آپکے نیچی ہم جواب بھی داخل کر چکے اب جو بیان ظاہر کرتے ہین اوسکو بھی ہم دخل
رد وقدح کئے دیتی ہین اور اگر تسکین باطن آپکی نہوگے تو پھر بے انعود احمد کی سے
ہم حاضر ہین مفصل کلام ضحکت فرجام آپکا اس مقام پر یہ ہی کہ اگر ضمیر علیہ کی راجع طرف رسول خدا
کی کیجاوی تو ایسا تخلل معنون مین پڑیگا کہ کلام خدا معاذ اللہ قابل ضحکہ ولعبہ ہوجائیگا کہ جو سنی
گا اوسکو ہنسے بغیر نہ رہیگا بلکہ ایسا غلط فاش اور لغو فاحش ہوجائے گا کہ اوسکے
اصلاح دینے ضرور پڑی گی جو آپ اجمالی اسکا یہ ہی کہ بعضے قدمائی مفسرین اہلسنت مثل
زجاج وغیرہ کی مصرح اسکے ہین کہ ضمیر علیہ کی علی التعیین راجع طرف رسول خدا ہی کی ہے

۱۹۰ الجمالی

اور اکثر مفسرین متقدمین و متاخرین معتبرین اہلسنت مثل قاضی بیضاوی جلالین وغیرہ کی مرقومین
ومدرجین ہی کہ ہوسکتا ہے کہ ضمیر جناب رسول خدا صلعم کیطرف پھری جیسا کہ یہی احتمال اول ہی
اور ہوسکتا ہے کہ طرف ابوبکر کی پھری جیسا کہ یہی احتمال ثانی ہی چنانچہ کل تفاسیر موجودہ اہلسنت
مین بعد لفظ سکینۃ علیہ کے علی النبی مسطور ہی پس جبکہ کل متقدمین اور متاخرین کے نزدیک
ارجاع ضمیر علیہ طرف رسول خدا کی جائز بلکہ بعضونکی نزدیک واجب اور کسیکی نزدیک یہی
قابل ضحکہ ہوئی تو اس صورت مین ایسے سخنون کو قابل مضحکہ کہنا حماقت اور جہالت اور
نافہمی اور نادانی کل مفسرین اہلسنت کی ثابت کرنا ہی اسلئے کہ ایسے معانی مضحکہ کے
کلام خدا مین مجوز ہوئی اور جبکہ مخاطب اپنی کل علماء کی ایسے نالائقی کا قایل ہوجاوے تو
ہمارے نزدیک کچھ قباحت اسمین نظر نہین آتی کہ شیعہ فقط بپاس خاطر عاطر مخاطب
کی کل قبایح سے قطع نظر کرکی جواز رجوع ضمیر کی طرف ابوبکر کی قائل ہوجائین اور کہین کہ
جس طرح جایز ہے کہ جناب رسول خدا ایک بیدین اور بی یقین کو کہ جسکو باوجود کہنی آیات
خدا کی تسکین نہوا اور رونا اوپر پیٹنا شروع کرے بضرورت عدم افشاء راز تسکین فرماوین اوسی طرح
خدائے رسول کو بھی جائز ہے کہ بضرورت عدم افشاء راز اوس بی یقین پر تسکین اجائے
وجبری وقہری نازل کرے کہ خل نجائی اور افشاء راز لازم نہ آوے اور جس طرح کفار کو اندھا بہرا
کردیا اوسی طرح ابوبکر کو بلجام سکون حرکت بجایے بازرکھی اور کو گونگا بہرا بنائے اور مصداق
صم بکم عمی فھم لایرجعون عمل مین لاوی پھر کیف بغیر ثبات ایمان ثبوت فضیلت کری
براصل دورہی اب جواب تفصیلی سنئے کہ جو معنی آپ قابل مضحکہ فرماتی ہین وہ ناشی ہوئی ہین
آپکی سوء فہم اور جہالت سی کہ ترکیب نحوی سے بھی آپ بی خبر ہین تصریح جملہ مفسرین مثل قاضی
بیضاوی وغیرہ ان لاتحزنہ وہ شرط ہی کہ جسکے جزا محذوف ہی اسلئے کہ فقد نصرہ اللہ سابقہ فقد

۱۹۰ الجمالی

کہ صلاحیت استقبال نہین رکھتے پس اوا ہی کی قاضے صاحب نی فینصرہ اللہ محذوف کیا
ہی اور فرمایا ہی کہ فقد نصرہ اللہ بجائی دلیل کی ہی کہ مقام جزا مین رکھا گیا وقد اصاب فیما قال
اور ثانیاً فرمایا ہی کہ اوان لاتنصروہ فقد اوجب اللہ لہ النصرۃ حین نصرہ فی مثل ذلک الوقت
اور اس جگہ سونہ کی ٹھوکر کھائی ہی اسلئے کہ فقد اوجب اللہ بھی ماضی بقد ہی اسکو بھی صلاحیت
وقوع جزا نہین ہی چنانچہ محشیون نی اسکا سواخذہ کیا ہی بعد اسکی جناب باری نی وقت فقد
نصرہ اللہ کی بیان فرمایا اذ اخرجہ الذین کفروا یعنے زمانہ ماضی مین وقت نصرت وہ تہا کہ جب
کفار نی اونکو ملجا بخروج کیا تہا پہر فرمایا اذ ہما فی الغار بیضاوی صاحب فرماتی ہین کہ یہ بدل اول ہی
اذ اخرجہ سے یعنی وہ وقت نصرت غارین تہا پہر فرمایا جناب باری نی اذ یقول لصاحبہ بیضاوی صاحب
فرماتی ہین کہ یہ بدل ثانی ہی اذ اخرجہ سے یعنی وہی وقت نصرت وہ وقت تہا کہ جب پیغمبر ہمارا اپنی
ساتہی کو مخاطب بہ نہی لاتحزن فرماتا تہا پس محصل کلام خدا یہ ہوا کہ جب ہماری پیغمبر کو کفار نی نکالا
اور وہ غارمین تہا اور اپنے رفیق بی توفیق کو شور وغل مچانی سی منع کرتا تہا تب ہم نی نصرت
ایسے وقتون مین یعنے وقت خروج اور وقت غار اور وقت منع اپنی سکینہ کو اپنی پیغمبر پر کہ وہ
کسے وقت مین مثل ابوبکر کے مضطر نہوا اور خوف بیجا اوسکو لاحق نہوا اور نہ دیوانہ چلایا اور
تائید اور نصرت اوسکی ملائکہ کی کہ ہر چند ابوبکر دیکہہ رہا تہا اثار نہ ہوا مگر ملائکہ نی چشم وگوش کفار
کو رہ کر دی یہ ہین معنے صحیح اور درست مطابق تفاسیر اہلسنت پس ایسے بیان ملیع نواگر
کوئی سر بے جوڑ اور بی ربط کہی تو بجز اوسکی سیہ انشا اور کج فہمی کی کس چیز پر محمول ہو اور اگر ایسی
مربوط مضمون پر ہنسے تو بجز دیوانگی اور جنون سر شار کی کیا کہا جاوی قابل ہنسنے کی یہ بات
ہے کہ منظور خدا تو یہ ہو کہ اپنے پیغمبر کی نصرت کا حال اوقات اضطرار مین بیان فرماوے
کہ ایسے ایسے وقتون مین ہمنی اوسکی نصرت اس طرح پر کی کہ اوسکی دل کو ثبات ووقار دیا

کہ ہرگز منضطر نہوا اور خوفِ بیجا اوسکو لاحق نہوا اور تائید اوسکی بملائکہ کی کہ اوسکی حافظ ہی اور بنا بر
سنے ساختہ مخاطب محصل یہ ہوتا ہی کہ ہمنے اوقات اضطرار اور اوقات نصرت پیغمبر مین ابوبکر
پر تسلے نازل کی بہلا ابوبکر پر تسلے نازل ہونی اور ضمونی سے اوپیغمبر کی نصرت سی کیا واسطہ
ہی کہ خدا کہی کہ ہمنی اوقات نصرت پیغمبر تین ابوبکر پر تسلے نازل کی کیا خوب محتاج نصرت
تواور شخص اور مفت مفت خلعت تسلی پہنی والی دوسری صاحب ہوگئی اب ہم ابوبکر کی قسم دیکر
منصفان اہلسنت سی پوچھتی ہین کہ تقریر بے جوڑ اور بی ربط اور قابل ہمنی کی یہی یا وہ تقریر
جو ہمنی سطابق ترکیب بیان کردۂ مفسرین اہلسنت بیان کی ہر چند بیان ہمارا بحمد اللہ بہت واضح ہے
مگر لحاظ اسکی کہ شاید تسکین مخاطب بغیر نزول تسکین بر ابوبکر نہو اسلئے ہم واسطے زیادتی توضیح
کی کہتے ہین کہ ہرگز ترکیب نحوی مساعد نزول تسکین بر ابوبکر نہین ہی اسلئے کہ حاصل کلام اس
مقام پر یہ ہی کہ حضرت مخاطب نی فانزل اللہ سکینتہ کو فقط متعلق باذ یقول صاحبہ کیا ہے
اور اذ یقول کو کلام مستانف ٹہرایا ہی غافل اس سے کہ اس مقام پر کلام خدا مین تین اذ واقع
ہوئی ہین کہ باعتبار بدلیت کی آپس مین دست و گریبان ہین اور حکم واحد مین ہین جیسا کہ ہمنے
عبارت قاضے بیضاوی سی بیان کیا پس اگر فانزل اللہ جواب ہی ایک اذ کا تو ضرور ہی کہ جواب
ہو تینون اذ کا اور چونکہ اذ اول و ثانی مین بقطع صاحبہ کا نہین ہی پس ضرور ہی کہ ضمیر علیہ طرف
رسول خدا کی پھرے اور معنی کلام بلاغت نظام یہ ہون کہ ان تینون وقتون متقاربین
ہمنے اپنی رسول پر سکینہ نازل کیا اور اوسکی تائید بلائکہ کی اور اگر فانزل اللہ جواب اذ نہین
ہی تو ضرور ہی کہ کہا جاوے کہ عطف ہی اوپر فقد نصرہ اللہ کی بفاء تفریعیہ یعنی خدا نی نصرت
پیغمبر اس طرح پر کی کہ اولا انزال سکینہ اوسپر کیا اور ثانیا اوسکو مؤید بملائکہ حفاظ فرمایا الغرض اذ
آخر کو حکم دونو اذ اول سے بدا کرنا نہایت ہٹ دہرمی سے ہے اور اگر فانزل اللہ فقط جواب

اذ آخر ہی تو پھر دونو اذا دل کا جواب کہان سے ہے بی جوڑا سی کو کہتے ہین جسمین ایک بم
دو ہوا لازم آتی ہی **قولہ** کیسقدر اضطرار ہوا **اقول** ہان اسے قدر کہ رونی پیٹنے لگی اظہار
جزع اور بیقراری کرنیلگے اور اگر نیش مار اور خوف کفار ستدراہ نہوتا تو شاید اضطرار عیش
فرار سے ہوتا مگر بیچارے بڑی پہنسے تہی نہ جای ماندن نہ پائی رفتن نہ یارای قرار نہ راہ
فرار حضرت مخاطب خاطر جمع رکہین کہ شیعہ کچہ زیادہ اس سی نہین کہتی ہین بلکہ اسی قدر
واسطی اثبات بیدینی اور بی ایمانی کی کافی سمجہتے ہین اسلئے کہ اگر وعدہ خدا اور رسول پر یقین
ہوتا اور ایمان آیات خدا کہ جسکو اپنے آنکہون سی پیہم دیکہتے تہی لائی ہوتے تو ہرگز باوجود
منع رسول خدا غلبۂ بکا اور قلق اور انزعاج نہوتا جیسا کہ ہم بیضاوی اور بروایت ازالۃ الخفا
صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت کرچکی **قولہ** جسکا بیان خدا نی ان لفظون سی فرمایا **اقول**
ہرگز خدا نے ان لفظون مین نام ابوبکر کا نہین لیا بلکہ علیہ فرمایا ہی کہ جسکو آپ بخلاف
کل مفسرین معتبرین اہلسنت کی مخصوص بابوبکر کرتی ہین **قولہ** اول یہ کہ علیہ کی ضمیر راجع طرف
پیغمبر خدا کی ہی **اقول** بلاریب فیہ ورنہ وہ کلام جو اعلی مرتبہ فصاحت اور بلاغت مین ہی بی جوڑ
اوسے ربط اور بسبب تخلل ضمائر کی خلط وخبط ہوا جاتا ہی کما عرفت وستعرف **قولہ** حزن و
خوف تو ابوبکر کو تہا **اقول** حزن وخوف تہا یا نہا اسکا حال علام الغیوب جانی مگر لاریب
کہ باوجود دیکہنے آیات خداوندی کی از راہ بیدینی اور بی ایمانی کی مظہر خوف وحزن
باضطراب وبیقراری وگریہ وزاری ہوئی جو مقتضے بافشار راز خدا ورسول تہا لیہا تک کہ جناب
رسول خدا کو نوبت منع کرنے کی آئی **قولہ** تو آیت کی یہ معنی ہونگی کہ جب ابوبکر کو خوف و
اضطرار ہوا **اقول** محض دروغ بیفروغ اور افتری علی اللہ ہے ہرگز کسے لفظ آیت کی یہ
معنے نہین ہین کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا افسوس ہی کہ آپ حضرت عثمان

محرق القرآن کی وقت مین سنتے نہین تو وہ جلا تی جاتی آپ بڑہاتی جاتی سے معنے الفاظ قرآنے
کی ہم پہلے لکہ چکے کہ جناب باری فرماتا ہی کہ ہمنے پیغمبر کی نصرت کی جسوقت کہ انھارنی اونکو نکالا
جسوقت مین کہ وہ غار مین تہے جسوقت مین کہ اپنی ساتھی کو نہی حزن ہی کرتی تہے پس
ہمنے اپنی سکینہ کو اونپر نازل کیا اور اونکی تائید بالائکہ کی پس جسکو ایکمعمولی عقل ہوگی وہ
اس طرز بیان کو دیکہکر سمجہیگا کہ بیشک سکینہ کو علاقہ امنین اوقات سی تہا نہ یہ کہ جب ابوبکر
کو خوف اور اضطراب ہوا اس مقام پر تین اوتو خدا نی اپنی پیغمبر کی حال مین بیان فرمایا
پیچہتہا اذ کہا ن ہی کہ جسکا ترجمہ یہ کیا جاوی کہ جب ابوبکر کو خوف اور اضطراب ہوا اگر اسے
طرح آپ اپنی دل سی عبارتین بناتی ہین تو ہر شخص کو اختیار ہی کہ جو بی چاہے اپنی مطلب
کی موافق بنالی قولہ بی جوڑا اور بے ربط اقول ہمنے جوڑا اور ربط بخوبی ملا دیا کہ جس
سے ابوبکر کی طرف ضمیر پھیرنا محض بی جوڑا اور بے ربط ہوگیا قولہ کون شخص ہے
جو نہین سمجہتا اقول پہلی اس بات کو اپنی قاعدے اور جملہ لین سی پونچہو جو ارجاع ضمیر طرف
رسول خدا مقدم کہتے ہین پہر جسے پونچہا تو ہم کہدینگی کہ کوئی عاقل نہ کہیگا بلکہ وہ دیوانی اور
مجنون ہنسیگی جنکو سیاق اور سباق آیت سی خبر نہین اسلئے ان لاتحزن سی لیکر تا صاحبہ
جناب رسول خدا کی حال کا بیان ہوتا ہی اور سب ضمیرین اونہین حضرت کی طرف پھرتی
ہین اور لاحق مین آیہ بجز نہ سے جناب رسول خدا ہی کا حال ہی یہ سمجہ مین ابوبکر کہا سنے
کو دیہی کہ جنکا حال برابر بیان ہوتی لگا اسکو بی جوڑا اور بی ربط کہنا چاہئے نہ یہ کہ بیان حال
رسول خدا سب بے جوڑا اور بی ربط کہا جاوی قولہ کہ خوف اور اضطراب تو ابوبکر کو ہوا اقول
یہی خوف اور اضطراب ابوبکر کا جو باوجود وعدہ خدا اور رسول اور دیکہنی آیات خداوندی
کی دلیل بیہ سنے اور بی یقینے ہی عاقل دلیل ہی اور یہ اسبات کی کہ ابوبکر بیگانہ خداوندی سے

محض بی بہرہ تھا اگر سکینہ اپنر نازل ہوا ہوتا تو مثل جناب رسول خدا کی انکو بھی کبھی خوف اور
اضطراب لاحق نہوتا تو تصحیح مقال اور تفصیل اجمال یہ ہی کہ مقتضای لطف خداوندی یہ ہی
کہ محتاج الیہ ہر مقام کا قبل از لحوق اوس قباحت اور شناعت کی جسکو مقام مقتضی ہو عنایت
کیا جاوے اسلئے کہ غرض اس لطف و عنایت سی بچانا ہی فعل قبیح سی پس بعد ابتلا بفعل
قبیح لطف و عنایت مین کیا لطف ہی جس طرح جناب باری فرماتا ہی کہ لو لا ان ثبتناک
لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا یعنی ای پیغمبر اگر ہم تیری دل کو ثبات نہ دیتی
اور تجکو موفق ثبات قدمی پر نکرتی تو قریب ہوتا کہ تو میلان کری طرف کفار کی تھوڑا سا پس
جناب باری نی ثبات کو اپنی پیغمبر کی قبل از رکون الی الکفار عنایت فرمایا نہ یہ کہ جب کون الی
الکفار ہو لیا تب ثابت قدمی عنایت ہوئی پس ما نحن فیہ مین اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا
تو چاہیے تہا کہ قبل از لحوق اضطراب اور خوف نازل ہوا ہوتا تاکہ وہ خوف اور اضطراب جو
بعد وعدۂ خدا اور رسول اور دیکہنے آیات خدا کی محض بیجا اور قبیح تہا لاحق نہونی پاتا جس طرح
نسبت جناب رسول خدا کہ نہ لائق ہوا اور بعد اسکی کہ چند افعال قبیحہ ابوبکر سی صادر ہوچکی مثل
خوف اور اضطراب بیجا اور رونا اور پیٹنا اور موجبات افشار راز خدا اور رسول مین عمل نہ لانا
اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا تو کیا لطف اسمین ہوا یہ شبہ مثل اسکی ہی کہ بنا بر تصریح امام رازی
حشویہ حضرات اہلسنت در بارۂ حضرت یوسف علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کی تفسیر ہم مہاجن
قایل اسکی ہین کہ اوس پیغمبر پر گزیدۂ خدا نے العیاذ باللہ قصد زنا کاری بازلیخا کیا بلکہ نامحرم پر
دست درازی کی اور نوبت بکشادن بند زیر جامہ پہنچی اور مقام مجامعت مین بیٹہی تب حضرت تعالی
کو آگہت بہتان یا ایک دست قدرت کو پس دیوار نمودار دیکہا کہ انفعل فعیل اہلسنت
کے مکتوب فی الانبیاء اوسوقت اوس حرکت ناشایستہ سی باز آئی نا لاچار جناب باری

اس مقام پر ایک شرطیہ فرماتا ہی کہ ہم بھالوگون سا ہی بہان بد بینی
حضرت یوسفؑ قصد زلیخا کرتی اگر برہان سب نہ دیکہی ہوتی لیکن اونہون نی قصد زلیخا نہین
کیا کہ پیشتر سے برہان رب کو دیکہا تہا نہ بعد صدہا چند معصیتون کی اونہون نی برہان رب
کو دیکہا پس اسی طرح اگر سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہوتا تو چاہیے تہا کہ قبل اسکی نازل ہوتا کہ خوف
واضطراب بیجا لاحق ہوا در جزع وفزع اور افشار راز خدا بہ بیدینی وبی یقینی لازم آوے
الغرض اس بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ لحوق خوف واضطراب بیجا اول دلیل ہے
اوپر عدم نزول سکینہ کی ابوبکر پر اور جب ابوبکر پر نزول سکینہ باطل ہوگیا تو ضرور ہی کہ مخصوص
بسکینہ رسول خداؐ ہون اسلیے کہ سوای ان دونو احتمالون کی کوئی احتمال ثالث کا اس
مقام پر ہونا بالاجماع باطل ہی فثبت المطلوب والحمد للہ **قولہ** پیغمبر خداؐ اونکی تشفی کرین اور
خدا کی تسلی پیغمبر صاحبؐ پر نازل ہوا **اقول** آری اگر پیغمبر خداؐ پر تسلی نہ نازل ہوئی ہوتی
تو بقول تمہاری اونکی تشفی کیونکر کرتی بلکہ شل اوسکے خود ہی العیاذ باللہ رونی لگتی **قولہ** اگر
حضرات امامیہ یہ فرماوین کہ پیغمبر خداؐ کو بہی خوف تہا **اقول** سابق مین گذرا کہ امامیہ خوف انبیاء
کی منکر نہین ہین لیکن اوس خوف کو بدلیل عصمت خوف مستحسن اور بجا بلکہ عین طاعت اور
عبادت خدا جانتی ہین نہ اوس خوف کو مثل خوف ابوبکر بعدم وعدہ خدا ورسولؐ اور بعد دیکہنے آیات
خدا کی قبیح اور زشت اور ناشی از بیدینی اور بی یقینی سمجہتے ہین پس جو شخص کہ ایسا بیدین اور
بی ایمان ہی وہ قابلیت نزول سکینہ خدا کیونکر رکہیگا **قولہ** تو پہر اوسی خوف کو کس منہ سے
حضرتؑ کی طرف منسوب کرتی ہین **اقول** معاذ اللہ کہ ہم اوسی خوف بیدینی اور بی ایمانی
کو جو ابوبکر کو لاحق ہوتا تہا اور حضرات ثلثہ کی لئی موجب فرار عن الزحف ہوتا تہا کسے منہ
کی طرف انبیاء کرامؑ سے منسوب کرین بلکہ سابق مین گذرا کہ ہر خوف قبیح نہین ہے بلکہ بعض

خوف عین طاعت اور عبادت خدا ہین اور خوف انبیا بدلیل عصمت اسی قبیل سے ہی پس
نہایت غباوت اور جہالت یا تجاہل واسطے اضلال کی ہی کہ خوف مستحسن اور مستہجن مین کوئی فرق
نکری **قولہ** تو عبارت آیہ کی قابل اصلاح معلوم ہوتی ہی **اقول** حضرت عثمان بہی ان ہذان
لساحران کو قابل اصلاح جانتی تہے جیسا کہ کتب معتبرۂ قوم مین مذکور ہی لیکن اونہون نے
غلطے لفظی سمجہہ کر چہوڑ دیا لیکن تعجب ہی کہ مفسرین اہلسنت کو کیا ہوگیا کہ باوجود مقدم کرنیکی رسو تخذا
کو مرجع ضمیر مین پہر اس غلطی معنوی کی طرف اشارہ تک بہی نکیا پس پہلی اپنے مفسرین کے
عبارت کی اصلاح فرمائیے تب کلام خدا کی اصلاح کیطرف رجوع فرمائیے گا **قولہ** تو کار زمین
را نکو ساختی ۔ کہ بر آسمان نیز پرداختے ۔ اور ہمنی جواب اجمالی و تفصیلی مین معنی آیہ بخوبی واضح
کر دئی اور اوس سی ثابت ہوگیا کہ اگر ضمیر طرف ابوبکر کی پہیری جائی تو واسطے دفع تخلل ضمائر
کی اور بی جوڑ اور بی ربط ہونی کلام کی آیہ قابل اصلاح ہو جائیگا اور تخیل مخاطب خالی از تہیل
اور بنا فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** پس حضرت کی اس کہنی سی خدا نی اپنی تسلے ابوبکر پہ نازل
کی **اقول** ہرگز مفاد کلام خدا یہ نہین ہی بلکہ مفاد کلام خدا یہ ہی کہ ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی
جبکہ اونکو کافرون سے نکالا اور وہ حضرت اس حال مین تہے پس ہمنی سکینہ اونپر نازل
کیا اور تائید اونکی بلائکہ کی آے یا مدسوچو تو کہ معنی آیت کی یون بنتے ہین جو ہمنی کہا یا اوس طرح
پر جو تم کہتے ہو اور خلاف سیاق و سباق بی جوڑ باتین بناتی ہو **قولہ** دوسرا اعتراض **اقول** ابوبکر
کی طرف ضمیر علیہ پہیرنے پر یہ تقریر اعتراض نہین ہی بلکہ اعتراض اوسپر تخلل ضمائر وغیرہ ہے
اور یہ تقریر اثبات کفر و نفاق ابوبکر ہے بعد اثبات اس امر کی کہ ضمیر علیہ طرف رسول خدا کے
پہرتی ہی جیسا کہ مفسرین اہلسنت اسی احتمال کو مقدم کرتی ہین اور شیعہ اسی احتمال کو مثل
زجاج وغیرہ قدمای مفسرین اہلسنت کی معین کرتے ہین شوق تقریر دلپذیر باین اسلوب بی غبار

اوپس جس مقام پر جناب رسول خدا کی سیاہ پوشین تھی وہان نزول سکینہ مخصوص برسول مقبول
نہین ہوا بلکہ ہمپوشین بھی شریک کرلی گئی تب یہ کہا کہ جناب ابی نے فرمایا فانزل اللہ
سکینۃ علی رسولہ وعلی المؤمنین نہ یہ کہ فقط علی رسولہ کہکر خاموش ہوجاتا
برخلاف اس مقام کی کہ یہان فقط رسول خدا پر نازل کرکے خاموش ہوگیا اور ابوبکر کو شریک
نکیا ورنہ فرماتا علیہ وعلی صاحبہ یا فرماتا علیہما اور جب یہ نکیا تو سمجھا گیا کہ رفیق بی توفیق مومن تھا
ورنہ ضرور سکینہ مین شریک رسول خدا کیجاتا جیسا کہ اور مومنین جس جس مقام پر ہمراہ تھی شریک
کئی گئی پس بی ایمانی ابوبکر کا ثبوت کامل ہوگیا والحمد للہ یہی محصل تقریر شیعہ آب اہل
انصاف مخاطب اور اوسکی پیرغوی دہلوی علیہ ما علیہ کی تقریر کو دیکھین اور اس سے مطابق
کرین کہ کیسے کیسے تقریرین توجیہ القول بالارضی بہ قائلہ مین بناتے ہین اور کیا بی تال و
سر کی گاتی ہین قولہ اسلئے کہ خدا نی بغیر شرکت رسول کی کسی پر تسلی نازل نہین کی اقول
جھوٹے کی مونہہ مین گھی شکر کبھی کسی شیعہ نی یہ نہین کہا کہ بغیر شرکت رسول کسی پر تسلی نہین
نازل کی بلکہ شیعون نی یون کہا کہ جب ساتھہ رسول خدا کی مومنین ہوئی تو بغیر شرکت
مومنین کی فقط رسول پر تسلی نہین نازل ہوئی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی یہ عبارت
کہ تو سمجھ جاتی کہ کیا ازاہل ایمان باحضرت پیغمبر بودہ اند انزال سکینہ نمودہ الا اینکہ نزول
آنرا شامل جمیع ایشان داشتہ انتہی قولہ جھوٹی موتی سنکا لکڑا اقول جھوٹی کا مونہہ دنیا
اور آخرت مین کالا انشاء اللہ تعالے جھوٹا وہ ہے جو سچون پر جھوٹ جھوٹ افترا کرتا ہے
قولہ کوئی آنکھہ کھولکر نہین دیکھتا اقول جنکو خدا نی آنکھین دی ہین وہ مشیک جھوٹی سچے
موتی پہچان لیتی ہین اور جنکے آنکھون مین نزول آب عصبیت سی موتیابند ہی وہ مثل تمہارے
ہزار آنکھون کو پہاڑ پہاڑ کی دیکھین مگر تسیر نہوگا اور ساتھہ سچی موتیونکی جھوٹی موتی ملا کر دو تو کوئی

سجمین کی قولہ خلاصہ اس ساری تقریر کا یہ ہی اقول حضرت سلامت یہ عبارت عرب
نین ہی کہ جسمین آپ کچہ کا کچہ بنا کی عوام کو فریب دین یہ صاف صاف فارسی دری ہی اس مین
کائتون کی ساسے بہی کوئی پہلو نین نکل سکتا ہی کہ جسمین آپ کچہ کا کچہ بنا دین قولہ کہ خدا نی
تسلے جہان مومنین پر نازل کی ہی اقول ہرگز کسے لفظ کا یہ مؤدی نین ہی کہ جہان تسلی
مومنین پر نازل کی ہی تو وہان اقول رسولؐ پر نازل کی ہی بلکہ مدعائی عبارت منقولہ یہ ہی کہ
جہان تسلے رسولؐ پر نازل کی اور مومنین بہی وہان ساتھہ تہی تو فقط رسولؐ پر نازل سکے
بلکہ مومنین کو بہی شریک کر لیا اہل انصاف دیکہین کہ ان دونو مضمونون مین کس قدر فرق ہی
قولہ کسی جگہہ فقط مومنین پر تسلی نین نازل کی اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہرگز اس عبارت
کی کسے لفظ کو دلالت اسپر نین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے نین نازل موئی اور نہ آج تک
کسی شیعہ نی یہ دعوی کیا بلکہ دعوی یہ ہی کہ فقط رسول خدا پر باوجود ہمراہ ہونی مومنین کے
تسلے نین نازل ہوئی بلکہ ایسے وقت مین جب نازل ہوئی تو دونو پر نازل ہوئی اور اسکو
ہرگز دلالت اسپر نین ہی کہ فقط مومنین پر تسلے کبہی نازل نین ہوئی فما لھؤلاء القوم
لا یکادون یفقھون قولہ لا قولہ تو کیونکر ممکن ہی کہ غار مین پیغمبر صاحب کو چہوڑکر اقول
یہ ہرگز بیان شیعہ نین بلکہ بیان اونکا یون ہی کہ کیونکر ممکن ہے کہ غار مین باوجود موجود ہونی
ابوبکر کی ابوبکر کو چہوڑ کر فقط رسولؐ پر تسلے نازل ہو کی ابوبکر کو چہوڑکر کی پیغمبرؐ کو چہوڑ کر اِن دونون
مین تمکو کچہ فرق نین سوجتا اُس بات ہی پن کی لئی کوئی سر پیر ہماری پاس نین ہی قولہ اس سے
آیہ سی ابوبکر کا عدم ایمان ثابت ہوا ای قولہ نازل کرتا اقول یہ بیشک تقریر شیعہ ہی لیکن اسکو
تمہاری تقریر سابق سی کچہ واسطہ نین ہی بلکہ یہ متفرع ہماری تقریر کا ہی کما لا یخفی علی من لہ ادنی
مسکہ قولہ کہ تسلے فقط مومنین پر خدا نازل نین کرتا محض غلط اقول سچ ہی یہ محض غلط

ہی لیکن اسکو دعوائی تقاضے علیہ الرحمہ اور اونکی مشایخ کا شہرا نامہ بھی محض غلط ہی پس یہ دعوے
غلطیان تمہاری ہین کہ دعوی سب بے غلط کرتی ہو اور دوسرون کی طرف منسوب بھی بغلط
کرتے ہو قولہ کسی آیت سی صراحۃً کیسا کنایۃً اقول اسی طرح سی کسی عبارت شیعہ سے
صراحۃً کیا کنایۃً سب یہ بات نہین پائی جاتی کہ تسلے سوای پیغمبر کی دوسری پر تنہا نازل
نہین ہوئی بلکہ شیعہ یہ کہتی ہین کہ باوجود مومنین کی تنہا پیغمبر پر تسلی نہین نازل ہوئی اور
اگر ہوئی تو بتاوے قولہ مومنین پر شمول نبیؐ اقول یہ نہین بلکہ نبیؐ پر شمول مومنین جب
مومنین ہمراہ ہوئے تب یہ بین ہوا قولہ ذکر نزول سکینہ کا فقط مومنین پر اقول یہ تمہارا
دعوی ترا شیدہ ہی ایمیش خود اسکو تم اپنی غلطی کو بیچاری شیعونکی طرف کیون
نسبت دیتی ہو قولہ قرآن مجید مین مذکور ہی اقول بی شبہ قرآن مجید مین مذکور ہے
لیکن نہ مذکور ہونا تمین نی کہا ہی شیعون نی نہین کہا ہی تم اپنی غلطی اپنی سر پر مارو::
قولہ مگر حضرات امامیہ ہی سلفاً عن خلف کوئی حافظ قرآن تو ہو ہی نہین اقول تمہارے
سلف و خلف کی تا ذہی حافظ ہونیکا ثمرہ یہی ہوا کہ شیعو نپر افترے کرنا شروع کیا بڑی بی انصافی
ہی بلکہ انتہا کی بیغیرتی اور بی باکی ہی کہ عبارت و نقل کرتی ہین کہ جسکا مطلب صاف خلاف
یہ ہی کہ فقط رسول خداؐ پر سکینہ نازل ہونا اور ابوبکر پر نہ نازل ہونا جیسا کہ رای قدماء اور اکثر
اول متاخرین اہلسنت ہی دلیل بی ایمانی ابوبکر ہی اسلئے کہ جب اہل ایمان سی کوئے ساتھ
ہوا تو کیسے خدا نی اہل ایمان کو چھوڑ کر فقط رسولؐ پر سکینہ نہین نازل کیا مخاطب بی انصاف
زبردستے فرماتی ہین کہ اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ کبھی سکینہ فقط مومنین پر رسول خداؐ کو
چھوڑ کر نہین نازل ہوا اور پھر اس دعوئی کاذب پر تشدد بدروغ و کذب یہ ہی کہ خلف و سلف
شیعہ سی تو کبھی کوئی حافظ قرآن ہوا ہی نہین ہم جواب مین اسکی بمقتضائی اینکہ ع

دروغی راجرا باشد دوسرے بجز اسکی کیا کہین کہ آپ سیح فرماتی ہین آپکی سلف مثل شیوخ ثلثہ
ای حافظ قرآن تہی خصوصاً مثل حضرت عمر کی جنکی صاحبزادی علی ماتقل تفسیر درمنثور مین منقول ہی کہ
حضرت عمر نی بارہ برس مین ایک سورۂ تفسیر کیا اور اوسکی شکریہ مین بمناسبت قدوقامت بہ ہزار دن
ایک اونٹ قربانی کیا اور اس بات کو کسی شاعر نی اونہین کی زبان حال یا مقال سی سلک
نظم مین کہنیچا ہی کہ فرماتی تہی ؎ دو شش سال من مغز خود سوختم ۔ کہ یک سورۂ بقر آموختم
اور بقول تمہاری شیعونکی سلف مثل جناب امیر علیہ السلام کہ جنکی شان مین ملائی جاے
شواہد النبوۃ مین کہتے ہین کہ روایات صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ جناب ولایت مآب اس عرصہ
مین کہ ایک قدم کی معدد و سرا قدم رکاب مین رکہتے تہی ختم قرآن فرماتی تہی اور اسیطرح دیگر ائمہ
صلوات اللہ علیہم جنکی گہر مین قرآن نازل ہوا اور جنکی شان مین خود جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ یہ لوگ ہرگز قرآن سے جدا نہونگی سکتے یرد علی الحوض یہ لوگ ہرگز قرآن سی واقف ہی تہے
اس سے بچی تو مخاطب نی شاید عمر بہر مین کوی بات نکہی ہوگی بسا تعجب ہی کہ جنکی سلف ایسی
بلید ہون کہ بارہ برس مین ایک سورۂ تفسیر کیہین وہ حافظ ہو سکین اور حافظان طریقہ بصحف
ناطق حافظ نہو سکین ایک حکایت لطیفہ ظریفہ یہ ہی کہ جس زمانہ مین شہر غازی پور مین سورۂ
غلط العام فصیح تہا یہ رہ نورد وادئ نادانی و بہادی گمنامی بہی حسب اتفاق وارد اوس شہر کا
ہوا تو زبانی بعض احباب اولی الالباب کی سنا مینے کہ ایک جلسہ پیر صاحب مین کہ مردان خاص
اور معتقدان باخلاص سی معمور تہا اور وہان پانچ اہل تشیع سب بے تفیشا و تفرج تماشا ئیان
حسن مذاکرات و غرایب مکالمات اوس جلسہ مین موجود تہے اتفاقاً ذکر حفظ قرآن درمیان مین آیا
تا اینکہ تقتضائے الکلام غیر ای الکلام نوبت بذکر مذہب شیعہ پہنچی کہ اس مذہب والون کو تو
طرف حفظ الفاظ قرآنی کی نہین ہی بعض حضرات اہلسنت از راہ مہربانی و بکمال تفضل بر ستو جیسے

توجہ آئی اور یون فرمانیلگے کہ چونکہ شیعونکی نزدیک ترتیب قرانی ترتیب تنزیل یزدانی نہین ہے بلکہ ترتیب عثمانی ہی اسلئے وہ ازبر کرنے کی طرف چندان متوجہ نہین ہوتے بلکہ اعتقاد اسکا رکھتی ہین کہ پہر ایک عہد مین مامور بحفظ بہ ترتیب تنزیل یزدانی ہونگی اور علاوہ اسکی کہتے ہین کہ جب ثواب نظر پڑہنی کا زیادہ تر ہی تو الفاظ ازبر کرنیسی کچہ ایسا فائدہ نہین ہی دوسری صاحب ازراہ کمال لطف و عنایت یون گوہر فشان ہوئے کہ ہان یہ بہی ہے اور علاوہ اسکی انکو چندان احتیاج بہی ازبر کرنے کی نہین ہی اسلئے کہ یہ لوگ نماز تراویح نہین پڑہتے اور پڑہتی ہین کہ حاجت اسکی ہو وہ نہ خواہی نخواہی یاد کرتے تیسری صاحب کہ نہایت سیاہ چشم و بیباک اور بیچاری شیعون پر کلاب معاویہ سی بہی زیادہ تر غضبناک تعصب مذہبی نی اونکی سینہ پر کینہ مین جوش مارا اور یہ میٹہی باتین اونپر نہایت تلخ گذرین لاجرم متیاب ہوکر اپنی سیہ بختی اور سیہ کاری اور سیہ قلبی سے مثل مار سیاہ پیچ و تاب کہا کرین زہر اوگلنی لگی کہ یہ سب غلط ہی اور اصل یہ ہی کہ شیعونکی قلب سیاہ ہوتی ہین اونکو کلام اللہ یاد ہی نہین ہوسکتا ہی وہ کیا یاد کرینگے یہ بات شیعونپر بہت گران گذری بلکہ خود پیر صاحب کو بہی ناگوار گذری اسلئے کہ جو دام مکر و فریب پیری اور مریدی کا واسطے پہنسانی عوام و خواص کی بچہایا تہا اوسکی خلاف تہا بدین لحاظ متوجہ استمالت ہوکر فرمانی لگے کہ یہ کیا گفتگو ہی بلکہ شاید یہ مضمون سب ادا فرمایا کہ ایسا نہین ہی اسلئے کہ کل قرآن اور جز قرآن قرآنیت مین مساوی ہی پس سو وہانی تھا اور طوال کو واسطے فرائض اور نوافل لیلیہ اور نہاریہ کی کیونکر ازبر کرسکتے لیکن ایک مرد متقدس شہدی کہ وہ بہی حاضرین جلسہ سی تہا اوسکو تاب ضبط نرہی اور پیر صاحب کی طرف متوجہ ہوکر کہنی لگا کہ ہان صاحب آیا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان ہم حافظ جملہ قرآن بودہ اند یا نہ صاحب سنے بعد غور و فکر کی آہستہ فرمایا کہ نہین اونمین ہان کیونکر فرماتے کہ وہ مشہدی خورا گلا دبا اور

سند ہوتا تو سند کہان سی لاتی لاجرم مولانا پن مین بٹا لگتا اور وہ اون احادیث صحاح کو سند لاتا کہ جنکا
مضمون یہی کہ ان حضرات نی وقت ارادۂ جمع قرآن صحابۂ دیگر سی اعانت چاہی اور مشکوٰۃ
شریف مین موجود ہی کہ خلیفۂ اول نی بمشورہ خلیفہ ثانی کی زید بن ثابت پر تاکید جمع کرنی
قرآن کی کی چنانچہ زید نی جابجا سے آیات کو تلاش کر کی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو سوائے
ابوخزیمۂ انصاری کی کسیکے پاس نہ پایا اور اسیطرح آیہ سورۂ احزاب کا خزیمہ بن ثابت انصاری
کی پاس ملا کما رواہ البخاری پس اگر حضرات ثلثہ حافظ کل قرآن ہوتی تو تخصیص سلنے آیات کے
پیش فلان و فلان محض لغو اور بیمعنی ہوتی الحاصل جب پیر صاحب نی اقرار بعدم حافظیت
حضرات ثلثہ کیا تب وہ مشہدی بی تقیہ کنے لگا کہ پس ثابت شد کہ قلب حضرت ابوبکر ہم
سیاہ بودہ است و قلب حضرت عمر ہم سیاہ بودہ است و قلب عثمان ہم سیاہ بودہ است کہ این
ہمہ را حفظ جملہ کلام اللہ میسر نشد یہ کلام بہت ناگوار خاطر حضرات اہلسنت ہوا اور دیر بارہ لوگ
اوٹھ کہڑی ہوئی اور جلسہ درہم و برہم ہوگیا شیعہ ہنستی ہوئی اور مشہدی کو اضحک اللہ تبارک
کہتے ہوئی بمقتضائی رجعوا الی اہلہم مسرورین اپنے گہرون کو خوش و خرم پہری اور جس کسینے
یہ حکایت سنی حق مین اوس مقدس مشہدی کی مضمون شعر حافظ کو ادا کیا ؎ ز چشم بد
رخ خوب تر اخدا حافظہ کہ کردہ جملہ نکوئی بجای ما حافظ ۔ یہ کلام متعلق بہ سلف تہا لیکن بہ نسبت
خلف کی پس بنا بر آیات خدا ہمیشہ کاملین ہر فن کی شیعون مین ہوتے ہین اور اب
بہی زمانہ کاملین سے بفضل اللہ خالی نہین ہے چنانچہ چند اسماء حافظین بمفصلۂ ذیل جو کہ بدایون
و امروہہ مین موجود ہین محمد اسمٰعیل صاحب بشیر حسین صاحب غلام موسیٰ رضا صاحب محمد
اسرائیل صاحب مولوی مسعود عالم صاحب غلام احمد صاحب رحیم الدین حسین صاحب سید حسین
صاحب محلہ شاہ گنج آگرہ جناب حافظ سید جعفر علی صاحب چارحہ مین آور حافظ سید انور علی صاحب

لکنؤ مین اور حافظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آباد مین اور حافظ سید مہدی حسین صاحب
محمد گنج مین اور حافظ محمد سبحان صاحب ٹانڈہ مین اور حافظ مرزا عبد بیگ صاحب بہادر پورہ
مین اور حافظ ولی محمد صاحب نانوتی مین اور حافظ عابد علی صاحب بیر بٹہنی مین اور حافظ محمد حسین
صاحب بنگلور مین اور حافظ خیرات علی صاحب مفتی گنج مین اور حافظ فیض اللہ صاحب قصبۂ
سیمن مین اور حافظ محمد جعفر صاحب فیض آباد مین اور امثال انکی اور بھی بکثرت ہین کہ ہم اللہ تعالے
حضرت مخاطب ان لوگون سے ملاقات کرین اور اونسے پہلی فرصت مین شیعہ گری سے اور پھر کلام اللہ
کی حماعت کرین اور بعد اسکی فرمائین کہ شیعون مین کوئی حافظ ہوتا ہی نہین ہے تاکہ مثل
دروغ گو یم بروئی تو صادق آجاوی آرے فرق درمیان مذہبین اس قدر ہی کہ شیعونکی
حفاظ بحد اللہ جملہ بابصیرت ہین اور انمین مثل سنیونکے اندہی حافظ نہین ہوتی کہ تراویحون
مین سنیونکی وضو ٹھنڈ ہی کرتے ہین اور زبان حال افکی گویا یہ تکلم ہا بین مقال ہوتی ہی ہے
از امتلائی معدہ مرا ریح میکشد ۔ افغان اگر گشت تراویح میکشد ۔ الغرض شیعہ نکی نکی
پر دورۂ کلام اللہ کو تراویحون مین بیچنے نہین بہرتی اسلئے کہ تراویح کو بشہادت خود حضرت
عمر کہ البدعۃ نعم البدعۃ فرماتی تھی بدعت سمجھتی ہین اور حدیث جناب رسولخدا کو کہ کل بدعۃ ضلالۃ
وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار از برہ کیتے ہین قولہ یہ نفرماتی کہ خدائی تعالی ہرگز درہیچ جائے
کہ یکی از اہل ایمان باحضرت رسول صم بودہ اند از نزال سکینہ نہ نمود اقول اس مقام مین مستغنی
سنہ کا ذکر کرنا اور مستغنی کو چھوڑ دینا نہایت حق پوشی اور بی انصافی ہی حالانکہ بعد اسکی مذکور
ہی الا آنکہ نزول آن شامل جمیع ایشان دانستہ اس مستغنی سے صاف یہ بات ثابت ہے
کہ سکینہ رسول ضرور ہی کہ شامل جمیع مومنین ہو جو وقت مین کہ مومنین ہمراہ رسول نہین پس تو وہ اسکا یہ ہوا کہ حافظ
رسول پر تنہا سکینہ باوجود مومنین کے نازل نہین ہوتا اور اسے صحت ثبوت عدم ایمان ابوبکر ہوتا ہی باین تقریر

کہ اگر مومن ہوتا تو ضرور تھا کہ انزل اللہ سکینتہ علیہ وعلی صاحبہ ہوتا یا انزل اللہ سکینتہ علیہما ہوتا
نہ یہ کہ سکینۂ مومنین ضرور ہی کہ شامل رسولؐ بھی ہو کہ جسکا مودی یہ ہی کہ فقط مومنین پر تنہا سکینہ
نہین نازل ہوتا اسلئے کہ فقط مومنین پر سکینہ نہ نازل ہونی سے اور عدم ایمان ابوبکر سی کیا
واسطہ ہی جو کوئی شیعہ اسکا مدعی واسطے اثبات عدم ایمان ابوبکر کی ہوتا اور کسی شیعہ
کو کیا غرض اس سی ستے کہ فقط مومنین پر سکینہ نازل ہونیکا انکار کرتا لیکن مخاطب بجذف
متعلقاتِ قاضی علیہ الرحمہ چاہتا ہی کہ شیعونکو مدعی اوس امر کا ٹھہراوی کہ جسکو اثبات عدم
ایمان ابوبکر سی کچھ واسطہ نہو مگر اس فریب دہی سی بجز خیانت اور عدم دیانت حضرت مخاطب کے
کچھ حاصل نہین ہی جسکو کچھ بھی عقل ہوگی وہ سمجھے گا کہ کہان یہ بات کہ باوجود مومنین فقط رسولؐ پر
سکینہ نہین نازل ہوا اور کہان یہ بات کہ کہین فقط مومنین پر سکینہ نہین نازل ہوا آور شیعہ مدعی
سخن اقل ہین نہ مدعی سخن ثانی لیکن تا نہے رہے کہ یہی مرض لاعلاج ہی قولہ اور آجتک کسنے
بھی سورۂ افتح کو نکالکر نہین دیکھا اقول شیعون نی تو ہر ہر سورۂ دیکھی اور سنیون
کو نکال نکال کر ہمیشہ دکھلایا مگر کیا کیجئے کہ آجتک اندہی حافظو کو کچھ نہ سوجہا فقط مومنین پر سکینہ
نازل ہونا تو ہی کہ شیعہ جسکی منکر نہین مگر فقط رسولؐ پر باوجود موجود ہونی مومنین کے کہین
نہین ہی کہ جس سے ایمان ابوبکر ثابت ہوسکی ورنہ کئی سو برس سی یہ دعوی شیعون کا
باقی نہ رہجاتا قولہ جنکی زبان پاپک ایک لفظ اقول آری زبان پر فقط لفظین ہین لیکن شکل
بنی بجی پیچ کی سیان مٹھو کیطرح یاد کر لیا ہے اور جب معانی نہین سمجھتے تو اوسپر عمل کیا کرینگی
پس البتہ مصداق کمثل الحمار یحمل اسفارا کی ہین فقط تراویح پڑہانی کے لئی سب حافظ لفظے بنی
ہین بجز اسکے کوئی آجتک حافظ معنوی نظر نہ آیا سب حافظون کو انہا مصداق ام علی قلوب
اقفالہا کو پایا ولقد حق القول انہا لا تعمی الابصار ولکن

تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ ہم اونکو معذور سمجھتے ہین اقول ہم
آپکے دل کی آنکھوں کو معذور سمجھتی ہین لیکن پیش خدا اس افترآت پر جو شیعون پر آپ کرتی
ہین ہرگز معذور نہین سمجھتے عنقریب مرتی دم آنکھین کھلین گی تو اسکا تماشا دیکھیگا قولہ تخلل
فی الضمائر لازم آتا ہے اقول آپ یہ نہین سمجھے کہ تخلل او تشتت فی الضمائر مین کیا خلل لازم
آتا ہے جناب والا یہ بڑا نقص ہے کہ جس سی کلام اللہ جو اعلای مرتبہ فصاحت و بلاغت مین
منتہا عجاز کو پہونچا ہے غیر فصیح ہوا جاتا ہی اسلئے کہ شتل ضمار قبل الذکر خلاف قیاس لغوی ہے
و باتفاق علمای فصاحت مخل فصاحت ہی اور مشتمل ہونا کلام اللہ کا ایک کلمہ غیر فصیح پر بھی
جائز نہین ہی لانہ مما یقود الی تسبیہ المجمل او الغیر الفصیح تعالی کلام اللہ عنہ بالتفاق نانی قولہ اقول تو ضمیر کا
عود چاہیئے کہ اقرب مذکورات کی طرف ہو اقول یہ سچ ہی مگر اوسی وقت جب اقرب کی
طرف ضمیر پھیرنے سی کوئی مانع نہو اور یہان مانع قوی موجود ہی یعنی لزوم تخلل و تشتت فی
الضمائر کیونکہ کل ضمائر بالاتفاق جناب رسول خدا کی واسطے ہین پس اگر بیچ مین ایک
ضمیر طرف ابوبکر کی پھیرے گئے تو کلام خدا بالکلیہ درجۂ فصاحت سی گر جائیگا پس جب
اقرب کیواسطے ایک مانع موجود ہی تو متعین ہوگیا غیر اقرب علاوہ اسکی بنا بر اس قاعدہ
کی ضرور ہوگا کہ ضمیر آیندہ جو بعد اسکی ہی وہ بھی طرف صاحب کی راجع کیجیی حالانکہ کوئی
مفسر اس قول سیوہ کا قایل نہین ہے اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہی کہ تائید بسلاکم
حضرت عتیق کی واسطے ہوئی مگر جب آپ لتول سکینہ کو اور بعد اوسکی تائید بجنود کو جناب
سے آب سی چھین کر حضرت عتیق کو عنایت فرمائین گی تو دیکھیگے کہ نبوت کو بھی او حضرت
کی واسطے رکھتی ہین یا اوسکو بھی چھین لیتی ہین قولہ دوسری تخلل ضمیر جب ہو کہ ایدہ بجنود
ہو فانزل اللہ پر اقول یہ اور طرفہ سی کہ کمال فہم و فراست اور نجوبیت پر آپکی دلالت کر رہا ہے

ملت تخلل تشتت ضمائر تشتت ہونا جمع ضمائر کا ہی ایک کلام متسق النظام مین بلا عطف
اور معطوف کو اس سے کیا علاقہ خدا کی بانی ذرا تو عقل کو راہ دیجئی کچھ تو سمجھئے ہم کہان تک
مثل خوش آپکو مسائل نحو یہ سمجھائین اور آپ سر تک نہ ہلائین کسی سے علمای نحو اور فصاحت
سی پوچھئے ۔۔ یہ نہین کہا کہ عطف سی تشتت ضمائر لازم آتا ہی اگر آپ اپنی دعوی مین سچے ہین
تو کسی عالم کی قول سی سند لائیے اور قواعد نحو یہ اپنی دان سی گڑھکر نہ بتائیے علاوہ اسکی علمای
تفسیر نی ایذہ کی عطف مین اس براہ سی گفتگو کی ہے کہ جنہون نی کہا ہی کہ تائید بملائکہ غارمین
بھی ہوئے اس طرح پر کہ ملائکہ واسطے حفظ و حراست جناب رسول خدا کی نازل ہوئی کہ وہ
کفار کو جانب غار سی پھیرتی تھے اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالتی تھی کہ وہ لوگ جناب رسول خدا
کو نہین دیکھہ سکتی تھے اور جناب رسول خدا کی حق مین دعا کرتی تھی اور اونکو تقویت دیتی
تھے جیساکہ قول زجاج اور ابن عباس کا ہی اور اسکی تقاضے بیضاوی یہی احتمال اقل اور
اقدم کیا ہی پس بنا بر اسکی متعین ہوا عطف جملہ ایذہ کا اوپر فانزل کی کہ وہ عطف ہی اوپر
اخرجہ کی پس تائید تحت اذ داخل ہو جائے گا اور حاصل یہ ہوگا کہ بوقت نزول سکینہ ہوا
تھا اور بیوقت مین تائید ملائکہ بھی ہوئی تھے و ہذا ہو اقرب ما بعد من التاویل اور جنہون نے
کہا ہی کہ تائید ملائکہ بدر مین ہوئی جیسا کہ قول مجاہد اور عکرمہ کا ہی اونکی بنا بر جائز ہے تاویل
تاویل بعطف بعید ہوئی لیکن یہ عطف بعید محض بی قرینہ ہے اور خصوصیت تائید بملائکہ بدر مین
مفہوم آیہ سی خارج ہی اور جب کسی لفظ آیہ کو اوپر اس عطف بعید کی کسی طرح کی دلالت نہین
ہے تو غرض قول مخالف رافع تخلل و تشتت ضمائر کیا چیز ہوگی اور جیسا کہ تمنی جواب
اقل مین کہا کہ ضمیر کا عود چاہے کہ طرف اقرب ذکورات کی ہو اگر اسی طرح کوئی شخص کہی کہ عطف کو اوپر
کلام پاقرب مذکورات کی ہو تو اسکا کیا جواب دوگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا بلکہ مدار تشتت ضمائر

اور پشت مرجع کی ہے اور ملفہ قریبہ بدیہ موجب التباس جع ضمائر نہین پھر کیونکر رفع
تشتت ہوا ولاکن الغرض تشبث بکل حشیش طرفہ تر یہ ہی کہ جیسا کہ سابق مین آپ نے
جیسا کا یہ حکم کیا کہ رجوع ضمیر ملیہ طرف رسول خدا کی جائز نہین ہی حالانکہ یارہ سو برس ہوئے
کہ ابتک کسی مفسر نے یہ دعوی نہین کیا اقصے غایت امر بعض متعصبین کا یہ ہے کہ اونھون نے
کہا ہی کہ ابوبکر کی طرف بھی پھیرنا ضمیر کا جائز ہی نمائل اس سی کہ تشتت و تخلل ضمائر لازم
آویگا لیکن کسینے یہ نہین کہا ہی کہ رسول خدا کیطرف ضمیر پھیرنی سے اصلاح آیت مین کرنا
ضرور پڑیگا بجز آپکی اوسی طرح بیان بھی آپ متعین کرتی ہین عطف اوپر نصرہ کی اور بلا حجت و
دلیل عطف اوپر اخراج و انزال کی جائز نہین رکھتی بزعم باطل اس بات کی کہ اسمین کچھ جواب
جہلا کی نزدیک جو منعے عطف بھی نہین سمجھتے اشکال تخلل و تشتت ضمائر سی ہو جاوے
گا سو بحمداللہ وہ بے کسیطرح سی رفع نہوا اور ایک نیا دعوی خلاف جملہ مفسرین کی جو واقع مین
بے محض باطل اور غلط ہی آپکی ذمہ لازم پڑا و نعم ما قیل ؎ ذہب الملا لیفی نفسہ و
فرنا قاب و مالہ اذنان قولہ میرے تخلل فی الضمائر قرآن مجید مین اکثر جگہ ہی اقول سلام
یہ آپکا پندار باطل ہے کلام اللہ مین کسے جگہ کوئی امر خلاف فصاحت و بلاغت نہین ہی
ورنہ تصریح علامہ تفتازانی نسبت چل و عجز طرف خداوند قادر علام کی لازم آوے گی
تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا قولہ جیسا کہ ان الانسان لربہ لکنود اقول دعویاے بیشمار
کی بعد یہ ایک آیت آپ نی نکالی کہ جسمین اپنی زعم باطل مین تخلل سے فی الضمائر ہے
کاش تفسیر بیضاوی ہی دیکھلے ہوتی کہ ایسے پوچ اور لغویات سو میں نہ نکالتی جناب والا
بیان مرجع کل ضمائر کا ایک ہی ہی دو بھی نہین کہ جس سی تشتت کا احتمال ہو فضلا عن التخلل
قال البیضاوی وانہ علی ذلک ای الانسان علی کنود یسلنتہ اب بیاد شد فرانبری

کہ اگر کوئی جاہل مثل آپکے کہی کہ بیان تخیل دشت فی الضمائر ہے تو ہم اوسکا کیا معنی
یا حضرت قاضی بیضا کا حجت مثلہ مین کیا کیا تحریفین کلام خدا مین کرتے ہین اور کیا کیا
موشگافی کی کہاتی ہین ۔۔۔ فی بیداحد سری وما شعرا قولہ بیہودگی اور سفاہت کا کمال
سب پر کہل گیا اقول جب ہمنی معنے آیہ بموجب تفاسیر معتبرۂ اہلسنت اور اقوال مفسرین
صحابہ وغیرہ مثل قاضی بیضاوی وابن عباس وزجاج کی کہدیا تو اب جو نسبت سفاہت
اور بیہودگی کی آپ دینگے وہ سب رجوع انہین آپکی بزرگونکی طرف ہوگی اور حقیقت یہ
ہی کہ آپکی سوچی صاحب اور بباطنی صاحب کی بیہودگی اور سفاہت اور ضلالت اور حماقت
کہلی ہوئی ہے اور حاجت بیان نہین کہ عیان راچہ بیان ۔۔۔ عزیزین جواب ست
این نہ جنگ ست ۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ ست قولہ جیسا کہ صاحب مجمع البیان طبرسی
نے اقول جناب مولانای طبرسے رحمہ اللہ نے اس مقام پر بمقتضای الکنایۃ ابلغ من التصریح
بعبارت بلیغہ کفر صریح حضرت عتیق کا ثابت کیا ہی کہ مومنین متقین اوسکو سمجھتے ہین اور مکذبین
ضالین کے آنکھونپر غطاء پردی ڈالے ہین تاکہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
شور نفوس شریرہ سی محفوظ رہین آور جب آپ کرانہ علی ذالک شہید کا ترجمہ لفظی بہی
نہین معلوم ہوا تو آپ ان کتابون کی باریکیان کیا سمجھینگے اگر اتنے ہی لیاقت آپ
مین ہوتی تو آپ یہ رنگہای بوقلمونے کیون بدلتے اور شیعہ سی سنی اور سنی سے شیعہ
کیون بنتے اور آپکی اوستاد گردن طرودس خرخونیکا فتوای حلت کیون دیتے بالجملہ
مقدمات دلیل کو بوجہ اتم ثابت کردیا اور نتیجہ سی خاموش رہنا لیک لطف عظیم رکہتا ہی کہ
آپکو اسکی مذاق سے بہرہ نہین آپکی لئے اسیقدر سمجہنا کافی ہے کہ اسمین شک نہین کہ مولانا
طبرسے علیہ الرحمہ شیعہ تہی پر وہ عقاید شیعہ سی کیونکر خالی ہو سکتے ہین قولہ جو اعتراض

شیعہ کی ہین وہ بالکل پوچ اور بیہودہ ہین اقول آپ خود پوچ اور بیہودہ ہین جو دوسرونکو
پوچ اور بیہودہ کہکر کل اہلسنت کو زبان شیعہ سی پوچ اور بیہودہ کہلاتی ہین اس بیہودگی سی
آپکو کیا حاصل ہی اسمین عجب ہمنی آپکی تقریرون کا پوچ اور بیہودہ ہونا حضرات
اہلسنت کی کتابون سی بخوبی ثابت کردیا اور بنقل عبارات واضح کردیا کہ جو کچہ آپ نی کہا وہ سب
خلاف جملہ مفسرین اہلسنت ہی تو اب یقین ہی کہ اہلسنت بہی آپسے راضی نہونگے اور
الذین در ماندہ وازان درماندہ ہوجائیگا لاالی ہؤلاء ولاالی ہولاء قولہ اگر ان آیتون مین
ابوبکر صدیق کی ذکر ہوتی نسی اونکی رفاقت اور نصرت کا بیان منظور نہوتا اقول وجہ وجیہ ذکر
ابوبکر اس آیت مین ہم سابق مین بیان کرچکے کہ جس سے ثابت ہوا کہ اس آیت مین جناب باری
عزاسمہ اپنے نصرت کو بیان کرتا ہی کہ ایسی وقت مین ہمنے اپنی پیغمبر کی نصرت کی کہ پیغمبر
ہمارا دشمنان ظاہری اور باطنی مین گرفتار تہا غرض اوقات نصرت کا بیان کرنا ہی
کہ کس کس وقت مین نصرت کی اور کس کس طرح پر نصرت کی یہ تو نہین کہا کہ ابوبکر صدیق نی
کیا کیا نصرت کی اور کس کس وقت مین اور کس کس طرح پر نصرت کی قول خدا مین نصرہ
وانزل سکینتہ کی نسبت جناب باری نی اپنے طرف دی ہی یا ابوبکر کی طرف اور اگر جیسا
آپکہتی ہین کہ اس آیت مین محض فضیلت ابوبکر اور اونکی نصرت اور حمایت کا بیان ہی
تو چاہیے تہا کہ بجای نصرہ اللہ کے نصرہ ابوبکر اور ایدہ وجاہ ہوتا برای خدا ذرا انصاف فرمائیے
کہ جناب باری کو اگر فضیلت ابوبکر سے بیان کرنی منظور تہی تو نصرت اور تائید کی نسبت
اپنے طرف کیون دی صاف صاف کہدیا ہوتا کہ ان لاتنصروہ فقد نصرہ ابوبکر وایدہ ابوبکر
عجیب حال ہی کہ حقوق رفاقت ونصرت وتائید ابوبکر کو خدا وند جل وعلی نے ایسی الفاظ سے
بیان فرمایا کہ فضیلت ایک طرف لاکہون آدمی اوس عبارت سی بخبر ذلیلون کی اور

کچھ نہین سمجھتے معلوم نہین کہ کس شیر ژمہ قلیلہ کا رعب العیاذ باللہ حضرت جل شانہ پر چھایا کہ صاف صاف بتخصیص عبارت اون فضیلتون کو نہ بیان کر سکا مگر یہ کہ کہا جاوے کہ شیعون سے ڈر کر بمقتضاے مذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوا لیکن ڈرنا سواد اعظم سے مناسب تر تہا نہ شیعون سے کہ مصداق ان ھؤلاء لشرذمۃ قلیلون ہین بہرکیف یہ کلام ہمارا مطابق کلام مخاطب بافہم و فراست ہے جو سابق مین گذرا سخن اصلے اس مقام پر اسیقدر ہے کہ ہمکو نہایت تعجب اور حیرت ہے اونکی فہم و فراست اور عقل و کیاست پر کہ باوجود تحاشی از تقلید و تعصب اور ادعاے لسانی انصاف پھر اسقدر نہین سمجھتے کہ اس آیت مین خداوند تعالیٰ تو اپنی نصرت کا حال بیان فرماتا ہے اور امثال مخاطب زبردستی غل مچاتے ہین کہ نہین ابوبکر کی نصرت کا بیان ہے نعوذ باللہ من شرور النفوس وسیئات الاعمال تشرع دفع التحریفات عن الآیات التی سماھا بالبینات ویتلوہ رفع التلبیسات عن المرویات بالاحاد وقد زعمہا من المتواترات کما ستعلم نباہ بعد حین انشاء اللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

صحتنامہ رفع التحریفات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۷	مخاطب	مخاطب	۱۲	۱۶	جواب	خواب
۷	۱۶	البالغ	البلاغ	۱۴	۲	بسلام	السلام
۷	۱۴	مرۃ الجنان	مرۃ الجنان	۷	۱۷	اباء	اباءنا
۸	۱۸	تفضل	تفضلِ	۱۷	۱۹	العیاذا	العیاذ
۹	۹	لہ	کہ	۲۹	۱	متوہم	متہم
۷	۱۴	اعوانہ	اعوانہ	۳۱	۱۱	رؤس	رؤاس
۱۲	۱۰	صنعت	صنعت	۳۶	۱۷	لہسنت	البسنت
۱۲	۱۱	قویہ	تویہ	۴۳	۳	استان	شیطان کو کہتے ہین
۱۲	۱۱	قویہ	تویہ	۴۶

۵۹	۷	مہاجرین	المہاجرین	۷۹	۱۸	گذب محض اور	کذب محض	۹۷	۹	نسے
۶۰	۹	یہ بدظنی	کچھ بدظنی			افترے	افترائے	۹۸	۱	رابعاً
〃	۷	سیر	پیر	۷	۱۹	بالفاق	باتفاق	۹۹	۸	یشارون
۶۳	۸	لصو	لھو	۸۲	۲	شنگر	شنکر	〃	〃	یذالقفے
〃	۱۰	تقیم	مقیم	〃	〃			〃	۱۱	اوراور
۷۴	۸	یعلیم	واللہ یعلم	۸۴	۹	جنکہ	جنکو	۱۰۰	۱	ل
〃	۹	یکاذبون	لکاذبون	۸۶	۱۰	یعبر	معبّر	۱۰۱	۱۲	فقاك
〃	۱۳	لاتصلح	لن یصلح	〃	۱۳	لکثر	اکثر	۱۰۸	۲	ربا
〃	۱۵	تمگسا	تمگسار	۸۸	۱	آسباب	اسباب	〃	۹	چشم ابرد
۷۵	۱۰	نعیمہ	نغمۃ	۸۹	۱۹	وقلیل	وقلیل تمام	۱۱۵	۱۸	ہے
〃	۱۳	خبرا	بصیرًا	۹۰	۱۴	حسکا	جسکا	۱۱۶	۱۶	المسک
〃	۱۴	بصیرًا	خبیرًا	۹۱	۹	اعقاد	اعتقاد	۱۱۸	۴	سند
〃	۱۵	X بصا	الانصار	〃	۱۴	اوراسلام	ایمان اور اسلام	۱۲۳	۱۳	کوصہ
〃	۱۹	عوشد	جواللہ	۹۲	۱۶	وتمابدخلے	ولمایدخل	۱۲۴	۱	انبو
۷۸	۱	ثم	ھو			الایمان	الایمان	۱۲۶	۱	عنقہ بعثہ
〃	۸	علی اللہ	علی اللہ	۹۳	۲	دفع	وقع			ات تیتہ
〃	〃	کذما	کذبا	〃	۴	باحل	باطل	۱۲۸	۹	پہروے
〃	۱۲	اواقتد	اواشدّ	۹۴	۱	الاجبان	الاحیان	۱۳۳	۱۴	کقطع لیل
〃	۱۷	معاربہا	مغاربہا	〃	۱۷	نبذ	منذ	۱۳۷	۴	گراب سے
۷۹	۱۲	الباسعۃ	البالغۃ	۹۵	۱۱	خو	خواہ	۱۳۸	۱۹	فقد جاء

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

غلط	سطر	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط
۱۴۳	۵	بحر اکفار	بحر الکفار	۱۸۹	۲	جا ہونکو	جا ہونکو
۱۴۸	۱۹	ہن	ہین	۱۸۷	۳	اخیر پر خود	اخیر پر خوف
۱۴۸	۹	اسر دلھو	اسر دت لھو			دیا ہے	فرا دیا ہے
۱۴۹	۱۲	ثلاثیہ	ثلاثہ	۱۹۰	۲	معصومہ سے	معصومہ تھے
۱۵۰	۱۷	بہی بہی	بہی	۱۹۱	۱۴	بالی	بابی
۱۵۱	۲	تیرو تار	تیرہ تار	۱۹۲	۱۷	کہنے کا	رکھنے کا
۱۵۲	۱۹	منھو	منھو مغفرتہ	۱۹۳	۱۷	او نیک	راہ نیک
			واجرا عظیما	۱۹۴	۲	احد کے اسیہ	احد امۃ انیہ
۱۵۹	۱۲	مولونای	مولوی			واخر ہا دیہ	واخر امۃ دیہ
۱۶۰	۱	ابتداد	استبداد	۲۰۰	۱۷	الایل الو	لایا تیل الو
۱۶۳	۱۲	تحقیقین	محققین			الفضل	الفضل
۱۶۴	۱۸	احساھم	اجساھم	۲۰۱	۱۰	شمال	شامل
۱۶۵	۱۹	ومن اظلم	ومن اظلم	۲۰۲	۵	من الکبیر	من الکفار بیر
		ممن افتری	ممن افتری	۲۰۶	۱۹	فخضب اللہ	وغضب اللہ
		علی اللہ	علی اللہ				
۱۶۹	۱۹	رح صحابہ	رح سحابہ	۲۰۹	۷	فطاب	خطاب
۱۷۸	۱۳	علی الکفار	علی الکفار	۳۰۹	۷	توصح	توضیح
۱۷۹	۹	کو لوگ	کون لوگ	۲۱۳	۹	تجری تحتہا	تجری من تحتہا
۱۸۰	۱۵	دروازہ بغل	دروازہ کو بغل	۲۱۵	۱	ایت	آیت

غلط	سطر	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط
بی ایما نوٹنی	۱	بی نوٹنی	بی نوٹنی	۲۱۵	۱	جا ہونکو	جا ہونکو
کسی سے	۱۲	کسی	کسی	۲۱۸	۱۲	اخیر پر خود	اخیر پر خوف
مین شریک	۱۹	ین شریک	ین شریک	۲۲۰	۱۹	فرا دیا ہے	فرا دیا ہے
عاجل	۱۶	عاجل	عاجل	۲۲۱	۱۶	معصومہ تھے	معصومہ تھے
بلمع	״	سلع	سلع	״	״	بابی	بابی
حقیقت	۱	سقیقت	سقیقت	۲۲۲	۱	رکھنے کا	رکھنے کا
نبیتہ	۶	نبیتہ	نبیتہ	״	۶	راہ نیک	راہ نیک
یعطی	״	یعطے	یعطے	״	״	احد امۃ انیہ	احد امۃ انیہ
تارین	۵	تارین	تارین	״	״	واخر امۃ دیہ	واخر امۃ دیہ
						لایا تیل الو	لایا تیل الو
من وہم	۱۸	من وہم	من وہم	۲۲۳	۱۸	الفضل	الفضل
موقنین	۴	وقنین	وقنین	۲۲۵	۴	شامل	شامل
علی اللہ	۱	علی اللہ	علی اللہ	۲۲۶	۱	من الکفار بیر	من الکبیر
اور	۸	او	او	۲۲۷	۸	فخضب اللہ	فخضب اللہ
سے	۱۰	سی	سی	۲۲۸	۱۰	خطاب	فطاب
شانہ	۲	شانہ	شانہ	۲۲۹	۲	توضیح	توصح
قال	۴	قاں	قاں	״	۴	تجری من تحتہا	تجری تحتہا
ومن اھل المدینۃ	۱۶	ومن حول اللہ	ومن حول اللہ	۲۳۰	۱۶	الانھار	الانھار
ولا تعلمھم	۱۷	لا تعلمھم	لا تعلمھم	״	۱۷	ہونا فی المہاجرت	ہزا فی المہاجرت
نکلتی ہی	۱۹	کلتی ہی	کلتی ہی	״	۱۹	آیت	ایت

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۲	۳	دانا بھر	داتا بھر
۲۳۵	〃	وتق ایشان	وحق ایشان
〃	۱۵	کسی	کہئے
〃	۱۸	خدیبیہ	حُدیبیہ
۲۳۹	۱۱	ماگی	جائیگی
〃	۱۲	بہی	سبہی
〃	۱۹	کہ ای	کہاہی
۲۴۰	۸	تتبدابرون	تندابرون
۲۴۳	۵	ہین	ہین
۲۴۴	۱۵	معارم	معلوم
۲۴۵	۹	عبارت	عبارت
۲۴۷	۱۹	ثابت قدم بلکہ	ثابت قدم ہے بلکہ
۲۴۸	۱۳	ندا	خدا
〃	〃	اے	اچھے
〃	۲	در	اور
〃	۱۱	ار	آخر
〃	۱۴	حسہ	حسنہ
〃	〃	ویدی	دیدی
〃	۱۵	فدا	خدا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۸	۱۵	وحقیقت	درحقیقت
〃	۱۶	سکو	جسکو
〃	۱۸	بائی	جائی
۲۵۰	۱۲	مرور	ضرور
۲۵۲	۳	بعض ما رضا	بعض الرضا
۲۵۴	۴	دیرار	برار
〃	۵	بن نمازب	بن عازب
〃	۱۲	بن نمازب	بن عازب
۲۵۶	۴	متحام	مقام
〃	۹	منسوغ	منسوخ
〃	۱۰	ملایکے	ملائیکے
〃	۱۶	نہ بہ گہائکے	نہ گناہ کے
〃	۱۸	سوطوق	جوطوق
۲۵۸	〃	یادسود	باوجود
〃	۱۲	کنار	کفار
۲۵۹	۱۰	اہل تواریخ کے	اہل تواریخ نے
〃	۱۶	تعلیہ	بغلتہ
۲۶۰	〃	مالانفاق	بالاتفاق
۲۶۳	۲	بزملا	بزدلا
〃	۱۲	بڑے محدث	بڑی محدث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۸	۱۳	حمد وعین	محمد وعین
〃	۱۷	ترے	جسنے
۲۶۹	۲	سست نسکنی	بیت نکنی
〃	۱۸	بلامرح	بلامزح
〃	۱۹	ازحملہ	ازجملہ
۲۷۲	۱	تورسہ	توریۃ
〃	۶	اوکو	اونکو
〃	۱۲	رضون الٰہی	رضوان الٰہی
〃	۷	جاورفت	جاورفت
۲۷۴	۷	روایتون	روایتون
〃	۱۴	مگو	مگہ
〃	۱۹	کبا	کبار
۲۷۵	۷	ای بار	ای یارو
〃	۱۰	شعہ	شبہ
〃	۱۳	بجز	بجز
۲۷۶	۲	غوف	عوف
〃	۱۳	بہ	بہ
〃	۷	فی العبارۃ	فی العبارۃ
		المنقولۃ	المنقولۃ
〃	۱۰	سرور	ضرور

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۹	۲	کراس	کہ اس
״	۵	اوراس	اور اس
״	۱۵	سن الدلالۃ	من حیث الدلالۃ
״	۱۹	یہ قلت	نہ قطعیت
۲۹۱	۶	فرضی ہیں	فرضی ہیں
״	۱۸	تلذذ	تلذذ
۲۹۲	۴	متقدمتین	مقدمتین
״	۵	ملت	حلیات
״	۷	اوردونو	اور دونو
۲۹۵	۱۹	ودکینونکر	وہ کینونکر
״	۷	سرکی خدا	صبر کی خدا
۲۹۶	۳	نفاق من ان	نفاق ان میں ہیں
״	۱۹	سطے درست	بہت صحیح اور درست
۲۹۷	۵	کرنی گو	کرنے لگو
۲۹۹	۱	توسای	تو سوائے
״	۱۵	برمی آمدند	برمی آمدند
۳۰۲	۱۴	بان یارد	ہان یارد
۳۰۳	۳	اودعلاوہ	اور علاوہ
״	۱۹	سطے درست	بہت صحیح اور درست
۳۰۴	۵	کرنی گو	کرنے لگو
۳۰۵	۱	توسای	تو سوائے
״	۱۵	برمی آمدند	برمی آمدند
۳۰۶	۱۴	بان یارد	ہان یارد
۳۰۷	۳	اودعلاوہ	اور علاوہ
״	۴	تصدق	تصدیق
״	۱۳	حکم دینا	حکم دیتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۳	۱۶	۰ جنتی	پوچھتے
״	۱۹	مخاطب سے کہ تم	مخاطب سے پوچھے
״	۱۵	۰	کہ تم
۲۹۴	۱۲	خطاب	خطاب
۲۹۵	۱۹	عذاب عظیم کے	عذاب عظیم کے
۲۹۶	۱۷	۰ لیل	دلیل
۲۹۷	۲	فاستشکر	فاستشاد
۲۹۹	۱۳	واقط	واقفط
״	״	کرنی ہے	کرتی ہے
۳۰۰	۱۵	اسکے دی ہیں	اسکے ہوئی ہیں
۳۰۱	۴	صاحب	صاحب
״	۱۲	موجودہے	موجود ہے
۳۰۳	۱	سن	حسن
״	۱۹	اونکی آشنا	اونکی ماں کی آشنا
		یا نکی آشنا میں	رہیں
״	۱۹	اولین	دلمین
۳۰۴	۱۲	لکہ	بکہ
۳۰۶	۱۰	یا ایتہا الذین	یا ایہا الذین
״	۱۱	بالموۃ	بالمودۃ
۳۰۷	۱	الظامون	الظالمون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۷	۵	تصدیق	تصدیق
۳۰۹	۱	لعل اللہ	لعل اللہ
۳۱۰	۴	تثنیہ	تثنیہ
״	״	غبارت	عبارت
״	۶	غفرتکم	غفرتکم
״	۷	توجیہ	توجیہ
۳۱۱	۱	دعوی کلی	تو دعوائے کلے
״	۲	اسکے	اسلیئے
۳۱۶	۶	بکنام دوہوا	ایک نام دو ہوا
۳۱۷	۳	نص فرماتے ہیں	نقل فرماتے ہیں
۳۱۸	۱	صاحب	نصیباً
״	۳	پڑیکہ	بڑیکہ
۳۲۲	۵	کچھہ	کچھہ
״	۷	او	اور
״	۱۱	امصار	انصار
״	۱۵	کہ آیت	کہ یہ آیت
۳۲۳	۱۷	لمبا	سبا
۳۲۴	۱۳	بادبار	باربار
۳۲۵	۲	کچھہ عمل	کچھہ عمل
۳۲۶	۶	اس بزرگ سے	ایسے بزرگ سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۰	۱۰	سہ	سایہ
〃	۱۱	جواب ندیا	جواب نہ دیا
〃	۱۷	سرے	سے
۳۳۱	۸	فاعترفوا	فاعترفوا
〃	۹	در	اور
〃	۱۰	لاتیمو	لاتیمو
〃	۱۴	سب بی	سب سے
〃	〃	سامنا	سامنا
۳۳۲	۱	دیکھتے ہیں	دیکھتے ہیں
〃	۹	سب صحابہ	سب اصحاب
〃	۱۶	اعدھم	اعدلھم
〃	۱۸	شھدان	یشھدان
〃	〃	فی الکر	فی الکفر
۳۳۳	۶	سوائے	سوائے
〃	۸	فیٹس	فیٹس
〃	۱۳	منبر ہاری	منبر حیاری
〃	۷	فی البوۃ	فی النبوۃ
〃	۱۸	ذوی القربیٰ	ذوی القربیٰ
۳۳۵	۱۹	یہ عذر کہ جس	یہ خدر کہ جس
۳۳۶	۱۶	پہلے	پہلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۶	۱۸	اول کاغذ	اول کاغذ یہ
〃	〃	کسکئے	کسلئے
〃	〃	اور وہ سو	اور وہ سو منکے
〃	〃	جمع کر دکے	جمع کر دکے
۳۳۷	۲	حاحت	حاجت
〃	۶	غدر جیری	عذر جیری
〃	۱۸	سکی	اسکی
۳۳۹	۱	ہم سر و شیم	ہم سیر و شیم
〃	۹	فرمالی ہی	فرمانے سے
۳۴۱	۱	حفاظت	حفاظت
〃	۵	غضباک	غضبناک
〃	۶	اچا	اچھا
〃	۷	عضب	غضب
۳۴۷	۱۶	خلاصہ	خاصہ
۳۵۱	۲	مالائکہ	حالانکہ
۳۵۸	۳	اخداوند	خداوند
۳۶۱	۵	علیہ علیہ	علیہ
۳۶۲	۱۰	عقاشیعہ	عقاید شیعہ
۳۶۳	۷	اورس	اوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۵	۱۴	تواسکے صلہ میں	تواسکے صلہ میں
〃	〃	تواسکے مین	تواسکے مین
۳۶۸	۲	باخیر	بالخیر
〃	۱۱	دوسرے کو امانت	دوسرے کو امانت
۳۷۰	۱۰	خلافت	خلاف
۳۷۳	۱۵	کرنا درپیش	کرنا درپیش
۳۷۴	۹	کی کیطرف	کیطرف
۳۷۵	۵	اورا	اور
۳۸۲	۶	حسرالدنیا	خسرالدنیا
۳۸۸	۵	باوجود شیمنی	باوجود قسمنی
۳۸۹	۱۵	فلد	فاسد
۳۹۱	۱۷	مص	محض
۳۹۳	۷	خوذ خانہ	خوداز خانہ
〃	〃	سرفاقت	برفاقت
〃	۱۶	کسیطرسے	کسیطرحسے
〃	۱۸	خلاصہ اصبح	خلاصۃ المنہج
۴۰۰	۱۰	کدلیل	کہ دلیل
〃	۱۸	سلاوتا	سلاوتا
۴۰۴	۱	رسولخدا نے	رسولخدا کہنے
〃	۱۶	او	اور
۴۰۷	۱	بدوابت	بدوایت

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۰	۳	بہادرشاہ	بہادرشاہ
״	۶	یہ	جو
۴۱۳	۱۶	ملذوبہ	مکذوبہ
۴۱۴	۱	روایت لی ہے	روایت کی ہے
״	״	فکلمارے	فکلمارے
۴۱۶	۴	نرسر	نرحیر
״	۱۳	جنسی	خفیتی
״	۱۵	سن	مین
״	۱۶	برھرت	برجرت
۴۱۸	۱۱	علی ابن ابیطالب	علی ابن ابیطالب
۴۱۹	۱	سدیق	صدیق
״	۵	نیت کا سال	نیت کا حال
״	۱۸	متوجہ نمارشد	متوجہ ارشد
۴۲۱	״	محال	محال
״	۱۹	ساحب	صاحب
۴۲۲	۱۲	نابکار سے	نابکار سے
״	۱۸	قدم وکہا	قدم کہا
۴۲۳	۱۲	عبارت	عبارت
۴۲۹	۱۷	کر	کہ
۴۳۰	۷	کر کو لیئے	کے لیئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳۲	۳	باوجو	باوجود
״	״	صبیانکتب	صبیانکتب
״	۱۶	ہل الدار	اہل الدار
״	۱۸	ال دار	اہل دار
۴۳۵	۱۲	ساحب	صاحب
״	۱۵	بیان ہی ہو	بیان ہی ہو
״	۱۹	ولتا	ولما
۴۳۶	״	ملاقہ	علاقہ
۴۳۷	۱۳	جلئی	جائے
״	۱۹	مالہ	خالد
۴۳۸	۱۳	تعمی القلوب	تعنی القلوب
۴۴۰	۱۰	احتجاناً	احتجاجاً
۴۴۲	۳	امیرکسی	امیرسے
״	۶	متروف	مترادف
״	۱۰	ہرگاہ	ہرگاہ
۴۴۴	۸	نوب	خوب
״	״	علیہ صحت سے	حالیہ صحت سے
۴۴۵	۱۰	نادر	نخادر
۴۵۰	۱۹	آب وتاب	آب وتاب
۴۵۴	۳	مخاصب	مخاطب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵۴	۳	مصدیق	مصدیق
״	۵	نہود	نمود
۴۵۶	۱۵	توراندراز	توزاندراز
״	۱۶	حلوح	جوارح
״	۱۷	گرفتار	گرفتار
״	۱۸	دنیا ہے ماجل	دنیا عاجل
״	۱۹	بزلی	بزلی
۴۵۸	۶	لیے	لئے
۴۵۹	۸	ہوکہا	ہوا کہا
״	۱۷	ے	ہے
۴۶۳	۵	خوف بھی ہیجا	خوف وہیجا
״	״	بجان وبال	بجان وبال
۴۶۶	۵	باجود	باوجود
״	۱۴	والاقام	والا مقام
״	۱۹	یاوالیکم سلام	ذوات الاعلام
۴۶۷	۲	اگرچہ	اگرچہ
״	۹	اوپہ	اور
״	۱۰	لاور	اور
״	״	اوپہ	اور
۴۶۸	۱۹	رلوس	رلوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۸	۱۹	حق	کہ
۴۶۹	۸	کہوگ	لوگ
۴۷۱	۶	زائد	تزائد
۴۷۲	۹	شدومد	شدومد
۴۷۳	۶	اس تقریر	اس تقریر کو
۴۷۵	۱۶	حق باد	حق مین باد
۴۷۸	۵	زموم	مذموم
״	۱۶	وجوہ	وجود
۴۸۰	۱	کرنیلے	کرنیکے
۴۸۱	۱۹	اورایمانی	اوربے ایمانی
۴۸۴	״	قول	اقول
۴۸۵	״	خوان	حزن
۴۸۸	״	سیب	سبب
۴۹۰	۶	سے	علیٰ
״	۱۲	انبار	انبیا
۴۹۱	۸	سوت	موت
۴۹۲	۶	بہ سبب	بسبب
۴۹۳	۵	۲ تحزنوا	لاتحزنوا
۴۹۵	۱۳	لاتخلف	لاتخف
״	۱۴	خاف	اخاف
۴۹۸	۱۴	مگر	مکرر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹۵	۱۱	قتل وقتال	قتل وقتال
۵۰۰	״	مثل	مثل
۵۰۴	۴	اہتمامات	اہتمامات
״	۱۰	فلتہ	فلتۂ
״	۱۷	آزار	راز
״	״	اثیلہ	انکین ہے
۵۰۶	۵	ولاتسئو	ولایسئو
۵۱۰	۷	لعبادۃ الفکر	لعبادۃ الکفر
״	۸	اوہن	اوہن
۵۱۱	۱۴	زار	راز
۵۱۲	۱۰	کاتہ	بکاتہ
۵۱۴	۱۵	منکرین	منکرین
״	۵	اظہادامر	اظہادامر
۵۱۷	۱۴	سودنی	رونے
״	۱۹	رلزخد	رازخدا
״	״	ربایہ	رہایہ
۵۱۸	۱۰	خدعی	خدّاعی
״	۱۲	رہ وہ	عافت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۰	۸	ہوفیامے	ہیدیمی ہے
۵۲۶	۵	مسطیون	یستطیعون
۵۲۲	۱۷	نقط	فقط ۔
״	۱۸	چولاشمول	سپاہ شمول
۵۲۳	۲	فرائی	فرماتے
״	۱۹	بجر	بیخبر
۵۲۴	۵	سکینتہ	سکینتہ
۵۲۶	۱۶	بمعنے	معنی
۵۲۷	۳	شب	رب
۵۲۸	۱۹	شوق	سوق
۵۲۹	۱۳	جھوڑ	جھوٹ
۵۳۲	۲	آبکے	آبکو
۵۳۳	۱	منسق انظام	تنسق النظام
״	۷	واسے	واسطے
״	۱۴	کلے	کلبی
״	۱۷	رافع	دافع
۵۳۴	۱	بہ کینونہ رفع	بہ کینونہ رفع
״	۱۹	لولک	ذلک

غلطنامہ ہذا مطبوعہ مطبع اثنا عشری
سید عابد علی بتاریخ نوزدہم ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas